ماریو پوزو کے شہرہ آفاق ناول "God Father" کا اُردو ترجمہ

گاڈ فادر (ناول)

ماریو پوزو

ترجمہ: یعقوب یاور

ماریوپوزو کے شہرہ آفاق ناول "God Father" کا اُردو ترجمہ

گاڈ فادر (ناول)

گاڈ فادر (ناول)

گاڈ فادر (ناول)

عالمی شہرت یافتہ ناول گاڈ فادر کا اردو ترجمہ

مصنف: ماریو پوزو

مترجم: یعقوب یاور

Book Time
Urdu Bazzar, Karachi
Cell # 0312-23067.6

باذوق لوگوں کے لئے خوبصورت اور معیاری کتاب

بیاد

HASSAN DEEN

ادارہ Book Time کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی ان کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ ہمارے ادارے کے پیش نظر صرف تحقیقی کتب کی اشاعت ہے۔

نام کتاب: گاڈ فادر

مصنف: ماریو پوزو

ناشر: بک ٹائم

تعداد: 500

اشاعت سن: 2018ء

قیمت: =/600 روپے

”ہر عظیم اقتدار کی بنیاد جرم پر رکھی ہوتی ہے“

بالزاک

ناول کے چند اہم کردار

مرد کردار

ڈان اینڈولنی وٹو کارلیون	گاڈفادر، امریکی مافیا کا بے تاج بادشاہ
سانتینو کارلیون (سونی)	ڈان کا بڑا بیٹا
فریڈریکو کارلیون (فریڈی)	ڈان کا دوسرا بیٹا
مائیکل کارلیون (مائیک)	ڈان کا چھوٹا بیٹا
کارلو ریجی	ڈان کا داماد
تھامس ہیگن (ٹام)	ڈان کا سکریٹری اور کانسی گلیوری
پیٹر کلے مین زا	ڈان کا کیپورزائم اور سپہ سالار
ٹےسیو	ایک اور کیپورزائم
جانی فونٹین	فلم ایکٹر، گلوکار اور ڈان کا گاڈسن
امیریگو بوناسیرا	ناانصافی کا شکار ایک امریکی شہری
گینکو ابیڈانڈو	ڈان کا سابق کانسی گلیوری
ڈائنیا نینو ویلینتی	جانی فونٹین کا بچپن کا دوست
جیک والٹز	ہالی وڈ کا ایک بڑا پروڈیوسر
کارلوترامونتی	جنوبی امریکہ کا ڈان
جوزف زولاچی	شہر ڈیٹرائٹ کا ڈان
فرینک فالکن	امریکہ کے مغربی ساحل کا ڈان
اینتھونی مولی نری	سان فرانسسکو کا ڈان
ونسینٹ فورسینجا	ایک اور طاقت ور ڈان
توماسنو	سسلی کے گاؤں کارلیون کا ڈان

خواتین کردار

کانسٹامجیا کارلیون (کونی)	ڈان کارلیون کی اکلوتی بیٹی
لوسی مین سینی	سونی کی محبوبہ اور کونی کی سہیلی
کے ایڈمس	مائیکل کی گرل فرینڈ
مارگنٹ ایشٹن	جانی فونٹین کی بیوی
شیرون مور	ہالی وڈ کی نو وارد فلم ایکٹریس
اپولونیا	مائیکل کارلیون کی پہلی بیوی
ساندرا	سونی کی بیوی
تھیریسیا	ٹام ہیگن کی بیوی

کچھ اس ناول کے بارے میں

گاڈفادر ماریو پوزو کے شہرہ آفاق ناول گاڈفادر کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ وہ شاہکار ناول ہے جس کی اشاعت سے امریکہ اور سسلی[1] کے مافیا گروہوں میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اس ناول کے ذریعے پہلی بار ساری دنیا کے سامنے وہ راز ہائے سربستہ کھل گئے جو سینہ بہ سینہ مافیا کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوا کرتے تھے اور بیرونی دنیا کے کسی فرد کے لیے ان کا جاننا ممکن نہیں تھا۔ سسلی مافیا کی جائے پیدائش ہے اور اس کی تمام اصطلاحات کا تعلق اسی سرزمین پر رائج زبان سے ہے۔ ان اصطلاحات کا استعمال کم وبیش ہر اس جگہ ہوتا ہے جہاں مافیا کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

اس سے پہلے کہ قارئین اس اقلیم اسود میں داخل ہوں، یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے اصول وضوابط سے کسی حد تک واقف ہو جائیں۔ مافیا کا سربراہ ڈان یا گاڈفادر[2] کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے الگ الگ خاندان ہوتے ہیں اور ہر خاندان کا ڈان علیحدہ ہوتا ہے۔ ڈان میں کچھ صفات کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ صبر وتحمل، مستقل مزاجی، یادداشت، قوت فیصلہ، کم گوئی، دوربینی اور غصے پر قابو حاصل کیے بغیر کوئی ڈان کے عہدے پر پہنچ بھی گیا تو وہ کامیاب نہیں ہو پاتا اور بہت جلد اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اسی لیے ڈان کا

---

[1] اٹلی کا ایک جزیرہ جہاں سے مافیا کی ابتدا ہوئی۔

[2] گاڈفادر عیسائیوں میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کے نام پر کسی بچے کا نام رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ کوئی قریبی ملنے والا یا رشتے دار ہوتا ہے جو ایک طرح سے بچے کا سرپرست بن جاتا ہے۔ لہٰذا گاڈفادر سے مراد سرپرست کے ہوتے ہیں۔

عہدہ موروثی نہیں ہوتا۔ ہاں اس بات کو اولیت ضرور دی جاتی ہے کہ سبک دوش ہونے والے ڈان کے لڑکوں میں اگر کوئی ان صفات کا حامل ہے تو اسے ڈان بنادیا جائے۔ یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ڈان کی تبدیلی سے کارکنوں کی وفاداری پر نفسیاتی طور پر برا اثر پڑتا ہے اور اکثر خون خرابے کی نوبت آ جاتی ہے۔ جب ڈان کا کوئی بیٹا ڈان بنتا ہے تو وفاداری بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لیکن ان اوصاف کی عدم موجودگی میں خاندان میں سرگرم کار کسی بھی ایسے شخص کا انتخاب اس عہدے کے لیے کرلیا جاتا ہے جس میں ڈان بننے کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

مافیا کے سربراہ اپنے آپ کو کسی ملک کے سربراہ سے کم نہیں سمجھتے۔ اس سے متعلق افراد خود کو مجرم یا گنہ گار نہیں گردانتے۔ وہ اپنے آپ کو مسیحا اور نئے سماج کا معمار کہتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کیے گئے قتل و غارت کو وہ اس زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں جس نظر سے کوئی مملکت اپنے مجرموں کو دی گئی سزا اور دشمنوں کی جنگ میں ہلاکت کو دیکھتی ہے۔ وہ مروجہ قانون کی نظر میں بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن ان کی اپنی نظر میں یہ عمل سماج کی اصلاح کے لیے ناگزیر ہوتا ہے۔ وہ مروجہ قوانین کی پیروی کو اپنے لیے ضروری نہیں سمجھتے۔ ان لوگوں میں جہاں ایک طرف وحشیانہ بربریت، سفاکی اور سنگ دلی کے خصائل ہوتے ہیں وہیں دوسری طرف رحم دلی، ہمدردی، انسانیت کا احترام، احسان کرنا اور کئے گئے احسانات کو کبھی نہ بھولنا جیسے اوصاف بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ بے سبب نہ کسی کو پریشان کرتے ہیں اور نہ عوام کی روزمرہ زندگی میں کوئی دخل دیتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی نے کسی کی حق تلفی یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کا بدلہ مافیا کی لغت میں سزائے موت ہوتا ہے۔ اور اس معاملے میں دخل دینے کی ڈان سے درخواست نہ کی گئی ہو۔

مختلف مافیا خاندانوں کے باہمی روابط میں یہ خصوصیت خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ وہ بھلے ہی آپس میں دشمن ہوں، ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں لیکن ایک دوسرے کی شادی و غمی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ خواہ وہ شخص جس کی آخری رسوم میں وہ

شریک ہو رہے ہیں انھیں کے ہاتھوں قتل ہوا ہو۔ ایسی تقاریب میں شرکت کے وقت کوئی خاندان انتقامی کارروائی یا اس وقت کا غلط استعمال کرنے کی حماقت نہیں کرتا۔

مافیا سربراہوں کا سیاست، انتظامیہ اور عدلیہ سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے وہ کسی بھی معاملے کو بہ آزانی اپنی مرضی کے مطابق موڑ لیتے ہیں اور ان کے لیے کوئی کام ناممکن بہت کم رہ جاتا ہے۔

یہ دلچسپ، سنسنی خیز اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا شاہ کار پاکستان کے اردو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی ہے کہ یہ وہی ناول ہے جو پہلی بار آج سے نصف صدی پہلے چھپا تھا تو اس نے فروخت کے سارے سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے تھے اور پانچ سال کی قلیل مدت میں اس کے تراجم دنیا کی تقریباً ہر زبان میں ہو چکے تھے۔ میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اسے اردو کا جامہ پہنانا میرے حصے میں آیا۔ اب میں اس کام میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو اس کے قارئین ہی کریں گے۔

یکم، جنوری ۲۰۱۸ء

مکان نمبر: S-2/410/A-1-K
سکرول، پتر کار پورم، وارانسی۔ 221002
ہندوستان
یعقوب یاور

ایک

(۱)

امیریگو بوناسیرا نیویارک کی فوج داری عدالت نمبر تین میں بیٹھا فیصلے کے انتظار کر رہا تھا۔ اپنی بیٹی کو بے رحمی سے پیٹنے اور اس کی عصمت دری کی کوشش کرنے والوں کے لیے اس کے دل میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

جج نے اپنے سیاہ چوغے کی آستینیں کچھ اس انداز میں اوپر چڑھائیں جیسے سامنے کٹہرے میں کھڑے دونوں نوجوانوں کو جسمانی طور پر کوئی سزا دینے والا ہو۔ اس کے سرد چہرے پر اپنے عہدے کے وقار کے عین مطابق بے توجہی کی علامات نمایاں تھیں لیکن ان علامات میں جھوٹ کی ایک ایسی دبیز نقاب تھی جسے امیریگو بوناسیرا محسوس تو کر سکتا تھا لیکن سمجھنے سے قاصر تھا۔

''تم دونوں نے حد درجہ ذلیل حرکت کی ہے''۔ جج کی تیکھی آواز ابھری۔ امیریگو بوناسیرا نے سوچا۔ ''ہاں ہاں جانوروں سے بھی بدتر کیونکہ یہ دونوں جانور ہی ہیں''۔

دونوں ماڈرن نظر آنے والے نوجوانوں نے اطاعت شعاری اور سعادت مندی سے اعتراف میں اپنے سر جھکا لیے۔

جج نے اپنے تحریری فیصلے کو آگے پڑھنا جاری رکھا۔ ''تم لوگوں نے اس لڑکی کے ساتھ جنگلی جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ آبروریزی سے محفوظ رہی،

ورنہ میں تمھیں بیس سالوں کے لیے سلاخوں کے پیچھے بھیج دیتا"۔ جج نے کچھ دیر رک کر امیریگو بوناسیرا پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالی اور پھر مجرم نوجوانوں کے پرانے چال چلن کی رپورٹ دیکھنے لگا۔ اس نے پیشانی پر سلوٹیں ڈالیں۔ بھنویں چڑھائیں، بے دلی سے شانوں سے جنبش پیدا کی جیسے وہ اب اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات کہنے کے لیے خود کو تیار کر رہا ہو۔

"لیکن تمھاری نوجوانی، تمھارے بے داغ ماضی اور تمھارے معزز خاندانوں کو نظر میں رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ انصاف میں انتقام کی کوئی جگہ نہیں ہے، تمھیں تین سال کی سزا دیتا ہوں۔ لیکن اس سزا کا اطلاق تم پر اسی وقت ہوگا جب تم کوئی دوسرا جرم کرو گے اور پکڑ کے عدالت میں لائے جاؤ گے"۔

امیریگو بوناسیرا نے اپنے اندر اٹھتے نفرت، غم و غصے اور بے چارگی کے بھیانک طوفان کو اپنے چہرے سے ظاہر نہ ہونے دینے کی کوشش کی۔ اس کی جوان اور حسین بیٹی اپنا ٹوٹا جبڑا لیے ابھی بھی اسپتال میں پڑی تھی اور اس کی اس حالت کے ذمہ دار جانوروں کو بری کیا جا چکا تھا۔ ان دونوں نوجوانوں کے پاس کھڑے ان کے والدین کو دیکھ کر اس کے دل میں ایک کسک ابھری۔۔۔۔ یہ لوگ کس قدر خوش، کتنے مطمئن ہیں۔ اس نے سوچا۔ وہ غصے سے کھول رہا تھا اور دونوں نوجوان اطمینان سے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر اس کے قریب سے گذرے تو وہ خاموش کھڑا دانت پیس کر رہ گیا۔ اس کے ہم عمر لیکن لباس کی بنیاد پر اس سے زیادہ مہذب ان دونوں جانوروں کے والدین بھی جب اس کے پاس سے گذرے تو ان کے چہروں پر شرم لیکن آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔

امیریگو بوناسیرا خود پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ آگے بڑھ کر ہانپتے ہوئے چیخا۔ تمھیں بھی اسی طرح رونا پڑے گا جیسے آج میں رو رہا ہوں۔ تمھارے بیٹوں نے جس طرح مجھے رلایا ہے ویسے ہی میں تم لوگوں کو رلاؤں گا۔

دفاعی وکیل اپنے موکلوں کی حفاظت کی غرض سے جھپٹے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں

نوجوان بھی پیچھے مڑے لیکن وکیل سارے قافلے کو لے کر آگے بڑھ چکے تھے اور ایک تنومند عدالتی محافظ امیریگو بوناسیرا کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔

بوناسیرا نے ایک اچھے امریکی شہری کی طرح ہمیشہ ہی اپنے ملک کے قوانین کو احترام کی نظر سے دیکھا تھا اور ان پر عمل کرتے ہوئے وہ خوش حال بھی تھا۔ اس وقت حالانکہ نفرت اور اشتعال کی انتہا کے سبب اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا اور اس کا جسم آتش انتقام سے جھلس رہا تھا، پھر بھی وہ تذبذب میں مبتلا اپنی بیوی کی طرف مڑ کر بولا۔ ''ان لوگوں نے ہمیں بے وقوف بنایا ہے''۔ پھر وہ کچھ دیر کو رک کر نیچی آواز اور فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ''انصاف طلب کرنے کے لیے اب ہمیں ڈان وٹو کارلیون کے پاس جانا ہوگا''۔

(۲)

لاس اینجلس کے ایک شاندار ہوٹل کے ایک کمرے میں جانی فونٹین ایک عام سے شکی اور حاسد شوہر کی طرح شراب میں دھت اپنی بیوی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ آج میں اسے ضرور قتل کر دوں گا۔ جانی نے سوچا اور گھڑی دیکھی۔ صبح کے چار بج رہے تھے اور کم بخت ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ اس کا دل چاہا کہ اپنی پہلی طلاق شدہ بیوی کو فون کر کے اپنے بچوں کی خیریت پوچھ لے۔ شاید اسی طرح اس کا دل بہل جائے۔ لیکن یہ کوئی مناسب وقت تھا بھلا کسی کو فون کرنے کا۔ اور اسے یکایک اپنے آپ پر ہنسی آ گئی۔ اسے وہ دن یاد آ گئے جب وہ امریکہ کا سب سے مقبول فلم اسٹار اور گانے والا تھا۔ اس پر عورتیں جان دیتی تھیں۔ اس کے بے شمار دوست تھے جو رات کے کسی بھی وقت اس کے فون کی آمد پر خوش ہو جاتے تھے۔ لیکن اب جب کہ اس کا فلمی کیریئر زوال پر تھا اور اس کی آواز بیکار ہو چکی تھی تو سب نے اس سے منہ پھیرنا شروع کر دیا تھا۔

اسکاچ کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے اس نے دروازے میں چابی گھومنے کی آواز سنی لیکن اس نے شراب پینا جاری رکھا۔ اس کی بیوی کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بہت خوب صورت تھی۔ بالکل پریوں جیسی۔ اس کی نیلی آنکھیں سڈول اور نشہ آور جسم پردے پر دیکھ کر

کروڑوں امریکی سر دھنتے تھے۔ مارگنٹ ایشٹن کے مقناطیسی حسن کی ایک جھلک پانے کے لیے لوگ ترستے تھے اور اسے دیکھنے کی قیمت بھی ادا کرتے تھے۔

''تم کہاں گئی تھیں''؟ جانی فونٹین نے پوچھا۔

''کسی کا بستر گرم کر رہی تھی''۔ اس نے جواب دیا۔

جانی کا سارا نشہ ہرن ہو گیا۔ اچانک وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کی گردن دبوچ لی۔ لیکن اس جادوئی وجود کے قریب آتے ہی اس کا سارا غصہ کافور ہو گیا۔ وہ بے بسی محسوس کرنے لگا۔ مذاق اڑانے والے انداز میں اس کی بیوی مسکرائی۔ جانی پھر غصے سے کھول اٹھا اور گھونسا تان لیا۔ مارگنٹ چلائی۔ ''جانی چہرے پر نہیں، میں فلموں میں کام کر رہی ہوں۔ میری شوٹنگ چل رہی ہے''۔

وہ ہنستی رہی۔ جانی نے اس کے پیٹ میں گھونسا مار کر اسے فرش پر گرا دیا اور خود بھی اس پر گر پڑا۔ اس کی سانسوں کی مہک جانی کے نتھنوں سے ٹکرا کر دماغ میں بسنے لگی۔ وہ اس کی بانہوں اور رانوں پر گھونسے برسانے لگا لیکن یہ ضربیں بہت ہلکی تھیں تاکہ جسم کا کوئی حصہ چوٹ لگنے سے بدشکل نہ ہو جائے۔ اسے آزادی سے پیٹنا جانی کے حوصلے سے باہر کی بات تھی۔ وہ پیٹھ کے بل بیٹھ زمین پر پڑی تھی اور اس کا گاؤن رانوں کے اوپر تک کھسک گیا تھا۔ وہ اس کی بے بسی پر ہنستے ہوئے خود سپردگی کے انداز میں اس کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔

جانی فونٹین اٹھ کھڑا ہوا۔ فرش پر پڑی ہوئی لڑکی سے اس کو نفرت تھی لیکن وہ اس کے حسن کے جادو کا شکار تھا۔ مارگنٹ اٹھی اور کسی رقاصہ کی سی چابک دستی سے اچھل کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ بچوں کی طرح ناچتی ہوئی مزاحیہ انداز میں گانے لگی 'مجھے مت مار جانی۔۔ مجھے مت مار جانی' پھر حسین چہرے پر افسردگی کا پردہ ڈالتی ہوئی بولی۔ ''یو سلی باسٹرڈ جانی، تم بالکل بچوں کی طرح مارتے ہو۔ کیا ہمیشہ بچے ہی بنے رہو گے۔۔۔؟ تم پیار بھی بچوں کی طرح کرتے ہو۔ تم کیا سوچتے ہو کہ ہم بستری بھی تمہارے ان بیہودہ گانوں کی طرح ہے جنھیں تم کبھی گایا کرتے تھے''۔ پھر سر ہلاتے ہوئے بولی۔ ''بے چارہ جانی۔۔ گڈ بائی''۔ اور اپنے بیڈ روم میں جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔

جانی نے بے بسی سے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ شدید اور مکمل مایوسی نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا لیکن چند ہی لمحے بعد اس کی اس دنیا سے لڑنے اور کشمکش کرنے کی فطرت عود کر آئی اور اسے اس شخص کا خیال آ گیا جو اس کی مدد کر سکتا تھا۔ اس نے فوراً ویٹر کو فون پر ٹیکسی لانے کی ہدایت کی۔ وہ فوراً نیویارک جائے گا۔ اس شخص کے پاس جو زبردست طاقت اور غیر معمولی حکمت کا مالک تھا اور جو جانی سے بے حد محبت کرتا تھا۔ یعنی ڈان وٹو کارلیون۔

(۴)

چھوٹا قد، تنومند جسم اور اپنی بڑی بڑی اطالوی چپاتیوں کے کناروں کی طرح سخت مزاج رکھنے والا نان بائی نازورن اپنی بیوی، جوان بیٹی کیتھرائن اور ملازم اینجو کو ڈانٹ رہا تھا۔ اینجو امریکہ میں مقیم دوسری جنگ عظیم کے ان ہزاروں اطالوی جنگی قیدیوں میں سے ایک تھا جنھیں حکومت امریکہ نے ضمانت پر اپنے کارخانوں میں کام کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ مذاق مذاق میں دل لگا بیٹھنے کے سبب جو موجودہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی اس سے ضمانت کے رد ہو جانے کے امکان سے اینجو خوف زدہ تھا۔

نازورن بپھرتا ہوا بولا۔ ''تم نے میرے خاندان کی عزت پر حملہ کیا ہے۔ تم نے میری بیٹی کو اس خیال سے معمولی تحائف دیے ہیں کہ وہ تمھیں ہمیشہ یاد رکھے گی، اس لیے کہ تمھیں معلوم ہے کہ اب جنگ عظیم ختم ہو چکی ہے اور جلد ہی امریکہ تمھیں سسلی کے تمھارے غلیظ گاؤں میں واپس پھینک دے گا''۔

اینجو ایک پستہ قد لیکن طاقت ور نوجوان تھا۔ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر روہانسا سا بولا۔ ''میں مقدس کنواری مدر مریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ کی مہربانیوں کا کبھی بھی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ میں آپ کی بیٹی سے سچی محبت کرتا ہوں۔ اس لیے ایمان داری سے اس کا ہاتھ مانگتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے اس کا حق نہیں ہے لیکن اگر مجھے واپس اٹلی بھیج دیا گیا تو پھر میرے لیے امریکہ واپس آ کر کیتھرین سے شادی کرنا ناممکن ہو جائے گا''۔

نازورن کی بیوی فلومنا دوٹوک لہجے میں بولی ''بے وقوفی مت دکھاؤ۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمھیں کیا کرنا ہے۔ اینجو کو یہیں رکھو۔ اسے لانگ آئی لینڈ پر اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیج دو تاکہ وہاں کچھ دنوں پوشیدہ طور پر رہ سکے''۔

کیتھرائن رو رہی تھی۔ وہ موٹی سی ایک عام لڑکی تھی اور اپنا گھر بسانے کی خواہش مند تھی۔ اسے اینجو جیسا خوب رو اور محبت کرنے والا شوہر ملنا ناممکن تھا۔ وہ چیخ کر بولی ''اگر آپ لوگ اینجو کو یہاں نہیں رکھ سکتے تو میں گھر سے بھاگ جاؤں گی اور اٹلی جا کر رہنے لگوں گی''۔

نازورن نے ایک گہری نظر اپنی بیٹی پر ڈالی۔ وہ جوانی کے ہاتھوں مجبور تھی۔ اس نے کئی بار اینجو اور کیتھرائن کو عشقیہ حرکتیں دیکھا تھا۔ نازورن نے سوچا تھا کہ اگر صحیح وقت پر مناسب قدم نہ اٹھایا گیا تو اینجو اور کیتھرائن محض ایک دوسرے کی ہوس کی تکمیل کا ذریعہ بن کر رہ جائیں گے۔ اینجو کو امریکی شہری بنانا ہی ہوگا اور اس مشکل مسئلے کو صرف ایک شخص سلجھا سکتا تھا اور وہ تھا گاڈ فادر ڈان وٹو کارلیون۔

(۴)

ان تینوں اور دیگر بہت سے لوگوں کو ایک خوب صورت دعوت نامہ کے ذریعہ اگست کے آخری سنیچر کو ہونے والی مس کانسٹامجیا کارلیون کی شادی میں مدعو کیا گیا تھا۔ دلھن کا باپ ڈان وٹو کارلیون حالانکہ اب لانگ بیچ کی ایک عظیم الشان کوٹھی میں رہتا تھا لیکن وہ اپنے پرانے غریب دوستوں اور پڑوسیوں کو نہیں بھولا تھا۔ شادی بڑی شان سے ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ کی بات نہیں تھی۔ جاپانیوں کے ساتھ ابھی ابھی جنگ ختم ہوئی تھی اور اب پُرامن ماحول میں شادی کے مقابلے میں اجتماعی مسرت کا دوسرا کوئی ذریعہ نہیں تھا، اسی لیے اس سنیچر کو صبح سے ہی ڈان کارلیون کے دوست احباب اس کی رہائش گاہ پر جمع ہونے لگے تھے۔ نو عروس کو تحفتاً پیش کرنے کے لیے ان سب کے پاس زرد رنگ کے لفافوں میں نوٹ بھرے ہوئے تھے۔ ہر لفافہ دینے والے کا مختصر تعارف اور گاڈ فادر کے لیے ان کے احترام کا اظہاری خط تھا اور ان کا یہ احترام رسمی نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں

سے تھا۔

ڈان وٹو کارلیون ایک ایسا شخص تھا ۔۔ کے پاس کوئی مدد طلب کرنے آتا تو کبھی مایوس نہیں لوٹتا تھا۔ وہ نہ تو کبھی جھوٹے وعدے کرتا تھا اور نہ کسی بہانے سے مدد کرنے سے احتراز کرتا تھا۔ یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ مدد حاصل کرنے والا شخص اس کا دوست یا شناسا ہی ہو یا مدد حاصل کرنے کے بعد اس کا بدلہ چکا پانے کی حیثیت رکھتا ہو۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ مدد حاصل کرنے والے شخص کو ڈان کے ساتھ اپنی دوستی کا اعلان کرنا ہوتا تھا۔ اور پھر اس بات کی پروا کیے بغیر کہ وہ شخص کمزور ہے یا غریب، ڈان کارلیون اس کے مسائل اور دشواریوں کو خود قبول کر لیتا تھا اور انھیں حل کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا تھا۔ بدلے میں وہ صرف ان سے دوستی کے انعام کا خواہش مند تھا اور ڈان کارلیون کی نظر میں دوستی کا مطلب یہ تھا کہ وقت ضرورت ایک دوسرے کے کام آیا جائے۔ لہٰذا وہ جس کسی کو دوست بناتے اور اس کی مشکل حل کرتے اس سے بھی یہی امید رکھتے کہ اگر کبھی انھیں کوئی ضرورت پیش آ گئی تو ان کی مدد حاصل کرنے والا شخص بھی بہ خوشی ان کا وہ کام انجام دے گا جس کی وہ اس سے درخواست کریں گے۔

اپنی بیٹی کی شادی کے مبارک موقعے پر ڈان کارلیون لانگ بیچ کی اپنی رہائش گاہ کے صدر دروازے پر کھڑا مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔ یہ سبھی لوگ اس کے شناسا اور معتمد تھے۔ ان میں سے بیشتر ڈان کے مقروض تھے اور اس مبارک موقعے پر اس کی خدمت کر کے قرض سے نجات پا کر اسے گاڈ فادر کے نام سے پکارنے کا حق حاصل کرنے کے متمنی تھے۔ شادی سے متعلق تمام انتظامات ڈان اور اس کے بیٹوں کے دوستوں کے ہاتھ میں تھے۔ خصوصی پروگرام اس کے اپنے ایک ایکڑ طویل و عریض باغ میں ہونا تھا جسے دلہن کی نوجوان سہیلیوں نے بڑے شاندار طریقے سے سجایا تھا۔

اپنی عادت کے عین مطابق ڈان کارلیون امیر و غریب میں کوئی تفریق کیے بغیر مساوی طور سے نہایت خلوص سے تمام مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔

ڈان وٹو کارلیون کے بڑے بیٹے سونی کارلیون کو خاندان کے بزرگ ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے، جب کہ نوجوان طبقے کے لیے وہ ایک ہیرو تھا۔ اس کا قد بے حد لمبا تھا۔

تقریباً چھ فٹ اور اس پر اس کے گھنگھرالے بال اسے اور ڈیل قامت ظاہر کرتے تھے۔ اس کا چہرہ بالکل گول تھا اور ہونٹ بے حد موٹے اور نشیلے قسم کے تھے۔ اس کی جسمانی طاقت کسی سانڈ سے کم نہ تھی اور یہ بات سبھی جانتے تھے کہ اسے فطرت نے زبردست جنسی قوت سے نوازا تھا۔ حتیٰ کہ اس کی بیوی اس کی صحبت سے اسی طرح خوف زدہ رہتی تھی جیسے کہ کسی غضب ناک دیوتا کے قہر سے پجاری خوف زدہ رہتے ہیں۔ یہ بات سرگوشیوں میں کہی جاتی تھی کہ شادی سے پہلے سونی جس طوائف کے پاس بھی جاتا تھا وہ اس سے دگنے دام وصول کیا کرتی تھی۔

شادی کے اس پروگرام میں کئی خوب صورت نوجوان لڑکیاں للچائی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ لیکن یہ سب اپنا وقت ضائع کر رہی تھیں۔ اس لیے کہ اپنی بیوی اور تین بچوں کی موجودگی کے باوجود بھی سونی کارلیون کی نظریں اپنی بہن کی سب سے قریبی سہیلی لوسی مین سینی پر مرکوز تھیں۔ یہ الھڑ اور جوانی کے نشے میں بدمست لڑکی گلابی گاؤن اور پھولوں کا تاج پہنے ایک کین کی کرسی پر بیٹھی تھی۔ وہ صرف حسن کے بے مثال نمونہ ہی نہیں تھی بلکہ شادی کی تیاری کے دوران گذشتہ ایک ہفتے سے اپنی اداؤں اور اشاروں سے سونی کی حوصلہ افزائی بھی کرتی رہتی تھی۔ ایک دن موقع پا کر اس نے سونی کا ہاتھ بھی دبا دیا تھا۔ سونی جانتا تھا کہ کسی کنواری لڑکی کی جانب سے اب اس سے زیادہ واضح اشارہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

لوسی کو اس کی پرواہ بالکل نہیں تھی کہ سونی اپنے والد کی طرح ایک عظیم انسان نہیں تھا۔ وہ بے حد بہادر تھا اور اس کا دل اس کے جسم کی طرح ہی بہت بڑا تھا، لیکن اس میں اپنے باپ کے جیسا انکسار نہ تھا، بلکہ اس کے برعکس اس کا مزاج آتشی تھا۔ غصہ ہر وقت اس کی ناک پر دھرا رہتا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس طرح وہ اکثر غلط فیصلے کر ڈالتا تھا۔ اس میں ضبط و احتیاط نام کو نہ تھا اور حالانکہ وہ اپنے والد کے کاروبار میں ان کی بے حد مدد کرتا تھا لیکن یہ سبھی جانتے تھے کہ اس میں اپنے باپ کے جانشین بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔

دوسرا بیٹا فریڈریکو یا فریڈی معصوم طبیعت کا تیس سالہ نوجوان تھا۔ فریڈو پستہ قد تھا اور خوب صورت نہ ہونے کے باوجود ایک قسم کی دلکشی رکھتا تھا۔ اس نے نہ تو کبھی لڑکیوں سے ناجائز تعلقات استوار کر کے خاندان کے وقار کو ٹھیس پہنچائی تھی اور نہ کوئی دوسری

بری حرکت کی تھی۔ وہ اپنے والد کا بے حد فرماں بردار، خدمت گزار اور وفادار بیٹا تھا۔ لیکن ان سب اچھے اوصاف کے باوجود اس کی شخصیت میں ایک بڑی کمی تھی۔ وہ خود اعتمادی کے جوہر سے محروم تھا۔ نہ تو وہ آزادانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اور نہ اپنے فیصلوں پر دوسروں سے عمل کروا سکتا تھا۔ اس طرح اپنے باپ کی وراثت سنبھال پانے کی صلاحیت اس میں بھی نہیں تھی۔

تیسرا بیٹا مائیکل کارلیون سب سے الگ تھلگ باغ کے ایک کونے میں ایک میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے دونوں بھائیوں سے بالکل مختلف تھا۔ اس میں ان کے جیسی دلکشی نہ تھی بلکہ سترہ سال کی عمر تک تو اس کے والد ڈان کارلیون تک کو اس کی قوت مردمی کی طرف سے تشویش تھی لیکن جوان ہونے پر مائیکل ایک سنجیدہ، باوقار اور بڑی ہمت والا مرد بن چکا تھا۔ ڈان کا یہ سب سے چھوٹا بیٹا وہ واحد فرد تھا جس نے اپنے باپ کے احکامات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس میں ایک مقناطیسی کشش تھی جو سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ آج بھی سب کی نظریں بار بار اس کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ وہ باغ میں کونے کی ایک میز پر اپنی ہم جماعت گرل فرینڈ کے ایڈمس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ دبلی پتلی ذہین اور اطالوی لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ شوخ طبیعت کی کے ایڈمس کو مائیکل نے عزت کے ساتھ تمام مہمانوں اور اپنے افرادِ خاندان سے ملوایا تھا لیکن کوئی بھی اس سے متاثر نہیں ہوا تھا۔

سبھی مہمانوں نے محسوس کیا کہ ڈان کو اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ دراصل دوسری جنگ عظیم کے شروع ہونے سے پہلے مائیکل نہ صرف ڈان کا سب سے پیارا بیٹا تھا بلکہ وقت آنے پر وہی سب سے اہل وارث بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اس میں اپنے عظیم باپ کی طرح سبھی ضروری اوصاف کے علاوہ حیرت انگیز سوجھ بوجھ اور ایسی فطری چھٹی حس بھی تھی جس کی مدد سے کوئی بھی دوسروں سے اپنا احترام کروا سکتا ہے۔ لیکن جنگ عظیم کے شروع ہوتے ہی مائیکل کارلیون اپنے باپ کی امیدوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی مرضی سے امریکی بحری فوج میں ملازم ہو گیا تھا۔

ڈان کارلیون کو یہ بالکل پسند نہیں تھا کہ اس کا بیٹا کسی دوسرے کے لیے خواہ وہ

کونی کارلیون اپنے دولہا اور دیگر سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ قدیم اطالوی طرز کے یہ انتظامات۔ حالانکہ دولہے کی مرضی کے مطابق نہیں تھے لیکن کونی ان سے پوری طرح مطمئن تھی۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کو مزید ناراض کرنا نہیں چاہتی تھی۔ کونی کے خود اپنے شوہر کے انتخاب سے وہ پہلے ہی کچھ خفا تھے۔

دولہا کارلو ریزی سسلوی باپ اور شمالی اطالوی ماں کی اولاد تھا۔ اس کے والدین نوادا[1] میں رہتے تھے۔ کارلو وہاں کی پولیس سے فرار ہو کر نیویارک آ گیا تھا۔ یہاں پہلے اس کی ملاقات سونی کارلیون سے ہوئی اور بعد میں اس کی بہن سے۔ اور بعد میں اس ملاقات نے آج شادی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ ڈان کارلیون نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر کارلو کے بارے میں معلوم کیا۔ اس کے خلاف کوئی سنگین جرم نہیں تھا۔ اس کے آدمیوں نے یہ اطلاع بھی دی کہ نوادا میں جوا قانوناً جائز ہے۔ ڈان کے لیے یہ معلومات بڑی مفید تھی۔

کونی کارلیون کوئی خوب صورت لڑکی نہیں تھی لیکن دلہن کے لباس، آرائش اور کنوارے پن کی چمک نے مل کر اسے اس وقت خوب صورت بنا دیا تھا۔ میز کے نیچے اس نے اپنا ہاتھ دولہے کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ اس کی نظروں میں کارلو ریزی غیر معمولی طور پر خوب رو تھا۔ کارلو نے اپنی زندگی کا ابتدائی زمانہ نوادا کے کھلے ریگستان میں محنت مشقت کر کے گزارا تھا اور اس محنت نے اس کے جسم کو مضبوط اور سڈول بنا دیا تھا۔ بظاہر اس وقت ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کارلو ریزی دلہن کی طرف بڑی ہوس ناک نظروں سے گھور رہا ہو لیکن حقیقتاً اس کی نظریں کونی کے کندھے پر لٹکے اس سلک کے تھیلے پر تھیں جس میں تحفے میں ملے نوٹوں کے لفافے رکھے ہوئے تھے۔ اس کے اندازے کے مطابق اس تھیلے میں بیس ہزار ڈالر ضرور ہوں گے۔ اور یہ تو صرف ابتدا تھی۔ آخر وہ اب ایک طرح کے شاہی

---

[1] امریکہ کی ایک ریاست۔ امریکہ میں کل پچاس ریاستیں ہیں۔ ہر علاقہ خود مختار ہے۔ بہت سے معاملات میں ریاستیں اپنا اپنا قانون بنا سکتی ہیں۔ چنانچہ کئی ریاستوں میں جوا کھیلنا جائز ہے اور اکثر جگہوں پر یہ قانوناً جرم ہے۔ خارجہ پالیسی، دفاع اور ایسے ہی اہم معاملات البتہ مرکزی حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔

خاندان کا داماد تھا اور اب اس کا خیال رکھنا ان لوگوں کا فرض تھا۔

موجود لوگوں میں ایک اور نوجوان پالی گاٹو بھی سلک کے تھیلے پر نظریں جمائے سوچ رہا تھا کہ اس میں کتنی رقم ہوگی؟ لیکن اس تھیلے کو اڑا پانے میں وہ خود کو کسی خوش فہمی میں مبتلا رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ ناممکن ہے۔ اس نے بڑی بے دلی سے پاس کھڑے پیٹر کلے مین زا کی طرف دیکھا۔ نوجوان لڑکیوں میں گھرا بھاری بھرکم کلے مین زا بڑی مہارت سے رقص کر رہا تھا۔ اس کا نکلا ہوا پیٹ اکثر اس کی پارٹنر لڑکی کے سینے سے ٹکرا جاتا اور حاضرین اس سے محظوظ ہو کر تالیاں بجانے لگتے تھے۔ کافی دیر تک اسی طرح مہمانوں کی تفریح طبع کے بعد جب کلے مین زا تھک گیا تو کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ پالی گاٹو نے فوراً اسے ٹھنڈی شراب کا ایک گلاس پیش کیا لیکن اسے جواب میں شکریے کے بجائے جھڑکی ملی۔ "ڈانس جج بننے کے بجائے آس پاس گھوم کر دیکھو کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے یا نہیں"۔ کلے مین زا نے اس سے کہا۔ یہ تنبیہ سن کر پالی گاٹو خاموشی سے بھیڑ میں شامل ہو گیا۔

بینڈ کی دھن بدلتے ہی ایک اور نوجوان نینو ویلینتی نے اپنا جام اٹھا کر ایک فحش سسلین گانا گانا شروع کر دیا۔ نینو جیسے شخص تھا لیکن بلانوشی نے اس کے چہرے کی چمک ختم کر دی تھی۔ وہ اس وقت بھی نشے میں دھت تھا۔ تمام مہمان مستی میں اس گیت کو اس کے ساتھ ہی گنگنانے لگے تھے۔

ڈان کارلیون کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لیے وہ خاموشی سے مکان کے اندر چلا گیا۔ سونی کارلیون اس سنہرے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً دلھا دلھن کی طرف بڑھا جہاں لوسی مین سینی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ سونی نے اس کے کان میں کچھ کہا اور لوسی فوراً اٹھ کر مکان کے اندر چلی گئی اور چند منٹ کے وقفے سے سونی بھی اٹھ کر لاپرواہی سے اس طرف چل پڑا۔

جوانی کے بوجھ سے دبی لوسی کے چہرے پر مصنوعی معصومیت کا نقاب تھا۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد وہ باتھ روم کی طرف جانے والے زینے کی طرف بڑھ گئی اور چند لمحوں بعد جب وہ باہر نکلی تو اوپری منزل پر کھڑا سونی کارلیون اسے اوپر آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

(۵)

ڈان کارلیون کے دفتر کے شیشے کی بند کھڑکی کے پیچھے سے تھامس ہیگن پائیں باغ میں دی جانے والی شادی کی پارٹی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی پشت میں دیواروں سے لگی الماریوں میں قانون کی کتابیں سلیقے سے سجی ہوئی تھیں۔ ہیگن ڈان کا وکیل اور کانسی گلیوری[1] تھا۔ خاندانی کاروبار میں اس کا مقام نہایت اہم تھا۔ اس کی اہمیت ڈان کے بعد تسلیم کی جاتی تھی۔ اس کمرے میں بیٹھ کر اس نے ڈان کے ساتھ مل کر بے شمار پیچیدہ مسائل حل کیے تھے۔ جب اس ڈان کو پارٹی سے اٹھ کر مکان میں داخل ہوتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ تقریب کے باوجود کام کرنا ہوگا۔ ڈان شاید اسی کے پاس آ رہا تھا۔ ہیگن نے سونی اور لوسی کو سرگوشی کرتے اور پھر آگے پیچھے اندر آتے بھی دیکھا تھا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ یہ بات ڈان کو بتا دے لیکن پھر وہ میز کے پاس پہنچ کر ان لوگوں کی فہرست دیکھنے لگا جنھیں ڈان سے تنہائی میں ملاقات کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ڈان نے جیسے ہی دفتر میں قدم رکھا ہیگن نے یہ فہرست اسے تھما دی۔ سر ہلاتے ہوئے ڈان نے صرف اتنا کہا کہ بونا سیرا کو سب سے آخر میں رکھنا۔

ہیگن دروازے سے نکل کر سیدھا باغ میں پہنچا اور شراب کے ڈرم کے قریب جمع لوگوں میں سے نانبائی نازورن کو ڈان کے پاس بھیج دیا۔

ڈان کارلیون نے آگے بڑھ کر نانبائی کو گلے سے لگا لیا۔ دونوں کا بچپن اٹلی میں ساتھ ساتھ گزرا تھا اور یہ دوستی اب بھی برقرار تھی۔ نازورن ہر تہوار اور دوسرے موقعوں پر ڈان کے پاس تحفتاً کچھ نہ کچھ بھیجتا رہتا تھا اور بدلے میں کبھی کچھ طلب نہیں کیا تھا۔ لیکن آج وہ کچھ مانگنے آیا تھا اور ڈان بڑی بے چینی سے اس کی کسی بھی خواہش کو پورا کرنے کے لیے بالکل تیار تھا۔

اس نے نانبائی کو قیمتی سگار اور زرد سلوی شراب اسٹریگا کا گلاس پیش کیا۔ پھر محبت سے اس کے شانے تھپتھپائے تاکہ وہ اپنی بات آزادی سے کہہ پانے کی ہمت

---

[1] کانسی گلیوری مافیا کا ایک ایسا ذمہ داری کا عہدہ ہے جس کا کام مشیر، سکریٹری اور محافظ کی ذمہ داریاں ادا کرنا ہے۔ مافیا کے نظم و نسق میں اس کا مرتبہ ڈان کے بعد ہوتا ہے۔

کر سکے۔ ڈان کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی۔ اپنے تلخ تجربوں کی بنیاد پر اسے یہ بات معلوم تھی کہ کسی اپنے سے مدد مانگنے کے لیے کتنی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔

نانبائی نازورن نے اپنی بیٹی اور جنگی قیدی اینجو کے عشق کی کہانی سنا کر کہا کہ جنگ ختم ہو جانے کے سبب حکومت امریکہ اب اینجو کو واپس اٹلی بھیج دے گی اور اس کے فراق سے اس کی بیٹی کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اینجو کو امریکہ میں بسنے کی اجازت مل جائے۔ محبت کرنے والے اس جوڑے کی چونکہ گاڈ فادر ڈان کارلیون کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا اس لیے وہ آخری امید لے کر اس کے پاس آیا تھا۔

ڈان نے نازورن کی بات پوری ہونے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میرے دوست تم بالکل بے فکر ہو جاؤ''۔ اور پھر اسے سمجھایا کہ حکومت کے چند اراکین کانگریس اس مقصد کے لیے ایک خصوصی بل پیش کریں گے اور اینجو امریکی شہری بن جائے گا۔ اس نے یقین دلایا کہ چونکہ یہ ممبران کانگریس اچھا اثر و رسوخ رکھتے ہیں اس لیے اس بل کے پاس ہونے میں کسی رکاوٹ کا امکان نہیں ہے۔ ڈان نے اسے یہ بھی بتایا کہ آج کل امریکہ میں ایسے کام کی قیمت محض دو ہزار ڈالر ہے اور اس رقم کی ادائیگی کے بعد کام ہونے کی گارنٹی مل جاتی ہے۔ نانبائی یہ سن کر خوش ہو گیا۔ ڈان اسے رخصت کرنے دروازے تک آیا تو جوش جذبات میں وہ ایک بار پھر ڈان کے گلے سے لپٹ گیا۔

نازورن کے جانے کے بعد ہیگن نے مسکرا کر کہا۔ ''اس کے تو مزے ہو گئے۔ دو ہزار ڈالر میں داماد بھی ملے گا اور زندگی بھر مفت میں کام کرنے والا ملازم بھی''۔ پھر قدرے توقف کے بعد پوچھا۔ ''یہ کام مجھے کس کانگریس مین کو سونپنا ہے''؟

ڈان کارلیون نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''یہ کام قریبی ضلعے کے یہودی کو سونپ دو۔ میرا خیال ہے جنگ ختم ہونے کے سبب اس کے پاس ایسے اور بھی کیس ہوں گے۔ ہمیں واشنگٹن میں اپنے کچھ اور آدمی رکھنے ہوں گے۔ تاکہ بھیڑ بھاڑ پر قابو رکھا جا سکے اور قیمت بھی نہ بڑھنے پائے۔ اس کام کے لیے کانگریس مین لیوٹکی کے بجائے فشر زیادہ مناسب رہے گا''۔

ہیگن نے ساری باتیں نوٹ کر لیں۔

دوسرے جس آدمی کو ہیگن اندر لایا اس کا مسئلہ بہت معمولی تھا۔ اس نام اینتھونی

کو پریلا تھا۔ وہ ڈان کے ایک ایسے دوست کا بیٹا تھا جس کے ساتھ اس نے جوانی میں کام کیا تھا۔ اب اسے نیا روزگار شروع کرنے کے لیے پانچ سو ڈالر کی ضرورت تھی۔ ڈان نے اپنی جیب سے نوٹ نکالے تو وہ صرف چار سو ڈالر تھے۔ اس نے ٹام ہیگن سے کہا۔" مجھے سو ڈالر ادھار دے دو۔ دوشنبہ کو بینک کھلتے ہی واپس کر دوں گا"۔

اینتھونی کو پریلا نے کچھ کہنا چاہا لیکن ڈان نے معذرت کے لہجے میں اس کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔" شادی کی اس تقریب کی وجہ سے میرے پاس نقدی کی کچھ کمی ہوگئی ہے"۔ اور ہیگن سے نوٹ لے کر پانچ سو ڈالر اسے دے دیے۔

ہیگن تعریفی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ڈان اکثر کہا کرتا تھا کہ آدمی کو اپنی فیاضی کو کبھی اہمیت میں کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ انتھونی کو پریلا یہ سوچ کر کیا محسوس کرے گا کہ ڈان جیسے آدمی نے اسے قرض دینے کے لیے خود ادھار مانگا تھا۔ حالانکہ یہ بات اسے معلوم ہوگی کہ ڈان کروڑ پتی ہے لیکن کتنے کروڑ پتی ہوں گے جو اپنے غریب دوستوں کے لیے خود وقتی ادھار مانگنے کی زحمت اٹھاتے ہوں۔

کو پریلا کے جانے کے بعد ڈان کارلیون کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں ہیگن نے کہا۔" لوکابراسی کا نام فہرست میں تو نہیں ہے لیکن وہ ذاتی طور پر مبارک باد دینا چاہتا ہے"۔

ڈان یہ سن کر کچھ خوش نہیں ہوا۔" کیا ضروری ہے"؟

" اسے تو آپ ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں"۔ ہیگن نے جواب دیا۔" لیکن غیر متوقع طور پر جب اسے شادی کا دعوت نامہ ملا تو اسے اس میں اپنی عزت افزائی سمجھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے وہ اظہار ممنونیت کرنا چاہتا ہے"۔

ڈان نے لوکابراسی کو بلانے کا اشارہ کر دیا۔

باغ میں مائیکل کی محبوبہ کے لوکابراسی کو دیکھ کر سہم گئی تھی۔ مائیکل اسے اس خیال سے اس تقریب میں لایا تھا کہ اس کے باپ اور خاندانی کاروبار کی حقیقت کو وہ بغیر کسی صدمے کے رفتہ رفتہ ہضم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ ابھی تک وہ ڈان کو غیر اخلاقی کاروبار میں مصروف تاجر سمجھتی تھی۔ مائیکل نے بالواسطہ طور پر اسے تھوڑی بہت سچائی سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بتایا کہ لوکابراسی مشرق میں جرائم کی دنیا کا سب سے خوف

ناک آدمی ہے۔''اسے قتل کرنے میں مہارت حاصل ہے''۔ مائیکل نے برا سا منہ بنا کر کہا۔''سچائی جو بھی ہو میں اسے اپنے والد کے ایک دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں''۔

کے نے کچھ سمجھتے ہوئے قدرے بے یقینی سے پوچھا۔''تمہارا مطلب ہے کہ یہ آدمی تمہارے والد کے لیے کام کرتا ہے''؟

دل ہی دل پیچ و تاب کھاتے ہوئے مائیکل بولا۔''تقریباً پندرہ سال پہلے کی بات ہے جب کچھ آدمیوں نے میرے والد کو مار کر زیتون کے تیل کی درآمد کا کاروبار چھیننے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت لوکا براسی نے دو ہفتے کے اندر تنہا چھ آدمیوں کو قتل کر کے اس مسئلے کو حل کر دیا تھا''۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے والد پر بدمعاشوں نے حملہ کیا تھا''؟

''یہ پندرہ سال پرانی بات ہے اور اس کے بعد سے آج تک حالات پرامن ہیں''۔

''تم مجھے ڈرا رہے ہو، اب شاید تم نے مجھ سے شادی کرنے کا اپنا ارادہ بدل دیا ہے''۔ کے نے اپنی کہنی سے اسے ٹھوکا دیتے ہوئے کہا۔''بہت چالاک ہو... کیا اس میں واقعی چھ آدمیوں کا خون کیا تھا''؟

''اخباروں میں تو یہی کہا گیا تھا لیکن ایک بھیانک کہانی اور بھی ہے جسے ٹام ہیگن جانتا ہے۔ لیکن لوکا کی وہ کہانی اس نے مجھے کبھی نہیں سنائی''۔

لوکا براسی صحیح معنوں میں شیطان تھا۔ بوٹا سا قد۔ بھاری بھر کم جسم، بڑی سی مضبوط کھوپڑی، غصے سے بھرا چہرا، بھوری سرد آنکھیں، خوفناک چہرہ اور یہ خونخوار براسی گو کہ ڈان کے ایوان قوت کا ایک مضبوط ستون تھا لیکن پوری دنیا میں اگر وہ کسی سے ڈرتا تھا تو وہ صرف ڈان کارلیون سے ڈرتا تھا۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی نہایت احترام سے ڈان کو آداب پیش کیا اور نوٹوں سے بھرا ہوا لفافہ دیتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ ڈان کی لڑکی کی پہلی اولاد لڑکا ہو۔ ڈان نے اسے اس طرح قبول کیا جیسے کوئی بادشاہ اپنے کسی بہادر اور وفادار سپاہی کا کوئی تحفہ قبول کرتا ہے۔

لفافے میں یقیناً دوسرے کسی شخص کے ذریعے دیے گئے نوٹوں سے زیادہ نوٹ

تھے۔ لوکا براسی ڈان کی بے حد عزت کرتا تھا اور اسی کے اظہار کے لیے اس نے اپنے لفافے میں اندازے سے زیادہ رقم رکھی تھی اور یہ لفافہ ڈان کو اپنے ہاتھوں سے دیا تھا۔ ڈان نے دل کی گہرائیوں سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ہیگن نے دیکھا کہ براسی کے چہرے سے ہر وقت ظاہر ہونے والے غصے اور سفاکی کی جگہ فخر و مسرت کی علامات تھیں۔ براسی نے ڈان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور باہر نکل گیا۔

ڈان کارلیون نے راحت کی سانس لی۔ پوری دنیا میں براسی ہی وہ واحد شخص تھا جس سے مل کر ڈان نروس ہو جایا کرتا تھا۔ اس کی نظر میں براسی ایسا خونخوار جانور تھا جسے ہر وقت سنبھالے رکھنے کی ضرورت تھی۔

ڈان نے بونا سیرا کو بلانے کے لیے کہہ کر ہیگن سے کہا۔ "سانتینو کو بھی یہاں بھیج دو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس ملاقات سے کچھ سیکھ لے"۔

ہیگن نے باغ میں پہنچ کر بونا سیرا کو صبر و سکون سے انتظار کرنے کے لیے کہا اور سونی کارلیون کو تلاش کرنے نکل گیا۔ جب وہ کہیں نہیں ملا تو وہ مائیکل اور اس کی گرل فرینڈ کے پاس گیا اور ان سے سونی کے بارے میں پوچھا لیکن انھیں بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔ ہیگن سمجھ گیا کہ وہ اس وقت لوسی کے جسم سے کھیل رہا ہوگا اور اس سے بکھیڑا کھڑا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ وہ تیزی سے مکان کے اندر داخل ہوا۔

ہیگن کے جانے کے بعد کے نے پوچھا۔ "یہ کون ہے؟ تعارف کراتے وقت تم نے اسے اپنا بھائی بتایا تھا لیکن نہ تو اس کا نام تم سے ملتا ہے اور نہ ہی وہ اطالوی ہے"؟

"ٹام جب بارہ سال کی عمر میں یتیم ہو کر سڑکوں پر مارا مارا پھر رہا تھا تو سونی اسے گھر لے آیا۔ تب سے ہی وہ ہمارے ساتھ ہے"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"تمھارے والد تو بہت اچھے آدمی ہیں"۔ کے ایڈمس نے کہا۔ "اپنے کئی بیٹے ہونے کے باوجود انھوں نے اسے قبول کر لیا"۔

یہ صرف ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ میرے والد نے اسے باقاعدہ اپنا بیٹا نہیں بنایا ہے"۔

"کیوں"؟ ایڈمس نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے والد کے مطابق ایسا کرنا ٹام اور اس کے والدین کی توہین کرنے جیسا

ہے''۔

اسی وقت انھوں نے ہیگن اور سونی کو ڈان کے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ کے نے امیریگو بوناسیرا کی طرف انگلی اٹھا کر پوچھا۔''ایسے مبارک موقعے پر یہ لوگ کیوں تمھارے والد کو پریشان کرنے چلے آتے ہیں''؟

مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔''کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ قدیم رواج کے مطابق سسلی کا کوئی بھی شخص اپنی بیٹی کی شادی کے موقعے پر کسی کی کوئی درخواست رد نہیں کرتا ہے''۔

(۶)

لوسی مین سینی نے اپنا گلابی گاؤن سنبھالا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑی۔ سونی کی ہوس ناک نظروں اور شراب سے سرخ چہرے سے اگرچہ اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن گذشتہ دو ہفتوں کی کوشش کے بعد وہ اس سنہرے موقعے کو چھوڑ نہیں سکتی تھی۔ کالج کی زندگی میں اس نے دو بار جسمانی مسرت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں تجربے بے رس اور غیر اطمینان بخش ثابت ہوئے تھے۔ سونی کے بارے میں ادھر ادھر سے اس نے بہت کچھ سن رکھا تھا۔ خود اس کی بیوی ساندرا نے اس کی غیر معمولی جنسی قوت کا ذکر لوسی سے کیا تھا اور ان سب باتوں کے بعد وہ اسے آزمانے اور جسمانی مسرت حاصل کرنے کے لیے بیتاب تھی۔

سونی کی طرف دوڑتے ہوئے اس کے جسم میں جنسی خواہشات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا۔ اوپر پہنچتے ہی سونی نے اسے گود میں اٹھالیا اور ایک خالی خواب گاہ میں لے گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی لوسی کی ٹانگیں بے جان سی ہونے لگیں۔ سونی کے لمس نے اس رہی سہی قوت کو بھی سلب کرلیا۔ بہت جلد وہ قید ملبوس سے آزاد سونی کی دست رس میں تھی اور سونی نے اس کی امیدوں کے عین مطابق اسے اس انجانی دنیا کی سیر کرادی جس کی وہ ایک مدت سے متمنی تھی۔

اس سے پہلے کہ جنسی ہوس کا یہ کھیل دہرایا جاتا دروازے پر ہلکی سی دستک سن کر وہ

جلدی جلدی اپنے کپڑے درست کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ساتھ ہی دبے لہجے میں ہیگن کی آواز آئی۔ ''سونی، کیا تم اندر ہو''؟

سونی نے سکون کی سانس لی اور لوسی کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔ ''کیا بات ہے ٹام''؟

''ڈان نے تمھیں اپنے دفتر میں یاد کیا ہے''۔ دبی زبان میں یہ پیغام پہنچا کر ہیگن الٹے پاؤں واپس لوٹ گیا۔ سونی نے لوسی کو ایک بار اپنی بانہوں کے دائرے میں جکڑ کر طویل بوسہ لیا اور باہر آ گیا۔

لوسی نے اپنے بال اور لباس درست کیے۔ اس کا جسم تناؤ سے آزاد اور سبک ہو چکا تھا۔ بھیگے ہونٹوں سے جیسے شراب چھلک پڑ رہی تھی۔ وہ سیڑھیاں اتر کر دوبارہ باغ میں آ گئی اور دولہا دلھن کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ کونی کی نظر اس پر پڑی تو اس نے پوچھا۔ ''کہاں چلی گئی تھیں تم۔ تمھاری آنکھوں سے تو شراب چھلک رہی ہے''۔

دولھے نے شراب کا ایک گلاس لوسی کو دیتے ہوئے اپنی آنکھ دبا دی لیکن لوسی کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں تھی۔ اس کے چہرے کی دمک اور ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ حسب معمول برقرار تھی۔

(۷)

امیریگو بوناسیرا ہیگن کے پیچھے دفتر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ڈان کارلیون ایک بڑی سی میز کے پیچھے موجود ہے۔ سونی کارلیون کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا باغ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈان نے بوناسیرا کو دیکھ کر نہ تو خوشی کا اظہار کیا اور نہ ہی کسی قسم کی رسمیات کی پیروی کی۔ مرنے والوں کی آخری رسوم اور میت کو سجانے سنوارنے کا کام کرنے والے اس زرد رو انسان کو اس لیے مدعو کیا گیا تھا کیونکہ اس کی بیوی ڈان کی بیوی کی سہیلی تھی۔ لیکن ڈان کو یہ آدمی بالکل پسند نہیں تھا۔

بوناسیرا نے خود غرضانہ لہجے میں کہا۔ ''میری بیٹی جو آپ کی بیوی کی منھ بولی بیٹی ہے ابھی اسپتال میں ہے اس لیے وہ آج کی اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکی''۔

''تمھاری بیٹی کی بدنصیبی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے''۔ ڈان نے کہا۔''میں ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہوں''۔ پھر ایک لمحے کے توقف کے بعد اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔''میں یہ کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میری بیوی کی منہ بولی بیٹی ہے''۔

بوناسیرا کا چہرہ بے نور ہو گیا۔ اس نے یکایک سوال کیا۔''کیا میں آپ سے تنہائی میں بات کر سکتا ہوں''؟

''نہیں''۔ ڈان نے صاف انکار کیا۔''ان دونوں آدمیوں پر میں اپنے دونوں بازؤں کی طرح بھروسا کرتا ہوں اور انھیں باہر بھیج کر میں ان کی توہین نہیں کرنا چاہتا''۔

بوناسیرا نے تھوڑی دیر کے لیے اپنی آنکھیں بند کر لیں، پھر اس انداز میں گویا ہوا جیسے خود کو تسلی دے رہا ہو۔''امریکی تہذیب پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے میں نے اپنی بیٹی کو پوری آزادی دے رکھی تھی۔ ساتھ ہی اسے یہ نصیحت کی تھی کہ اپنے خاندان کی عزت پر حرف لانے والا کوئی کام نہ کرے۔ وہ اپنے ایک غیر اطالوی دوست کے ساتھ سنیما جاتی تھی اور رات دیر تک اس کے ساتھ رہتی تھی لیکن وہ مجھ سے ملنے کبھی نہیں آیا۔ یہ میری بھول تھی کہ اس کے باوجود میں نے اسے قبول کر لیا۔ دو مہینے قبل وہ ایک اور نوجوان کے ساتھ اسے کار کی سیر کرانے لے گیا۔ دونوں نے شراب پی کر اس کے ساتھ ناجائز حرکتیں کرنی چاہیں۔ لیکن میری بیٹی نے مداخلت کی اور اپنی عزت بچانے میں کامیاب ہو گئی۔ بدلے میں ان دونوں نے اسے بڑی بے رحمی سے پیٹا اور اس کی ناک اور جبڑا توڑ دیا۔ اسپتال میں جب وہ درد سے چیخ رہی تھی تو میں بھی رو پڑا۔ جذبات کے بہاؤ میں آ کر بوناسیرا کی آواز رندھ گئی اور وہ پھر سچ مچ رونے لگا۔

ڈان نے بے دلی کے ساتھ اس سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بوناسیرا نے دردناک لہجے میں کہا۔''میری خوب صورت پیاری بیٹی میری آنکھوں کی روشنی تھی۔ وہ ہر شخص پر بھروسا کر لیتی تھی لیکن اب وہ کسی پر بھروسا نہیں کرے گی۔ اس کا حسن واپس نہیں مل سکتا''۔ کہتے کہتے بوناسیرا کا زرد چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔''ایک اچھے شہری کی طرح میں نے پولیس سے فریاد کی۔ ان دونوں نوجوانوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ مضبوط دلائل کے ساتھ ان کا جرم ثابت ہو گیا۔ جج نے انھیں تین سال کی سزا سنائی۔ لیکن ساتھ ہی یہ سزا موقوف بھی کر

دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں نوجوان بری ہو گئے۔ میں احمقوں کی طرح عدالت میں کھڑا رہا اور وہ حرام زادے مجھ پر ہنستے رہے۔ میں نے اسی وقت اپنی بیوی سے کہا تھا کہ ہم انصاف مانگنے کے لیے ڈان کارلیون کے پاس چلیں گے"۔

ڈان نے سر جھکا کر اس کی باتیں سنیں۔ پھر اس انداز میں گویا ہوا جیسے اس کی توہین کی گئی ہو۔ "تم پولیس کے پاس کیوں گئے تھے۔ سب سے پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے"؟

"آپ جو کچھ مانگیں میں دے سکتا ہوں"۔ بوناسیرا نے دھیرے سے کہا۔ "لیکن میری درخواست کو نہ ٹھکرائیں"۔

"کیا چاہتے ہو تم"؟ ڈان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

بوناسیرا نے سونی اور ہیگن پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور ڈان کے پاس جا کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

جواب میں ڈان نے دوٹوک الفاظ میں کہا۔ "میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہے ہو"۔

بوناسیرا نے ایک بار پھر اصرار کیا۔ "جتنی قیمت آپ کہیں گے میں دوں گا"۔ اس کی اونچی آواز سن کر ہیگن چونکا اور سونی بھی پلٹ کر ادھر متوجہ ہو گیا۔

ڈان کارلیون اپنی جگہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ جذبات سے عاری اور لہجہ سرد تھا۔ تم اور میں برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں لیکن آج سے پہلے تم کبھی بھی کسی مشورے یا مدد کے لیے میرے پاس نہیں آئے۔ میری بیوی تمھاری اکلوتی بیٹی کی منہ بولی ماں ہے پھر بھی تم نے میری دوستی حاصل کرنا نہیں چاہی۔ تم میرے مقروض ہونے سے ڈرتے تھے۔ امریکہ تمھارے لیے جنت تھا۔ تمھارا کاروبار اچھا چل رہا تھا۔ تم سمجھتے تھے کہ حسب خواہش اسی خوشیاں حاصل کرتے رہو گے۔ تم نے کبھی سچے دوست نہیں بنائے۔ کیونکہ پولیس اور قانون کو تم اپنا محافظ سمجھتے تھے۔ تمھیں ڈان کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ تمھارے اس رویے نے میرے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ لیکن میں نہ تو کسی پر جبراً دوستی لادتا ہوں اور نہ ہی انھیں دوست بنانا پسند کرتا ہوں، جنھیں اس کی اہمیت کا علم نہیں ہوتا"۔ ڈان کے لہجے میں طنز کا عنصر شامل ہو گیا تھا۔ "اور اب تم میرے پاس انصاف مانگنے آئے ہو لیکن نہ تو تمھاری درخواست

مودبانہ ہے اور نہ تم نے میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تم میری لڑکی کی شادی کے موقعے پر میرے گھر آئے ہو اور مجھ سے قتل کرانے کی پیش کش کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم اس کا منھ مانگا معاوضہ دو گے۔ نہیں نہیں۔ اس سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے میرے ساتھ یہ توہین آمیز سلوک کیوں کیا ہے''؟

بوناسیرا دردناک لہجے میں بولا تو اس کی آواز چیخ سے مماثل تھی۔ ''امریکہ نے مجھے ہر طرح کی خوشی دی ہے۔ میں ایک اچھا شہری بننا چاہتا تھا اور اپنے بچوں کو ایک اچھا امریکی شہری بنانا چاہتا تھا...''۔

''خوب... بہت خوب''۔ ڈان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''تو پھر اب تمھیں شکایت نہ ہونی چاہیے۔ امریکہ کے منصف نے تمھارا فیصلہ کر دیا ہے۔ تم اسے ایک معمولی واقعہ سمجھ کر نظرانداز کر دو اور ایسا ہی اپنی بیٹی کو سمجھاؤ۔ کیونکہ ان لڑکوں مین جوانی کا جوش تھا۔ ان میں سے ایک تو بہت بڑے لیڈر کا بیٹا بھی ہے۔ نہیں میرے دوست غصہ تھوک کر اچھے شہری کی طرح انھیں معاف کر دو اور اس واقعے کو بھول جاؤ کہ یہ سب کچھ تو زندگی میں ہوتا رہتا ہے''۔

ڈان کے ان طنزیہ جملوں نے بوناسیرا کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے کر دیے۔ آخر اس نے ہمت کر کے کہا۔ ''میں آپ سے انصاف مانگتا ہوں''۔

''عدالت نے تمھیں انصاف دے تو دیا ہے''۔

''نہیں''۔ بوناسیرا نے سختی سے کہا۔ ''انھوں نے مجھے نہیں ان نوجوانوں کو انصاف دیا ہے''۔

ڈان نے اس کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔ ''تم کیسا انصاف چاہتے ہو''؟

''خون کے بدلے خون''۔

''پھر تو تم زیادتی کر رہے ہو۔ کیونکہ تمھاری بیٹی ابھی زندہ ہے''۔

''تو پھر جتنا اس نے برداشت کیا ہے اتنا ہی انھیں برداشت کرنے پر مجبور کر دیجیے''۔ بوناسیرا نے یہ بات بے دلی سے کہی اور پھر اس سے پہلے کہ ڈان کچھ کہتا اس نے ہمت جمع کر کے پوچھا۔ ''مجھے آپ کو کتنے ڈالر دینے ہوں گے''؟

ڈان نے بوناسیرا کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ کہ بوناسیرا کو یہاں سے چلے جانے کا اشارہ تھا۔

بوناسیرا کو جاتے ہوئے نہ دیکھ کر ڈان اس طرح نرم پڑا جیسے وہ اپنے دوستوں سے زیادہ دیر تک ناراض نہ رہ سکتا ہو۔ اس نے پلٹ کر نرمی سے کہا۔ "تم مجھ سے دوستی کرنے میں کیوں ڈرتے ہو؟ تم نے عدالتوں کے دھکے کھائے اور مہینوں انتظار کیا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وکیل تمھیں بے وقوف بنائیں گے۔ تم نے ان پر بھاری رقم خرچ کی۔ سچ پوچھو تو تم نے ایک ایسے جج کے فیصلے کو قبول کیا ہے جو سڑکوں پر گھومتی ہوئی ذلیل طوائف کی طرح ہے۔ رقم کی ضرورت پڑنے پر تم نے برسوں سے بینک سے قرض لیتے رہے ہو اور بدلے میں کمر توڑ سود دینے کے بعد بھی ان کے سامنے بھکاریوں کی طرح ہاتھ پھیلائے کھڑے رہے ہو۔ حالانکہ رقم لوٹانے کی تمھاری صلاحیت کو وہ اچھی طرح جانچتے پرکھتے رہے ہیں۔ اچانک ڈان کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "لیکن تم میرے پاس آئے ہوتے تو میری دولت تمھاری ہوتی۔ اگر تم نے اپنی لڑکی کو نقصان پہنچانے والوں کا انصاف مجھ سے کرایا ہوتا تو آج وہ کمینے خون کے آنسو رو رہے ہوتے اور اگر بدقسمتی سے تم جیسے ایمان دار آدمی کا کوئی دشمن ہوتا تو وہ اپنے آپ میرا بھی دشمن ہو جاتا۔ پھر اس کے سامنے تم سے پناہ مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ جاتا"۔

بوناسیرا نے سر جھکا لیا اور بھرے گلے سے بولا۔ "میری دوستی قبول کر لیجیے"۔

ڈان مڑا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "بہتر ہے۔ تمھیں انصاف مل جائے گا کسی دن۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ دن کبھی نہ آئے جب میں اس دوستی کے عوض تمھارے پاس کوئی چھوٹا سا کام کرانے آؤں۔ فی الحال تم میرے اس انصاف کو میری بیوی کی طرف سے اس کی منہ بولی بیٹی کو تحفہ سمجھنا"۔

بوناسیرا کے باہر جاتے ہی جیسے دروازہ بند ہوا، ڈان نے ہیگن سے کہا۔ "یہ معاملہ کلے مین زا کو سونپ کر اس سے کہنا کہ اس کام کے لیے بھروسہ مند اور باہمت آدمی استعمال کرے۔ بیوقوف بوناسیرا چاہے کچھ بھی سوچتا رہے لیکن ہمیں ان کا قتل نہیں کرنا ہے"۔

ڈان نے محسوس کیا کہ اس کا سب سے بڑا بیٹا کھڑکی کے پاس کھڑا پوری یکسوئی سے گارڈن پارٹی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے مایوسی سے سوچا کہ یہ نہ تو خاندانی کاروبار کو

سنجیدگی سے سنبھال پائے گا اور نہ ہی یہ کبھی ڈان کی اہلیت حاصل کر سکے گا۔ اسے اپنے وارث اور جانشین کی تلاش کرنی چاہیے کیونکہ آخر موت تو اسے بھی آنی ہے۔

اچانک باغ سے خوشی و شادمانی کا شور سن کر وہ تینوں چونک پڑے۔ سونی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پلٹ کر کہا۔ ''جانی فونٹین ہے۔ شادی میں شرکت کے لیے آیا ہے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ضرور آئے گا''۔ ہیگن کھڑکی کے قریب آیا اور باہر دیکھ کر ڈان سے بولا۔ ''سچ مچ آپ کا گاڈ سن[1] آیا ہے۔ کیا اسے اندر لے آؤں''؟

''نہیں''۔ ڈان نے کہا۔ ''ابھی اسے مزے لوٹنے دو۔ جب چاہے گا مجھ سے مل لے گا''۔ اور پھر مسکراتے ہوئے بولا۔ ''دیکھا تم نے۔۔۔ وہ ایک اچھا گاڈ سن ہے''۔

ہیگن نے کچھ تلخی محسوس کی اور خشک لہجے میں بولا۔ ''اس وقت وہ ضرور کسی مصیبت میں ہوگا۔ اسی لیے آپ کے پاس مدد مانگنے چلا آیا ہوگا''۔

''تو کیا ہوا''۔ ڈان نے کہا۔ ''وہ اپنے گاڈ فادر کے علاوہ آخر مدد مانگنے کے لیے جائے گا کس کے پاس''؟

(۸)

جانی فونٹین کو سب سے پہلے کونی کارلیون نے دیکھا تھا۔ موقعے کی نزاکت اور اپنی عروسی شان کو بھول کر وہ چیخ اٹھی۔۔۔ ''جانی ی ی۔۔؟؟؟''۔ اور پھر دوڑ کر اس کے جا لپٹی۔ جانی نے بھی اسے کس کر اپنے سینے سے چمٹا کر اس کے گالوں پر بوسہ ثبت کر دیا۔ اس وقت تک دوسرے مہمانوں نے بھی اسے گھیر لیا تھا۔ وہ سب اس کے پرانے دوست تھے۔ وہ ان سبھی کے ساتھ کھیل کود کر بڑا ہوا تھا۔ سب کے درمیان سے کھینچ کر کونی اسے اپنے شوہر کے پاس لے گئی۔ جانی نے محسوس کیا کہ دولھے کے چہرے پر عروسی مسرت اور شان نہیں تھی۔ اسے اپنی تمام تر دلکشی سمیت دولھے میاں سے مصافحہ کیا اور اس کے اعزاز میں جام نوش کیا۔

اسی وقت بینڈ اسٹینڈ سے ایک شناسا آواز ابھری۔ ''ایک گیت نہیں سناؤ گے

---

[1] منھ بولا بیٹا

جانی ...؟ جانی نے اوپر دیکھا۔ وہاں کھڑا نینو ویلینیتی اسی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ جانی نے اس کے پاس پہنچ کر اسے سینے سے لگا لیا۔ جانی کے مشہور ہونے سے پہلے دونوں بہت قریبی دوست تھے۔ ساتھ رہتے، ساتھ گاتے۔ یہاں تک کہ لڑکیوں کے ساتھ تفریح کے لیے بھی دونوں ساتھ ساتھ جاتے۔ ہالی وڈ پہنچ کر جانی نے دو بار نینو کو فون کر کے نائٹ کلب میں گانے کا کام دلوانے کا وعدہ تو کیا تھا لیکن اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کبھی نہیں کی تھی۔ آج نینو کو سامنے پا کر دوستی کا جذبہ پھر عود کر آیا تھا۔

نینو نے مینڈالن کے تار چھیڑے اور جانی نے 'یہ گیت دلھن کی نذر ہے' کہہ کر پیروں سے تال دیتے ہوئے ایک فحش سلوی نغمہ گانا شروع کر دیا۔ جانی گا رہا تھا اور نینو جسم کی حرکات سے اس نغمے میں موجود جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔ دلھن کا چہرہ یہ دیکھ کر شرم سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ مہمان پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔ گیت کے ختم ہوتے ہی تالیوں کی گڑگڑاہٹ کے درمیان دوسرے گیت کی فرمائش زور شور سے کی گئی۔ دوسرا گیت گانے کے لیے جانی اپنا گلا صاف کرنے لگا۔

تمام موجود لوگوں کو جانی پر فخر تھا۔ انھیں میں سے ایک ہونے کے باوجود بھی وہ ایسا مشہور گلوکار اور ایکٹر بن گیا تھا جو دنیا کی سب سے خوب صورت عورتوں کو من چاہے طریقوں سے استعمال کر رہا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے گاڈ فادر کا احترام کرتا تھا۔ اسی لیے وہ تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے اس شادی میں شرکت کے لیے آیا تھا۔ اسے اب بھی نینو ویلینیتی جیسے اپنے پرانے دوستوں سے پیار تھا۔ اس تقریب میں موجود بیشتر مہمانوں نے برسوں پہلے جانی اور نینو کو ساتھ ساتھ گاتے دیکھا تھا لیکن اس وقت کسی کے خواب و خیال میں نہیں تھا کہ ایک دن جانی دنیا کی پانچ کروڑ لڑکیوں کے دلوں پر چھا جائے گا۔

جانی نے آگے بڑھ کر کونی کو اٹھا لیا اور اسے اپنے اور نینو کے بیچ کھڑا کر کے ایک دوگانا گانے لگے۔ یہ ان کا بہت پرانا طریقہ تھا۔ اپنی آواز اور سروں کے بل پر دونوں اسی طرح مقابلہ کیا کرتے تھے۔ جانی نے جان بوجھ کر اپنی آواز کو نینو کی آواز تلے دب جانے دیا اور جب اس کی آواز ڈوبنے لگی تو اس نے نینو کو جیت جانے دیا۔ گیت کے ختم ہوتے ہی تینوں آپس میں لپٹ گئے اور تمام موجود مہمان خوشی سے جھوم اٹھے اور ایک اور گیت کی فرمائش

کرنے لگے۔

عمارت کے صدر دروازے کے قریب کھڑے تنہا ڈان کارلیون نے محسوس کیا کہ کہیں کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ مہمانوں کو اس کا احساس نہ ہو، اس کا خیال رکھتے ہوئے اس نے آواز لگائی۔ ''میرا گاڈ سن، تین ہزار میل دور سے شادی مین شریک ہونے آیا ہے اور کسی نے اس کا گلا تر کرنے تک کی پروا نہیں کی''۔ فوراً ہی تقریباً ایک درجن جام جانی کے سامنے تھے۔ ان سب میں سے ایک ایک گھونٹ لے کر وہ اپنے گاڈ فادر کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈان کے سینے سے لگتے ہی اس نے اس کے کان میں کچھ سرگوشی کی۔ نتیجتاً ڈان اسے اپنے ساتھ مکان کے اندر لے گیا۔

دفتر میں پہنچتے ہی ٹام ہیگن نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ''کیسے ہو جانی''؟ جانی نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ یہ بات ہیگن کو بری تو لگی لیکن جانی ڈان کے قریبی تعلق کو جانتے ہوئے اپنی خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

جانی فونٹین نے ڈان سے کہا۔ ''آپ کا دعوت نامہ پا کر میں سمجھ گیا تھا کہ میرے گاڈ فادر مجھ سے ناراض نہیں ہیں۔ طلاق لینے کے بعد میں نے پانچ بار آپ کو فون کیا تھا لیکن ہر بار مجھے ٹام کا جواب ملا کہ آپ کو فرصت نہیں ہے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا تھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں''۔

ڈان کارلیون نے شراب کی زرد بوتل سے تین گلاس بھرتے ہوئے کہا۔ ''اب نہ تو تم مشہور ہو اور نہ دولت مند۔ اس لیے میں نے تمام پرانی باتیں بھلا دی ہیں۔ کیا موجودہ حالات میں میں تمھاری کوئی مدد کر سکتا ہوں''۔

جانی نے ایک بار میں ہی جام خالی کر کے اسے دوبارہ بھرنے کے لیے آگے کرتے ہوئے کہا۔ ''گاڈ فادر، اب میں دولت مند نہیں ہوں۔ میرا زوال ہو رہا ہے۔ آپ کا کہنا ٹھیک تھا کہ اس بازاری عورت سے شادی کے چکر میں مجھے اپنی بیوی اور بچوں کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ اسی لیے میں آپ کی خفگی کو جائز سمجھتا رہا ہوں''۔

''میں تو تمھارے لیے فکر مند رہتا تھا''۔ ڈان کے شانوں میں جنبش ہوئی۔ ''کچھ بھی ہو آخر ہو تو تم میرے گاڈ سن''۔

"میں اس کتیا کے پیچھے پاگل ہو گیا تھا"۔ جانی فونٹین تنفر آمیز لہجے میں چہل قدمی کرتے ہوئے بولا۔" وہ ہالی وڈ کی سب سے خوب صورت اور مقبول اداکارہ تھی۔ ایک دم بالکل پری کی طرح حسین لیکن آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ سیٹ سے جانے کے بعد کیا کرتی ہے؟ اگر میک اپ مین نے اس کا میک اچھا کر دیا ہو تو وہ بلا تکلف اسے اپنا جسم سونپ دے گی۔ اور اگر کیمرہ مین نے اس کی دلکش تصویریں لی ہوں تو اسے بھی ڈریسنگ روم میں لا کر جنسی حظ بخشنے میں نہیں چوکتی۔ مردوں کے ساتھ وہ اپنے جسم کا استعمال اسی طرح کرتی ہے جیسے میں جیب میں پڑی ریزگاری خرچ کرتا ہوں۔ وہ ایک ایسی فاحشہ ہے جسے ابلیس کے لیے پیدا کیا گیا ہے"۔

"تمہارے بیوی بچے کیسے ہیں"؟ ڈان نے بیچ میں ٹوک کر پوچھا۔

"میں ان کی نگہداشت کرتا ہوں"۔ جانی نے کہا۔" طلاق کے بعد عدالت سے طے کی گئی رقم سے زیادہ رقم میں جینی اور بچوں کو دیتا رہا ہوں۔ ہفتے میں ایک بار میں ان سے ملاقات بھی کر لیتا ہوں۔ لیکن ان سب کے باوجود میں بری طرح ان کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے جیسے میں پاگل ہو جاؤں گا"۔ نئے جام سے گھونٹ لیتا ہوا وہ بولا۔ "میری دوسری بیوی میری گھٹن کو نہیں سمجھتی اور روایت پرست کہہ کر میرا مذاق اڑاتی ہے۔ یہاں آنے سے پہلے اسے پیٹا تھا لیکن چہرے پر وار نہیں کیا۔ کیونکہ وہ فلموں میں کام کر رہی ہے۔ میں اس کی بانہوں اور ٹانگوں پر وار کرتا رہا اور وہ ہنستی رہی"۔ وہ سگریٹ جلانے کے لیے رکا، پھر بولا۔" گاڈ فادر میں اس زندگی سے اوب گیا ہوں"۔

"ان خانگی پریشانیوں میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ ڈان نے کہا اور پوچھا۔" اور یہ تمہاری آواز کو کیا ہو گیا ہے"؟

"میرے گلے کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے گاڈ فادر"۔ جانی نے مایوس اور شکستہ لہجے میں کہا۔" میں اب گا نہیں سکتا۔ ڈاکٹروں کی سمجھ بھی کچھ نہیں آتا ہے۔ میری دو فلمیں کامیاب ثابت ہوئی تھیں۔ میں نے کافی دولت کمائی اور ایک بڑا اسٹار بن گیا۔ لیکن اسٹوڈیو کا مالک جیک والٹز مجھے لے کر فلم بنانے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ معاہدے کی پوری رقم مجھے دیتا رہتا ہے"۔

ڈان اور ہیگن کی نظر میں جانی بڑا سخت دل تھا۔ اسے اس طرح ٹوٹتے دیکھ کر دونوں کو حیرت ہوئی۔

ڈان نے پوچھا۔ ”تم اب اسے کیوں پسند نہیں ہو؟“ اس کا لہجہ ہمدردانہ تھا۔ ”میں مزدور تنظیموں کے لیے گیت گایا کرتا تھا لیکن جیک والٹز کو یہ بات پسند نہیں اور وہ مجھے کمیونسٹ سمجھتا ہے۔ ساتھ ہی میں نے اس کی ایک من پسند لڑکی بھی اس سے چھین لی تھی۔ حالانکہ بات صرف ایک رات کی تھی لیکن وہ میرے گلے پڑ گئی۔ سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں؟ میری آواز ختم ہو گئی۔ ادھر میری دوسری بیوی نے مجھے باہر پھینک دیا ہے۔ جینی اور بچے مجھے اس وقت تک واپس رکھنے کو تیار نہیں ہیں جب تک میں گھٹنوں کے بل رینگتا ہوا ان کے پاس نہ جاؤں۔ گاڈ فادر آخر میں کروں بھی تو کیا کروں“؟

ڈان کے چہرے سے جیسے ہمدردی غائب ہو گئی۔ اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔ ”مردوں کی طرح بات کرو“۔ غصے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور چیختے ہوئے جانی سے مخاطب ہوا۔ ”مرد بنو“۔ پھر پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے بولا۔ ”جانی تم نے میری قربت میں خاصا وقت گزارا ہے۔ پھر بھی ہالی وڈ جا کر اتنا گر گئے کہ عورتوں کی طرح روتے ہوئے بات بات پر کہنے لگے ہو۔ میں کیا کروں۔۔۔ میں کیا کروں؟“

ڈان نے آخری الفاظ اس طرح ادا کیے تھے کہ جانی اور ہیگن ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔ خود ڈان کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اسے اپنے گاڈ سن جانی سے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ پیار تھا۔

”تم نے اپنے سے زیادہ طاقت ور اپنے باس کی عورت اس سے چھین لی“۔ ڈان نے کہا۔ ”اور پھر شکایت کرتے ہو کہ وہ تمھاری مدد نہیں کرتا۔ ایک طوائف کے لیے تم نے اپنی وفادار بیوی اور بچوں کو چھوڑ دیا اور پریشان ہو کہ وہ تمھیں کیوں اپناتے نہیں ہیں؟ اس کمینی عورت کے چہرے پر تم اس لیے گھونسے نہیں مارتے کہ وہ فلم میں کام کر رہی ہے۔ پھر وہ اگر تمھارا مذاق اڑاتی ہے اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ تم ایک احمق کی طرح زندگی گزار رہے ہو اور احمق کی طرح ہی تمھارا خاتمہ قریب آ گیا ہے“۔ تھوڑے توقف کے بعد ڈان نے پوچھا۔ ”کیا اس بار تم میرا مشورہ ماننے کو تیار ہو“؟

''جس طرح جینی چاہتی ہے، اب میں اس طرح اس سے شادی نہیں کر سکتا''۔ جانی بے دلی سے بولا۔ ''کیونکہ جوا، شراب اور برے لڑکوں کی صحبت مجھ سے نہیں چھوٹے گی۔ حسین عورتیں میرے پیچھے بھاگتی ہیں تو میں خود کو روک نہیں پاتا ہوں۔ اس حالت میں جینی کے پاس لوٹ پانا میرے لیے ناممکن ہے''۔

''میں تم سے جینی سے دوبارہ شادی کے لیے نہیں کہتا''۔ ڈان بولا۔ ''تم جو چاہو کرو لیکن اتنا ضرور یاد رکھو کہ جو شخص اپنے بچوں کا اچھا باپ نہیں بن سکتا وہ کبھی اچھا آدمی بھی نہیں بن سکتا۔ کون کہتا ہے تم ان سے روز نہیں مل سکتے؟ کون کہتا ہے کہ تم اس ڈھنگ نہیں جی سکتے جس طرح جینا چاہتے ہو''۔

''گاڈ فادر، تمام عورتیں قدیم اطالوی بیویوں کی طرح شوہر کی ہر خطا معاف کر دینے والی نہیں ہوتی ہیں۔ جینی اس حالت میں مجھے کبھی قبول نہیں کرے گی''۔ جانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں''۔ ڈان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''کیونکہ تم نامرد ہو، تم اسے عدالت کے حکم سے زیادہ رقم دیتے ہو اور دوسری کو اس لیے نہیں پیٹتے کہ اس کی فلم بن رہی ہے۔ تم نے عورتوں کی غلامی قبول کر لی ہے۔ تم ایک اچھے گاڈ سن ہو اور میرا پورا احترام کرتے ہو لیکن تم نے اپنے پرانے دوستوں کو بالکل بھلا دیا ہے۔ نینو کو ہی لے لو۔ وہ تمھارا گہرا دوست تھا اور وہ بیچارہ ٹرک چلانے میں جی توڑ محنت کرتا ہے۔ کچھ اضافی آمدنی کے لیے ہفتے کے آخری دن گانے بھی گاتا ہے۔ مایوسی کا شکار ہونے کی وجہ سے ڈٹ کر شراب پیتا ہے لیکن شکایت کبھی نہیں کرتا۔ اس بیچارے کی تھوڑی سی مدد بھی نہیں کر سکے۔ جب کہ اس کا گلا بھی اچھا ہے۔ آخر کیوں''؟

''گاڈ فادر، وہ گاتا تو اچھا ہے لیکن اس میں بھرپور صلاحیت کا فقدان ہے''۔

''اور گاڈ سن''۔ ڈان نے کچھ خفگی کے ساتھ کہا۔ ''اب تم نے بھی بھرپور نہیں رہی ہے۔ اس لیے تمھیں بھی کیوں نہ نینوں کے ساتھ ٹرک پر لگوا دوں''؟ جانی کو خاموش دیکھ کر اس نے آگے کہا۔ ''سچی دوستی صلاحیت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ سچی دوستی کے لیے سب کچھ جائز ہے۔ اگر تم نے سچے دوست بنائے ہوتے تو تمھیں آج میری مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خیر

چھوڑو، یہ بتاؤ، تمھاری آواز کو کیا ہوگیا ہے۔ ابھی باہر تو تم اچھے بھلے گا رہے تھے''۔

''میری آواز کمزور ہوگئی ہے''۔ جانی نے کہا۔ ''ایک دو گانے گا لینے کے بعد میں گھنٹوں اور کبھی کبھی تو مہینوں تک نہیں گا سکتا۔ میرے گلے میں کوئی ایسی بیماری ہے جو مجھے ریہرسل میں ہی بری طرح پریشان کر ڈالتی ہے''۔

''تو تم عورتوں سے پریشان ہو، گلے کی بیماری سے تم گا نہیں سکتے۔ اب تم مجھے ہالی وڈ کے اس گھٹیا پروڈیوسر کے بارے میں بتاؤ کہ وہ تمھیں کام کیوں نہیں کرنے دیتا''؟

''وہ گھٹیا پروڈیوسر نہیں بلکہ ہالی وڈ کے سب سے بڑے سٹوڈیو کا مالک ہے''۔ جانی بولا۔ ''جنگ کی تشہیر سے متعلق فلموں کے لیے وہ صدر کا مشیر ہے۔ گذشتہ مہینے اس نے اس سال کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے ناول پر فلم سازی کے تمام حقوق خریدے ہیں۔ اس کا مرکزی کردار بالکل میرے جیسا ہے۔ مجھے تو اس فلم میں اداکاری کرنے کی زیادہ ضرورت بھی نہیں ہوگی۔ بس خود کو معمول کے مطابق نمایاں کرنا ہوگا۔ اس فلم میں مجھے گانا بھی نہیں پڑے گا۔ اس فلم کے لیے مجھے اکادمی ایوارڈ بھی مل سکتا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اس کردار کے لیے مجھ سے بہتر کوئی ثابت نہیں ہوگا لیکن وہ حرام زادہ جیک والٹز مجھے مفت میں بھی اس رول کو دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس نے کہلوایا تھا کہ اگر میں اسٹوڈیو جا کر کیمرے کے سامنے اس کے تلوے چاٹوں تو وہ اس پر غور کر سکتا ہے''۔

''تم ہمت ہار بیٹھے ہو''۔ ڈان نے اسے روک کر کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''نیند کی کمی، بیچارگی، عدم تحفظ اور تناؤ کی وجہ سے تم دن بہ دن ٹوٹتے جا رہے ہو۔ میرا کہنا مانو۔ ایک مہینہ میرے ساتھ رہ کر دنیاداری سیکھو، اچھا کھاؤ، خوش رہو اور سو جاؤ۔ شرط صرف اتنی ہے کہ گیت گانا، شراب پینا اور عورتوں کی صحبت چھوڑنا ہوگی۔ ایک مہینے بعد جب تم ہالی وڈ جاؤ گے تو میرا دعویٰ ہے کہ وہ گھٹیا پروڈیوسر تمھیں فلم میں کام ضرور دے گا۔ بولو منظور ہے''؟

جانی کو اعتبار نہیں آیا۔ لیکن جھوٹے دعوے کرنا گاڈ فادر کی عادت نہیں تھی۔ کچھ مشکوک لہجے میں اس نے کہا۔ ''وہ جے ایڈگر ہوور کا خاص دوست ہے۔ اس کے سامنے آپ اُف بھی نہیں کر سکتے''۔

"وہ بزنس مین ہے"۔ ڈان نے سکون سے کہا۔ "میں اس کو ایسی پیش کش کروں گا کہ وہ انکار نہیں کر سکے گا"۔

"اب وقت نکل چکا ہے۔ معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔ ایک ہفتے میں شوٹنگ شروع ہونے والی ہے۔ نہیں اب یہ بالکل ناممکن ہے"۔ جانی بولا۔

"تم پارٹی میں واپس جاؤ"۔ ڈان نے کہا۔ "تمہارے دوست تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ سب کچھ مجھ پر چھوڑ کر بے فکر ہو جاؤ"۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جانی کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

میز کے پیچھے بیٹھا ہیگن تمام کارروائی نوٹ کر رہا تھا۔ ڈان نے پوچھا۔ "کوئی اور بات ہے"؟

"سولوزو کو اب اور نہیں ٹالا جا سکتا"۔ ہیگن نے کیلنڈر پر قلم گھماتے ہوئے کہا۔ "آپ کو اس ہفتے اس سے ملاقات کرنی ہی پڑے گی"۔

"اب شادی کا کام ختم ہو چکا ہے"۔ ڈان نے بے دلی سے کہا۔ "جو دن ٹھیک سمجھو طے کر لو۔

ہیگن کو اس سے دو باتوں کا اشارہ ملا۔ ایک وہ ڈان سولوزو کو نفی میں جواب دینا تھا۔ دوسرے اس انکار کی وجہ سے سولوزو ڈان کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا تھا۔ اس لیے جواب کو شادی تک ٹالا گیا تھا۔ اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ ڈان سے دریافت کیا۔ "کلے مین زا سے کہہ دوں کہ گھر کی حفاظت کے لیے کچھ آدمی تعینات کر دے"۔

"کیوں"؟ ڈان نے بے صبری سے کہا۔ "میں شادی سے پہلے اس لیے جواب دینا نہیں چاہتا تھا تاکہ اس مبارک موقعے پر دور دور تک خطرے کے بادل نظر نہ آئیں۔ دوسرے میں پہلے جان لینا چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتا ہے؟ اب یہ بات میں جان چکا ہوں کہ وہ کسی برے کام کی تجویز لے کر آ رہا ہے"۔

"اس کا مطلب آپ تجویز کو نامنظر کریں گے"؟ ہیگن نے پوچھا اور پھر ڈان کو اثبات میں سر ہلاتے دیکھ کر بولا۔ "میرے خیال میں جواب دینے سے پہلے اس مسئلے پر خاندان کے دوسرے افراد سے مشورہ کرنا بہتر رہے گا"۔

''ٹھیک ہے''۔ڈان مسکرایا۔اس مسئلے پر ہم اس وقت غور کریں گے جب تم کیلی فورنیا سے واپس آ جاؤ گے۔میں چاہتا ہوں کہ تم ہوائی جہاز سے کل وہاں پہنچو اور اس گھٹیا پروڈیوسر سے مل کر جانی کا مسئلہ حل کر دو۔سولوزو سے کہنا کہ میں تمہارے لوٹنے کے بعد اس سے ملاقات کروں گا۔اور کچھ''۔

اسپتال سے اطلاع آئی ہے کہ کانسی گلیوری[1] ایڈ وانڈو بستر مرگ پر ہے۔وہ آج رات نکالتا دکھائی نہیں دیتا ہے۔اس کے افراد خاندان کو بھی بلا لیا گیا ہے''۔

پچھلے ایک سال سے، جب سے وہ کینسر جیسے موذی مرض کی وجہ سے گیلنکو ایڈوانڈو اسپتال میں تھا ہیگن کانسی گلیوری کے عہدے پر کام کر رہا تھا۔وہ ڈان کے ذریعے خود کو مستقل کیے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔لیکن کچھ باتیں اس کے اس عہدے پر فائز کیے جانے کے حق میں نہ تھیں۔ایک تو وہ خالص سسلوی نہیں تھا۔عارضی مدت کار کے دوران اس نے کسی غیر معمولی ہوش مندی کا ثبوت نہیں دیا تھا۔اور اس کی عمر صرف پینتیس سال ہونے کی وجہ سے اس میں اس اعلیٰ عہدے کے لیے تجربہ اور مصلحت آمیزی کا فقدان تھا۔

ڈان نے اس کی حوصلہ افزائی کیے بغیر کہا ''ابھی بیٹی کے وداع ہو جانے کے بعد میں اپنے تینوں بیٹوں اور خاص طور سے جانی فونٹین کو ساتھ لے کر اسپتال جاؤں گا۔میرے وہاں سے لوٹتے ہی تمہیں کیلی فورنیا کے لیے روانہ ہونا ہے۔تم ایڈوانڈو سے نہیں مل سکو گے۔اور ہاں ایک بات اور یاد رکھنا کہ نئے داماد کو زندگی بسر کرنے کے لیے اچھی آمدنی کا تحفہ تو دینا ہی ہے لیکن اسے خاندانی کاروبار کا علم کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔میرے تینوں بیٹوں کو بھی اس سلسلے میں خبردار کر دینا۔سمجھے''؟

''جی ہاں''۔سر ہلاتے ہوئے ہیگن بولا۔''سنیٹر نے شخصی طور پر تقریب میں شامل نہ ہونے کے لیے فون پر معذرت کی ہے۔اس نے کہا ہے کہ آپ سمجھ جائیں گے۔اس کا یہ اشارہ شاید ایف بی آئی کے یہاں آئی کاروں کے نمبر نوٹ کرنے والے آدمیوں کی طرف تھا۔البتہ اپنا تحفہ اس نے ایک آدمی کے ہاتھ بھجوا دیا ہے''۔

---

[1] مافیا میں ڈان کے سکریٹری جیسے عہدے کا نام۔

ڈان نے صرف سر کو جنبش دی لیکن یہ واضح نہیں کیا کہ سنیٹر کو نہ آنے کے لیے اسی نے اطلاع دی تھی۔ اس نے پوچھا۔ ''سنیٹر نے کوئی اچھا تحفہ بھیجا ہے کیا''؟

''ہاں، کم از کم ایک ہزار ڈالر قیمت کا ہے''۔

ڈان خوش ہو گیا۔ سنیٹر جیسے بڑے آدمی نے بھی اس کا احترام کیا تھا۔ لوکا براسی کی طرح وہ بھی اس کی طاقت کی مملکت کا ایک مضبوط ستون تھا۔

(۹)

جانی فونٹین نے جیسے ہی باغ میں قدم رکھا، کے ایڈمس اسے فوراً پہچان گئی۔ حیرت میں ڈوبی وہ مائیکل سے بولی۔ ''یہ تو تم نے کبھی نہیں بتایا تھا کہ جانی تمہارے خاندان کا شناسا ہے۔ اب تو میں تم سے ضرور شادی کروں گی''۔

''تم اس سے ملنا چاہتی ہو''؟ مائیکل نے پوچھا۔

''ابھی نہیں''۔ کے نے گہری سانس لی۔ ''ایک زمانے میں میں اس پر عاشق تھی۔ نیو یارک کے کیپٹل ہوٹل میں جب بھی وہ گاتا تھا، میں وہاں ضرور جاتی تھی اور اس سے اپنے من پسند گانے کی فرمائش چیخ چیخ کر ایسے کرتی تھی کہ ہال سر پر اٹھا لیتی تھی''۔

''ٹھیک ہے، ہم اس سے بعد میں ملیں گے''۔ مائیکل نے کہا۔

جب جانی گیت سنا کر ڈان کے ساتھ مکان کے اندر چلا گیا تو کے نے مائیکل کو چھیڑا۔ ''اب تم یہ مت کہہ دینا کہ جانی جیسا شہرت یافتہ فلم اسٹار بھی تمہارے باپ سے مدد مانگنے آیا ہے''۔

''وہ میرے والد کا گاڈ سن ہے۔ اگر میرے والد مدد نہیں کرتے تو آج وہ اتنا بڑا فلم اسٹار نہیں بن سکتا تھا''۔ مائیکل نے کے ایڈمس کو بے یقینی سے ہنستے دیکھ کر بھی عمومی انداز میں کہا۔ ''آٹھ سال پہلے جانی فونٹین نے مشہور ڈانس بینڈ کے ساتھ گاتے گاتے غیر معمولی مقبولیت حاصل کر لی اور اعلیٰ درجے کا ریڈیو سنگر ہو گیا۔ بدقسمتی سے ڈانس بینڈ کا مالک لیس ہیلی اپنے کاروبار کا سب سے چالاک آدمی تھا۔ اس نے جانی کے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ نتیجتاً جانی کو دوسری جگہ کام کرنے کے بدلے ملنے والے معاوضے کا ایک بڑا حصہ مفت میں اسے دینا پڑتا تھا''۔

''ڈان کارلیون نے بیچ میں پڑ کر جانی کو اس معاہدے سے نجات دلانے کے لیے لیس ہیلی سے ملاقات کی اور بیس ہزار ڈالر کی رقم پیش کی لیکن ہیلی جانی کی آمدنی کا نصف حصہ لینے کی اپنی ضد پر اڑا رہا۔ ڈان کارلیون کو حیرت ہوئی اور ڈان نے رقم گھٹا کر آدھی یعنی دس ہزار کر دی۔ لیس ہیلی اپنے کاروبار میں تو ہوشیار تھا لیکن دنیا داری کا علم اسے نہیں تھا۔ ڈان کی پیش کش کم کرنے کے اشارے کو وہ نہیں سمجھ سکا اور اسے پہلے کی طرح نظر انداز کر دیا۔ دوسرے دن ڈان اپنے مشیر گینکو ایڈ وانڈو اور لوکا براسی کو ساتھ لیے اس کے پاس پہنچا اور اسے انتباہ دیا کہ وہ دس ہزار کے بدلے جانی کو معاہدے سے آزاد کر دے اور اس دستاویز پر دستخط کر دے۔ ایسا نہ کیے جانے پر اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیا جائے گا۔ لیس ہیلی نے اپنا سر بچا لیا اور دستخط کر دیے۔ بدلے میں ڈان نے اسے دس ہزار کا چیک دے دیا''۔

''باقی باتیں تو سب لوگ جانتے ہیں کہ کس طرح جانی فونٹین ملک بھر کا سب سے چہیتا گلوکار بن گیا۔ اس کی فلموں اور ریکارڈ وغیرہ نے کروڑوں ڈالر کمائے۔ اس نے اپنی بچپن کی محبوبہ اور پہلی بیوی کو طلاق دے کر ایک مشہور فلمی اداکارہ سے شادی کر لی۔ پھر دوسری بیوی کی بے وفائی کی وجہ سے جوا، شراب اور طوائف کے چکر میں پھنس کر اپنی آواز بھی گنوا بیٹھا ہے۔ اس کے ریکارڈوں کی فروخت کا سلسلہ رک گیا اور اسٹوڈیو اس کے معاہدے کی تجدید کے لیے تیار نہیں ہے۔ اسی لیے وہ اپنے گاڈ فادر کے پاس واپس آیا ہے''۔

''تمہارے والد واقعی بڑے بھلے اور نیک دل انسان ہیں''۔ کے ایڈمس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''یہ الگ بات ہے کہ ان کے کام کرنے کے طریقے کچھ غیر آئینی ہیں''۔

''ہاں، میرے والد دوسروں کی بہت مدد کرتے ہیں''۔ مائیکل نے ایک سرد سی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۔۔۔۔ وہ تم نے سنا ہو گا کہ جو لوگ قطب شمالی کی مہم پر گئے تھے وہ راستے میں کھانے کے پیکٹ گراتے گئے تھے۔ اس لیے کہ نہ جانے کب واپسی میں انھیں ان کی ضرورت پیش آ جائے۔ یہی کچھ طریقہ ڈان کا ہے۔ وہ جو تمام لوگوں پر چھوٹے بڑے احسان کرتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن ان میں سے ہر ایک سے وہ اپنا بھی کوئی چھوٹا موٹا کام کروا لیں گے اور ان میں سے کسی نے ان کا کام کرنے سے انکار کیا تو

(۱۰)

شادی کی تمام رسوم کی تکمیل کے بعد ڈولی اٹھنے تک شام ڈھل چکی تھی۔ مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد ڈان اپنے تینوں بیٹوں اور جانی فونٹین سمیت کیڈلاک کار میں جا بیٹھا۔ مائیکل اس کے برابر اگلی سیٹ پر تھا۔ فریڈی ڈرائیونگ سیٹ پر اور جانی فونٹین اور سونی پچھلی سیٹ پر تھے۔ ڈان نے مائیکل سے پوچھا۔ ''تمھاری گرل فرینڈ تنہا شہر پہنچ جائے گی''؟

مائیکل سر ہلا کر بولا۔ ''ٹام نے کہا تھا کہ وہ اس کی واپسی کا انتظام کر دے گا''۔

ٹام ہیگن کے ذریعے انتظام کیے جانے کی بات سن کر ڈان کو اطمینان ہوا۔ کیڈلاک اسپتال کی طرف دوڑنے لگی۔ ڈان اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے اس کی تعلیم و تربیت کے بارے میں باتیں کرتا رہا۔

کچھ دیر بعد سونی نے اپنے باپ سے پوچھا۔ ''جانی نے بتایا کہ آپ اس کے ہالی وڈ والے مسئلے کو حل کرا رہے ہیں۔ کیا آپ چاہیں گے کہ میں وہاں جا کر کچھ مدد کروں''؟

''وہ معمولی کام ہے۔ تمھاری مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی''۔ ڈان نے کہا۔ ''ٹام آج رات وہاں جا کر سب ٹھیک کر دے گا''۔

''جانی کا خیال ہے کہ آپ کو اس میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اسی لیے میں نے سوچا شاید آپ مجھے وہاں بھیجنا پسند کریں''۔ سونی نے ہنس کر کہا۔

''آخر تمھیں ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے''؟

ڈان نے پیچھے مڑ کر جانی سے پوچھا۔ ''کیا تمھارے گاڈ فادر نے کبھی جھوٹا وعدہ کیا ہے یا کبھی وہ احمق بنا ہے''؟

''گاڈ فادر''۔ کھسیایا سا جانی معذرت کے لہجے میں بولا۔ ''وہ پروڈیوسر بہت طاقت ور ہے اور اس کے پاس وسائل کی کمی نہیں ہے۔ آپ اسے دولت سے نہیں خرید سکتے۔ وہ مجھ سے نفرت بھی کرتا ہے۔ اس لیے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ اسے کیسے راضی کریں گے''۔

''تمھارا کام ہو جائے گا''۔ ڈان نے شفقت سے کہا اور مائیکل کو ٹہوکا دیتے ہوئے بولا۔

''ہم اپنے گاڈسن کو مایوس نہیں کریں گے۔کیوں مائیکل''؟

مائیکل کو کبھی بھی اپنے باپ کی کسی بات میں شبہ نہیں ہوا تھا۔اس نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور کہا۔''ہاں''۔

کیڈلاک سے اتر کر اسپتال کی طرف جاتے ہوئے ڈان نے مائیکل کی بانہہ پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ باقی لوگ آگے نکل جائیں۔تنہائی پاتے ہی اس نے کہا۔''پڑھائی ختم کرنے کے بعد تم مجھ سے ملنا۔میرے پاس تمھارے لیے ایسے منصوبے ہیں جو یقیناً تمھیں پسند آئیں گے''۔

مائیکل کو خاموش پا کر اس نے آگے کہا۔''میں تمھیں سمجھتا ہوں۔اس لیے تمھاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں سونپوں گا۔تم مرد ہو جیسے چاہو اپنی زندگی گذارو۔لیکن پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بیٹے کی حیثیت سے ایک بار میرے پاس ضرور آنا''۔

(۱۱)

گینکو ایڈوانڈو کی حالت واقعی تشویش ناک تھی۔اس کی بیوی اور تینوں بیٹیاں اسے گھیرے کھڑی تھیں۔جب انھوں نے ڈان کارلیون کو آتے دیکھا تو وہ خود اس کی طرف دوڑی چلی آئیں اور گینکو کی بیوی نے رونا شروع کر دیا۔ڈان نے اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دی۔''آپ کیسے فرشتے ہیں کہ اپنی بیٹی کی شادی کے روز بھی ہمارے پاس چلے آئے ہیں''۔گینکو کی بیوی نے آنسو روکتے ہوئے کہا۔

''کیوں،کیا گینکو میرا دوست نہیں ہے۔کیا اس کا مجھ پر اتنا حق بھی نہیں ہے''۔

ڈان سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ گینکو کا آخری وقت آچکا ہے۔

''جائیے اور دیکھیے اپنے دوست کو۔وہ کہہ رہا تھا کہ آپ آج بھی ضرور آئیں گے لیکن مجھے یقین نہیں تھا۔شاید مرد دوستی کو زیادہ سمجھتے ہیں۔جائیے اندر جائیے۔وہ آپ کو دیکھ کر خوش ہو جائے گا''۔

اسی وقت ڈاکٹر اور ایک نرس گینکو کو دیکھنے آگئے۔ڈان نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ اب مریض کی حالت کیسی ہے۔ڈاکٹر نے کہا۔''میرے خیال میں اب کوئی امید باقی نہیں،

ہے۔بس دعا کیجیے''۔

ڈاکٹر کے منھ سے یہ سن کر چاروں ماں بیٹیاں ڈان کی طرف مڑگئیں۔ان کی آنکھوں میں التجا تھی۔

''ٹھیک ہے ڈاکٹر آپ جاسکتے ہیں۔اب ہم مریض کے پاس خود رہیں گے تاکہ وہ اپنوں کی بانہوں میں دم توڑے''۔ یہ کہہ کر ڈان گینکو کی بیوی سے مخاطب ہوا جو اب زاروقطار رو رہی تھی۔''آؤ اندر چلیں''۔

کمرے میں بستر پر گینکو ایک ڈھانچے کی مانند بے حس و حرکت پڑا تھا۔اس نے اپنی بیماری سے بڑی جدو جہد کی تھی لیکن اب وہ یہ جنگ ہار چکا تھا۔کسی کی آمد کے احساس سے اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور ڈان کو دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ڈان کے ہاتھ میں دے دیا۔

''جلدی سے اچھے ہو جاؤ میرے دوست۔پھر میں تمھیں اپنے وطن اٹلی لے چلوں گا، جہاں ہم دونوں خوب آرام کریں گے''۔

مرتے ہوئے گینکو نے نفی میں سر ہلایا۔اس نے ڈان کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑ لیا اور اب اس نے اپنی ڈوبتی ہوئی آواز میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔وہ اپنے اور ڈان کے بچپنے کی یادیں دہرا رہا تھا اور پھر اچانک اس کی آواز میں زور پیدا ہو گیا اور وہ دیوانوں کی طرح چلا اٹھا۔''ڈان مجھے بچا لو۔موت سے مجھے بچالو۔تمھارے پاس سب کچھ کرنے کی طاقت ہے۔مجھے بچالو اور میری بیوی کے آنسو روک دو۔مجھے بچالو۔میں ڈرتا ہوں کہ میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں۔دیکھو آج تمھاری بیٹی کی شادی کا دن ہے۔تم آج انکار نہیں کر سکتے ڈان''۔

یہ کہتے ہوئے وہ تھک کر نڈھال ہوا اور اس کے ہاتھ سے ڈان کا ہاتھ چھوٹ گیا۔کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

ڈان کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے۔وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔''میرے پرانے دوست، میرے عزیز دوست۔کاش میرے پاس واقعی یہ جادو ہوتا تو میں موت سے تمھیں ضرور بچالیتا،مگر میں مجبور ہوں۔لیکن تم موت سے مت ڈرو اور نہ

جہنم سے۔ میں تمہارے لیے روز دعائیں کرواؤں گا۔ ہم سب بھی دعا کریں گے۔ خدا تمہیں معاف کر دے گا"۔

ایک بار پھر گینکو نے جنبش کی۔ اس نے ڈان کا ہاتھ پھر تھام لیا اور ابکی بار وہ بولا تو اس کی آواز پرسکون تھی اور اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔ "جاؤ تم سب یہاں سے جاؤ۔ صرف مجھے اور ڈان کو اکیلا چھوڑ دو"۔ اس نے ہاتھ سے اپنی بیوی اور بیٹیوں کو اور موجود سارے لوگوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ "جاؤ تم سب۔ بس ڈان اور ہم۔ بس ڈان اور ہم مل کر مقابلہ کریں گے۔ اور ہوسکتا ہے کہ جس طرح ہم نے بہتوں کو مل کر شکست دی ہے اسی طرح ہم موت کے فرشتے کو بھی شکست دے دیں"۔

ڈان نے اشارے سے سب کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور سب چلے گئے۔ اس رات پورے آٹھ گھنٹے ڈان اپنے دوست کا ہاتھ تھامے بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے بچپن کے دوست اور اس کے سب سے قریبی ساتھی اور راز دار نے ہمیشہ کے لیے اس ساتھ چھوڑ دیا۔

** ** **

کونی کارلیون کی سہاگ رات کسی حد تک خوشگوار گزری۔ اس کے نئے نئے شوہر کارلو نے اپنی ساری قوت اور صلاحیت بروئے کار لا کر اسے ایک نئی لذت اور سکون کے احساس سے آشنا کر دیا تھا۔ کارلو کے اس جوش و خروش کا سبب کوئی فطری محبت نہ تھی بلکہ وہ دلھن کو ملنے والے روپیوں کے لفافے ہتھیانا چاہتا تھا۔ کونی نے ان لفافوں کو اس کے حوالے کر تو دیا لیکن آسانی سے نہیں۔ اس کام کے لیے اسے کارلو کے طمانچوں نے راضی کیا تھا۔

** ** **

لوسی مین سینی اپنے گھر پر لیٹی سونی کے فون کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ سونی اس سے دوبارہ ملنے کے لیے ضرور کہے گا۔ لیکن اس کا فون نہ آیا تو اس نے ڈان کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے کسی عورت نے فون اٹھایا۔ لوسی نے خاموشی سے او بیزاری سے فون واپس رکھ دیا۔ اسے یہ خبر نہ تھی کہ صبح شادی میں اس کی اور سونی کی ایک ساتھ آدھے گھنٹے کے لیے محفل سے عدم موجودگی سب نے ہی محسوس کی تھی اور اب تک سب کو یہ

نگہداشت کا ضمانت ڈان لیتا تھا۔
چند معاملات میں کانسی گلیوری کو اپنے ڈان کو محفوظ رکھ کر ڈان کے مقابلے میں زیادہ کھل کر سامنے آنا پڑتا تھا۔ جیسے کہ ہیگن اب کیلی فورنیا میں جانی کے کام سے جا رہا تھا۔ خاندانی کاروبار کی سطح سے یہ ایک معمولی سا کام تھا۔ اس سے زیادہ اہم کام وہ تھا جس میں ایک دوسری اور چھوٹی مافیا کے سردار ویراگل سولوزو کی ڈان سے ملاقات کے لیے جمعہ کا دن طے کیا گیا تھا۔ لیکن ہیگن جانتا تھا کہ ڈان کی نظر میں یہ دونوں کام مساوی اہمیت کے تھے اور خود کو اچھا کانسی گلیوری ثابت کرنے کے لیے اس کا دونوں ہی کاموں میں کامیاب ہونا ضروری تھا۔
ہوائی جہاز کی سیٹ کی پشت سے سر لگائے ہیگن انھیں سب باتوں پر غور کر رہا تھا جو ڈان اور جانی نے اسے اس فلم ساز کے بارے میں بتائی تھیں۔ ان باتوں کی بنیاد پر ہیگن جانتا تھا کہ پروڈیوسر جیک والٹز اس کی بات نہیں مانے گا۔ دوسری طرف ڈان نے اس پروڈیوسر کی فلم میں ہر قیمت پر جانی کو کام دلانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اب اس کا کام درمیان آدمی کی حیثیت سے سمجھوتے کی بات چیت کرنا تھا۔
جیک والٹز ہالی وڈ کے تین سب سے بڑے فلم سازوں میں سے ایک تھا۔ اس کا اپنا اسٹوڈیو تھا اور درجنوں فلم اسٹاروں کے ساتھ اس کے معاہدے تھے۔ امریکہ کے صدر اور خفیہ پولیس کے سربراہ جیسے اہم لوگوں سے اس کے تعلقات تھے لیکن یہ تعلقات نجی نہ ہو کر کاروباری نوعیت کے تھے۔ والٹز کروڑوں کا مالک تھا۔ وہ اپنے آپ کو خدا تصور کرتا تھا اور اپنی من مانی کرنے کا عادی تھا۔ اسے یہ پروا بالکل نہ تھی کہ اس طرح اس کے بے شمار دشمن بن چکے تھے۔
ہیگن نے ایک آہ بھری اور اپنا بریف کیس کھول کر کچھ کاغذات نکالے لیکن تھکن سے چور ہو کر وہ کچھ کام کرنے کے قابل نہ محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے بریف کیس بند کر دیا اور خیالوں میں کھو گیا۔
وہ پینتیس برس کا دراز قد خوبرو آدمی تھا۔ پیشے سے وہ وکیل تھا لیکن خاندان کے قانونی مسائل وہ اب نہیں دیکھتا تھا۔ آج وہ اپنے آپ سے مطمئن تھا۔ دس سال پہلے اس نے جو

فیصلہ کیا تھا وہ درست ثابت ہوا تھا۔

ہیگن کے والدین آئرلینڈ کے تھے۔ اس کی ماں شروع ہی سے جسمانی اور ذہنی طور پر بیمار تھی اور اس کا باپ پکا شرابی تھا۔ جب ٹام گیارہ سال کا تھا تو اس کی ماں اندھی ہوگئی اور پھر مرگئی۔ کو د ٹام کی آنکھوں میں بھی جلن ہونے لگی تھی۔ ٹام کا باپ اسے خوب مارتا تھا اور ٹام نیم پاگل سا ایک روز سڑک پر کھڑا رو رہا تھا کہ اس کی ملاقات سونی سے ہوگئی۔ سونی کو اس پر ترس آیا اور وہ اسے اپنے گھر لے آیا۔

سونی نے کہا تھا کہ ٹام اب اس کے ساتھ رہے گا۔ ٹام کو فوراً گرما گرم کھانا دیا گیا اور پھر سونے کے لیے بستر۔

یہ ڈان ہی تھا جس نے ٹام کی آنکھوں کا علاج کروایا اور اسے اسکول میں داخل کیا۔ ڈان اس کے ساتھ انتہائی نرم سلوک روا رکھتا تھا۔ حالانکہ وہ باپ سی محبت نہیں دیتا تھا لیکن ایک سرپرست کی حیثیت سے ٹام کی ہر بات کا خیال رکھ رہا تھا۔ یہ ٹام ہی کا فیصلہ تھا کہ وہ قانون کی تعلیم حاصل کرے گا اور ڈان نے اس کے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ جب ٹام قانون کی ڈگری لے کر آیا تو ڈان نے کہا کہ میں تمھارے لیے آفس کھلوا دیتا ہوں اور تمھارے لیے موکلوں کا بھی انتظام کر دیتا ہوں لیکن ٹام نے انکار کر دیا اور یہ کہہ کر ڈان کو حیرت میں ڈال دیا کہ میں تو آپ کے لیے کام کرنا پسند کروں گا۔

''تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں اور میرا کام کیا ہے''؟ ڈان نے پوچھا تھا۔

ہیگن نے اثبات میں سر کو جنبش دی تھی۔ تب وہ ڈان کی زبردست قوت اور دولت کا اندازہ پوری طرح نہیں لگا سکا تھا۔ یہ تو اب دس سال کام کرنے کے بعد اور پچھلے کچھ عرصے سے بیمار گیبنکو کی جگہ کانسی گلیوری کا کام انجام دینے کے بعد اسے ڈان کی تمام تر مصروفیات، اس کی دولت اور طاقت کا بخوبی اندازہ ہوا تھا۔

اس دن ڈان نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔

''میں آپ کے بیٹوں کی طرح آپ کے لیے کام کروں گا''۔

ڈان نے بھی باپ جیسی شفقت سے اس کا سر سہلایا تھا۔

''لیکن ٹام اپنے ماں باپ کو کبھی بھولنا''۔ ڈان نے اس طرح کہا گویا وہ ٹام کو یاد

دلار ہا ہو کہ تم بہر حال میرے اصل بیٹے نہیں ہو۔ اس دن سے ٹام ڈان کے لیے کام کرنے لگا تھا۔
پھر اس نے ایک اطالوی لڑکی سے شادی بھی کر لی اور اب اس کی زندگی مکمل تھی۔

ٹام کو یہ بھی یاد تھا کہ جب وہ گینکو کی جگہ عارضی طور پر کانسی گلیوری بنا دیا گیا تھا تو دوسری مافیا کے لوگوں نے حقارت اور طنز کے جملے کسے تھے۔ اس بات نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ وہ لاکھ لائق ہو کتنا ہی ڈان کے قریب ہو وہ بہر حال ڈان کا جانشین نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ٹام کبھی ایسا سوچتا بھی نہیں تھا۔ ڈان اور اس کے خاندان کے اس پر ایسے احسان تھے کہ وہ کبھی ان کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتا تھا بلکہ ان سے وفاداری ہی اس کا نصب العین تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اسی طرح ان کے احسان کا قرض اتار سکتا تھا۔

ہوائی جہاز جب لاس اینجلس ہوائی اڈے پر اترا تو ابھی صبح نہیں ہوئی تھی۔ ہیگن ہوٹل میں پہنچا اور ضروریات سے فراغت کے بعد ناشتہ کیا۔ ٹھیک دس بجے وہ جیک والٹز سے ملاقات کے لیے نکلا۔

پچھلے دن یعنی سنیچر کو ہیگن نے فلم لیبر یونین کے سب سے طاقت ور آدمی بلی گراف سے فون پر رابطہ کیا تھا۔ ڈان کی ہدایات کے مطابق اس نے گراف سے کہا تھا کہ وہ کل جیک والٹز سے اس کی ملاقات طے کر دے۔ ساتھ ہی والٹز کو اس بات کا اشارہ دے دے کہ اگر ملاقات کے نتائج سے ہیگن مطمئن نہیں ہوا تو اسٹوڈیو میں مزدور ہڑتال پر چلے جائیں گے۔

بلی گراف کے ذریعے ڈان کی ہدایت پر فوری عمل کا سبب یہ تھا کہ ماضی میں ڈان نے کئی مزدور یونینوں کے ساتھ ساتھ اس کی بھی کافی مدد کی تھی۔

لیکن دس بجے کی ملاقات ایک بری علامت تھی۔ اس کا سیدھا سا مطلب یہ تھا کہ ہیگن سب سے پہلا ملاقاتی ہو گا اور اسے دوپہر کے کھانے کے لیے مدعو نہیں کیا جائے گا۔ بہ الفاظ دیگر والٹز نے ہیگن کو ایک عام ملاقاتی سے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ ٹام نے سوچا کہ کبھی کبھی ڈان کا خود کو پردے میں رکھنا خاندانی کاروبار کی نظر سے نقصان دہ ثابت ہوتا تھا، کیونکہ حلقے کے باہر کے لوگوں کو صرف اس کا نام متاثر نہیں کر پاتا تھا۔ وہ اس کی اصل حیثیت سے واقف نہیں ہوتا تھا۔

ہیگن کا اندازہ صحیح نکلا۔ والٹز نے اسے آدھا گھنٹہ انتظار کروایا لیکن وہ اس سے بد دل نہیں ہوا۔ وہ اس کے شاندار اور آرام دہ ریسپشن روم میں آرام سے بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ اس کے سامنے والے صوفے پر تقریباً پندرہ سالہ ایک لڑکی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ سنہرے بالوں اور سمندر جیسی نیلی آنکھوں والی اتنی خوب صورت لڑکی ہیگن نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ وہ ایک ٹک اس کی طرف دیکھتا رہا۔ جواب میں خوف ناک چہرے والی ادھیڑ عمر کی اس کی ماں ہیگن کی اس حرکت پر اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورے جا رہی تھی۔

آخر میں بھڑک دار قیمتی لباس میں ایک دوشیزہ ہیگن کو جیک والٹز کے دفتر میں لے گئی۔ دفتر کی شان اور یہاں کام میں مصروف حسین لڑکیوں کو دیکھ کر ہیگن متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ یہ لڑکیاں اس امید پر یہاں کام کر رہی تھیں کہ ایک نہ ایک دن ان کو بھی پردہ سیمیں پر چمکنے کا موقع ملے گا۔ حالانکہ وہ دن شاید کبھی آنے والا نہیں تھا۔

جیک والٹز مضبوط جسم کا دراز قد شخص تھا۔ قیمتی سوٹ اس کی شخصیت کو دوبالا کر رہا تھا۔ دس سال کی عمر میں اس نے بیئر کے خالی ڈبے دھونے اور ہاتھ گاڑی کھینچنے سے اپنی زندگی کا آغاز کیا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ اپنے باپ کے سستے کپڑے کی چھوٹی سی دکان میں اس کا ہاتھ بٹانے لگا۔ تیس سال کا ہوتے ہی وہ نیویارک چھوڑ کر مغربی امریکہ آ گیا اور فلموں میں معمولی پونجی لگانے لگا۔ اڑتالیس سال کا ہوتے ہوتے وہ ہالی وڈ کے فلمی کاروبار کا سب سے متمول طاقت ور اور اہم شخص بن چکا تھا۔ وہ بے سرے انداز میں بولتا تھا اور بے یار و مددگار نوجوان فلمی اداکاراؤں کے جسم کو بھیڑیے کی طرح نوچتا تھا۔ لیکن پچاس سال کی عمر میں اس نے خود کو بدل لیا اور سلیقے سے کھانے پینے کے ساتھ ساتھ عوامی روابط استوار کرنے میں لگ گیا اور اب ساٹھ سال کی عمر میں اس نے قدیم پینٹنگس خریدیں۔ صدر کے مشاورتی بورڈ کا رکن بن گیا اور لاکھوں ڈالر خرچ کر کے اس نے فلمیں بنانے کے فن کو نکھارنے کے لیے اپنے نام پر ایک نئے پروگرام کی بنیاد رکھی۔ اس کی لڑکی نے ایک انگریز نواب سے شادی کی تھی اور لڑکے نے اطالوی شہزادی سے۔

اپنے تازہ شوق کی تکمیل کے لیے اس نے پچھلے سال ایک کروڑ ڈالر خرچ کر کے ریس کے گھوڑوں کا ذاتی اصطبل بنوایا تھا۔ جب اس نے ریس کے بہترین گھوڑے 'خرطوم' کو

چھ لاکھ ڈالر میں خرید کر یہ اعلان کیا کہ گھوڑا اب ریس میں نہ دوڑ کر اس کے اصطبل کی گھوڑیوں سے اچھی نسل کے گھوڑے پیدا کرے گا تو امریکہ کی ریس کی دنیا میں تہلکہ مچ گیا تھا۔

والٹز نے جس طرح مسکرا کر اس کا استقبال کیا اس سے ہیگن یہ سمجھ گیا تھا کہ اس آدمی کے ہر عمل میں ایک طرح کا تحکمانہ انداز ہے۔

ہیگن نے براہ راست بات کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جانی فونٹین کے ایک نہایت متمول اور طاقت ور دوست کا بھیجا ہوا آدمی ہے۔ اور اگر والٹز نے جانی کو اپنی نئی فلم میں کام دے دیا تو جانی کا وہ دوست بدلے میں والٹز کا دوست بن کر اس کی بہت مدد کر سکتا ہے۔

والٹز کا چہرہ تاثرات سے عاری رہا۔ لہجے میں نرمی کے ساتھ اس نے طنز کے ساتھ پوچھا۔ ''مثال کے طور پر وہ میرے کس کام آئے گا''؟

''آپ کے اسٹوڈیو کے لوگ ہڑتال کرنے والے ہیں'' ہیگن نے کہا۔ ''لیکن جانی کا وہ دوست آپ کی اس پریشانی کو دور کردے گا۔ ساتھ ہی آپ کے اسٹوڈیو کا ایک فلم اسٹار جو اسٹوڈیو کو ڈھیروں دولت کما کر دے رہا ہے، وہ ماری جوانا کے بعد اب ہیروئن[1] کا استعمال کر کے خود کو برباد کیے دے رہا ہے۔ میرا یا جانی کا دوست ایسا پختہ انتظام کر دے گا کہ اس فلم اسٹار کو ہیروئن نہ مل سکے گی اور وہ اس لت سے نجات پا کر دوبارہ ٹھیک سے کام کرنے لگے گا۔ اسے علاوہ اور بھی کئی چھوٹے بڑے مسائل ہوں تو صرف مجھے فون کر کے ہی ان کو حل کیا جا سکے گا''۔

جیک والٹز نے ایسا ظاہر کیا جیسے وہ کسی بچے کی بکواس سن رہا ہو۔ پھر سختی سے بولا۔ ''تم مجھے دھمکی دے رہے ہو''۔

''بالکل نہیں'' ہیگن نے حسب معمول پرسکون اور نرم لہجے میں کہا۔ ''میں صرف اپنے دوست کے لیے مدد طلب کر رہا ہوں اور آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس میں آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا''۔

---

[1] ماری جوانا اور ہیروئن نشہ آور اشیا ہیں جن کی لت لگ جانے کے بعد انسان ناکارہ محض ہو جاتا ہے۔

اب جیک کو غصہ آ گیا۔ وہ غراتا ہوا بولا ”حرام زادے کان کھول کر سن لے۔ اس فلم میں جانی کو معمولی رول بھی نہیں ملے گا۔ تیری یا تیرے باس جیسے مافیا کے غنڈوں کی مجھے رتی برابر بھی فکر نہیں ہے“۔ پھر کچھ آگے جھک کر پوچھا۔ ”جے ایڈ گر ہوور[1] کا نام تو سنا ہوگا۔ وہ میرا گہرا دوست ہے۔ اگر میں نے اسے فون بھی کر دیا تو تم سب کو جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی“۔

ہیگن نے صبر کے ساتھ سب کچھ سنا۔ اسے اتنے ذمہ دار حیثیت کے مالک شخص سے اس طرح کے سلوک کی امید نہیں تھی۔ اسے یہ سب ناقابل یقین سا لگا کہ ایسے احمقانہ اور غیر شریفانہ انداز میں بات کرنے والا آدمی کروڑوں کا مالک تھا۔ اور اگر فلمی بزنس کا اعلیٰ سربراہ اتنا گرا ہوا ہو سکتا ہے تو ڈان کو اس بزنس میں بھی پونجی لگانے کا مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ اپنے لیے استعمال ہونے والے توہین آمیز الفاظ کا اسے بالکل غم نہیں تھا۔ کیونکہ سمجھوتے کی بات چیت کا فن اس نے ڈان سے سیکھا تھا۔ ڈان نے سکھایا تھا کہ کبھی ناراض مت ہونا۔ اپنی توہین اور دھمکی وغیرہ کا خیال کیے بغیر کوشش جاری رکھنا۔

اس لیے ہیگن نے نفرت سے کہا ”میں تو صرف ایک وکیل ہوں۔ میں نے دھمکی نہیں دی ہے۔ میں نے جو کچھ کہا پھر سے دہرائے دیتا ہوں اگر جانی فونٹین فلم میں ہوگا تو بدلے میں ہم آپ کی ہر شرط ماننے کو تیار ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جانی میں اس رول کو کرنے کی پوری صلاحیت ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو اپنی رقم کی فکر ہو تو میرا باس اس فلم میں رقم لگانے کے لیے بھی تیار ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کی ”نہیں“ نہیں ہی ہے یا اس میں کوئی گنجائش باقی ہے۔ کوئی بھی آپ کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔ مسٹر ہوور کے ساتھ آپ کی دوستی سے ہم واقف ہیں اور آپ کے اس تعلق کو میرا باس احترام کی نظر سے دیکھتا ہے“۔

پیسوں کا تذکرہ آتے ہی والٹز کی دلچسپی جاگی۔ وہ بولا ”اس فلم کا بجٹ پچاس لاکھ ڈالر کا ہے“۔

---

[1] امریکی خفیہ کا سربراہ

اندر کھڑا ہوا گھوڑا واقعی خوب صورت تھا۔ اس کی رنگت سیاہ تھی۔ چوڑی پیشانی پر ہیرے کی طرح کا ایک سفید نشان تھا۔ اس کی بڑی بڑی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ والٹز نے فخریہ بتایا۔ ''یہ دنیا کا سب سے تیز دوڑنے والا گھوڑا ہے۔ پچھلے سال برطانیہ سے میں نے اسے چھ لاکھ ڈالر میں خریدا تھا۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایشیائی شہزادوں نے بھی کبھی کسی گھوڑے کی اتنی قیمت ادا نہ کی ہوگی۔ لیکن میں اسے دوڑاؤں گا نہیں بلکہ اس کے ذریعے اچھی نسل کے گھوڑے پیدا کروں گا۔ گھوڑے کی گردن سہلاتے ہوئے اس نے کہا۔ ''خرطوم۔۔۔۔ خرطوم'' اس کی آواز میں اتنا پیار تھا کہ گھوڑے نے بھی ہنہنا کر اسے جواب دیا۔ پھر والٹز نے ہیگن سے کہا۔ ''میں ایک اچھا گھڑسوار ہوں۔ حالانکہ گھوڑے پر چڑھنا میں پچاس کی عمر میں سیکھا تھا''۔ وہ ہنسا۔ ''شاید میری دادی یا پردادی کی کسی روسی قزاق نے عصمت دری کی تھی اور اس کے اوصاف میرے خون میں آگئے ہیں''۔

کھانے کے کمرے میں آ کر انھوں نے رات کا کھانا کھایا۔ والٹز کی ہدایت کے مطابق یونیفارم میں ملبوس تین ویٹروں نے لذیذ کھانا سجایا تھا۔ ڈنر کے بعد ہوانا سگاروں کے دھوئیں کے درمیان ہیگن نے پوچھا۔ ''تو جانی کو وہ رول مل جائے گا؟''

''ناممکن ہے''۔ والٹز کا جواب تھا۔ ''اب تو اگر میں چاہوں بھی تو جانی کو اس فلم میں نہیں لے سکتا۔ سبھی معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں اور اگلے ہفتے شوٹنگ شروع ہونے والی ہے''۔

''مسٹر والٹز''۔ ہیگن نے بڑی بے صبری سے کہا۔ ''آپ جیسے آدمی کے لیے ایسے اسباب کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ میرا باس اپنے وعدے کا پکا ہے''۔

''میں جانتا ہوں کہ میرے آدمی ہڑتال کریں گے''۔ والٹز نے خشک لہجے میں کہا۔ ''وہ کمینہ گراف تو مجھے اس کا نوٹس بھی دے چکا ہے۔ حالانکہ میں اس حرام زادے کو ایک لاکھ ڈالر سالانہ رشوت دیتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس ہجڑے فلم اسٹار کو بھی ہیروئن کے دم پر تم مجھ سے چھین سکتے ہو لیکن مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔ اور اپنی فلموں میں خود پیسا لگانے کی حیثیت بھی مجھ میں ہے۔ مجھے اس حرامخور فونٹین سے شدید نفرت ہے۔ اس لیے اپنے باس سے کہہ دینا

کہ میں اس پر یہ احسان نہیں کرسکوں گا۔۔۔ ہاں کوئی اور خدمت ہوتو وہ جب چاہے مجھے آزما سکتا ہے‘‘۔

ہیگن نے سوچا یہی بات کرنی تھی تو اس حرام خور نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟ یقیناً اس کے ذہن میں کوئی اور بات ہی رہی ہوگی۔ وہ سکون سے بولا۔’’میرا خیال ہے کہ آپ حالات کو ابھی ٹھیک سے سمجھ نہیں سکے۔ مسٹر کارلیون جانی کے گاڈ فادر ہیں اور یہ رشتہ بہت مستحکم اور مقدس ہوتا ہے۔ جانی کے والد کا چونکہ انتقال ہو چکا ہے، اس لیے مسٹر کارلیون اپنی ذمہ داری کو کچھ زیادہ ہی محسوس کرتے ہیں۔ اب جہاں تک آپ کو دوبارہ آزمانے کا سوال ہے تو مسٹر کارلیون اتنے حساس ہیں ایک بار انکار کے بعد کسی سے دوبارہ کچھ نہیں مانگتے‘‘۔

’’آئی ایم سوری، میرا جواب اب بھی وہی ہے‘‘۔ یہ کہہ کر والٹز نے پوچھا۔’’ہڑتال ختم کرانے کے لیے مجھے کتنی رقم دینی ہوگی۔۔۔ نقد۔۔۔ اور اسی وقت‘‘۔

اب ہیگن کی سمجھ میں آیا کہ اس مکار نے اسے اس لیے یہاں بلایا تھا۔ جانی کو رول نہ دیے جانے کے بارے میں تو وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا اور اس کا یہ فیصلہ اس ملاقات سے بدلنے والا نہیں تھا۔ والٹز خود کو محفوظ سمجھتا تھا۔ ڈان کارلیون کی بے اندازہ طاقت کا خوف اسے نہیں تھا۔ اور دیکھا جائے تو اپنے سیاسی تعلقات، ایف بی آئی کے چیف سے دوستی، بے حساب دولت اور فلمی صنعت پر اجارہ داری کی وجہ سے اسے ڈان کارلیون سے ڈرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ لیکن اس سارے معاملے میں ایک الجھن تھی کہ ڈان کارلیون نے اپنے گاڈ سن کو اس فلم میں کام دلانے کا وعدہ کر لیا تھا اور ہیگن کی معلومات کے مطابق ڈان کا وعدہ کبھی جھوٹا ثابت نہیں ہوا تھا۔

’’آپ مجھے سمجھنے میں بھول کر رہے ہیں‘‘۔ ہیگن نے کہا۔’’آپ کسی اور معاملے میں مجھے ملوث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں کوئی رقم نہیں لے سکتا۔ تمھارے کارکنوں کے مسئلے کو دور کرنے کا وعدہ محض کام کے عوض کام کرنے کا تھا رقم لے کر کام کرنے کا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ میری بات کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں‘‘۔

والٹز کو جیسے اسی موقعے کا انتظار تھا۔ کچھ دھیمے لہجے میں اس نے کہا۔’’میں سب کچھ اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تمھاری ان مافیا اسٹائل کی میٹھی باتوں کے پیچھے چھپی دھمکیوں سے بھی

میں انجان نہیں ہوں، لیکن کان کھول کر سن لو، جانی فونٹین اس کردار کے لیے بالکل مناسب ہے اور اس فلم میں کام کرنے کے بعد وہ ایک بڑا اسٹار بن سکتا ہے لیکن اس فلم میں میں اسے بالکل نہیں لوں گا کیونکہ مجھے اس سور سے نفرت ہے۔ میں اسے برباد کر دوں گا اور میں اسے اس کاروبار سے باہر پھنکوا دینے والا ہوں۔ کیونکہ اس نے میری ایک سب سے چہیتی لڑکی کو برباد کر دیا ہے۔ پانچ سال تک لاکھوں ڈالر خرچ کر کے میں نے اس لڑکی کو رقص، گلوکاری اور ایکٹنگ کی تربیت دلائی تھی۔ میں اس لڑکی کو فلم ایکٹریس بنانا چاہتا تھا۔ اگر بات صرف پیسوں کی ہوتی تو میں صبر بھی کر لیتا۔ صاف صاف بولوں تو میں اس لڑکی کو دل سے چاہنے لگا تھا۔ اسے پردے پر پیش کر کے میں ساری دنیا میں نہ صرف تہلکہ مچا دینا چاہتا تھا بلکہ دولت کے انبار بھی لگا دینے والا تھا۔ لیکن اپنی میٹھی آواز اور جسمانی دلکشی مین الجھا کر جانی اسے لے اڑا اور میری حالت بڑی مضحکہ خیز ہو گئی۔۔ اور ہیگن، میرے جیسا آدمی احمق بننا پسند نہیں کر سکتا۔ اس لیے میں جانی سے بدلہ لینا چاہتا ہوں''۔

ہیگن نے محسوس کیا کہ والٹز بیوقوفی کی حد پار کر گیا ہے۔ کسی اہم فیصلے کے درمیان ایسی معمولی باتوں کو گھسیٹنا چھچھورا پن تھا۔ پھر بھی آخری کوشش کرتے ہوئے ہیگن بولا۔ ''آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن ایسی معمولی باتوں کو اتنی اہمیت دینا آپ کے وقار کے منافی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ مسٹر کارلیون کی دوستی آپ کے لیے بے حد مفید ثابت ہو گی''۔

یکایک والٹز کھڑا ہو گیا۔ ''میں بہت کچھ سن چکا ہوں۔ مجھے غنڈوں کو حکم دینے کی عادت ہے میں ان کے احکامات نہیں سنا کرتا۔ بس میرے فون اٹھانے کی دیر ہے کہ تمھاری رات جیل میں کٹے گی اور اگر وہ مافیا کا غنڈا کارلیون طاقت آزماتا ہے تو میں ثابت کر دوں گا کہ مٹی کا مادھو نہیں ہوں اور اگر میں وہائٹ ہاوس[1] کے اپنے تعلقات کا استعمال کیا تو تمھارے باس کارلیون کا وجود ہی سرے سے مٹ جائے گا''۔

ہیگن کو یقین ہو گیا کہ اس احمق کو سمجھا پانا ناممکن ہے۔ اس لیے وہ بولا ''ڈنر کے لیے بہت بہت شکریہ۔ کیا میرے لیے ایرپورٹ تک کے لیے کسی سواری کا انتظام ہو سکتا ہے۔ میں

---

[1] امریکی صدر کی رہائش گاہ

رات یہاں نہیں گزارنا چاہتا''۔ پھر سرد مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا۔''مسٹر کارلیون بری خبریں فوراً سننا پسند کرتے ہیں''۔

باہر آ کر ٹام جب کار کے آنے کا انتظار کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ دو عورتیں پہلے سے ہی پارک کی ہوئی لیموزین میں بیٹھنے والی ہیں۔ یہ وہی لڑکی اور اس کی ماں تھی جنھیں اس نے صبح والٹز کے ریسپشن روم میں بیٹھے دیکھا تھا۔لیکن اب وہ لڑکی نہ تو خوب صورت تھی اور نہ دلکش۔ اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھوں کا جادو غائب ہو چکا تھا اور اس کی ٹانگیں اپاہجوں کی طرح کپکپا رہی تھیں۔لڑکی کو سہارا دے کر کار میں بٹھاتی ہوئی اس کی ماں نے ہیگن کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔ پھر وہ لیموزین میں بیٹھ گئی۔

ہیگن نے سوچا، یہ لڑکی اور اس کی ماں والٹز کے ساتھ آئی ہوں گی۔اسی لیے وہ اسے لاس اینجلس سے ہوائی جہاز میں نہیں لایا تھا اور اس طرح ڈنر سے پہلے اس معصوم کلی کو مسلنے کا اسے وافر وقت مل گیا ہوگا۔ہیگن کے اندر نفرت کی ایک شدید لہر اٹھی۔ جانی بھی ایسی ہی دنیا میں رہنے کا متمنی ہے؟ اونھ! ایسی دنیا اسے اور والٹز کو ہی مبارک ہو۔

(۱۴)

پالی گاٹو کو پرتشدد کاموں میں جلد بازی سے نفرت تھی۔اسے منصوبہ بنا کر کام کرنا پسند تھا۔آج رات کا کام حالانکہ معمولی تھا لیکن کسی غلطی سے معاملہ تشویش ناک ہو سکتا تھا۔ بیئر کی چسکیاں لیتے ہوئے اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ وہ دونوں سور دو لڑکیوں سے بات چیت میں مصروف تھے۔

پالی گاٹو کو ان کے بارے میں مکمل معلومات تھی۔تقریباً بیس سالہ خوب صورت صحت مند اور دراز قد ان دونوں نوجوانوں کے نام جیٹی ویگنر اور کیون مونان تھے۔ دونوں سیاسی سطح پر رسوخ رکھنے والے باپوں کے بیٹے تھے۔ وہ دو ہفتے بعد اپنے اپنے کالجوں کو واپس جانے والے تھے۔ دونوں ہی امیریگو بوناسیرا کی لڑکی پر عصمت دری کی نیت سے حملہ کرنے کے جرم میں موقوف سزا پائے ہوئے تھے۔ پالی گاٹو نے تلخی سے سوچا، سالے نالائق سزا یافتہ ہونے کے باوجود بھی شراب پی کر عیاشی کر رہے تھے۔

اس کام کا حکم اسے اپنے باس کلے مین زا سے ملا تھا کہ ان لڑکوں کے کالج واپس جانے سے پہلے یہ کام ہو جانا چاہیے۔ لیکن یہ کام نیویارک میں ہونا ہی ضروری تھا، یہ بات پالی گاٹو کی سمجھ سے بالاتر تھی۔ اس کے خیال میں کلے مین زا ہر معاملے میں زیادہ ہی ٹانگ اڑا دیتا تھا۔ آخر وہ صرف کام میرے سپرد کر کے سکون سے کیوں نہیں بیٹھتا۔ اب اگر یہ دونوں کمینے ان لڑکیوں کو ساتھ لے کر جانے لگے تو ایک رات اور رائگاں چلی جائے گی۔

ایک لڑکی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ''تم پاگل ہو جیٹی، میں تمھارے ساتھ کار میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ اس لیے کہ مجھے اس لڑکی کی طرح اسپتال میں داخل ہونے کی خواہش نہیں ہے''۔ بس اتنا ہی کافی تھا۔ پالی گاٹو باہر آ گیا۔ آدھی رات ہو چکی تھی۔ سڑک پر تاریکی اور سناٹا تھا۔ ایک بار کے علاوہ تمام دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ پولیس کی پیٹرول کار کو کلے مین زا نے رشوت دے رکھی تھی۔ وہ اس طرف سے نہیں گزرنے والی تھی۔

ایک گوشے میں پارک کی ہوئی سیڈان کا سہارا لے کر کھڑے ہو کر پالی گاٹو نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے دو تنومند آدمیوں سے کہا ''باہر نکلتے ہی ان پر ٹوٹ پڑنا''۔

وہ دونوں طاقت ور غنڈے کسی زمانے میں باکسر رہ چکے تھے۔ انھیں آج رات ان دونوں نوجوانوں کی پٹائی کے بارے میں ضروری ہدایات کے ساتھ یہ سخت حکم دیا گیا تھا کہ وار ہلاکت خیز ہرگز نہ ہو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ایک کم از کم ایک مہینے سے پہلے اسپتال سے باہر آنے کے لائق رہا تو دونوں غنڈوں کو پھر ٹرک ڈرائیوری کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ اور دونوں آرام کی یہ زندگی چھوڑ کر دوبارہ جی توڑ محنت کے لیے جانے کے خواہش مند نہیں تھے۔ ساتھ ہی وہ دونوں اپنے اوپر کیے گئے احسانات کا بدلہ چکانے کے لیے بے چین تھے۔

جب جیٹی ویگنر اور کیون مونان باہر نکلے تو وہ ان لڑکیوں کے ذریعے ٹھکرائے جانے کی خفت سے غصے میں تھے۔ کار کے سہارے کھڑے پالی گاٹو نے ان پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ ''ہائے رومیو، لڑکیوں نے تمھاری پیش کش رد کر کے آخر تمھاری توہین کر ہی دی''۔

وہ دونوں غصے میں اس کی طرف بڑھے۔ پستہ قد کا یہ ہلکا پھلکا شخص انھیں اپنا

غصہ اتارنے کے لیے مناسب لگا۔ وہ دونوں بڑی تیزی سے اس پر جھپٹے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے انھیں یوں لگا کہ جیسے ان کے ہاتھ مضبوط شکنجوں میں پھنس گئے ہوں۔ دونوں غنڈے باکسروں نے ان کی بانہیں پیچھے سے جکڑ لیں۔ اس وقت تک پالی گاٹو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیتل کا پنجہ پہن چکا تھا، جس پر لوہے کے نکیلے سرے بنے ہوئے تھے۔ اس نے سیدھا وار ویگنر کی ناک پر کیا۔ ویگنر کو پکڑے رہنے والے غنڈے نے اسے اوپر اٹھایا تو پالی گاٹو نے دوسرا بھرپور وار اس کی رانوں کے جوڑ پر کیا۔ ویگنر کے کس بل نکل چکے تھے۔ اسے زمین پر پھینک دیا گیا۔ اس پورے کام میں انھیں بمشکل چھ سکنڈ کا وقت لگا تھا۔

مونان کو چیخنے کی کوشش کرتے دیکھ کر دونوں غنڈے اس کی طرف بڑھے۔ ایک نے اپنے قوی ہاتھوں سے اسے پیچھے سے آسانی سے پکڑ لیا اور دوسرا ہاتھ اس کے چیخ روکنے کے لیے گردن میں لپیٹ دیا۔ جیسے ہی مونان پر دوسرے غنڈے کے مکے پڑنے شروع ہوئے پالی گاٹو کار میں بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کر چکا تھا۔

مونان کو مار مار کر بھرکس بنایا جانے لگا۔ جگہ جگہ اس کا گوشت جھلکنے لگا۔ اس کا چہرہ اب ناقابل شناخت ہو چکا تھا۔ اسے فٹ پاتھ پر پھینک کر وہ دونوں پھر ویگنر کی طرف متوجہ ہوئے۔ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ویگنر مدد کے لیے چیخنے چلانے لگا تھا۔ بار سے کسی آدمی کے باہر آ جانے کے اندیشے سے انھوں نے اپنا کام تیزی سے کرنا شروع کر دیا۔ ایک نے ویگنر کا ہاتھ مضبوطی سے پیچھے موڑ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں زبردست ٹھوکر ماری۔ ہڈی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ویگنر کی دل دوز چیخ فضا میں گونج گئی۔ سڑک کے کنارے بنے مکانوں کی کھڑکیاں جلدی جلدی کھلنے لگیں تو ان دونوں کے کام میں اور تیزی آ گئی۔ ایک نے ویگنر کے سر کو آگے کر کے پکڑ لیا اور دوسرا اس کے چہرے پر گھونسے برسانے لگا۔ بار سے بہت سے لوگ باہر آ گئے تھے لیکن کسی نے بھی بیچ میں پڑنے کی کوشش نہیں کی۔ پالی گاٹو نے اپنے دونوں آدمیوں کو آواز دے کر واپس بلایا اور ان کے کار میں بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا دی۔ پالی گاٹو مطمئن تھا۔ اگر کسی نے کار کا حلیہ اور نمبر یاد بھی کر لیا ہوگا تب بھی کوئی فرق پڑنے والا نہیں تھا کیونکہ کار کی نمبر پلیٹ نقلی تھی اور صرف نیویارک شہر میں ہی سیاہ سیڈان کاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہوگی۔

دو

(۱)

ٹام ہیگن جمعرات کی صبح اپنے دفتر پہنچا۔ وہ تمام کاغذی تیاریاں پوری کر لینا چاہتا تھا تاکہ اگلے دن یعنی جمعہ کو ویرائل سولوزو کے ساتھ طے اہم ملاقات کے بارے میں پوری شام ڈان سے تبادلہ خیال کے لیے مل سکے۔ انھیں معلوم تھا کہ سولوزو کسی نئے کاروبار کی پیش کش کرنا چاہتا ہے، اس لیے ہر پہلو سے اس پر غور خوض کر لینا ضروری تھا۔

منگل کی شام کیلی فورنیا سے واپس آ کر ہیگن نے والٹز سے گفتگو کی تفصیلات ڈان کو بتائیں تو اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی۔ جب ہیگن نے اس بارہ سالہ حسین دوشیزہ کے بارے میں بتایا تو ڈان نے نفرت سے منہ بنایا اور اس کے منہ سے 'کمینہ کتا' جیسے الفاظ نکلے۔ آخر میں اس نے ہیگن سے پوچھا۔ ''کیا اس آدمی کے خیالات واقعی ناقابل تبدیل ہیں''؟

سوال کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے ہیگن مسکرایا۔ ''آپ کا مطلب ہے کہ سسلی کے باشندوں کی طرح ناقابل تبدیل''؟

ڈان نے اس کی چاپلوسی بھری ذہانت کو محسوس کیا اور مسکراتے ہوئے بس اثبات میں سر کو جنبش دی۔

''نہیں''، ہیگن نے کہا۔

بس اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں۔ اس موضوع پر اگلے دن سوچتے رہنے کے بعد دوپہر میں ہیگن کو بلا کر ڈان نے ضروری ہدایات دیں۔ ان ہدایات پر عمل کرتے کے لیے ہیگن

کو حالانکہ سارا دن صرف کرنا پڑا لیکن اس کے دل میں ڈان کا احترام اور بڑھ گیا۔ ڈان نے مسئلے کا حل تلاش کرلیا تھا۔ اور اب اس میں ذرا بھی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ والٹز آج صبح فون پر خبر دے گا کہ جانی فونٹین کو اس کی نئی فلم میں ہیرو کی حیثیت سے لے لیا گیا ہے۔

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی لیکن یہ فون امیریگو بوناسیرا کا تھا۔ اس کے لہجے میں ممنونیت تھی۔ اس نے کہا کہ وہ آئندہ کے لیے ڈان سے دوستانہ روابط استوار کر چکا ہے اور ڈان کے اشارے پر جان بھی دینے کو تیار رہے گا۔ ہیگن نے اس سے کہا کہ یہ بات ڈان تک پہنچا دی جائے گی۔

اخباروں کے درمیانی صفحے پر سڑک پر پڑے جیٹی ویگنر اور کیون مونان کی تصویریں چھپی تھیں۔ تصویریں اتنی صاف اور بھیانک تھیں کہ ان کے چہرے کچلے ہوئے گوشت کے لوتھڑے نظر آرہے تھے۔ خبریں ان کے زندہ رہنے کو کرشمہ بتاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ انھیں مہینوں اسپتال میں رہنا پڑے گا اور چہروں کی پلاسٹک سرجری کرانی ہوگی۔ ہیگن نے دل ہی دل میں سوچا کہ کلے مینزا سے کہہ کر پالی گاٹو کے لیے کچھ کرنا ہوگا۔ وہ ہمیشہ اپنا کام مناسب طریقے اور پوری مہارت سے کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا۔

اس کے بعد ہیگن مسلسل تین گھنٹے تک ڈان کی رئیل اسٹیٹ کمپنی زیتون کے تیل کی درآمد اور تعمیرات کی فرم کی آمدنی کی رپورٹ چیک کرتا رہا۔ اس کام میں وہ اتنا مصروف رہا کہ جانی فونٹین کے مسئلے کو بالکل بھول گیا۔ جب اس کے سکریٹری نے بتایا کہ کیلی فورنیا سے فون آیا ہے تو سنسنی سی محسوس کرتے ہوئے ہیگن ریسیور اٹھا کر بولا۔ ''ہیگن''۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز نفرت ور جذبات سے مغلوب ہونے کی وجہ سے ناقابل شناخت تھی۔ والٹز چیخ رہا تھا۔ ''حرام زادے ۔۔۔۔۔۔ کمینے ۔۔۔۔۔۔ میں تمھیں سو سالوں کے لیے جیل میں سڑا دوں گا ۔۔۔ تمھیں برباد کرنے کے لیے میں اپنی پائی پائی خرچ کر دوں گا ۔۔۔ اس اس خنزیر کی اولاد جانی فونٹین کو ہیجڑہ بنوا دوں گا ۔۔۔ تم سن رہے ہو ناسور کے بچے''؟

''میں جرمن آئرش ہوں''۔ ہیگن نے نہایت اطمینان سے اپنی نرمی کو برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ جواب میں ایک طویل خاموشی کے بعد سلسلہ منقطع ہوگیا۔ ہیگن مسکرانے پر مجبور

ہوگیا۔ بے حد غصے میں ہونے کے باوجود والٹرز نے ڈان کارلیون کی شان میں کوئی گستاخانہ جملہ نہیں کہا تھا۔ عقل مند آدمی اتنے انعام کے مستحق تو ہوتے ہی ہیں۔

(۲)

جیک والٹز ہمیشہ تنہا سوتا تھا۔ ایک ایسی خواب گاہ میں جس میں دس آدمی بہ آسانی لیٹ سکتے تھے۔ وہ دس سال پہلے اپنی بیوی کی موت کے بعد تنہا سوتا آیا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ بالکل نہیں تھا کہ اس نے عورتوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ جسمانی اعتبار سے وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ پر جوش تھا لیکن اب اس کا اشتغال محض کمسن دوشیزاؤں کا مرہون منت تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کی مردانگی اور ضبط صرف شام کے وقت کچھ گھنٹے کا ہی کاروبار محبت برداشت کر سکتے تھے۔

جمعرات کی صبح وہ نہ جانے کیوں کچھ جلدی اٹھ گیا۔ صبح کی روشنی ابھی اچھی طرح نہیں پھیلی تھی۔ اسے محسوس ہوا جیسے اس کے پلنگ کی شکل گھوڑے کے سر جیسی ہوگئی ہے۔ نیند کے خمار کو جھٹکتے ہوئے اس نے ٹیبل لیمپ کا سوئچ آن کر دیا۔

اس کے سامنے جو منظر تھا اس کے صدمے نے اس کے جسم اور ذہن کو مفلوج سا کر دیا۔ اس پر بجلی گر پڑی۔ دل کی دھڑکنیں پل پل بڑھتی جا رہی تھیں۔ اسے متلی محسوس ہوئی اور جلد ہی بستر پر اس نے الٹی کر دی۔

پلنگ سے کچھ فاصلے پر ایک میز پر اس کے بیش قیمت اور چہیتے گھوڑے خرطوم کا خون آلود کٹا ہوا سر رکھا تھا۔ وہ بری طرح دہشت زدہ ہوگیا اور چیخ چیخ کر نوکروں کو جمع کر لیا اور پھر اسی حالت میں ہیگن کو فون کر کے گالیاں بھی بک دیں۔ اس کی حالت دیکھ کر بٹلر نے والٹز کے ڈاکٹر اور اسٹوڈیو میں اس کے معاون کو بھی بلا لیا لیکن ان دونوں کے آنے سے پہلے ہی وہ معمول پر آ چکا تھا۔

والٹز کو شدید صدمہ پہنچا تھا۔ بغیر کسی انتباہ کے جس شخص نے چھ لاکھ ڈالر کے گھوڑے کو ختم کر دیا وہ کیسا آدمی رہا ہوگا؟ اتنا سفاک اور بے پروا شخص کیا خود کو ہی سب کچھ سمجھ کر اپنا ہی قانون چلانا جانتا ہے؟ یکایک والٹز کو خیال آیا کہ پہلے گھوڑے کو بیہوش کیا گیا

ہوگا۔ پھر بھاری کلھاڑے سے نہایت سکون سے اس کا سر کاٹ دیا گیا ہوگا۔ رات میں پرہ دینے والے لوگوں کے اس بیان پر اسے بالکل یقین نہیں آیا کہ انھوں نے نہ ہو کچھ دیکھا تھا اور نہ ہی کچھ سنا۔ واضح تھا کہ ان سب کو خرید لیا گیا تھا۔

والٹز احمق نہیں تھا۔ بس اس میں غرور کچھ زیادہ تھا۔ اس نے خود کو ڈان سے زیادہ طاقت ور سمجھنے کی بھول کی تھی۔ لیکن اب اسے نہ صرف ثبوت مل گیا تھا بلکہ وہ اس پیغام کو بھی سمجھ چکا تھا کہ اتنا دولت مند، امریکی صدر سے تعلقات رکھنے والے اور ایف بی آئی کے چیف کا دوست ہوتے ہوئے بھی زیتون کا تیل درآمد کرنے والا ایک اطالوی اس قتل کروا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ جانی فونٹین کو اپنی فلم میں لینا نہیں چاہتا تھا۔ اگر سب ایسا ہی کرنے لگے تو دنیا کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ نہیں نہیں، یہ پاگل پن تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اپنی دولت اور وسائل کو بھی حسب خواہش استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو اشتراکیت سے بھی دس گنی بری حالت تھی۔ اس ختم کرنا ہی چاہیے۔ اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کبھی نہیں ہونے دیا جائے گا۔

والٹز نے ڈاکٹر کو ہلکا خواب آور انجکشن لگانے دیا تاکہ وہ سکون سے کچھ غور کر سکے۔ اسے سب سے زیادہ تکلیف اس بات کی ہوئی تھی کہ کتنی آسانی سے کارلیون نے اس کے عالمی شہرت یافتہ چھ لاکھ ڈالر کے گھوڑے کو ختم کر دیا تھا۔ چھ لاکھ ڈالر۔۔۔۔اور یہ تو شروعات تھی۔۔۔۔۔ یہ سوچ کر والٹز کانپ گیا۔ اس نے اپنی خود ساختہ زندگی پر غور کیا۔ وہ دولت مند تھا۔ دنیا کی مشہور اور خوب صورت عورتوں کو اپنی فلم میں کام دینے کا لالچ دے کر اپنے بستر کی زینت بنا سکتا تھا۔ وہ اپنی دولت اور طاقت کے دم پر شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے زندگی گزار رہا تھا اور ان سب کو معمولی ضد کے لیے خطرے میں ڈالے دے رہا تھا۔ ممکن تھا کہ وہ کارلیون کو پکڑا دے لیکن گھوڑے کو مارنے کے جرم میں قانون اسے کتنی سزا دے سکتا تھا؟ اس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا۔ ڈاکٹر اور نوکروں نے بے چینی سے اسے دیکھا۔ اس کے ذہن مین ایک اور بات آئی۔ کل جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس کے اقتدار کا مذاق اڑایا گیا ہے تو کیا سارا کیلی فورنیا اس پر ہنسے گا نہیں۔ ممکن تھا کہ اس کا بھی قتل کر دیا جائے یا پھر کوئی اور اذیت ناک طریقہ اختیار کیا جائے۔

والٹرز نے کچھ فیصلہ کر کے ضروری ہدایات دیں۔ جنھیں اس کے اسٹاف نے تیزی سے عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر اور ملازموں کو سخت انتباہ دیا گیا کہ یہ بات باہر نہیں جانی چاہیے اور پریس کو خبر دی گئی کہ خرطوم کو انگلینڈ سے آتے وقت ایک بیماری لگ گئی تھی جس سے اس کی موت ہوگئی اور اسے نہایت راز داری کے ساتھ خفیہ جگہ پر دفن کر دیا گیا۔

چھ گھنٹے بعد فلم کے ایکزیکیوٹیو پروڈیوسر نے فون پر جانی فونٹین کو مطلع کیا کہ اگلے دوشنبہ کو وہ کام پر آ جائے۔

(۳)

اس شام ہیگن ڈان کی رہائش گاہ پر پہنچا تاکہ ورجل سولوزو سے کل ہونے والی ملاقات کے لیے ڈان کی تیاری کرا دے۔ ڈان نے اپنے بڑے بیٹے سونی کارلیون کو بھی اس گفتگو میں شامل ہونے کے لیے بلا لیا تھا۔ سونی کے چہرے پر تھکن کے آثار پا کر ہیگن نے اندازہ لگایا کہ وہ اب بھی لوسی مین سینی کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا ہوگا۔ اس اندازے نے ہیگن کو اور فکر میں مبتلا کر دیا۔ یہ بھی ایک مسئلہ تھا۔

ڈان کارلیون آرام کرسی پر بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا۔ اس نے پوچھا۔ ''کیا ہمارے پاس ضروری معلومات ہے''؟

ہیگن نے فولڈر کھول کر اپنے بنائے ہوئے نوٹس پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''سولوزو ہمارے پاس مدد مانگنے آ رہا ہے۔ وہ ہم سے دس لاکھ ڈالر کی پونجی لگانے اور ہمارے قانونی اور سیاسی رسوخ کے ذریعے تحفظ مانگنے کی تجویز رکھنے والا ہے۔ بدلے میں وہ اپنے کاروبار میں سے ہمیں حصہ دے گا۔ یہ کاروبار نارکوٹکس[1] کی تجارت کا ہے۔ اس کاروبار میں ٹاٹا گلیا خاندان نے بھی سولوزو کو مدد دی ہے۔ اس لیے اس کا حصہ بھی یقیناً ہوگا۔ سولوزو کے ترکی میں روابط ہیں جہاں پوپی بہت پیدا ہوتی ہے۔ وہاں سے وہ اسے بغیر کسی خطرے کے سسلی

---

[1] نشہ آور اشیا

بھیجتا ہے جہاں پروسیسنگ کا اس کا ایک محفوظ پلانٹ ہے۔ یہاں پوپی کو حسب ضرورت ہیروئن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ان چیزوں کا وہاں سے یہاں لانا اور تقسیم کرنا سولوزو کے لیے ایک مسئلہ ہے۔ ساتھ ہی اس کے پاس پونجی کی بھی کمی ہے"۔

"سولوزو کو کئی اسباب کی بنا پر ترک بھی کہا جاتا ہے۔ ایک تو اس نے اپنا بیشتر وقت ترکی میں گزارا ہے اور خیال ہے کہ اس کے بیوی بچے بھی ترک ہیں۔ دوسرے وہ چاقو چلانے میں مہارت رکھتا ہے یا اپنی جوانی میں اسے مہارت تھی۔ وہ شخص اپنے کاروبار میں بہت ہوشیار بلکہ اپنا باس خود ہے۔ دو بار جیل کاٹ چکا ہے۔ ایک بار اٹلی میں اور دوسری بار امریکہ میں۔ سرکاری افسران اس مکار آدمی کو 'نارکوٹکس مین' کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ یہ بات ہمارے حق میں ہے کیونکہ اپنے اس ریکارڈ کی بنا پر وہ کبھی تحفظ نہیں پا سکتا۔ ساتھ ہی اس کی بیوی اور تین بچے بھی ہیں۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کے شاندار رہن سہن کی طرف سے مطمئن ہو جائے تو وہ بڑے سے بڑا خطرہ اٹھا سکتا ہے"۔

"تمہارا کیا خیال ہے سانتنو؟" ڈان نے سگار کا کش لے کر سونی سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہیگن جانتا تھا کہ سونی کیا کہے گا۔ ڈان کی نگرانی اور سرپرستی میں رہ کر کام کرنے میں اسے ہمیشہ الجھن ہوتی تھی۔ وہ آزادی سے اپنا کوئی کاروبار کرنا چاہتا تھا اور یہ تجویز اس کی مرضی کے عین مطابق تھی۔

"اس سفید پاؤڈر کے کاروبار میں دولت کی بارش تو ہوتی ہے"۔ سونی نے اسکاچ کا ایک بڑا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن اس میں خطرہ بھی کم نہیں ہے۔ گرفت میں آنے پر بیس سال کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ پھر بھی اگر ہم اسے لانے اور بیچنے کے بجائے محض قانونی تحفظ اور پونجی لگانے کی ذمہ داری لے لیں تو زیادہ بہتر ہوگا"۔

سگار کا کش لیتے ہوئے ڈان نے ہیگن سے پوچھا "تمہارا کیا خیال ہے ٹام"؟

ہیگن کو سونی کے خیال سے اتفاق تھا لیکن وہ یہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈان اس پیش کش کو قبول کرنے والا نہیں ہے۔ اسے تذبذب میں دیکھ کر ڈان نے کہا "بتاؤ نا ٹام، خالص سسلوی کانسی گلیوری بھی ہمیشہ ہی اپنے باس سے متفق نہیں ہوتا"۔

وہ تینوں ہنس پڑے۔

''میرے خیال سے یہ پیش کش آپ کو قبول کر لینی چاہیے'' ۔ہیگن نے کہا۔''اس کے تمام زاویے آپ کے سامنے واضح ہیں لیکن ایک اہم سبب اور بھی ہے ۔ہم نارکوٹکس کے کاروبار میں ہاتھ نہیں ڈالیں گے تو کوئی اور تو ڈالے گا ہی۔ ممکن ہے ٹاٹا گلیا خاندان ہی ایسا کرے۔ نتیجے میں اس کاروبار سے نہ صرف انھیں دولت حاصل ہوگی بلکہ اس دولت سے ان کے پولیس اور سیاسی تعلقات بھی مضبوط ہوں گے ۔اس طرح وہ ہمارے خاندان سے زیادہ طاقت ور ہو کر ہم سے ہمارے کاروبار چھیننے کی کوشش کریں گے ۔اب بھی ہمارے پاس جوے اور مزدور یونینوں کے کاروبار[1] ہیں ۔فی الحال یہ کاروبار سب سے اچھے بھی ہیں اور نارکوٹکس ایک نئی چیز ہے ۔لیکن مستقبل اسی کا نظر آتا ہے ۔اس لیے اگر ہم اس میں حصہ نہیں لیتے تو ہمارے موجودہ کاروبار بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں'' ۔

''تمھاری بات بہت اہم ہے'' ۔ڈان نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔''اس آدمی سے مجھے کس وقت ملنا ہے''؟ یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''وہ کل دس بجے یہاں آئے گا'' ۔ہیگن نے جواب دیا۔

''میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تم دونوں بھی میرے ساتھ موجود رہو'' ۔ڈان نے کہا اور اپنے بیٹے کی بانہہ پکڑ کر بولا۔''سانتنو، تم آج گہری نیند سو لینا ۔تمھاری صورت پر لعنت برس رہی ہے ۔اپنا خیال رکھا کرو ۔جوانی ہمیشہ برقرار نہیں رہے گی'' ۔

ہیگن جس بات کو پوچھنے کی ہمت نہیں کر سکا تھا ۔باپ کی شفقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سونی نے ہمت کر کے بالآخر پوچھ ہی لیا۔''ڈیڈ، آپ سولوزو کو کیا جواب دینے والے ہیں'' ۔

''حصے کا فیصد اور دیگر باتوں کو سنے بغیر میں کچھ نہیں کہہ سکتا'' ۔ڈان نے مسکرا کر کہا۔ ''ساتھ ہی تم دونوں کے مشورے پر بھی آج رات غور کروں گا۔ کیونکہ میں جلد باز نہیں ہوں'' ۔

---

[1] امریکہ میں مزدور یونینیں بہت طاقت ور ہوتی ہیں ۔اکثر ان کے لیڈر مافیا کے آدمی ہوتے ہیں اور اس طرح مافیا والے بڑی بڑی صنعتوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ڈان نے لاپروائی سے ہیگن کو ٹوکا۔ ''تمہارے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے کہ جنگ سے پہلے وہ ترک جسم فروشی کے کاروبار سے اپنی گزر بسر کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ اب ٹاٹاگلیا خاندان کرتا ہے۔ یہ بات لکھ لو ورنہ بھول جاؤ گے''۔ ڈان کے لہجے میں طنز کا عنصر پا کر ہیگن کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ یہ بات اس کے نوٹس میں تھی تو سہی لیکن اس نے اس اندیشے سے اسے نہیں بتایا تھا کہ کہیں اسے سن کر ڈان فیصلہ نہ بدل دے۔ کیونکہ جنسی کاروبار کے معاملے میں ڈان کا نقطہ نظر بالکل مختلف تھا اور وہ اسے قطعی پسند نہیں کرتا تھا۔ لہذا یہ جاننے کے بعد کہ سولوزو جسم فروشی بھی کر چکا ہے، یہ عین ممکن تھا کہ ڈان اس سے کوئی رشتہ قائم کرنا پسند نہ کرے۔ لہذا ٹام نے یہ بات گول کر دی تھی۔

(۴)

ویراگل سولوزو دیکھنے میں ترک ہی معلوم ہوتا تھا۔ مضبوط جسم، اوسط قد، گہرا رنگ، لمبی مڑی ہوئی ناک اور سیاہ آنکھیں اس کی شخصیت کو پراثر بناتی تھیں۔

سونی کارلیون نے دروازے پر اس کا استقبال کیا اور پھر آفس میں لے آیا، جہاں ہیگن اور ڈان منتظر تھے۔ ہیگن نے سوچا کہ لوکا براسی کے بعد اگر کوئی اور زیادہ خوف ناک آدمی ہو سکتا تھا تو وہ یہی تھا۔

مصافحہ کی رسمیات کے فوراً بعد سولوزو نے اپنے دل کی بات سامنے رکھ دی۔ کاروبار نارکوٹکس کا تھا۔ سب کچھ طے ہو چکا تھا۔ ترکی میں پوپی کی فصل اگانے والوں نے اسے ہر سال اپنی پیداوار دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اسے مارفین میں بدلنے کا فرانس میں ایک محفوظ پلانٹ تھا اور ہیروئن بنانے کا پلانٹ سسلی میں تھا۔ ان دونوں ملکوں میں اسمگلنگ میں بھی کوئی مشکل نہیں تھی۔ امریکہ میں مال لانے پر پانچ فی صد مال گرفت میں آ جانے کا امکان ضرور تھا کیونکہ ایف بی آئی کے آدمی رشوت خور نہیں تھے۔ اس کاروبار میں منافع بے حساب تھا اور خطرہ نہ کے برابر۔

''پھر تم میرے پاس کس لیے آئے ہو''؟ ڈان نے نرمی سے پوچھا۔ ''مجھے اپنی فیاضی کے لائق کیسے سمجھ لیا''۔

"مجھے بیس لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے"۔ سولوزو کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ "ساتھ ہی مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس کے اہم افسران سے دوستانہ مراسم ہوں۔ ظاہر ہے اس کاروبار میں وقتاً فوقتاً میرے آدمی گرفتار ہوں گے۔ میں ایسے آدمیوں سے کام لوں گا جو ایک دم نئے ہوں گے۔ پولیس میں جن کا اندراج نہیں ہوگا۔ اس طرح جج بھی انھیں معمولی سزا دیں گے۔ مگر میں ایک ایسا آدمی چاہتا ہوں جو اس بات کی ضمانت دے سکے کہ میرے آدمیوں کو سال دو سال سے زیادہ کی سزا نہیں ملے گی تاکہ وہ اپنا منھ بند رکھ سکیں۔ ورنہ دس بیس سال کی سزا کے ڈر سے زبان کھول کر وہ دوسرے اہم آدمیوں کو بھی پھنسوا سکتے ہیں۔ اسی لیے قانونی تحفظ بہت ضروری ہے۔ اور ڈان کارلیون، میں نے سنا ہے کہ آپ کی جیب میں اتنے جج ہیں جتنے کسی بھی بڑی عمارت میں سما سکتے ہیں"۔

تعریف سے متاثر ہوئے بغیر ڈان نے پوچھا۔ "میرے خاندان کا حصہ کتنا ہوگا"؟

سولوزو کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ "پچاس فی صد"۔ پھر میٹھے لہجے میں بولا۔ "پہلے سال آپ کے حصے میں تین چار لاکھ ڈالر آئیں گے۔ پھر یہ رقم ہر سال بڑھتی چلی جائے گی"۔

"ٹاٹا گلیا خاندان کا حصہ کتنا ہے"؟ ڈان نے پھر متاثر ہوئے بغیر پوچھا۔

"انھیں میں اپنے حصے سے دوں گا۔ سولوزو پہلی بار گھبرایا ہوا لگا۔ "کیونکہ مال لانے اور بیچنے میں مجھے ان کی مدد کی ضرورت ہے"۔

"اس کا مطلب ہے کہ پونجی لگانے اور قانونی تحفظ فراہم کرنے کے بدلے مجھے پچاس فی صد کا حصہ ملے گا"۔ ڈان نے پوچھا۔ "تمھارے مال لانے اور بیچنے کے سر درد سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم"؟

"اگر بیس لاکھ ڈالر کی رقم کو آپ صرف پونجی سمجھتے ہوں"۔ سولوزو نے ڈان سے کہا۔ "تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں"۔

"تم سے ملاقات کی منظوری میں نے اس لیے دی تھی کہ میں ٹاٹا گلیا خاندان کا احترام کرتا ہوں اور میں نے سنا تھا کہ تم ایک سنجیدہ آدمی ہو اور باوقار برتاؤ پسند کرتے ہو۔ مجھے تمھاری پیش کش منظور نہیں ہے کیونکہ تمھارے کاروبار میں جتنا بے حساب فائدہ ہے

اتنا ہی خطرہ بھی ہے۔ اور اس میں شامل ہونے سے میرے دوسرے کاروبار تباہ ہو سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سیاسی سطح پر میرے بہت سے دوست ہیں لیکن جوے کے بجائے نارکوٹکس کے کاروبار میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ مجھ سے کترانے لگیں گے۔ کیونکہ شراب کی طرح جوے کو تو وہ بے ضرر بری عادت مانتے ہیں مگر نارکوٹکس کی تجارت کو قابل نفرت اور نیچ سمجھتے ہیں۔ یہ میں تمھیں اپنے نہیں ان کے خیالات بتا رہا ہوں۔ کون آدمی کیسے اپنی زندگی بسر کرتا ہے ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تمھارے اس کاروبار میں بہت خطرہ ہے۔ پچھلے بیس سالوں سے میرے خاندان کے لوگ بے خوف ہو کر بے ضرر ڈھنگ سے جی رہے ہیں اور ذرا سی لالچ میں آ کر میں انھیں خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں سمجھتا"۔

سولوزو کے چہرے پر مایوسی کا اظہار صرف اس کی آنکھوں کے پھڑکنے سے ہوا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف ایک نظر ڈالی جیسے اسے امید ہو کہ سونی یا ہیگن اس کے حق میں بولیں گے۔ آخر میں اس نے پوچھا۔ "آپ کو اپنے بیس لاکھ ڈالر کی فکر ہے"؟

"نہیں"۔ ڈان کے ہونٹوں پر ایک سرد سی مسکراہٹ ابھری۔

سولوزو نے پھر کوشش کی۔ "ٹاٹا گلیا خاندان آپ کی رقم کی بھی غارنٹی دے دے گا"۔

اسی وقت سونی فیصلے اور برتاؤ کی ایک ناقابل معافی بھول کر بیٹھا۔ اس نے بڑی بے صبری سے پوچھا۔ "کیا ہم سے بغیر کوئی حصہ لیے ہی ٹاٹا گلیا خاندان ہماری رقم لوٹانے کی گارنٹی دے گا"؟

اس غیر متوقع مداخلت نے ہیگن کو از حد پریشان کر دیا۔ اس نے دیکھا کہ ڈان کی نفرت سے پر آنکھیں اپنے بیٹے پر جمی تھیں۔ اس کے برخلاف سولوزو کی آنکھوں میں اطمینان کی چمک تھی۔ ڈان کے مضبوط قلعے میں ایک شگاف اس نے کھوج نکالا تھا۔

آخر میں بات چیت کا اختتام کرتے ہوئے ڈان نے کہا۔ "نوجوان لالچی ہوتے ہیں اور آج کل ان میں تہذیب بھی ختم ہو چکی ہے۔ وہ اپنے بزرگوں کی بات چیت میں دخل دینے لگے ہیں۔ جیسا کہ تم نے دیکھا، لاڈ پیار نے میرے بچوں کو بگاڑ دیا ہے۔ لیکن سینور سولوزو

میرا انکار فیصلہ کن ہے۔ تمھیں مایوس کرنے کا تو مجھے افسوس ہے لیکن میں تمھارے کاروبار کی کامیابی کا متمنی ہوں"۔

رخصت ہوتے وقت سولوزو کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ ہیگن جب اسے چھوڑ کر واپس لوٹا تو ڈان نے پوچھا۔"اس آدمی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے"؟

ہیگن خشک لہجے میں بولا۔"وہ پکا سسلوی ہے"۔

ڈان نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔ پھر اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "سانٹنو، باہر کے آدمی کو کبھی یہ نہیں بتانا چاہیے کہ تمھارے دل میں کیا چل رہا ہے۔ لیکن اس نوجوان لڑکی کے ساتھ رنگ رلیاں منانے سے تمھارا ذہن کھوکھلا ہو گیا ہے۔ اس ڈرامے کو ختم کر کے اپنے کاروبار میں دلچسپی لو اور اب میری نظروں سے دور ہو جاؤ"۔

سونی کو حیران اور باپ کو غصے میں دیکھ کر ہیگن نے سوچا کہ کیا سونی کے خیال کے مطابق ڈان کو حقیقت میں اس کی سرگرمیوں کی جانکاری نہیں تھی۔ اور کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے کتنی بھیانک غلطی ہو چکی ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں سچ ہیں تو ہیگن کبھی بھی سونی کارلیون جیسے ڈان کا کانسی گلیوری بننا نہیں چاہے گا۔

سونی کے چلے جانے کے بعد ڈان کا اشارہ پا کر ہیگن نے اسے ڈرنک تیار کر کے تھما دیا۔ ڈان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ لوکا براسی کو میرے پاس بھیجو"۔

(۵)

تین مہینے بعد ہیگن شہر کے اپنے دفتر میں جلدی جلدی کام کرنے میں مصروف تھا، تاکہ جلدی جا کر اپنے بیوی بچوں کے لیے کرسمس کی شاپنگ کر سکے۔ لیکن اس وقت جانی فونٹین کا فون آ گیا۔ اس نے بڑے پرجوش لہجے میں اطلاع دی کہ فلم کی شوٹنگ ختم ہو چکی ہے اور فلم بے حد لاجواب بنی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے چھوٹے موٹے دو چار کام ختم کر کے ڈان کے لیے کرسمس کا حیرت انگیز تحفہ لے کر خود آئے گا لیکن ہیگن کے پوچھنے پر بھی اس نے یہ نہیں بتایا کہ تحفہ کیا ہے اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

دس منٹ بعد دوسری دخل اندازی کی شکل میں ہیگن کو کونی کارلیون کا فون موصول

ہوا۔ کونی ایک اچھی لڑکی تھی لیکن شادی کے بعد اس کے مزاج میں بلا کی تبدیلی آ گئی تھی۔ وہ اکثر اپنے شوہر کی شکایتیں کرتی رہتی تھی اور دو دو تین تین دن کے لیے اپنی ماں سے ملنے آ جایا کرتی تھی۔ اس کا شوہر کارلو ریجی بھی ایک دم نکما ثابت ہوا تھا۔ اچھی خاصی آمدنی کے کاروبار کو چوپٹ کر کے وہ جوا شراب اور طوائفوں کی صحبت میں مگن رہنے لگا اور وقت بے وقت بیوی پر ہاتھ اٹھانے پر بھی نہیں چوکتا تھا۔ یہ باتیں کونی نے اپنے گھر میں نہیں بتائی تھیں لیکن وہ یہ سب باتیں ہیگن کو بتا دیتی تھی۔

کرسمس کے پرمسرت موقعے پر اپنا رونا رونے کے بجائے کونی نے اپنے باپ کو دیے جانے والے تحفے کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا اور ہیگن کے مشورے کو رد کرتے ہوئے فون رکھ دیا۔

تیسری بار جب اس کے سکریٹری نے بتایا کہ مائیکل کارلیون کا فون تو دل نہ چاہنے کے باوجود بھی ہیگن بات کرنے سے انکار نہیں کر سکا، کیونکہ مائیکل اسے خاص طور پر پسند تھا۔

''ٹام''۔ مائیکل نے کہا۔ ''کل میں کے ایڈمس کے ساتھ شہر آؤں گا لیکن کرسمس سے پہلے پاپا کے ساتھ کچھ اہم بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا وہ کل رات گھر پر مل سکیں گے''؟

''کرسمس تک وہ کہیں نہیں جائیں گے''۔ ہیگن نے جواب دیا۔ ''میرے لائق کوئی خدمت''؟

''کچھ نہیں''۔ مائیکل بھی اپنے باپ کی طرح کم گو تھا۔ ''کرسمس پر ملاقات ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ کرسمس میں سب لوگ لانگ بیچ[1] پر ہی ہوں گے''؟

''ہاں''۔

مائیکل کے فون رکھنے کے بعد ہیگن نے سکریٹی کے ذریعے اپنی بیوی کو اطلاع دی کہ وہ دیر سے گھر پہنچے گا، لیکن ڈنر گھر پر ہی لے گا۔

عمارت سے باہر نکل کر ہیگن تیزی سے فٹ پاتھ پر چلنے لگا۔ اچانک ایک آدمی کو

---

[1] مضافات شہر میں واقع سمندر کا کنارہ جہاں ڈان کی ایک رہائش گاہ واقع تھی۔

سامنے دیکھ کر وہ ٹھٹکا اور اگلے ہی لمحے حیران رہ گیا۔ وہ سولوزو تھا۔

سولوزو اس کی بانہہ تھام کر اطمینان سے بولا۔ ''ڈرومت، میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں''۔

اچانک قریب کھڑی کار کے دروازے کھلے اور سولوزو نے بے صبری سے کہا۔ ''اندر بیٹھو، مجھے تم سے کچھ مشورہ کرنا ہے''۔

ہیگن نے جھٹک کر اپنی بانہہ چھڑا لی۔ وہ خوف زدہ تو نہیں تھا لیکن چڑ ضرور گیا تھا۔ اس وقت پیچھے سے دو آدمی نمودار ہوئے اور ہیگن نے کچھ کمزوری محسوس کی۔ سولوزو نے دبی زبان میں کہا۔ ''کار میں بیٹھ جاؤ۔ اگر میں تمھارا قتل کرنا چاہتا تو تمھاری لاش کب کی یہاں پڑی ہوتی۔ مجھ پر بھروسا کرو''۔

ہیگن بے یقینی کے ساتھ مجبوراً کار میں بیٹھ گیا۔

(۶)

مائیکل کارلیون نے جھوٹ بولا تھا۔ اس نے نیویارک میں ہی مشکل سے دس بلاک دور ہوٹل پینشل وینیسا کے ایک کمرے سے فون کیا تھا۔ اس کے ریسیور رکھتے ہی کے ایڈمس سگریٹ بجھاتے ہوئے بولی۔ ''مائیک تم بہت جھوٹے آدمی ہو''۔

''یہ سب تمھارے لیے ہی ہے ہنی''۔ مائیکل پلنگ پر اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔ ''اگر میں بتا دیتا کہ میں شہر میں ہی ہوں تو مجھے سیدھے گھر جانا پڑتا اور پھر ہم دونوں آج رات نہ تو ساتھ ساتھ ڈنر کے لیے باہر جا سکتے تھے نہ تھیٹر اور نہ ہی ایک دوسرے کی آغوش میں سو سکتے تھے۔ شادی ہونے کے پہلے اپنے باپ کے گھر میں تو ہرگز ایک ساتھ نہیں سو سکتے''۔ اور اسے گلے لگا کر ہونٹوں پر ایک بوسہ ثبت کر دیا۔ کے ایڈمس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن چہرے پر خود سپردگی کی خواہش جھلک رہی تھی۔ اس کے بعد وہ رات کے کھانے کے وقت تک ایک دوسرے میں سما جانے کی کوشش کرتے رہے۔

کھانے کے بعد تھیٹر جاتے وقت ایک اسٹور کے سامنے سے گزرتے ہوئے مائیکل نے پوچھا۔ ''کرسمس پر تم کیا پسند کرو گی''؟

''صرف تمھیں''۔ وہ اس سے چپک کر بولی۔ ''کیا تمھارے والد مجھے تمھاری بیوی کی حیثیت سے قبول کرلیں گے''؟

''سوال میرے والد کی قبولیت کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ کیا تمھارے گھر والے مجھے اپنا داماد بنالیں گے''؟

''آئی ڈونٹ کیئر''۔[۱]

اس کا مطلب یہ کہ تم کاریون بننے کے لیے تیار ہو''۔ مائیکل نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

''ہاں''۔

وہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ وہ طے کرچکے تھے کہ کرسمس ہفتے کے دوران ہی دو گواہوں کی موجودگی میں بالکل سادہ طریقے سے شادی کرلیں گے۔ لیکن مائیکل نے کہا تھا کہ وہ اپنے والد سے ضرور مشورہ کرے گا۔ کیونکہ وہ اس شادی کی مخالفت نہیں کریں گے۔ بشرطیکہ شادی خفیہ طور پر نہ کی جائے۔ کے اپنے والدین کو شادی سے پہلے کچھ اس لیے نہیں بتانا چاہتی تھی کہ کہیں وہ اس شادی کے لیے منع نہ کردیں۔

لیکن اس سچائی کا تذکرہ دونوں میں سے کسی نے نہیں کیا کہ مائیکل کو اپنے خاندان سے تعلقات منقطع کرلینے ہوں گے۔ لیکن اس سچ کا احساس دونوں کو تھا۔ انھوں نے کالج کا سیشن ختم ہونے تک ہفتے کے آخری دن ایک دوسرے سے ملنے اور ساتھ ساتھ رہنے کا منصوبہ بنایا اور یہ زندگی دونوں کو پرلطف لگی تھی۔

تھیٹر میں ایک جذباتی ڈراما ''کیراوز'' دیکھنے کے بعد وہ باہر نکلے تو سردی بڑھ چکی تھی۔ کے کی ہوس ناک آنکھوں میں سپردگی کی خواہش دیکھ کر مائیکل نے بھی اشتعال محسوس کیا۔ اور بلاتکلف سڑک پر ہی ہم آغوش ہوکر ایک طویل بوسہ لے لیا۔

ہوٹل کی لابی میں پہنچ کر مائیکل کمرے کی چابی لینے کے لیے رک گیا اور کے ایڈمس سے کہا کہ وہ نیوز اسٹینڈ سے اخبار لے لے۔

چابی لینے کے بعد مائیکل نے بڑی بے صبری سے کے ایڈمس کی تلاش میں ادھر

---

۱ مجھے اس کی پروا نہیں۔

ادھر نظریں دوڑائیں۔ وہ ابھی تک نیوز اسٹینڈ پر کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ تھا، آنکھیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے اخبار پر مرکوز تھیں۔ مائیکل اس کے قریب پہنچا تو وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے ''اوہ مائیک، اوہ مائیک۔۔۔'' ہی کہہ سکی۔ مائیکل نے اس کے ہاتھ سے اخبار لے لیا اور پھر جس پہلی چیز پر اس کی نظر پڑی وہ سڑک پر خون میں لت پت پڑے اس کے باپ کی تصویر تھی۔ پاس ہی بیٹھا ہوا ایک آدمی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ وہ اس کا بھائی فریڈی تھا۔ مائیکل کارلیون کا جسم برف کی طرح جم گیا۔ اسے اس واقعے کا غم تھا نہ خوف لیکن وہ غصے میں کھولنے لگا تھا۔ کے کو لے کر وہ کمرے میں پہنچ کر پلنگ پر بیٹھ گیا اور اخبار پھیلا لیا۔ جلی حروف میں لکھا تھا۔ ''وٹو کارلیون کو گولی ماردی گئی، مبینہ مافیا سردار بری طرح زخمی''۔ آگے لکھا تھا۔ ''پولیس کی سخت نگرانی میں آپریشن کیا گیا۔ مختلف گروہوں میں خوفناک تصادم کا امکان''۔

''ڈان مرے نہیں ہیں''۔ مائیکل نے کہا۔ ''وہ حرام زادے انھیں مار نہیں سکے''۔ اس کے بعد وہ پوری خبر پڑھنے لگا۔ اس کے والد کو شام پانچ بجے گولی ماری گئی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب وہ کے کے ساتھ عیاشی کر رہا تھا تو اس کے والد موت اور زندگی سے جوجھ رہے تھے۔ احساس جرم نے مائیکل کو افسردہ کر دیا۔

''کیا ہم ابھی اسپتال چلیں''؟ کے نے پوچھا۔

''نہیں''۔ مائیکل بولا۔ ''میں پہلے گھر فون کرتا ہوں۔ جنھوں نے یہ حرکت کی ہے وہ پاگل ہیں اور ڈان چونکہ ابھی زندہ ہیں اس لیے وہ حرام زادے مایوسی میں بوکھلا رہے ہوں گے۔ اور کہا نہیں جاسکتا کہ ان کا اگلا قدم کیا ہوگا''۔

لانگ بیچ کی رہائش گاہ کے دونوں فون مصروف ہونے کی وجہ سے بیس منٹ بعد رابطہ قائم ہوسکا۔ سونی کی آواز سنائی دیتے ہی وہ بولا۔ ''سونی میں ہوں''۔

سونی نے راحت کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اوہ گاڈ، نادان لڑکے ہم تمھاری وجہ سے بہت فکرمند ہیں۔ کہاں ہو تم؟ میں تمھاری تلاش میں آدمی بھیجے ہوئے ہیں''۔

''ڈان کی حالت کیسی ہے''؟ مائیکل نے پوچھا۔ ''انھیں کتنی چوٹ آئی ہے''؟

''بہت زیادہ۔ ان پر پانچ فائر کیے گئے تھے لیکن وہ سخت جان نکلے''۔ سونی نے فخریہ کہا۔ ''ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ سنو لڑکے، میں بہت مصروف ہوں۔ زیادہ دیر باتیں نہیں کر سکتا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو''؟

''نیویارک سے، کیا تمھیں ٹام نے نہیں بتایا کہ میں آنے والا ہوں''؟

''انھوں نے ٹام کو بھی پکڑ لیا ہے''۔ سونی کی آواز دھیمی ہوگئی۔ ''اس لیے مجھے تمھاری فکر تھی۔ ہیگن کی بیوی بھی یہیں ہے لیکن نہ تو اسے اور نہ ہی پولیس کو ہیگن کے بارے میں کوئی معلومات ہے۔ تم فوراً یہاں آجاؤ۔ اوکے''۔

''اوکے، تمھیں پتہ ہے کہ یہ کس کا کام ہے''؟

''ہاں، اور جیسے ہی لوکا براسی آئے گا، وہ لوگ موت کے منہ میں پہنچ جائیں گے۔ بازی ہمارے ہاتھ ہی رہے گی''۔

''میں ٹیکسی سے ایک گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں''۔ کہہ کر مائیکل نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ وہ حیران تھا کہ اخبار آئے تین گھنٹے ہو چکے ہیں، ریڈیو پر بھی یہ خبر نشر ہو چکی ہوگی، ناممکن تھا کہ لوکا نے یہ خبر نہ سنی ہو۔ پھر وہ کہاں ہے''؟

ٹھیک اسی وقت ہیگن بھی خود سے یہی سوال کر رہا تھا اور لانگ بیچ میں موجود سونی کارلیون بھی اسی فکر میں ڈوبا ہوا تھا۔

(۷)

اسی شام پونے پانچ بجے ڈان کارلیون نے اپنی زیتون کے تیل کی کمپنی کے مینیجر کے ذریعے تیار کیے گئے کاغذات کے دیکھنے کے بعد جیکٹ پہنی اور اخبار میں الجھے اپنے دوسرے بیٹے فریڈی کا سر تھپتھپا کر کہا۔ ''گاٹو سے کہو کہ کار لے آئے۔ میں گھر جانے والا ہوں''۔

''کار میں لے آتا ہوں''۔ فریڈی نے کہا۔ ''پالی گاٹو آج نہیں آیا۔ وہ کیا کرے اسے پھر زکام ہو گیا ہے''۔

''اس مہینے میں وہ آج تیسری بار بیمار ہوا ہے''۔ ڈان کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''ٹام سے کہنا کہ اس کی جگہ کسی صحت مند آدمی کا انتظام کر دے''۔

''پالی اچھا لڑکا ہے''۔ فریڈی نے اس کی حمایت کی۔ ''اگر وہ کہتا ہے کہ بیمار ہے تو ضرور بیمار ہوگا۔ مجھے کار چلانے میں کوئی پریشانی نہیں ہے''۔ اور یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف چل پڑا۔

ڈان کارلیون نے ہیگن کے دفتر میں فون کیا تو وہاں سے کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر اس نے لانگ بیچ کا نمبر ڈائل کیا لیکن وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملنے پر خفگی سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

کار باہر آ چکی تھی مینیجر کی مدد سے کوٹ پہن کر ڈان باہر نکلا اور زینے اترنے لگا۔

فریڈی نے اپنے باپ کو باہر نکلتے دیکھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے ڈان رکا اور پلٹ کر عادت کے مطابق موڑ پر پھلوں کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اپنی پسند کے پھل خریدنے کے بعد لفافے سمیت وہ کار کی طرف بڑھا۔ اسی وقت دو آدمی اس کے سامنے آ گئے۔ ڈان کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ کیا ہونے والا ہے۔

وہ دونوں آدمی سیاہ اوورکوٹ پہنے ہوئے تھے اور ان کے سیاہ ہیٹ ضرورت سے زیادہ چہرے پر جھکے ہوئے تھے۔ انھیں ڈان کے سنبھل پانے کی امید نہیں تھی۔ پھلوں کا لفافہ پھینک کر ڈان حیرت انگیز طریقے سے کار کی طرف دوڑتے ہوئے چلایا۔ ''فریڈی، ۔۔فریڈی۔۔۔'' اسی لمحے دونوں آدمیوں نے ریوالور سے فائر کر دیا۔

پہلی گولی ڈان کی پیٹھ پر لگی لیکن اس کے بعد وہ کار کی طرف لپکا، اسی وقت کولھوں پر لگی دو گولیوں نے اسے سڑک پر گرنے کو مجبور کر دیا۔ اس بیچ دونوں آدمی اسے جان سے مارنے کے لیے آگے آ چکے تھے۔ اپنے باپ کی آواز سن کر فریڈی کار سے باہر نکلا۔ حملہ آوروں نے نیچے پڑے ڈان پر جلدی جلدی دو فائر اور کیے۔ ان میں سے ایک گولی اس کی بانہہ کے گوشت کو چیر گئی اور دوسری دائیں پنڈلی پر۔ حالانکہ یہ زخم تشویش ناک نہیں تھے لیکن خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا اور ڈان کارلیون بے ہوش ہو چکا تھا۔

جب فریڈی کار سے باہر نکلا تو اس حادثے نے اس کے ذہن کو ماؤف کر دیا اور وہ اپنا ریوالور تک نکالنا بھول گیا۔ دونوں حملہ آور بہ آسانی اسے بھی مار سکتے تھے لیکن وہ خود بھی دہشت زدہ ہو چکے تھے۔ ان کی معلومات کے مطابق فریڈی کے پاس ریوالور ہونا یقینی

تھا۔ وہ دونوں فوراً ہی ایک گلی میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ تنہا فریڈی اپنے خون میں لت پت باپ کے پاس سڑک پر کھڑا رہا۔ راہ چلتے لوگ ایک طرف کھڑے ہو کر تماشا دیکھ رہے تھے۔

فریڈی ابھی تک خون میں لت پت اپنے باپ کے پاس ساکت و جامد کھڑا تھا۔ یکا یک وہ چکرا کر گرنے لگا تو کچھ لوگوں نے اسے سہارا دے کر ایک طرف بٹھا دیا۔ ڈان کے خون آلود جسم کے چاروں طرف بھیڑ جمع ہو گئی۔ کچھ ہی لمحوں بعد سائرن بجاتی ہوئی پولیس کار آ پہنچی۔ اور اس کے پیچھے اخبار ڈیلی نیوز کی کار تھی، جس سے ایک فوٹو گرافر کودا اور مختلف زاویوں سے ڈان کے جسم کی تصویریں لینے لگا۔ کچھ دیر بعد ایمبولینس بھی آ گئی۔ فوٹو گرافر فریڈی کارلیون کی طرف متوجہ ہوا۔ تنومند جسم کا مالک یہ نوجوان بچوں کی طرح دہاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ جاسوسوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی تھی۔ ایک نے فریڈی سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن اسے اتنا صدمہ پہنچا تھا کہ وہ جواب دینے کی حالت میں نہیں تھا۔ فریڈی کی تلاشی لے کر اس کا ریوالور نکال لیا گیا۔ پھر اسے بھی اٹھا کر پولیس کار میں بٹھایا گیا۔ اور کار چلی گئی۔ ڈیلی نیوز کی ریڈیو کار بھی اس کے پیچھے تھی اور فوٹو گرافر اب بھی تصویریں لینے میں مصروف تھے۔

(۸)

اپنے باپ پر گولیاں چلنے کے نصف گھنٹے کے اندر سونی کارلیون کو مسلسل پانچ فون ملے۔ پہلا فون جاسوس جان فلپس نے کیا تھا۔ اسے خاندان کی طرف سے ہر ماہ ایک مخصوص رقم ملتی تھی۔ وہ جائے حادثہ پر پہنچنے والی سب سے پہلی پولیس کار میں تھا۔ سونی سے فون پر رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا تھا۔ ”کیا تم میری آواز پہچانتے ہو“؟ اور جواب میں سونی کی ”ہاں“ سن کر وہ جلدی سے بولا ”پندرہ منٹ پہلے تمہارے والد کو ان کے دفتر کے سامنے کسی نے شوٹ کر دیا ہے۔ وہ زندہ تو ہیں لیکن تشویش ناک حد تک زخمی ہیں۔ انھیں فرینچ ہاسپٹل لے جایا گیا ہے اور تمہارے بھائی فریڈی کو چیلسیا پولیس اسٹیشن میں۔ بہتر ہوگا کہ ہم لوگوں کی زیادتی شروع ہونے سے پہلے تم اس کے لیے ڈاکٹر بھیج دو۔ میں تمہارے والد کے پاس

اسپتال جا رہا ہوں اور ہر نئی بات کی اطلاع دیتا رہوں گا"۔
سونی کی بیوی ساندرا ابھی وہیں موجود تھی۔ شوہر کے چہرے کو غصے میں تمتماتا ہوا دیکھ کر ساندرا نے کپکپاتی آواز میں پوچھا۔ "کیا بات ہے"؟
سونی نے ہاتھ جھٹک کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کی طرف پشت کر کے ماوتھ پیس میں بولا۔ "تمھیں یقین ہے کہ وہ زندہ ہیں"؟
"ہاں"۔ جاسوس نے جواب دیا۔ "خون بہت بہہ گیا ہے لیکن پھر بھی امید ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے"۔
"شکریہ"۔ سونی نے کہا۔ "کل صبح آٹھ بجے اپنے گھر میں رہنا، تمھارے پاس ایک ہزار ڈالر پہنچ جائیں گے"۔
ریسیور کریڈل پر رکھ کر سونی نے خود کو معمول پر رکھنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا غصہ اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی اور موجودہ حالت میں غصہ بہت مہلک ثابت ہو سکتا تھا۔ اس وقت سب سے پہلا کام تھا کہ ہیگن کو بلایا جائے۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ فون کرنے والا ایک سٹے باز تھا جسے ڈان کے دفتر کے آس پاس کام کرنے کا خاندان نے لائسنس دیا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ ڈان کو مار ڈالا گیا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ثابت ہو گیا کہ اس کی اطلاع غلط تھی۔ تیسری بار فون کی گھنٹی بجی لیکن جب اس نے سنا کہ فون کرنے والا ڈیلی نیوز کا رپورٹر ہے تو اس نے بغیر کچھ بولے سلسلے کو منقطع کر دیا۔
پھر اس نے ہیگن کا نمبر ڈائل کر کے اس کی بیوی سے پوچھا۔ "کیا ہیگن گھر پہنچا"؟
"نہیں"۔ ہیگن کی بیوی نے جواب دیا۔ "لیکن بیس منٹ تک آ جائے گا۔ میں کھانے پر اس کے موجود ہونے کی امید کرتی ہوں"۔
"ٹھیک ہے، جیسے ہی وہ آئے مجھے فون کر دینا"۔ کہہ کر سونی نے ریسیور رکھ دیا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ کیا کیا جائے؟ اس نے سوچنے کی کوشش کی کہ ایسی حالت میں اس کے والد کیا کرتے؟ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ حملہ سولوزو کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لیکن وہ سمجھتا تھا کہ سولوزو نے ڈان جیسے شخص کو ختم کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ بشرطیکہ اسے کچھ طاقتور لوگوں کا تعاون حاصل نہ ہو۔ فون کی گھنٹی نے چوتھی بار بج کر اس کے سلسلہ خیال کو منتشر کر دیا۔

ریسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے پر سکون لہجے میں پوچھا گیا۔ ''سانتنو کاریون''؟

''یس''۔ سونی نے جواب دیا۔

''ٹام ہیگن ہمارے پاس ہے''۔ اس آواز نے کہا۔ ''ایک گھنٹے بعد اپنی پیش کش کے ساتھ ہم اسے تمہارے پاس بھیج دیں گے اور بات سننے سے پہلے کوئی الٹا سیدھا قدم مت اٹھالینا، ورنہ بھاری مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔ جو ہوگیا سو ہوگیا۔ اب ہر ایک کو سمجھ داری سے کام لینا چاہیے۔ اس لیے تمہارے لیے اپنے شہرہ آفاق غصہ پر قابو رکھنا ضروری ہوگا''۔

یہ طنزیہ آواز سولوزو کی بھی ہو سکتی تھی لیکن سونی یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ اپنی آواز کو اعتدال پر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''میں انتظار کروں گا''۔

سلسلہ منقطع ہونے کے ساتھ ہی سونی نے اپنی کلائی گھڑی دیکھی اور فون کا وقت نوٹ کرلیا۔ وہ میز پر بیٹھا غصے میں ہونٹ چبا رہا تھا۔ پاس کھڑی اس کی بیوی نے اس سے پوچھا۔ ''کیا بات ہے سونی''؟

''ڈان کو شوٹ کر دیا گیا ہے''۔ سونی نے جواب دیا اور ساندرا کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر چڑچڑاتے ہوئے بولا۔ ''گھبراؤ مت، وہ مرے نہیں ہیں اور اب کچھ اور نہیں ہوگا''۔

اس نے ہیگن کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا۔ اسی وقت پانچویں بار ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ریسیور اٹھالیا۔

تم نے اپنے والد کے بارے میں سن لیا ہے''؟ دوسری طرف سے کلے مین زا نے پوچھا۔

''یس، بٹ ہی از ناٹ ڈیڈ[1]''۔ سونی نے کہا۔

کچھ وقفے سے کلے مین زا کی جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ ''خدا کا لاکھ لاکھ

---

[1] لیکن وہ مرے نہیں ہیں۔

شکر ہے''۔ پھر اس نے بڑی بے صبری سے پوچھا۔''تمھیں پورا یقین ہے نا؟ میں نے تو سنا تھا کہ سڑک پر ہی ان کی موت ہوگئی تھی''۔

''وہ زندہ ہیں''۔ سونی نے کہا۔ وہ کلے مین زا کے جذباتی لہجے کو باریکی سے نوٹ کر رہا تھا۔ یہ حقیقی جذبات تھے لیکن ایکٹنگ بھی اس کے پیشے کا ضروری حصہ تھی۔

''اب تمھیں ہی رہنمائی کرنی ہوگی سونی۔۔۔ بولو میرے لیے کیا حکم ہے''۔

''پالی گاٹو کو ساتھ لے کر میرے والد کے گھر پہنچو''۔

''بس''؟ کلے مین زا نے پوچھا۔''کیا تم نہیں چاہتے کہ تحفظ کے لیے کچھ آدمی اسپتال اور گھر پر تعینات کردوں''؟

''نہیں، مجھے صرف تمھاری اور پالی گاٹو کی ضرورت ہے''۔ سونی نے کہا اور کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔''پالی کہاں مرگیا تھا''۔

''زکام کی وجہ سے وہ گھر پر تھا۔ اس سرد موسم میں وہ کچھ بیمار سا رہا''۔

پچھلے دو مہینوں میں اس نے کتنی بار چھٹی کی ہے''۔ کچھ محتاط ہوتے ہوئے سونی نے پوچھا۔

''شاید تین یا چار بار۔ میں نے فریڈی سے کئی بار پوچھا تھا کہ کیا نئے آدمی کا انتظام کردوں لیکن اس نے منع کر دیا تھا''۔

''ہوں'' سونی کے منہ سے نکلا۔''میں تمھیں اپنے والد کے گھر پر ملوں گا۔ پالی گاٹو کتنا بیمار کیوں نہ ہو اسے ساتھ لانا نہ بھولنا''۔ کہہ کر سونی نے فون بند کر دیا۔

اس کی بیوی خاموش بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ سونی اس سے تلخ لہجے میں بولا''اگر ہمارا کوئی آدمی فون کرے تو بتا دینا کہ میں والد کے گھر پر اسپیشل فون پر ہوں۔ دوسرا کوئی آدمی پوچھے تو کہہ دینا کہ تمھیں کچھ نہیں معلوم۔ اگر ٹام کی بیوی کا فون آئے تو کہنا کہ ٹام کسی کام سے گیا ہے اور دیر سے گھر لوٹے گا''۔ساندرا کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر وہ بولا۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے کچھ آدمی یہاں رہنے کے لیے آئیں گے۔ تم وہی کرنا جو وہ کہیں''۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

تاریکی بڑھ گئی تھی اور دسمبر کی سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔ لیکن باہر نکلنے میں سونی کو کوئی

پرواہ نہیں تھی۔ لانگ بیچ کے آٹھ مکان ڈان کارلیون کے تھے۔ ان میں خاندان کے لوگ ہی رہتے تھے مال کے دائیں طرف دو مکانوں میں خاندان کے ملازم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتے تھے اور نصف دائرے کی شکل میں بنے چھ مکانوں میں سے ایک میں ٹام ہیگن اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ دوسرا خود سونی کا تھا اور تیسرا ڈان کارلیون کا۔ باقی تین مکانوں میں ڈان کے دوست اس یقین دہانی کے ساتھ رہتے تھے کہ ضرورت پڑنے پر وہ ان مکانوں کو خالی کر دیں گے۔

آٹھوں مکانوں پر لگی فلڈ لائیٹوں کی وجہ سے چاروں طرف دور دور تک روشنی پھیلی رہتی تھی۔ اس طرح کسی کے چھپ کر آنے کا اندیشہ نہیں تھا۔ سڑک پار کر کے سونی اپنے والد کی گھر پہنچا اور اپنی چابی سے تالا کھول کر اندر داخل ہوتے ہی آواز دی۔ ''ماں، کہاں ہو''؟ اس کی ماں باورچی خانے سے باہر نکلی۔ سونی بانہہ پکڑ کر اسے بٹھانے کے بولا'' مجھے ابھی ابھی فون پر خبر ملی ہے۔۔۔ تم گھبرانا مت۔۔۔ پاپا اسپتال میں ہیں۔ تم کپڑے بدل کر تیار ہو جاو۔ میں کار اور ڈرائیور کا انتظام کرتا ہوں۔ اوکے۔۔۔۔۔۔''

اس کی ماں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''انہیں شوٹ کیا گیا ہے''؟

سونی نے سر ہلا کر ہامی بھری۔ اس کی ماں نے پل بھر کے لیے سر جھکایا اور اندر چلی گئی۔

سونی اپنے والد کے دفتر میں پہنچا۔ الماری کا قفل کھول کر ایک ٹیلی فون نکالا۔ یہ فون جعلی نام اور پتے پر درج تھا۔ پہلے لوکا براسی کا نمبر ڈائل کیا۔ وہاں سے جواب نہ ملنے پر دوسرے کیپورزائم [1] ٹے سیو کو فون کیا۔ یہ آدمی ڈان کا ناقابل تردید وفادار تھا۔ سونی نے اسے حالات سے واقف کرایا اور اسے بتایا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ ٹے سیو کو قابل اعتماد پچاس آدمی بھرتی کرنے تھے۔ کچھ آدمی اسپتال میں ڈان کی حفاظت کے لیے بھیجنے تھے اور کچھ لوگ گھر پر تعینات کرنے تھے۔

ٹے سیو نے پوچھا۔ ''کیا ان لوگوں نے کلے مین زا کو بھی پکڑ لیا ہے''؟

سونی نے بتایا کہ فی الحال وہ کلے مین زا کے آدمیوں کا استعمال نہیں کرنا

---

[1] مافیا کے درمیان سپہ سالار کے لیے رائج نام

چاہتا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ٹے سیو بولا ''معاف کرنا سونی میں تمہارے والد کی طرح ہوں۔ میرا مشورہ ہے کہ اتنی جلد بازی مت کرو۔ مجھے یقین نہیں ہوتا کہ کلے مین زا ہمارے ساتھ بے وفائی کرسکتا ہے''؟

''شکریہ'' سونی بولا ''میں یہ صرف احتیاطاً کر رہا ہوں''۔

''تو ٹھیک ہے''۔ ٹے سیو نے کہا ''سارے انتظامات کر کے میں تمہارے والد کے گھر پہنچوں گا۔ تم میرے آدمیوں کو تو پہچانتے ہو''؟

''ہاں''۔ کہہ کر سونی نے فون رکھ دیا اور دیوار میں لگے سیف کا قفل کھول کر چمڑے کی جلد والی انڈیکس بک نکالی۔ اس نے ایک صفحہ کھولا، جس پر لکھا تھا۔ ''رے فاریل، پانچ ہزار ڈالر۔ کرسمس کی شام۔ ساتھ ہی اس کا ٹیلی فون نمبر بھی لکھا تھا۔ اس نمبر کو ڈائل کرنے کے بعد وہ بولا۔ ''فاریل''۔ دوسری طرف سے جواب ملا ''یس''۔ تب سونی نے اپنا نام بتا کر فاریل کو پالی گاٹو اور کلے مین زا کے نمبر نوٹ کرا دیے۔ پھر اس سے کہا کہ ان دونوں نمبروں کو چیک کر کے پتہ لگائے کہ پچھلے تین مہینوں میں ان سے کہاں کہاں کال گئی تھی اور کہاں کہاں سے فون آئے تھے؟ اس نے کہا کہ چونکہ کام بہت ضروری ہے اس لیے آدھی رات سے پہلے یہ تفصیلات مل جائیں۔ بدلے میں کرسمس کا ایک خوب صورت تحفہ اسے دیا جائے گا۔

سونی نے ایک بار پھر لوکا براسی کا نمبر ڈائل کیا۔ لیکن جواب اس بار بھی نہیں ملا۔ لوکا کی فکر کو ذہن سے نکال کر اس نے حالات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کی۔ دس سال کے عرصے میں یہ کارلیون خاندان کو پہلا چیلنج تھا۔ بے شک اس کام میں سولوزو کا ہاتھ تھا لیکن اس میں تنہا اتنی ہمت نہیں تھی۔ اسے نیویارک کے پانچ بڑے مافیا خاندانوں میں سے کم از کم ایک کی مدد ضرور ملی ہوگی۔ اور یہ مدد یقیناً ٹاٹا گلیا خاندان کی رہی ہوگی۔ اس کا واضح مطلب تھا اعلان جنگ یا سولوزو کی شرط مان لینا۔ سونی مسکرایا۔ اس لومڑی کے بچے ترک نے منصوبہ تو اچھا بنایا لیکن وہ بد قسمت ہے۔ چونکہ ڈان ابھی زندہ ہے اس لیے جنگ یقینی تھی اور لوکا براسی اور کارلیون خاندان کے زبردست وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جنگ کا ایک ہی انجام ہوسکتا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن لوکا براسی ہے کہاں؟

تین

کار میں ڈرائیور سمیت ہیگن کے علاوہ چار آدمی اور تھے۔ ہیگن کو پچھلی سیٹ پر دو آدمیوں کے بیچ میں بٹھایا گیا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے ہیٹ سے چھپا کر جنبش نہ کرنے کی وارننگ دی گئی تھی۔ تاکہ اسے پتہ نہ چل سکے کہ کار کس راستے پر جا رہی ہے۔

تقریباً بیس منٹ بعد کار رکی۔ چاروں طرف تاریکی ہونے کی وجہ سے جگہ کو شناخت کر پانا دشوار تھا۔ ہیگن کو ایک سنسان مکان کے تہ خانے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا۔

''میں تمھیں خوف زدہ کرنا نہیں چاہتا''۔ سولوزو اس کے پاس بیٹھ کر بولا۔ ''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم کارلیون خاندان کے جنگجو لوگوں میں سے نہیں ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کارلیون خاندان کی اور میری مدد کرو''۔

سگریٹ کو ہونٹوں میں دباتے ہوئے ہیگن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس کی حالت کو دیکھ کر ایک آدمی نے بڑھ کر اس کے لیے شراب تیار کی۔ شراب پی کر ہیگن نے کچھ حوصلہ محسوس کیا اور اس کے ہاتھوں کی لرزش ختم ہوگئی۔

''تمھارا باس مر چکا ہے''۔ سولوزو نے کہا اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ ہیگن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ وہ تھوڑی دیر رک کر بولا۔ ''اس دفتر کے سامنے ہی اسے گولی مارنے کے بعد میں تمھارے پاس پہنچا تھا۔ تمھیں میرے اور سونی کے درمیان سمجھوتہ کرانا ہوگا''۔

ہیگن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنے غم اور موت کے خوف میں ڈوبا ہوا تھا۔

سولوزو کہتا گیا۔ ”سونی تو شروع سے ہی میری پیش کش سے متفق تھا اور یہ بات تمھیں بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ نارکوٹکس کے کاروبار میں کتنی دولت ہے۔ بوڑھے ڈان کا زمانہ لد چکا ہے لیکن وہ اسے سمجھتا ہی نہیں تھا۔ اس اس کی موت کے بعد میں نئے سرے سے سودا کرنا چاہتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ تم سونی سے اسے منظور کر لینے کے بارے میں بات کرو“۔

”ناممکن ہے“۔ ہیگن نے جواب دیا۔ ”سونی اب ہر قیمت پر تم سے بدلہ لے کر رہے گا“۔

”یہ تو فوری ردعمل ہوگا۔ لیکن تمھیں اس کو سمجھانا ہوگا۔ مجھے ٹاٹا گلیا خاندان کی مکمل حمایت حاصل ہے اور ہم دونوں کے درمیان جنگ کو روکنے کے لیے نیویارک کے باقی خاندان ہماری طرف داری کریں گے۔ کیونکہ ہماری جنگ کا اثر ان کے کاروبار پر بھی پڑے گا۔ اگر سونی میرے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا ہے تو نہ تو کسی خاندان کو مشکل ہوگی اور نہ ڈان کے کسی دوست کو اس پر اعتراض ہوگا۔ دوسری صورت میں کارلیون خاندان ضرور ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ باقی خاندان اب اس پر اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ اس کا سبب روایت سے بغاوت کر کے تم جیسے غیر سسلوی کو کانسی گلیوری بنانا ہے۔ اس وقت مجھے دولت سے زیادہ سیاسی روابط کی ضرورت ہے۔ اس لیے تم سونی اور اس کے کیپورزائم کو سمجھا کر بھاری خون خرانہ ہونے سے پہلے اس سلسلے کو ختم کر دو“۔

”میں کوشش کروں گا“۔ ہیگن بولا۔ ”لیکن سونی عجیب دماغ والا آدمی ہے۔ اور شاید وہ بھی لوکا براسی کو نہیں روک پائے گا۔ پھر تم سے سمجھوتہ کرنے کے بعد تمھارے ساتھ مجھے بھی لوکا براسی کی فکر کرنی پڑے گی“۔

”لوکا براسی کو میں سنبھال لوں گا“۔ سولوزو نے بے پروائی سے کہا۔ ”تم سونی اور اس کے دونوں بھائیوں کی بات کرو۔ تم انھیں یہ بھی بتا دینا کہ ہم چاہتے تو فریڈی کو بھی ختم کر سکتے تھے لیکن بیکار کا خون خرابہ ہمیں پسند نہیں۔ فریڈی اگر زندہ ہے تو صرف ہماری وجہ سے“۔

بالاخر ہیگن کا ذہن کام کرنے لگا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ سولوزو نہ تو اسے مارنا چاہتا ہے اور نہ ہی قیدی بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ خوف سے نجات ملتے ہی اس کے چہرے پر شرم کی سرخی پھیل گئی۔ ساتھ ہی سولوزو کی پیش کش پر سونی کو آمادہ کرنے میں ہیگن کو کوئی

قباحت نظر نہیں آئی۔ کیونکہ کانسی گلیوری کی حیثیت سے اب یہ اس کا فرض بھی تھا۔ مزید غور کرنے پر اسے سولوزو کی بات میں وزن محسوس ہوا۔ ٹاٹا گلیا خاندان اور کارلیون خاندان کے درمیان اس غیر معینہ مدت تک چلنے والی جنگ کو روکا جانا ہی بہتر تھا۔ کارلیون خاندان کو گزری باتوں کو فراموش کر کے اس تجویز کو قبول کر لینا چاہیے اور پھر مناسب وقت آنے پر سولوزو سے بھرپور انتقام لیا جا سکتا تھا۔

یکا یک ہیگن کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ لوکا براسی کا کیا ہوا؟ سولوزو اس کے لیے اتنی بے پروائی کیوں برت رہا تھا؟ کیا اس نے ان سے سمجھوتہ کر لیا؟ اسے یاد آیا کہ سولوزو کو انکار کرنے کے بعد ڈان نے لوکا براسی کو بلوا کر اس سے تنہائی میں گفتگو کی تھی لیکن اس وقت لوکا کی فکر کرنے کے بجائے یہ ضروری تھا کہ کسی طرح جلدی سے جلدی لانگ بیچ میں کارلیون خاندان کے قلعے میں پہنچا جائے۔ اس لیے وہ بولا۔ ''میں پوری کوشش کروں گا۔ تمہاری بات صحیح ہے''۔

''کاروباری ہونے کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ خون خرابہ بہت مہنگا پڑتا ہے''۔ سولوزو نے کہا۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ایک آدمی نے ریسیور اٹھا کر کچھ سنا۔ پھر بولا۔ ''ٹھیک ہے میں بتا دوں گا۔ ریسیور رکھ کر وہ سولوزو کے پاس آ کر اس کے کان میں کچھ بولا۔ ہیگن نے دیکھا کہ سولوزو کا چہرہ زرد پڑ گیا اور آنکھوں میں غصہ اتر آیا۔ خوف سے ہیگن نے اپنے بدن میں جھرجھری سی محسوس کی۔ کچھ ایسا ہو گیا تھا جس نے اسے موت کی طرف دھکیل دیا تھا۔ سولوزو دانت پیس کر بولا۔ ''اپنے جسم پر پانچ گولیاں کھا کر بھی بوڑھا ابھی تک جی رہا ہے۔ یہ بدبختی ہے۔ میری بھی اور تمہاری بھی''۔

چار

مائیکل کارلیون لانگ بیچ پر واقع اپنے والد کی رہائش گاہ پر پہنچا تو دیکھا کہ اندر جانے والی پتلی سڑک کو آہنی زنجیروں سے روک دیا گیا تھا۔ وہاں کھڑے دو اجنبی لوگوں نے اس سے پوچھا۔ ''کون ہو تم''؟

اس نے اپنا تعارف دیا۔ اسی وقت ایک اور شخص قریب کے مکان سے نکلا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ''یہ تو ڈان کا لڑکا ہے۔ میں اسے اندر لے جاتا ہوں''۔

مکان اجنبی لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹام ہیگن کی بیوی اور کیپو رزائم کلے مین زا ابھی وہیں کھڑے تھے۔ کلے مین زا ہاتھ ملتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔ ''تمھاری ماں اسپتال گئی ہے۔ ڈان اب خطرے سے باہر ہے اور جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے''۔

کلے مین زا کے قریب بیٹھے پالی گاٹو نے کھڑے ہو کر مائیکل سے مصافحہ کیا۔ مائیکل کے علم میں تھا کہ وہ اس کے والد کا باڈی گارڈ تھا۔ وہ بہت باصلاحیت اور ہوش مند تھا لیکن آج وہ ناکام ہو گیا تھا۔ کمرے میں موجود بہت سے اجنبی چہروں کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کلے مین زا کے آدمی نہیں تھے۔ مائیکل نے اپنے طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پالی گاٹو اور کلے مین زا پر شک کیا جا رہا ہے۔ کلے مین زا سے یہ سن کر کہ فریڈی کو ڈاکٹر نے انجکشن دے کر سلا دیا تھا۔ مائیکل نے کچھ اطمینان محسوس کیا۔ اس نے ٹام کی بیوی سے خیریت دریافت کی اور اسے ساتھ لے کر اپنے والد کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

سونی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں زرد پیڈ تھا اور دوسرے میں پینسل۔ اس کے علاوہ کمرے میں صرف کیپو رزائم ٹے سیو تھا۔ وہ بھی پیڈ اور پینسل لیے بیٹھا

تھا۔ مائیکل کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ جن اجنبی چہروں کو اس نے باہر دیکھا تھا وہ ٹے سیو کے ہی آدمی ہوں گے۔

انھیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر سونی اٹھا اور ٹام کی بیوی کو گلے لگاتے ہوئے تشفی آمیز لہجے میں بولا۔ ''گھبراؤ مت تھیریسا، ٹام خیریت سے ہے۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بہت جلد وہ لوگ ٹام کے ذریعے ایک تجویز بھیجنے والے ہیں''۔

تھیریسا کو چھوڑ کر اس نے مائیکل کو لپٹا لیا اور اس کے گال کا بوسہ لیا۔ اس اچانک عمل سے مائیکل نے اسے پیچھے ڈھکیلتے ہوئے کہا۔ ''پہلے تو تم مجھے خوب پیٹا کرتے تھے اور اب ایسے چونچلے کر رہے ہو''۔ بچپن میں دونوں اکثر لڑا کرتے تھے۔

''نادان لڑکے، میں تیرے لیے فکرمند تھا''۔ سونی نے کہا۔ ''یوں تو میں کسی سے گھبراتا نہیں لیکن ماں کو یہ خبر دینا مجھے پسند نہیں تھا اور یہ ناگوار فریضہ بار بار مجھے ہی انجام دینا پڑتا تھا''۔

''ماں پر اس خبر کا کیا ردعمل ہوا''؟

''کچھ نہیں۔ وہ اور میں ایسی باتوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ البتہ تمھارے ہوش سنبھالنے کے بعد یہ پہلا حادثہ ہے''۔ سونی نے جواب دیا اور قدرے توقف کے بعد بولا۔ ''وہ اسپتال میں ڈیڈ کے پاس ہیں''۔

''ہمیں اسپتال کب چلنا ہے''؟

اس کام کو ختم کرنے سے پہلے تو میں گھر سے باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتا''۔ سونی نے خشک لہجے میں کہا۔ اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور وہ ریسیور اٹھا کر غور سے سننے لگا۔ مائیکل نے سونی کے پیڈ پر نظر ڈالی اس پر سات آدمیوں کے نام لکھے تھے۔ پہلے تین نام سولوزو، فلپ ٹاٹا گلیا اور جان ٹاٹا گلیا کے تھے۔ مائیکل کو یہ سوچ کر دھکا سا لگا کہ سونی اور ٹے سیو ان لوگوں کی فہرست بنا رہے تھے جن کو قتل کرنا تھا۔

سونی نے ریسیور رکھتے ہوئے مائیکل اور تھیریسا سے کہا۔ ''تم دونوں باہر بیٹھ کر انتظار کرو، مجھے اور ٹے سیو کو کچھ ضروری کام نمٹانا ہے''۔

تھیریسا تو کچھ بے چینی محسوس کرتے ہوئے باہر چلی گئی لیکن مائیکل وہیں بیٹھ گیا۔ سونی نے اس پر ایک تیز نظر ڈالی اور بولا۔ ''مائیک اگر تم یہاں بیٹھو گے تو تمھیں ایسی باتیں بھی سننی

پڑیں گی جنھیں تم سننا نہیں چاہو گے"۔
"میں سن لوں گا"۔ مائیکل نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔
"نہیں"۔ اگر میں نے تمھیں اس میں شامل ہونے دیا تو ڈیڈ مجھ پر بے حد ناراض ہوں گے"۔
"یو باسٹرڈ"۔ مائیکل چیخا۔ "وہ میرے بھی باپ ہیں۔ کیا میں ان کی مدد نہ کروں؟ مجھے باہر جا کر لوگوں کو شوٹ نہیں کرنا ہے لیکن میں دوسری طرح کی مدد تو کر سکتا ہوں۔ شاید تم بھول گئے ہو کہ جنگ عظیم میں میں بحریہ میں تھا جہاں میں نے لاتعداد جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور خود بھی زخمی ہوا تھا یا تم سمجھتے ہو کہ خون خرابہ دیکھ کر میں بے ہوش ہو جاؤں گا"۔
"ٹھیک ہے، تو پھر تم یہیں رہ کر فون اٹینڈ کرو"۔ سونی نے مسکرا کر کہا۔ پھر ٹے سیو سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔ "ابھی ابھی جو فون آیا تھا اس سے مجھے ضروری اطلاع مل گئی ہے"۔ پھر وہ مائیکل کے جانب مڑا۔ "مائیک آج تمھارا امتحان ہے۔ حقیقی دھوکے باز کا پتہ مجھے چل گیا ہے لیکن اس سے پہلے میرا شک کلے مین زا اور پالی گاٹو پر تھا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان دونوں مین غدار کون ہے"؟
مائیکل نہایت احتیاط سے سوچنے لگا۔ کلے مین زا کارلیون خاندان کے کیپورزائم جیسے اہم اور مقتدر عہدے پر فائز تھا۔ ڈان کا بیس سالہ پرانا گہرا دوست تھا اور ڈان کے طفیل آج لاکھوں میں کھیل رہا تھا۔ تو کیا اور دولت کے لالچ میں یا اور طاقت حاصل کرنے کے لیے یا کسی توہین کا بدلہ لینے کے لیے اسی نے ۔۔۔۔ لیکن کلے مین زا سے غداری کی امید ۔۔۔۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی تلخ حقیقت تھی کہ سولوزو کارلیون خاندان کے کسی اور ممبر کے مقابلے میں کلے مین زا کو ہی اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرے گا۔
مائیکل نے سوچا، پالی گاٹو ابھی دولت مند نہیں بنا تھا اور کسی اہم عہدے پر پہنچنے کے لیے بھی اسے کافی انتظار کرنا تھا۔ ممکن ہے نوجوانی کے سبب اس نے دولت اور اقتدار کے کچھ خواب سنجو رکھے ہوں اور اسی لیے ۔۔۔ لیکن نہیں۔ پالی چھٹی جماعت میں اس کا ہم سبق رہ چکا تھا۔ اس سے بھی غداری کی امید نہیں کرتا تھا۔ اس لیے اس نے کہا کہ وہ ان دونوں میں سے

کسی غدار نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ بات اس نے صرف اس لیے کہی کیونکہ سونی بتا چکا تھا کہ اس کے پاس اس کا صحیح جواب ہے۔ ہاں اگر ان دو میں سے غدار چننا ہی ضروری ہوتا تو وہ پالی گاٹو کو غدار قرار دیتا۔

''ڈونٹ وری''۔ سونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجرم کلے مین زا نہیں پالی گاٹو ہے''۔

مائیکل نے محسوس کیا کہ سونی سے یہ بات سن کر ٹے سیو نے راحت کی سانس لی تھی۔ خود بھی کیپورزائم ہونے کے ناطے اس کی ہمدردیاں کلے مین زا کے ساتھ تھیں۔ دوم موجودہ حالات میں اگر کلے مین زا جیسا اہم آدمی فریبی ثابت ہوتا تو حالات اور تشویش ناک ہو جانے والے تھے۔ ٹے سیو پوچھ بیٹھا۔ ''تو پھر کل میں اپنے آدمی واپس بھیج دوں''؟

''نہیں، پرسوں بھیجنا۔ میں پرسوں تک اس بات کو راز رکھنا چاہتا ہوں''۔ سونی نے کہا۔

''اب تم باہر جا کر کلے مین زا سے اس فہرست کے بارے میں تبادلہ خیال کر لو۔ میں اپنے بھائی سے کچھ اور اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں''۔

ٹے سیو کے جانے کے بعد مائیکل نے پوچھا۔ ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ پالی نے اعتماد شکنی کی ہے''؟

ٹیلی فون کمپنی میں اپنے ایک آدمی سے میں نے پالی گاٹو اور کلے مین زا کے ٹیلی فون پر کی گئی کالوں کی باریکی سے جانچ کروائی۔ اس مہینے میں آج سمیت تینوں دن جب بھی پالی بیماری کے سبب چھٹی پر رہا ہے اسے ڈان کے دفتر کی عمارت کے سامنے کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کیا گیا۔ شاید یہ معلوم کرنے کے لیے کہ باڈی گارڈ کی حیثیت سے وہ خود آ رہا تھا یا اس کی جگہ پر کسی اور آدمی کو بھیجا جا رہا تھا''۔ سونی نے ایک طویل سانس لی اور کہا۔ ''خدا کا شکر ہے کہ دھوکے باز پالی ہے، کلے مین زا نہیں۔ کلے مین زا کی ابھی ہمیں بے حد ضرورت ہے''۔

''تو کیا اب جنگ لازمی ہے''؟ مائیکل نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

ٹام کے آنے کے بعد میرا یہی خیال ہے''۔ سونی کی آنکھوں میں سختی تھی۔ ''بشرطیکہ ڈان مجھے کوئی اور حکم نہ دیں''۔

"تو پھر ڈان کا حکم ملنے تک تم انتظار کیوں نہیں کرتے"۔

"اس لیے کہ ہمارے سامنے بندوقیں تنی ہوئی ہیں اور ہم لڑنے پر مجبور ہیں۔ اب تو مجھے یہ خوف ہے کہ وہ لوگ شاید ٹام کو چھوڑیں ہی نہیں۔ کیونکہ ٹام کو انھوں نے یہ سمجھ کر پکڑا تھا کہ ڈان مر چکے ہیں۔ اور انھیں امید تھی کہ ٹام ان کی تجویز کو ماننے کے لیے ہمیں آمادہ کرلے گا لیکن چونکہ ڈان زندہ ہیں، اس لیے اب وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا، بلکہ جنگ لازمی ہو چکی ہے۔ اس طرح ان بدلے ہوئے حالات میں ان کے پاس ٹام کا کوئی استعمال نہیں ہے۔ وہ اسے چھوڑ بھی سکتے ہیں اور قتل بھی کرسکتے ہیں"۔

"لیکن سولوزو نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم اس کے ساتھ سودے بازی کرلو گے"؟ مائیکل نے پرسکون لہجے میں پوچھا تو جواب میں سونی نے سولوزو کی ڈان سے ہوئی میٹنگ کی پوری تفصیل بتادی۔

"اگر انھوں نے ڈان کو مار ڈالا ہوتا تو تم کیا کرتے"؟ یکایک مائیکل نے دریافت کیا۔

سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان کو تو میں مٹا ہی دیتا"۔ سونی نے عمومی لہجے میں کہا۔ "چاہے ہمیں نیویارک کے پانچوں خاندانوں سے جنگ کرنی پڑتی اور بھلے ہی ہم اس جنگ میں بالکل تباہ ہو جاتے"۔

"لیکن ڈان ان حالات میں ایسا نہیں کرتے"۔

"میں جانتا ہوں کہ میں ان جیسا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن ڈان ہی نہیں کلے مین زا اور ٹے سیو کے علاوہ سولوزو بھی جانتا ہے کہ قہر برپا کرنے کی صلاحیت مجھ میں ہے۔ خاندان کی گذشتہ جنگ میں جب میں صرف انیس برس کا تھا تو میں نے ڈان کی حیرت انگیز مدد کی تھی۔ اس لیے میں اب بھی فکرمند نہیں ہوں۔ ہماری ساری قوت محفوظ ہے۔۔۔۔ کاش لوکا سے بھی رابطہ قائم ہو جاتا"۔

مائیکل نے تجسس کے ساتھ پوچھا "کیا لوکا حقیقت میں اتنا ہی طاقت ور اور بھیانک ہے جتنا سمجھا جاتا ہے"؟

"وہ لاثانی ہے"۔ سونی نے کہا۔ "میں اسے تینوں ٹاٹا گلیا کے تعاقب میں بھیجوں گا

اور سولوزو کو خود ختم کروں گا''۔

مائیکل نے بڑی بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنے بڑے بھائی کی طرف دیکھا۔ اس کا بھائی کبھی کبھی بے رحم ہونے کے باوجود اچھا آدمی تھا لیکن اس کی باتیں کتنی عجیب اور بھیانک تھیں۔ وہ قتل کیے جانے والوں کی فہرست اس طرح بنا رہا تھا جیسے کوئی رومن بادشاہ ہو۔ غنیمت تھا کہ ڈان زندہ تھا، ورنہ اسے بھی اس قتل و غارت گری میں حصہ لینا پڑتا۔ اب تو ڈان، سونی اور لوکا مل کر سب سنبھال لیں گے۔

اسی وقت ٹام کی بیوی کی چیخ سن کر انھوں نے دروازہ کھولا۔ باہر ٹام اپنی روتی بلکتی بیوی کو سہارا دیے کھڑا تھا۔ تھیریسا کو صوفے پر بٹھا کر ٹام دفتر میں داخل ہوا اور مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ مائیکل کو دیکھ کر وہ بولا۔ ''مائیکل تم آ گئے۔ بہت خوشی ہوئی تمھیں دیکھ کر''۔ اور مائیکل ٹام کے پرسکون لہجے کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ ڈان کی صحبت میں رہنے سے ٹام نے کافی اثر قبول کیا تھا۔ جس طرح سونی نے اور خود اس نے بھی ڈان سے بہت کچھ سیکھا تھا۔

پانچ

صبح کے چار بجے تھے لیکن سونی، مائیکل، ٹام ہیگن، کلے مین زا اور ٹے سیو ابھی تک دفتر میں بیٹھے غور وفکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ پالی گاٹو بھی باہر موجود تھا لیکن اسے اندازہ تک نہیں تھا کہ وہ ٹے سیو کے آدمیوں کی نگرانی میں ہے۔

سولوزو کی تجویز کے بارے میں ٹام سب کو بتا چکا تھا کہ کس طرح اسے اس یقین دہانی پر رہا کیا گیا تھا کہ وہ سونی کو فی الحال بدلہ لینے سے باز رکھے گا۔

سب کچھ سننے کے بعد سونی نے کہا۔ ”ہمیں منصوبے بنانے ہوں گے۔ ٹام تم اس فہرست کو دیکھ لو جو میں نے اور ٹے سیو نے بنائی ہے“۔

فہرست میں درج ناموں کو دیکھ کر ہیگن چونک پڑا۔ ”اوہ مائی گاڈ. تم تو خوف ناک انتقام کا منصوبہ بنا رہے ہو سونی۔ جب کہ ڈان کے نقطہ نظر سے یہ محض ایک تجارتی تنازعہ ہے۔ سارے جھگڑے کی جڑ سولوزو ہے۔ بس اسے ختم کر دو۔ سارا قصہ پاک۔ ٹاٹا گلیا کے پیچھے پڑنے کی کیا ضرورت ہے“؟

سونی نے سوالیہ نظروں سے اپنے دونوں کیپورزائم کی طرف دیکھا۔ انھیں خاموش دیکھ کر اس نے کہا۔ ”ایک بات تو غیر متنازعہ طور پر طے کی جا سکتی ہے۔ مجھے اب یہاں پالی گاٹو کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے فہرست میں اس کا نام سب سے پہلے رکھ لو“۔

کلے مین زا نے سر کی ہلکی سی جنبش کے ساتھ اس خیال کی تائید کی۔

”لوکا کی کیا خبر ہے“؟ ہیگن نے پوچھا۔ ”سولوزو اس کے لیے بالکل لاپرواہ نظر آتا

ہے۔اسی سے مجھے فکر ہے کہ کہیں وہ بھی اس سے نہ مل گیا ہو۔اگر ایسا ہوا تو ہم واقعی مشکل میں پھنس جائیں گے۔اس لیے سب سے پہلے اس سے رابطہ ضروری ہے"۔

"میں نے رات بھر اس سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی"۔سونی نے کہا۔"لیکن وہ ملا نہیں۔ہوسکتا ہے کسی لڑکی کو لے کر کہیں سویا پڑا ہو"۔

"نہیں"۔ہیگن نے کہا۔"وہ عورت کو ساتھ لے کر سونے کا عادی نہیں ہے۔وہ کام ختم کر کے سیدھے گھر پہنچتا ہے۔مائیک تم ہر پندرہ منٹ بعد اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش جاری رکھو"۔

مائیکل نے لوکا کا نمبر ڈائل کیا لیکن جواب نہ ملنے پر ریسیور رکھ دیا۔

"او کے ٹام"۔سونی بڑی بے صبری سے بولا۔"تم کانسی گلیوری ہو۔تمھیں بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے"۔

"سونی سچ ہے کہ اپنے خاندان کی طاقت کے بل پر تم اس جنگ کو جیت سکتے ہو"۔ہیگن نے سونی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براہ راست کہا۔"تمھارے کلے مین زا اور ٹے سیو ہی ایک ہزار کو ٹھکانے لگا سکتے ہیں لیکن ایسی کسی بھی جنگ کے بعد مشرقی ساحل کے سارے خاندان کارلیون خاندان کو الزام دے کر اس کے دشمن ہو جائیں گے اور یہ بات تمھارے والد بھی قبول نہیں کریں گے"۔

"اگر ہمارے والد کی موت ہو جاتی تو تم کیا مشورہ دیتے کانسی گلیوری"؟سونی نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم میرا مشورہ قبول نہیں کرو گے۔لیکن میں یہی مشورہ دوں گا۔کہ سولوزو کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اس کے کاروبار میں شامل ہو جاؤ اور پھر انتقام کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرو۔کیونکہ تمھارے والد کی موت کے بعد سیاسی روابط اور شخصی اثرات کے فقدان میں کارلیون خاندان کی طاقت گھٹ کر نصف رہ جائے گی"۔

سونی کا چہرہ غصے میں سفید ہو گیا۔"تمھارے لیے یہ کہنا بہت آسان ہے کیونکہ انھوں نے تمھارے نہیں میرے باپ کا قتل کیا ہے"۔

ہیگن نے فخریہ لہجے میں کہا۔"تمھارے اور مائیکل کی طرح میں بھی ڈان کا بیٹا

ہوں۔شاید تم سے اچھا بھی۔لیکن میں نے جو مشورہ تمھیں دیا ہے وہ ایک کانسی گلیوری کا مشورہ ہے اور نجی طور پر میں بھی ان حرام زادوں کا خون پی جانا چاہتا ہوں"۔

ہیگن کے الفاظ میں سختی اور لہجے میں جذباتیت کی جھلک سے شرمندہ ہو کر سونی نے کہا۔"او ہ ٹام،میرا مطلب یہ نہیں تھا"۔ پھر کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد بولا۔"او کے پاپا کا حکم ملنے تک ہم لوگ پرسکون اور مکمل طور پر محتاط رہیں گے۔ ٹے سیو تم اپنے آدمیوں کو شہر میں ادھر ادھر پھیلا دو اور کلے مین زا تم پالی گاٹو کا قصہ ختم کرنے کے بعد یہاں کی حفاظت کے لیے ٹے سیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمی بھیج دینا۔ ٹے سیو کے یہ آدمی اسپتال کی نگرانی کریں گے۔ٹام تم کل صبح سے ہی فون یا آدمیوں کے ذریعے سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان سے سمجھوتے کی بات چیت شروع کر دو۔مائیک تم کلے مین زا کے دو آدمی لے کر کل لوکا براسی کے گھر سے یا پھر جہاں بھی وہ ہو اسے ڈھونڈ نکالو۔ ہو سکتا ہے کہ خبر ملتے ہی وہ سولوزو کی تلاش میں نکل گیا ہو۔اس ترک نے اسے چاہے کیسا ہی لالچ دیا ہو لیکن میں نہیں مان سکتا کہ وہ اپنے ڈان سے بغاوت کر سکتا ہے"۔

ہیگن بے دلی سے بولا۔"ہو سکتا ہے مائیک ظاہری طور پر ان سرگرمیوں میں شریک ہونا پسند نہ کرے"۔

"ٹھیک ہے"۔سونی نے کہا۔"تم یہیں رہ کر فون سنو گے مائیک۔ آخر یہ بھی تو ایک اہم کام ہے"۔

مائیکل کچھ نہیں بولا۔لیکن دل ہی دل وہ بڑی شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ کلے مین زا اور ٹے سیو کے چہروں میں اس کے لیے نفرت ابھری تھی۔وہ لوکا براسی کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد مسلسل بجنے والی گھنٹی کو سنتا رہا۔

چھ

پیٹر کلے مین زا اس رات ٹھیک سے سو نہیں سکا۔ صبح جلدی اٹھ کر اس نے ناشتہ کیا۔ گذشتہ شب سونی کارلیون نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ پالی گاٹو کو فوراً ٹھکانے لگا دیا جائے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیے۔

کلے مین زا پریشان تھا۔ اس لیے نہیں کہ اس کے تحت کام کرنے والا پالی گاٹو فریبی نکلا۔ اس بات کا کپورزائم کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ یوں بھی پالی سسلوی خاندان سے تھا اور کارلیون خاندان کے بچوں کے ساتھ کھیل کر جوان ہوا تھا۔ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح سے جانچ پرکھ لیا گیا تھا۔ خاندان کی طرف سے اچھی تنخواہ کے علاوہ ایسٹ سائڈ کے جوے کے اڈوں میں سے اسے حصہ بھی ملتا تھا لیکن اچھے خاصے ہونہار اور باصلاحیت پالی گاٹو کے بارے میں یہ کسے پتہ تھا کہ ایک دن وہ اعتماد شکنی بھی کرے گا۔

کلے مین زا کا مسئلہ تھا کہ پالی گاٹو کے بعد اس اہم عہدے پر کس کا تقرر کرے؟ اس عہدے کے لیے وہی مناسب ہو سکتا تھا جو جوان، سخت جان اور ہوشیار ہونے کے علاوہ سسلیوں کے سخت قانون اور مارتا[1] کا پابند ہو۔ آخر میں دو تین نام سوچنے کے بعد اس نے روکو لمپونی کو اس عہدے پر رکھنے کا فیصلہ کیا۔

روکو لمپونی کے ذمے ان دنوں راشن کی چور بازاری کی ذمہ داری تھی۔ اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لیے اسے سرکاری افسران اور غلے کے تاجروں دونوں کو قابو میں

---

[1] ہر حال میں زبان بند رکھنے کا قانون

رکھنا ہوتا تھا۔ وہ اس کام کو اس طرح انجام دے لیتا تھا کہ دشواریاں آتی ہی نہیں تھیں۔ کلے مین زا اس کی دانش مندی اور فوری قوت فیصلہ سے متاثر تھا۔ اس لیے کہ ایسے موقعوں پر ضرورت سے کم یا زیادہ دونوں طرح کی دھمکیاں نقصان دہ اور خوف ناک ثابت ہو سکتی تھیں۔ روکو لمپونی کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ پولیس کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔

اس پیچیدہ مسئلے کو حل کرنے کے بعد کلے مین زا نے سکون محسوس کیا۔ پالی کو موجودہ عہدے تک پہنچانے میں حالانکہ کلے مین زا نے بھی اس کی مدد کی تھی لیکن خاندان کے ساتھ غداری کر کے اس نے کلے مین زا کے ساتھ بھی اعتماد شکنی کی تھی۔ اس لیے کلے مین زا ذاتی طور پر بھی اس سے انتقام لینا چاہتا تھا۔

تمام انتظام ہو چکے تھے۔ پالی گاٹو کو حکم دے دیا گیا تھا کہ سہ پہر چار بجے اپنی کار میں آ کر اسے لے لے۔ اس میں اسے کسی قسم کے شبہ ہونے کی کوئی بات نہیں تھی۔ اب کلے مین زا نے روکو لمپونی کا نمبر ڈائل کیا اور اپنا تعارف دیے بغیر بولا۔ ''میرے گھر آ جاؤ، تمھارے لیے ایک کام ہے''۔ حالانکہ علی الصبح کا وقت تھا لیکن لمپونی نے بغیر سستی کے کہا۔ ''او کے''۔ کلے مین زا نے خوش ہوتے ہوئے آگے کہا۔ ''کوئی جلدی نہیں ہے، آرام سے ناشتہ کرو اور پھر لنچ لینے کے بعد دو بجے تک پہنچ جانا''۔ جواب میں لمپونی نے دوبارہ کہا۔ ''او کے''۔

کلے مین زا نے رابطہ منقطع کر دیا۔ کارلیون رہائش گاہ پر ٹیسیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمیوں کو جانے کے لیے وہ پہلے کہہ چکا تھا۔ کلے مین زا کے بھی آدمی ہوشیار تھے اور ایسی کسی ذمہ داری کو چاق و چوبندہ کر پورا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔

اس نے اپنی کیڈلاک صاف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے اپنی کار سے بہت محبت تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ نہایت انہماک سے اس کی صفائی کرتا تھا۔ اس صفائی کے دوران وہ اکثر غیر معمولی مسائل کا حل بھی ڈھونڈھ لیتا تھا۔

گیراج کی گرمی میں کار کی صفائی کرتے ہوئے اس نے اپنے منصوبے پر ایک بار اور غور کیا۔ پالی سے نمٹنے سے پہلے بہت محتاط رہنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ چوہا خوف کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا تھا اور ڈان کے بچ جانے کے سبب تو وہ اور بھی خوف زدہ اور محتاط ہو رہا ہوگا۔ لیکن کلے

مین زا بھی ایسے بکھیڑوں سے نمٹنے کے لیے اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ پہلے تو روکولمپونی کو ساتھ رکھنے کے لیے کوئی بہانہ تلاش کرنا پڑے گا۔ دوسرے یہ کہ تینوں کے ایک ساتھ باہر نکلنے کا کوئی معقول سبب ہونا چاہیے۔

حالانکہ ان تمام پیچیدگیوں میں پڑے بغیر بھی پالی گاٹو کو ٹھکانے لگایا جا سکتا تھا لیکن کلے مین زا بڑی صفائی اور منطقی طریقے سے کام کرنے میں یقین رکھتا تھا اور پھر اس مسئلے میں تو زندگی اور موت کے سوال کے سبب پوری ہوشیاری درکار تھی۔

وہ نیلی کیڈلاک کی باڈی چمکاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پالی سے ملتے ہی اپنے رویے اور چہرے کے تاثرات سے ایسا ظاہر کرے گا جیسے اس سے کچھ ناراض ہو، کیونکہ وہ چوہا بے سبب قربت یا زیادہ غصے سے شبہ میں مبتلا ہو سکتا تھا۔ البتہ ذرا سی خفگی اور تاثرات میں تبدیلی معمولی بات تھی۔ لیکن روکولمپونی کو ساتھ رکھنے کا کیا بہانہ بنایا جائے؟ کیونکہ اسے اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھانے سے پالی کو شک ہو سکتا تھا۔

کلے مین زا کے سامنے ایک اور پریشانی تھی۔ اسے قتل کرنے کے بعد لاش کو کسی مصروف جگہ پر چھوڑنا تھا۔ حالانکہ اسے لاش کو غائب کر دینا زیادہ پسند تھا۔ عموماً لاش کو سیمنٹ کے سلیب میں باندھ کر سمندر میں پھینک دیا جاتا تھا یا پھر طویل و عریض اسٹیٹ کے کسی حصے میں گہرا دفن کر دیا جاتا تھا۔ لیکن پالی کی لاش کا کسی عوامی جگہ پر پایا جانا ضروری تھا، تاکہ مستقبل میں غداروں کو سبق ملے اور دشمن یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ کارلیون خاندان احمق یا کمزور نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقصد بھی کارفرما تھا کہ ڈان پر ہوئے حملے سے خاندان کے وقار کو جو ٹھیس پہنچی تھی اس کی کسی حد تک بازیابی ہو سکے۔

بالآخر جب کار چمکنے لگی تو کلے مین زا کو بھی اس مسئلے کا حل مل گیا۔ روکولمپونی کی موجودگی کا بہانہ بھی مل گیا اور تینوں کے ساتھ ساتھ رہنے کا جواز بھی۔ وہ پالی سے کہے گا کہ اگر خاندان کو میٹریسیز* پر جانے کی ضرورت ہو تو انھیں بروقت مہیا ہونا چاہیے۔ اسی کی تلاش کا کام دونوں مل کر کر سکتے تھے۔ اس کام کے لیے عام طور پر کیپورزائم یا دوسرے اہم لوگوں کو متعین کیا

---

* خطرے کے وقت چھپنے کی محفوظ جگہ

جاتا تھا تاکہ پولیس کی نظر سے بچ کر ان جگہوں کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ لوگ جگہ کا انتظام کرکے وہاں گدوں وغیرہ کا انتظام بھی کرتے تھے۔ ایسے موقعے پر کلے مین زا کا ایسی جگہ کی تلاش میں جانا عین فطری تھا۔ اتنا ہی فطری یہ بھی تھا کہ وہ اپنے ساتھ پالی گاٹو اور روکو لمپونی جیسے آدمیوں کو رکھے۔ چونکہ پالی گاٹو ایک لالچی آدمی ثابت ہو چکا تھا، اس لیے اس کام میں اس کا دلچسپی لینا ضروری تھا تاکہ وہ سولوزو کو ان میٹریسیز کی اہم اطلاع فراہم کرکے بدلے میں کوئی موٹی رقم حاصل کرسکے۔

روکو لمپونی نسبتاً جلد ہی آ پہنچا۔ کلے مین زا نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ لمپونی اس کام کے بدلے ملنے والی ترقی کے بارے میں سوچ کر خوشی سے جھوم اٹھا۔ کلے مین زا کے ذریعے اسے خاندان کی خدمت کرنے کا یہ موقع فراہم کیے جانے کا اس نے شکریہ ادا کیا۔ کلے مین زا اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا ''آج کے بعد تمھیں بہتر معاوضہ ملا کرے گا لیکن اس موضوع پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے۔ فی الحال خاندان کے سامنے دوسرے پیچیدہ مسائل ہیں۔ لمپونی کو یقین تھا کہ اسے مناسب انعام ضرور ملے گا۔ اس لیے اس نے کہا کہ وہ صبر و سکون سے مناسب وقت کا انتظار کرے گا۔

کلے مین زا نے اپنی ایک تجوری کھولی اور اس میں سے ایک ریوالور نکال کر لمپونی کو دیتے ہوئے بولا ''اسے استعمال کرنا۔ یہ کہاں سے آیا ہے، کبھی کسی کو پتہ نہیں چل سکے گا۔ کام کرکے اسے پالی کے پاس کار میں ہی چھوڑ دینا اور کل تم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ چھٹیاں منانے فلوریڈا چلے جانا۔ فی الحال خرچ اپنے پاس سے کرنا۔ بعد میں میں ادا کر دوں گا۔ وہاں تم خاندان کے ہوٹل میں قیام کرنا۔ تاکہ بوقت ضرورت تم سے رابطہ قائم کیا جاسکے۔

کلے مین زا کی بیوی نے پالی کے آنے کی اطلاع دی۔ پالی نے اپنی کار سڑک پر ہی چھوڑ دی تھی۔ کلے مین زا لمپونی کے ساتھ باہر نکلا اور آگے کی سیٹ پر جا بیٹھا۔ اس کے چہرے پر چڑچڑے پن کے تاثرات تھے۔ پھر اس نے اپنی کلائی گھڑی پر اس طرح نظر ڈالی جیسے پالی کے دیر سے آنے پر خفا ہو۔ پالی بہت غور سے اس کے چہرے کے تاثرات سے کچھ نتیجہ نکالنے کو شش کر رہا تھا۔ جب روکو پچھلی سیٹ پر ٹھیک اس کے پیچھے بیٹھنے لگا تو وہ جھلا کر بولا ''روکو، تم دوسری طرف بیٹھو۔ تمھارے اونچے سر کا عکس ڈرائیونگ میں خلل

ڈالے گا‘‘۔ روکو خاموشی سے کلے مین زا کے پیچھے کھسک گیا۔

’’وہ بد دماغ سونی خوف سے ادھ مرا ہوا جا رہا ہے‘‘۔ کلے مین زا نے گاٹو سے کہا۔ اب حکم دندنا دیا کہ میٹریسیز پر جانا ہے۔ اس لیے مغرب میں جا کر جگہیں تلاش کرو۔ تمھیں اور روکو کو گدوں اور فرنیچر کا انتظام کرنا ہے۔ دوسرے سب سپاہی بعد میں وہاں پہنچیں گے‘‘۔ ’’تمھیں تو مناسب جگہوں کا پتہ ہو گا پالی‘‘؟

امید کے مطابق پالی کی آنکھوں میں لالچ کی پرچھائیاں تیرنے لگیں۔ جال میں پھنسا پالی گاٹو خوف سے آزاد ہو کر سوچنے لگا تھا کہ اس اطلاع کے بدلے سولوزو سے کتنی رقم کا مطالبہ کرے گا۔ لمپونی کی ایکٹنگ بھی جاری تھی۔ وہ کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا جیسے اس گفتگو سے اسے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔

’’اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا‘‘۔ گاٹو نے جواب دیا۔

’’تو ڈرائیونگ کے دوران سوچ لینا‘‘۔ کلے مین زا نے کہا۔ ’’آج مجھے نیویارک جانا ہے‘‘۔

پالی گاٹو کو ڈرائیونگ میں مہارت حاصل تھی۔ نسبتاً کم آمد ورفت والی سڑکوں پر اس کی کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ سردیوں میں جلدی گھر آنے والے شام کے سائے پھیلنے لگے تھے۔ کار میں تینوں خاموش بیٹھے تھے۔ کلے مین زا کی ہدایت پر پالی واشنگٹن ہائیٹس کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر کلے مین زا نے کچھ عمارتوں کو دیکھا۔ پھر آرتھر ایونیو میں کچھ فلیٹس دیکھے۔ ایک ہوٹل میں رک کر کھانا کھا کر وہاں بلاوجہ ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد واپس کار میں آ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ ’’اب واپس لانگ بیچ پر پہنچنے کا حکم ہوا ہے۔ ریستوراں میں فون پر سونی نے کہا ہے کہ اس نے ہمارے لیے کوئی دوسرا کام سوچا ہے۔ اس لیے یہ کام یہیں چھوڑنا ہو گا۔ روکو تم تو شہر میں ہی رہتے ہو۔ چاہو تو ہم تمھیں ڈراپ کر سکتے ہیں‘‘۔

’’لیکن میری کار تو آپ کے گھر پر کھڑی ہے‘‘۔ روکو نے کہا۔ ’’اور میری ماں کو صبح سب سے پہلے کار کی ضرورت ہوتی ہے‘‘۔

’’تو پھر تمھیں بھی ہمارے ساتھ چلنا ہو گا‘‘۔

لانگ بیچ کی طرف لوٹتے وقت بھی کار میں خاموشی رہی۔ شہر سے باہر قدرے سنسان سی

جگہ میں پہنچ کر کلے مین زا بولا۔ ''کار سائڈ میں لگا کر روک لو۔ مجھے پیشاب آرہا ہے''۔ گاٹو جانتا تھا کہ موٹے کلے مین زا کے مثانے کمزور ہیں۔ اس لیے بغیر کسی شک و شبہ کے اس نے کار روک لی۔ کلے مین زا نے قریب کے گڑھے میں جا کر پیشاب کیا۔ واپس کار کی طرف لوٹتے وقت سنسان اور تاریک سڑک پر دونوں طرف نظریں گھمائیں۔ دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی تھی۔

''گو اے ہیڈ''۔ کلے مین زا نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے کار کے اندر فائر کی آواز گونجی۔ پالی گاٹو کی کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور اس کا بے جان جسم اسٹیرنگ وہیل پر ٹک گیا تھا۔

روکو لمپونی پچھلی سیٹ سے اتر کر باہر آ گیا۔ ریوالور اس نے وہیں پھینک دیا اور کلے مین زا سمیت کچھ دوری پر پہلے سے کھڑی گاڑی میں جا بیٹھا۔

سیٹ کے نیچے سے چابی نکالی اور کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ کلے مین زا نے روکو لمپونی کو لمبا چکر کاٹ کر مین ہٹن کی طرف چلنے کو کہا۔

سات

جس رات ڈان کارلیون پر گولیاں چلائی گئی تھیں اس سے ایک رات قبل ڈان کے سب سے طاقت ور، سب سے وفادار اور سب سے زیادہ شاطر آدمی نے دشمن سے ملنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ ڈان کی ہدایات کے مطابق منصوبہ بند پروگرام پر عمل کرتے ہوئے لوکا براسی نے چند ماہ پہلے ہی سولوزو کے آدمیوں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ابتدا میں وہ ٹاٹا گلیا خاندان کے نائٹ کلب میں جا کر وہاں مہنگی کال گرلز کے ساتھ رات گزارتا رہا اور ایک رات نیند اور نشے کے خمار کا بہانہ بنا کر دانستہ وہ کال گرل کے سامنے بڑبڑایا کہ اب کارلیون خاندان میں اس کی اہمیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس ڈرامے کے ایک ہفتے بعد ہی لوکا کو اسی نائٹ کلب کے مینیجر برونو ٹاٹا گلیا نے یاد کیا۔ برونو اس خاندان کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ وہ اپنے خاندان کے جسم فروشی کے کاروبار میں شامل نہیں تھا۔ پھر بھی اس کا کلب بہترین کال گرلز تیار کرنے کا اسکول سمجھا جاتا تھا۔

پہلی ملاقات میں ہی ٹاٹا گلیا نے اسے کام کی پیش کش کر دی۔ یہ بات ایک ڈرامے کی شکل میں ایک ماہ چلتی رہی۔ جس میں لوکا براسی ٹاٹا گلیا کی ایک حسین کال گرل پر مٹنے کی ایکٹنگ کرتا اور ٹاٹا گلیا خالص تاجرانہ انداز میں اپنے مخالف کے آدمی کو اپنے ہاں لانے کی کوشش کرتا رہا۔ ایسی ہی ایک ملاقات کرکے اس نے واضح کر دیا تھا کہ وہ کبھی بھی ڈان کارلیون کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گا۔ میں ان کی بے حد عزت کرتا ہوں اور حالانکہ ڈان اپنے بیٹوں کے آگے مجھے اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ پھر بھی میں ان کے

خلاف کام نہ کروں گا‘‘۔ اس نے کہا تھا۔

اس ڈرامے کے پس پشت لوکا براسی کا مقصد سولوزو کی سرگرمیوں کی اطلاعات حاصل کر کے انھیں ڈان تک پہنچانا تھا۔ لیکن دو مہینے کے انتظار کے باوجود بھی جب براسی کو کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکی تو اس نے ڈان کو مطلع کر دیا کہ سولوزو شکست تسلیم کر چکا ہے، لیکن ڈان نے اسے کوشش جاری رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

ڈان پر گولی چلائے جانے سے ایک شام قبل جب لوکا براسی نائٹ کلب پہنچا تو برونو ٹاٹا گلیا نے اس کے پاس آ کر کہا۔ ’’میرا ایک دوست تم سے ملنا چاہتا ہے‘‘۔

’’بلا لو‘‘۔ لوکا براسی نے جواب دیا۔ ’’میں تمھارے کسی بھی دوست سے ملنے کو تیار ہوں‘‘۔

’’لیکن وہ تم سے تنہائی میں بات چیت کرنے کا خواہش مند ہے‘‘۔

’’کون ہے وہ‘‘؟

’’میرا ایک دوست ہے۔ وہ تمھارے سامنے کوئی تجویز رکھنا چاہتا ہے۔ کیا آج رات اس سے ملاقات کر سکتے ہو‘‘؟

’’ہاں، کہاں اور کب ملنا ہوگا‘‘؟

’’کلب صبح ساڑھے چار بجے بند ہوتا ہے‘‘۔ برونو نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ ’’اس کے فوراً بعد آ جانا‘‘۔

لوکا نے سوچا وہ اس کے روزمرہ کے حالات سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ ضرور اس کی نگرانی کرائی جا رہی ہے۔ لوکا ہمیشہ دوپہر بعد تین بجے سو کر اٹھتا اور رات بھر جوا کھیلتا تھا۔ اس کے سونے کا وقت صبح پانچ چھ بجے تھا۔ اس نے صبح ساڑھے چار بجے آنے کا وعدہ کر کے نائٹ کلب سے نکلا اور ٹیکسی سے ٹینتھ ایوینیو کے اپنے کمرے میں لوٹ آیا۔

لوکا سوچ رہا تھا کہ آخر ترک گیدڑ اپنی دم دکھانے ہی لگا۔ اگر سولوزو نے حقائق کو قبول کر لیا تو وہ اس معاملے کو ڈان کی خدمت میں کرسمس کے تحفے کے طور پر پیش کرے گا۔ لوکا نے اپنے کپڑوں کے نیچے بلٹ پروف جیکٹ پہن لی۔ لمحے بھر کے لیے اس نے سوچا کہ ڈان کو اس پیش رفت سے مطلع کر دے۔ پھر وہ دو وجہوں سے اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ ایک تو ڈان کسی سے فون پر کوئی رازدارانہ بات نہیں کرتا تھا دوسرے ڈان نے اس معاملے

کو اتنا خفیہ رکھا تھا کہ ہیگن اور سونی کو بھی اس کی بھنک نہ لگنے دی تھی۔

لوکابراسی ہمیشہ ریوالور ساتھ رکھتا تھا۔ اس کے پاس ریوالور کا لائسنس بھی تھا جو نیویارک میں لازمی تھا۔ لیکن آج ریوالور استعمال کرنے کا اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا کیونکہ سولوزو کی بات پوری سننے اور پھر اسے ڈان سے مشورہ کرنے کے بعد ہی وہ اگلا قدم اٹھانا چاہتا تھا۔

اس رات نہ تو اس نے زیادہ شراب پی اور نہ ہی زیادہ کھانا کھایا۔ مقررہ وقت پر جب وہ کلب پہنچا تو دربان اور کلب کے تمام ملازم جا چکے تھے۔ برونو ٹاٹا گلیا نے تنہا اس کا استقبال کیا اور اسے ایک سنسان بار میں لے آیا۔

شراب سے انکار کرتے ہوئے لوکا نے سگریٹ جلائی۔ اسی وقت کمرے کے دوسرے گوشے سے نکل کر سولوزو نے اس سے مصافحہ کیا اور سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ ''تم مجھے جانتے ہو''؟

جواب میں لوکا نے انکار کیا تو سولوزو نے کہا۔ ''ایک بڑا دھندا کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس میں چوٹی کا ہر آدمی لاکھوں کما سکتا ہے۔ مال کی پہلی کھیپ آتے ہی میں تمھیں پچاس ہزار ڈالر منافعے کی ضمانت دے سکتا ہوں۔ میرا مطلب ہیروئن سے ہے''۔

''اس کے لیے مجھ سے رابطہ کرنے کی ضرورت تھی''؟ لوکا نے پوچھا۔ ''کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کے لیے ڈان سے بات کروں''؟

''میں ڈان سے بات کر چکا ہوں''۔ سولوزو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس تجارت میں حصہ دار بننے کو تیار نہیں ہے۔ میں ڈان کے بغیر بھی یہ کام کر سکتا ہوں لیکن سرپرستی کے لیے مجھے ایک طاقت ور آدمی چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ ڈان سے اختلاف کی وجہ سے تم ہمارا ساتھ دے سکتے ہو''۔

''اگر پیش کش دلکش ہو تو''۔

اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے سولوزو کسی نتیجے پر پہنچتا ہوا محسوس ہوا۔ بولا۔ ''ٹھیک ہے، تم میری پیش کش پر غور کر لو۔ کچھ دن بعد ہم پھر بات کریں گے''۔ اس نے اٹھتے ہوئے لوکا کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن لوکا نے اسے نظر انداز کر دیا۔ جیسے اس نے دیکھا

ہی نہ ہو اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں سے لگا لی۔ اسی لمحے بار کاؤنٹر کے پیچھے برونو کے ہاتھ میں جادوئی انداز میں لائٹر آ گیا۔ اس نے لائٹر آگے کر کے سگریٹ جلانے جیسا عمل کیا اور اچانک لائٹر نیچے گرا کر لوکا کا دایاں ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

لوکا کے جسم میں فوراً حرکت ہوئی۔ اس نے اسٹول سے اٹھ کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ اسی وقت سولوزو نے اس دوسری کلائی جکڑ لی۔ لوکا ان دونوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا لیکن اسی وقت ایک تیسرے آدمی نے کمرے میں آ کر ایک ریشمی ڈوری کا پھندا اس کے گلے میں ڈال دیا اور دھیرے دھیرے یہ پھندا کسنے لگا۔ لوکا کا دم گھٹنے لگا۔ چہرہ سیاہ پڑتا گیا۔ جسمانی قوت سلب ہونے لگی۔ اس کے پیروں کے نیچے اچانک فرش گیلا ہو گیا۔ اس کے ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔۔۔اس کا جسم اکڑ کر بے جان ہو گیا۔ برونو اور سولوزو نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے۔ ڈوری گردن کا گوشت کاٹ کر اندر پیوست ہو گئی تھی۔ تیسرے شخص نے ایک خاص جھٹکا دے کر ڈوری کو الٹ کر لیا۔ لوکا کی آنکھیں باہر آ گئی تھیں اور وہ مر چکا تھا۔

''میں نہیں چاہتا کہ ابھی کسی کو اس کی بھنک بھی ملے''۔ سولوزو نے برونو ٹاٹاگلیا سے کہا اور باہر نکل گیا۔

آٹھ

ڈان پر حملہ ہونے کے دوسرے دن خاندان کا ہر اہم رکن مصروف تھا۔ مائیکل فون سنبھالے سونی کو پیغامات ارسال کر رہا تھا۔ ٹام ہیگن کسی ایسے شخص کی تلاش کر رہا تھا جس سے دونوں فریق مطمئن ہوں تاکہ سولوزو سے بات چیت کی جا سکے۔ سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان کے اہم افراد نہ جانے کہاں روپوش ہو گئے تھے۔ شاید انھیں معلوم ہو گیا تھا کہ کلے مین زا اور ٹے سیو کے سپاہی شہر کے چپے چپے میں ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ سونی بھی جانتا تھا وہ احتیاطاً ایسا ہی کریں گے۔

کلے مین زا اس دن پالی گاٹو کو ختم کرنے میں مصروف رہا اور ٹے سیو لوکا براسی کی تلاش میں۔ لوکا کے بارے میں یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ ڈان پر حملے سے ایک دن پہلے سے گھر سے غائب تھا سونی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ لوکا نے غداری کر دی ہے یا اچانک دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے۔

ماما شہر میں ہی خاندان کے دوستوں کے پاس تھی تاکہ اسپتال کے قریب رہ سکے۔ داماد کارلو ریجی نے اپنی خدمات کی پیش کش کی تھی لیکن اس سے کہہ دیا گیا کہ وہ ڈان کے ذریعے سونپے گئے کاروبار کو سنبھالے رہے۔ اس کی بیوی کونی باپ کی دیکھ بھال کے لیے اپنی ماں کے ساتھ شہر میں ہی تھی۔

فریڈی کو حالانکہ گھر لے آیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک نشہ آور ادویات کے اثر میں تھا۔ اس جیسے طاقت ور آدمی کی یہ حالت دیکھ کر مائیکل کو حیرت تھی۔

شام کے وقت جانی فونٹین کا فون آیا۔ وہ ڈان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے ہوائی

جہاز سے فوراً آنا چاہتا تھا لیکن سونی نے اسے منع کر دیا کہ ڈان کو گھر لانے کے بعد اسے مطلع کر دیا جائے گا۔ تب وہ دیکھنے آ سکتا ہے۔ اسے سمجھایا گیا کہ اس وقت آنے سے بلا وجہ بدنام ہو جائے گا۔

شام ڈھلے باورچی خانے کے فون پر کے ایڈمس نے مائیکل سے رابطہ قائم کر کے پوچھا۔ ''تمہارے والد کیسے ہیں''؟

اس کے کھنچے کھنچے اور مصنوعی لہجے سے مائیکل نے اندازہ لگایا کہ اخبارات کے ذریعے اس کے والد کو ایک بڑے مجرم کی حیثیت میں پیش کیا گیا تھا۔ شاید اس پر کے حیران ہو گی۔ اس نے جواب میں کہا۔ ''وہ ٹھیک ہو جائیں گے''۔

''تم انھیں اسپتال دیکھنے جاؤ تو کیا میں بھی تمہارے ساتھ چل سکتی ہوں''۔ کے ایڈمس نے پوچھا۔

مائیکل جانتا تھا کہ خاندان سے قربت حاصل کرنے کے لیے وہ ایسا کرنا چاہتی ہے لیکن جواب میں وہ ہنستے ہوئے بولا۔ ''اگر اخبار والوں کو تمہارا نام پتہ چل گیا تو ڈیلی نیوز[1] کے تیسرے صفحے پر تمہاری فوٹو اس سرخی کے ساتھ چھپے گی کہ خالص امریکی خاندان کی لڑکی مافیا کے بڑے باس کے لڑکے کے ساتھ، تو تمہارے والدین کو کیسا لگے گا''۔

''میرے والدین ڈیلی نیوز نہیں پڑھتے ہیں''۔ کے ایڈمس نے خشک لہجے میں کہا اور پھر طویل خاموشی کے بعد پوچھ بیٹھی۔ ''تم ٹھیک ہو نا مائیکل۔ تمھیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے''؟

''مجھے کارلیون خاندان کا نامرد سمجھا جاتا ہے''۔ مائیکل ہنسا۔ ''اس لیے میرے پیچھے کوئی نہیں پڑے گا۔ ویسے بھی اب یہ کہانی ختم ہو چکی ہے۔ جو کچھ ہوا وہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ گھبراؤ مت۔ ملنے پر میں سب کچھ سمجھا دوں گا''۔

''لیکن ملو گے کب''؟

''آج رات ہی۔ تمہارے ساتھ ہوٹل میں ڈنر لینے کے بعد ڈیڈ کو دیکھنے اسپتال جاؤں گا لیکن یہ کسی سے کہنا مت۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پریس والوں کو اس بات کا پتہ لگے

---

[1] ڈیلی نیوز سنسنی خیز خبروں کی اشاعت کے لیے مشہور اخبار ہے۔

اور تمہارے والدین کو شرمندگی کا احساس ہو"۔

"آل رائٹ، میں تمہارا انتظار کروں گی۔ کیا میں کرسمس پر تمہیں دینے کے لیے کوئی تحفہ خرید لوں"؟

"نہیں، صرف تیار ملنا"۔

"میں تیار رہوں گی۔ آئی لو یو"۔ کے نے پوچھا" کیا تم بھی ایسا کہہ سکتے ہو"؟

"نہیں"۔ باورچی خانے میں بیٹھے کلے مین زا کے چار قوی لوگوں پر نظر ڈالتے ہوئے مائیکل نے کہا۔" آج رات کو۔۔۔۔ او کے"۔

"او کے"۔ کہہ کر اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

اسی وقت کلے مین زا آ پہنچا اور وہ سب پھر سے آفس میں جمع ہو گئے۔

"کام ہوا"؟ سونی نے پوچھا۔

"ہاں، اب وہ کسی کو دکھائی نہیں دے گا"۔ کلے مین زا نے جواب دیا۔

مائیکل کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ بات پالی گاٹو کے بارے میں تھی، جسے کلے مین زا نے مار ڈالا تھا۔

"سولوزو کی کوئی خبر ملی"؟ سونی نے ہیگن سے پوچھا۔

ہیگن سر ہلاتے ہوئے بولا۔" اب وہ معاہدے کے سلسلے میں سرد مہری برت رہا ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بنا پر اب اسے اس کی جلدی نہیں ہے یا پھر ممکن ہے وہ ہمارے آدمیوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن اب اس کے پاس معاہدے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ڈان کے زندہ بچ جانے سے اس نے ایک اچھا موقع کھو دیا ہے"۔

"وہ بہت چالاک آدمی ہے"۔ سونی نے کہا۔" ہمارے خاندان کے آج تک کے دشمنوں میں سب سے زیادہ مکار۔ وہ سمجھ گیا ہو گا کہ ڈان کے صحت یاب ہونے تک ہم وقت گزارنا چاہتے ہیں"۔

"پھر بھی صورت حال پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے معاہدہ کرنا ہی پڑے گا۔ کل میں کچھ ضروری انتظام کر دوں گا"۔

دروازے پر دستک دے کر ایک آدمی نے اندر آ کر اطلاع دی۔" ابھی ابھی ریڈیو

پر خبر آئی ہے کہ پولیس کار میں پڑی ہوئی پالی گاٹو کی لاش ملی ہے"۔
"تم اس کی فکر مت کرو"۔ کلے مین زا نے لاپرواہی سے کہہ دیا۔ آنے والے نے حیرت سے اپنے کیپورزائم کی طرف دیکھا اور واپس چلا گیا۔ اس مداخلت کو بے معنی سمجھتے ہوئے سونی نے ہیگن سے پوچھا۔"ڈان کی حالت اب کیسی ہے"؟
"پہلے سے اچھی ہے"۔ ہیگن نے کہا۔"لیکن ابھی اور دو دن تک بات چیت کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ تمہاری ماں اور کونی کا بیشتر وقت اسپتال میں انھیں کے پاس گزرتا ہے۔ پورے اسپتال میں پولیس کا سخت پہرہ ہے۔ احتیاطاً ٹے سیو کے آدمی بھی آس پاس رہتے ہیں۔ ڈان کے صحت یاب ہو کر لوٹنے تک ہمیں سولوزو کو بات چیت میں الجھائے رکھنا ہے تاکہ وہ کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرسکے۔ اس کے بعد ڈان جیسا کہیں گے ہم ویسا ہی کریں گے"۔
"تب تک کے لیے میں کلے مین زا اور ٹے سیو کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے۔ سونی تلخ لہجے میں بولا۔"قسمت سے اگر وہ ہاتھ آ گیا تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا"۔
"تمھاری ایسی تقدیر نہیں ہے"۔ ہیگن بولا۔"سولوزو جانتا ہے کہ اگر بات چیت ہوگی تو اب اسے ہمارے بہت سی باتوں کو ماننا پڑے گا۔ لہٰذا فی الحال وہ سامنے آنے والا نہیں ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ مکار نیویارک سے دوسرے خاندانوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا"۔
"وہ لوگ اسے حمایت کیوں دیں گے"؟ سونی نے پوچھا۔
جنگ روکنے کے لیے"۔ ہیگن نے سکون سے کہا۔" کیونکہ اس میں سب کا نقصان ہے۔ سرکاری مشینری اور اخبار بھی اس موضوع پر خاموش نہیں رہتے ہیں۔ دوم وہ ان خاندانوں کو نارکوٹکس کی تجارت میں موٹی آمدنی کا لالچ بھی دے سکتا ہے اور بھوکے ہونے کے سبب ان خاندانوں کو پیسے کی ضرورت ہے۔ جب کہ کاریون خاندان کے پاس جوئے کا کاروبار ہے جو خاصا منافع بخش ہے۔ اس طرح ہم خود بھی سوچ سکتے ہیں کہ زندہ سولوزو ان کے لیے جہاں دولت کے انبار لگا سکتا ہے وہیں مرنے کے بعد وہ انھیں کئی دشواریوں میں پھنسا جائے گا"۔

"مجھے ان کی رتی برابر پرواہ نہیں ہے"۔ سونی کا چہرہ غصے سے تمتما گیا۔ "اگر انھوں نے اس میں دخل دیا تو انجام بھی خود ہی بھگتیں گے"۔

کلے مین زا اور ٹے سیو تو بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئے۔ لیکن ہیگن سکون سے بولا۔ "سونی مارکاٹ اور خون خرابہ اچھی چیزیں نہیں ہیں۔ سارا معاملہ تجارتی ہے۔ تم اسے شخصی مت سمجھو۔ یہ میرے خیالات نہیں تمھارے والد کے خیالات ہیں۔ ہاں اگر ڈان بھی ٹھیک ہونے کے بعد یہی کہتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو سولوزو کو ہمارے ہاتھ سے بچا سکے۔ اس وقت سوجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے، تاکہ دوسرے خاندانوں کو اپنے خلاف جانے سے روکا جا سکے"۔

"میں سب سمجھتا ہوں"۔ سونی نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر ٹے سیو سے پوچھا۔ "لوکا کا کچھ پتہ چلا"؟

"نہیں"۔ ٹے سیو نے انکار میں سر ہلایا۔ "لگتا ہے وہ سولوزو کے ہتھے چڑھ گیا ہے"۔

"مجھ سے ملاقات کے وقت سولوزو لوکا کے لیے فکر مند نہیں تھا"۔ ہیگن پرسکون لہجے میں بولا۔ "اس لیے مجھے بھی لگتا ہے کہ لوکا کو کسی نہ کسی طرح ہم سے الٹ کر دیا گیا ہے"۔

"مجھے صرف اس بات کا ڈر ہے کہ لوکا ہمارے خلاف ہی ہتھیار نہ اٹھا لے"۔ سونی نے شک ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔ "تمھارا کیا خیال ہے ٹے سیو اور کلے مین زا"؟

"بظاہر پالی کی مثال سامنے رکھیں تو کسی امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا"۔ کلے مین زا دھیرے سے بولا۔ "لیکن لوکا براسی ایک عجیب آدمی تھا جسے خدا پر یقین نہیں تھا۔ وہ شیطان سے بھی نہیں ڈرتا تھا لیکن وہ اپنے گاڈ فادر سے ڈرتا تھا۔ سولوزو چاہے جتنا چالاک اور مکار کیوں نہ ہو وہ لوکا کو اس کے گاڈ فادر سے الگ نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں تو لوکا براسی شہر سے باہر کہیں گیا ہے اور جلد ہی ہم سے رابطہ قائم کرے گا"۔

سونی نے ٹے سیو کے خیالات جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

"کوئی بھی آدمی غداری کر سکتا ہے"۔ ٹے سیو بولا۔ "لوکا بہت تنک مزاج تھا۔ ممکن ہے کسی بات پر ڈان سے ناراض ہو گیا ہو اور سولوزو نے اسے کوئی ایسا لالچ دیا ہو جس میں وہ الجھ کر رہ گیا ہو"۔

''پالی گاٹو کی خبر سن کر سولوزو پر کیا ردعمل ہوگا''؟ سونی نے سب موجود لوگوں سے پوچھا۔

وہ سمجھ جائے گا کہ کاریلون خاندان بے وقوف نہیں ہے''۔ کلے مین زا نے اپنی رائے دی۔ ''اسے احساس ہوگا کہ کل کی کامیابی اسے خوش قسمتی سے ہی مل گئی تھی''۔

''یہ قسمت سے نہیں بلکہ ہفتوں کی سوچی سمجھی حکمت عملی کا نتیجہ تھا''۔ سونی کا لہجہ حسب معمول تلخ تھا۔ ''انھوں نے ڈان کے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لیا ہوگا پھر پالی گاٹو اور شاید لوکا کو بھی خرید لیا ہوا۔ ان کی بدقسمتی تھی کہ ان کے غنڈے کا نشانہ صحیح نہیں ثابت ہو سکا۔ اگر وہ لوگ ڈان کا قتل کر دیتے تو سولوزو جیت جاتا اور میں اسے معاہدہ کرنے کو مجبور ہو جاتا۔ لیکن اب نہیں اور صرف اسے خوش قسمتی نہ سمجھو، وہ بہت ہوشیار اور چالاک ہے''۔

ٹے سیو کے خیال سے پالی گاٹو کے قتل کا سولوزو پر رتی برابر بھی اثر پڑنے والا نہیں تھا لیکن اس نے اپنے اس خیال کا اظہار نہیں کیا۔

مائیکل گفتگو کے اس دور کا محض سامع تھا لیکن اب وہ خاموش نہیں رہ سکا، بولا۔ ''میں جانتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں اناڑی ہوں لیکن سولوزو کے بارے میں اب تک کہی گئی باتوں اور اچانک اس کے غائب ہو جانے سے کہتا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ترپ کا اکا ہے اور وہ اسے استعمال کرنے کا مناسب موقع تلاش کر رہا ہے''۔

''میرے خیال میں وہ ترپ کا اکا لوکا براسی ہو سکتا ہے''۔ سونی بے دلی سے بولا۔ ''دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سولوزو کو ہمارے خلاف نیویارک کے خاندانوں کی حمایت حاصل ہوگئی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے ٹام''؟

''لگتا تو ایسا ہی ہے''۔ ہیگن نے کہا۔ ''لیکن اس قسم کی مخالفت کا مقابلہ ہم تمہارے والد کے بغیر نہیں کر سکتے۔ ان کے اپنے سیاسی روابط اور تعلقات ہیں، جنھیں ضرورت پڑنے پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور موجودہ صورت حال میں وہی ہمارے سب سے بڑے ہتھیار ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سیاسی روابط کی ضرورت ہر وقت ہر خاندان کو رہتی ہے''۔

''سولوزو اس میدان میں پھٹک بھی نہیں سکتا''۔ کلے مین زا نے کہا۔ ''ہمارے

آدمی چپے چپے پر تعینات ہیں"۔

"اسپتال کی حفاظت کا انتظام کیسا ہے"؟ سونی کچھ غور کرتے ہوئے ٹے سیو کی طرف دیکھا۔ "تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں نا"۔

"اسپتال کے باہر اور اندر میرے آدمی چوبیسوں گھنٹے موجود رہتے ہیں"۔ ٹے سیو نے اعتماد سے کہا۔ "اس کے علاوہ وہاں پولیس کا بھی بہت سخت انتظام ہے۔ دروازے پر بیٹھے جاسوس ڈان کی باتیں کرنے لائق حالت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اگر وہ ترک ڈان کو زہر دے کر مارنا چاہے گا تو ایسا بھی نہیں کر پائے گا۔ کیونکہ ڈان کو صرف نلکی کے ذریعے غذا دی جا رہی ہے"۔

"میرا خیال ہے وہ لوگ مجھ پر ہاتھ نہیں ڈالیں گے"۔ سونی کرسی کی پشت پر آ کر بولا۔ کیونکہ انھیں اس کے ساتھ کاروبار کرنا ہے۔ لیکن وہ مائیکل پر اس خیال سے ہاتھ ڈال سکتے ہیں کہ اغوا کر کے ہم پر اپنی بات منوانے کے لیے دباؤ ڈال سکیں"۔

مائیکل نے سوچا، اس کا مطلب ہے آج وہ کے سے ملاقات نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ سونی اسے گھر سے باہر نہیں جانے دے گا لیکن اسی وقت ہیگن بولا۔ "نہیں مائیکل کا اغوا تو وہ پہلے بھی کر سکتے تھے لیکن سب جانتے ہیں کہ خاندان سے کاروبار سے دور وہ ایک سیدھا سادہ آدمی ہے۔ اگر سولوزو نے مائیکل پر ہاتھ ڈالنے کی حماقت کی تو ٹاٹا گلیا خاندان بھی اس کے خلاف ہو جائے گا۔ میرے خیال سے کل سبھی خاندانوں کے نمائندے ہمارے پاس آ کر سولوزو کی تجویز ماننے کی سفارش کریں گے۔ بس غالباً یہی سولوزو کا ترپ کا اکا ہے"۔

مائیکل راحت سی محسوس کرتے ہوئے بولا۔ "میں آج رات شہر جاؤں گا"۔

"کیوں"؟ سونی نے فوراً پوچھا۔

"اسپتال میں ڈیڈ کو دیکھنا چاہتا ہوں، ساتھ ہی ماں اور کونی سے ملنا چاہتا ہوں اور کچھ دوسرے کام بھی ہیں"۔ مائیکل نے جواب دیا۔ وہ بھی ڈان کی طرح اپنا اصل مقصد ظاہر نہیں کرتا تھا۔

اچانک باورچی خانے میں شور سا ہوا۔ کلے مین زا سبب جاننے کے لیے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لوٹا تو اس کے ہاتھ میں لوکا براسی کی بلٹ پروف جیکٹ تھی جس میں مری ہوئی

ایک بڑی مچھلی لپٹی ہوئی تھی۔
کلے مین زا خشک لہجے میں بولا۔"سولوزو کو اپنے جاسوس پالی گاٹو کے قتل کی خبر مل چکی ہے"۔
"اور ہمیں لوکا براسی کی خبر مل گئی ہے"۔ ٹے سیو نے بھی اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔
سونی نے سگار سلگا کر وہسکی کا ایک بڑا گھونٹ لیا۔ اسی بیچ مائیکل پوچھ بیٹھا۔"اس مچھلی کا کیا مطلب ہے"؟
"اس کا مطلب ہے کہ لوکا براسی سمندر میں پڑا سو رہا ہے"۔
کانسی گلیوری ہیگن نے جواب دیا۔"یہ ایک قدیم سسلوی طرز کا پیغام ہے"۔

نو

(۱)

مائیکل کارلیون اس رات شہر پہنچا تو اداس تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف خاندانی مسائل میں الجھ رہا ہے۔ اسے فون سنبھالنا پڑا تھا۔ ہر طرح کی راز کی باتیں اس کے سامنے ہو رہی تھیں۔ اس کی رائے لی گئی تھی۔ کے سے ملنے کے لیے جاتے وقت بھی اس کے ذہن میں یہی سب کچھ چل رہا تھا۔ اس نے کے کو کبھی اپنے خاندان کے کاروبار کے بارے میں نہیں بتایا تھا اور نہ اب بتانا چاہتا تھا۔ یہ ایک الگ بات تھی کہ خاندان پر آئی اس مشکل کی گھڑی میں وہ بھی اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے والد کی پوری پوری مدد کرنے پر مجبور تھا۔ ویسے وہ شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کا قایل تھا لیکن موجودہ صورت حال بالکل اس کے برعکس تھی۔

اسی ادھیڑ بن میں پھنسے مائیکل کو کلے مین زا کے دو آدمیوں نے یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ کسی نے ان کا تعاقب نہیں کیا تھا، اسے کے کے ہوٹل کے پاس کے موڑ پر کار سے اتار دیا تھا۔

کے ہوٹل کی لابی میں اس کی منتظر تھی۔

شراب اور ڈنر کے بعد کے نے پوچھا۔ "اپنے والد کو دیکھنے کب جاؤ گے"؟

"ملنے کا وقت تو ساڑھے آٹھ بجے تک ہوتا ہے"۔ مائیکل نے کلائی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں ابھی ان کے پاس جاؤں گا۔ پرائیویٹ کمرہ ہونے کی وجہ سے مجھے اندر جانے سے

کوئی نہیں روکے گا"۔

"تمہارے والد کی اس حالت پر مجھے افسوس ہوتا ہے"۔ کے نرمی سے بول رہی تھی۔ "شادی کے وقت وہ کتنے اچھے آدمی لگ رہے تھے۔ اخبار والوں نے ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں بیشتر باتیں جھوٹ ہیں، مجھے تو ان پر یقین نہیں آتا"۔

"میں بھی یقین نہیں کرتا"۔ مائیکل نے کہا۔ حالانکہ وہ اپنی محبوبہ سے کچھ چھپاتا نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ابھی اس خاندان سے باہر کی تھی اس لیے یہ سب چھپانا ضروری تھا۔

"اخبار والوں نے جس خوف ناک جنگ کا امکان ظاہر کیا ہے، کیا تم اس میں حصہ لوگے"؟ کے نے پوچھا۔

مائیکل مسکرایا اور جیکٹ کے بٹن کھول کر دکھاتے ہوئے بولا "دیکھو میں پستول تک نہیں رکھتا"۔

کے ہنس کر رہ گئی۔

دیر ہو رہی تھی۔ مائیکل کے کو اس کے کمرے میں لے آیا۔ کے نے ڈرنک تیار کیے۔ ایک گلاس مائیکل کو دیا اور دوسرا خود لے کر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔ شراب کی چسکیوں کے درمیان پیار بھری باتوں نے انہیں مشتعل کر دیا اور وہ دونوں لپٹ کر بستر میں گھس گئے۔

جنسی تسکین کے بعد مائیکل بڑبڑاتے ہوئے اٹھا۔ "اوہ، دس بجنے والے ہیں۔ اب مجھے اسپتال جانا چاہیے۔ وہ باتھ روم میں گیا اور کنگھی کرنے کے بعد باہر نکلنے لگا تو کے اس سے چپکتی ہوئی بولی۔ "ہماری شادی کب ہوگی"؟

"جب تم چاہو گی"۔ مائیکل نے جواب دیا۔ "بس میرے خاندان کا یہ جھگڑا ختم ہو اور ڈیڈ ٹھیک ہو جائیں۔ اس بیچ اچھا یہ ہوگا کہ تم اپنے ماں باپ سے کھل کر باتیں کر لو اور انہیں سمجھا دو"۔

"کیا سمجھا دوں"؟

"یہی کہ تم ایک خوب صورت اور بہادر اطالوی لڑکے پر دل و جان سے فدا ہو گئی ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ لڑکے نے ڈارٹ ماؤتھ کالج میں سب سے زیادہ نمبر

حاصل کیے۔ دوران جنگ اسے 'اسپیشل سروس کراس' اور 'پرپل ہارٹ'[1] کے تمغوں سے سرفراز کیا گیا۔ لڑکا ایمان دار اور محنتی ہے لیکن اس کا باپ مافیا کا چیف ہے، جسے بڑے آدمیوں کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سرکاری افسروں کو رشوت دینی پڑتی ہے اور اپنے کام کی وجہ سے اپنے جسم پر گولیاں کھانی پڑتی ہیں۔ لیکن ان باتوں سے اس ایمان دار لڑکے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رہیں گی نا یہ ساری باتیں''؟

کے دروازے کا سہارا لیتے ہوئے بولی۔ ''کیا وہ سچ مچ لوگوں کا قتل کرتے ہیں''؟

''اس سلسلے میں نہ تو مجھے صحیح اطلاع ہے نہ ہی شاید کسی اور کو ہے لیکن اگر یہ سچ ہے تو مجھے کوئی حیرت نہ ہوگی''۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا تو کے نے پوچھا۔ ''دوبارہ کب ملاقات ہوگی''؟

''میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے گھر جا کر ان سب باتوں پر غور کرو''۔ مائیکل نے اسے چومتے ہوئے کہا۔ ''میں کسی بھی طرح تمہیں اس جھمیلے میں پھنسانے کے حق میں نہیں ہوں۔ کرسمس کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد کالج ٹاؤن میں تو ملاقات ہوگی۔ اس کے''؟

''او کے''۔ اس نے کہا اور باہر جاتے ہوئے مائیکل کو دیکھتی رہی۔ اسے آج سے پہلے اس پر اتنا شدید پیار نہ آیا تھا۔ اور اگر اس وقت مائیکل کی محبت میں دیوانی کے سے کوئی یہ بتا دیتا کہ اب وہ تین سال تک مائیکل سے نہیں مل پائے گی تو وہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر پاتی۔

(۴)

فرینچ ہاسپٹل کے سامنے ٹیکسی سے اترنے کے بعد سنسان سڑک دیکھ کر مائیکل کو حیرت ہوئی۔ اسپتال کی لابی بھی سنسان تھی تو اس کی حیرت میں اضافہ ہوا۔ کلے مین زا اور ٹے سیو کے آدمی نہ جانے کہاں مر گئے تھے؟

ساڑھے دس بج رہے تھے اور سب ملاقاتی جا چکے تھے۔ یہ دیکھ کر مائیکل محتاط اور

---

[1] فوجی اعزازات

قدرے فکر مند ہو گیا۔ انفارمیشن کلرک کے پاس رکے بغیر وہ سیدھا اپنے والد کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ چوتھے وارڈ پر بیٹھی نرس کی ڈیسک کے پاس سے گزر کر اپنے والد کے کمرے تک پہنچنے پر بھی اسے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ ٹے سیو اور کلے مین زا کے آدمی یہاں بھی نہیں تھے اور کمرے کے باہر اور اندر موجود رہنے والے دونوں جاسوس بھی نہ جانے کہاں تھے۔ دروازہ کھلا تھا۔ مائیکل مشکوک سا اندر داخل ہوا۔ کھڑکی کے شیشے سے گزر کر دسمبر کا پورا چاند اس کے والد کے احساس سے عاری چہرے کو روشن کر رہا تھا۔ اس کے والد کی سانس رک رک کر چل رہی تھی۔ جسم پر جگہ جگہ نلکیاں لگی ہوئی تھیں۔ اپنے والد کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد مائیکل باہر نکلا اور سیدھا نرس کے پاس جا کر اپنا تعارف دینے کے بعد پوچھا۔ ''میرے والد کی حفاظت کے لیے تعینات دونوں جاسوس کہاں چلے گئے''؟

''تمہارے والد کے پاس بہت لوگ ملنے آتے ہیں، جس سے اسپتال کے کام کاج میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے'' نوجوان نرس نے جواب دیا۔ ''دس منٹ پہلے پولیس آئی تھی اور سب کو چلتا کر گئی۔ اس کے پانچ منٹ بعد جاسوسوں کو بھی ہیڈ کوارٹر واپس بلا لیا گیا تھا۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ میں یہاں پر مستعدی سے پہرا دے رہی ہوں۔ اس لیے ان کے کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے تا کہ معمولی سی آہٹ بھی سنائی دے سکے''۔

''تھینک یو''۔ مائیکل نے کہا اور کچھ دیر اپنے والد کے پاس بیٹھنے کی اجازت لے کر کمرے میں آ گیا۔ وہاں پلنگ کے پاس رکھے فون سے اسپتال کے آپریٹر کے توسط سے لانگ بیچ پر رابطہ قائم کیا۔ سونی کی آواز سنائی دیتے ہی اس نے دھیمی آواز میں اسے اس صورت حال کی اطلاع دی۔

''تو یہ ہے سولوزو کا ترپ کا اکا''۔ سونی سب کچھ سننے کے بعد بولا۔

''ہاں''۔ مائیکل نے کہا۔ ''لگتا ہے اس حرامی سولوزو نے نیو یارک کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو خرید کر یہاں کے سب آدمیوں کو چلتا کر دیا ہے''۔

''تم گھبراؤ مت لڑکے''۔ سونی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''ڈیڈ کے کمرے کو اندر سے لاک کر کے وہیں بیٹھنا، میں پندرہ منٹ کے اندر وہاں اور آدمی بھیج رہا ہوں''۔

"ٹھیک ہے"۔ مائیکل کو پہلی بار اپنے والد کے دشمنوں پر غصہ آیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے سونی کی ہدایات کے برعکس اپنی قوت فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے گھنٹی بجا کر نرس کو اندر بلایا اور بولا۔ "تم گھبرانا مت۔ میں اپنے والد کو فوراً کسی دوسرے کمرے یا وارڈ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ کیا تم سب نلکیوں کو نکال سکتی ہو؟ تاکہ پلنگ کو آسانی سے لے جایا جاسکے"۔

"لیکن اس کے لیے تو ہمیں ڈاکٹر سے اجازت لینی ہوگی"۔ نرس نے اعتراض کیا۔

"تم نے میرے والد کے بارے میں اخباروں میں ضرور پڑھا ہوگا"۔ مائیکل جلدی سے بولا۔ "دیکھ ہی رہی ہو کہ اس وقت ان کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ ان کا قتل کرنے کے لیے آنے والے ہیں۔ اس لیے میری بات مانیے اور میری مدد کیجیے"۔

"ٹھیک ہے"۔ نرس نے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن نلکیاں نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹینڈ کو بھی پلنگ کے ساتھ لے جایا جاسکتا ہے"۔

"تمھارے پاس کوئی خالی کمرہ ہے"؟

"ہاں اسی ہال کے آخر میں ہے"۔

کچھ منٹ میں ہی ڈان کا پلنگ دوسرے کمرے میں پہنچا دیا گیا تو مائیکل نے نرس سے کہا۔ "جب تک مدد آئے تم یہیں رہنا۔ اگر باہر جاؤ گی تو ممکن ہے تمھیں بھی نقصان پہنچا دیا جائے"۔

"مائیکل یہ تم ہو کیا"؟ اچانک ڈان کی تھکی ہوئی لیکن سخت آواز ابھری۔ "کیا ہو گیا، یہ سب کیا ہے"؟

"ہاں میں مائیکل ہی ہوں"۔ مائیکل پلنگ کے اوپر جھک کر اپنے والد کے ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "آپ گھبرائیے نہیں۔ بس خاموشی سے لیٹے رہیے۔ اگر کوئی آپ کا نام لے تو بھی خاموش رہیے گا۔ کچھ لوگ آپ کا قتل کرنا چاہتے ہیں، لیکن آپ گھبرائیں نہیں، میں یہیں ہوں"۔

ڈان کاریون اپنے پورے ہوش وحواس میں نہیں تھا۔ کل کا حادثہ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔ لیکن ناقابلِ برداشت درد کے باوجود بھی وہ مسکرایا اور طاقت کو جمع کر کے بڑی مشکل سے کہہ پایا۔ ''میں اب کیوں ڈروں گا؟ مجھے مارنے کے لیے تو تب سے عجیب عجیب لوگ آتے رہے ہیں جب کہ میں صرف بارہ سال کا تھا''۔

پڑیں گی جنھیں تم سننا نہیں چاہو گے"۔

"میں سن لوں گا"۔مائیکل نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں"۔اگر میں نے تمھیں اس میں شامل ہونے دیا تو ڈیڈ مجھ پر بے حد ناراض ہوں گے"۔

"یو باسٹرڈ"۔مائیکل چیخا۔"وہ میرے بھی باپ ہیں۔کیا میں ان کی مدد نہ کروں؟ مجھے باہر جا کر لوگوں کو شوٹ نہیں کرنا ہے لیکن میں دوسری طرح کی مدد تو کر سکتا ہوں۔شاید تم بھول گئے ہو کہ جنگ عظیم میں میں بحریہ میں تھا جہاں میں نے لاتعداد جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور خود بھی زخمی ہوا تھا یا تم سمجھتے ہو کہ خون خرابہ دیکھ کر میں بے ہوش ہو جاؤں گا"۔

"ٹھیک ہے، تو پھر تم یہیں رہ کر فون اٹینڈ کرو"۔سونی نے مسکرا کر کہا۔پھر ٹے سیو سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔"ابھی ابھی جو فون آیا تھا اس سے مجھے ضروری اطلاع مل گئی ہے"۔پھر وہ مائیکل کے جانب مڑا۔"مائیک آج تمھارا امتحان ہے۔حقیقی دھوکے باز کا پتہ مجھے چل گیا ہے لیکن اس سے پہلے میرا شک کلے مین زا اور پالی گاٹو پر تھا۔کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان دونوں مین غدار کون ہے"؟

مائیکل نہایت احتیاط سے سوچنے لگا۔کلے مین زا کارلیون خاندان کے کیپوروزائم جیسے اہم اور مقتدر عہدے پر فائز تھا۔ڈان کا بیس سالہ پرانا گہرا دوست تھا اور ڈان کے طفیل آج لاکھوں میں کھیل رہا تھا۔تو کیا اور دولت کے لالچ میں یا اور طاقت حاصل کرنے کے لیے یا کسی توہین کا بدلہ لینے کے لیے اسی نے ۔۔۔۔لیکن کلے مین زا سے غداری کی امید ۔۔۔۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔لیکن دوسری طرف یہ بھی تلخ حقیقت تھی کہ سولوزو کارلیون خاندان کے کسی اور ممبر کے مقابلے میں کلے مین زا کو ہی اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرے گا۔

مائیکل نے سوچا، پالی گاٹو ابھی دولت مند نہیں بنا تھا اور کسی اہم عہدے پر پہنچنے کے لیے بھی اسے کافی انتظار کرنا تھا۔ممکن ہے نوجوانی کے سبب اس نے دولت اور اقتدار کے کچھ خواب سنجو رکھے ہوں اور اسی لیے ۔۔۔لیکن نہیں۔پالی چھٹی جماعت میں اس کا ہم سبق رہ چکا تھا۔اس سے بھی غداری کی امید نہیں کرتا تھا۔اس لیے اس نے کہا کہ وہ ان دونوں میں سے

کسی غدار نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ بات اس نے صرف اس لیے کہی کیونکہ سونی بتا چکا تھا کہ اس کے پاس اس کا صحیح جواب ہے۔ ہاں اگران دو میں سے غدار چننا ہی ضروری ہوتا تو وہ پالی گاٹو کو غدار قرار دیتا۔

''ڈونٹ وری''۔ سونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجرم کلے مین زا نہیں پالی گاٹو ہے''۔

مائیکل نے محسوس کیا کہ سونی سے یہ بات سن کر ٹے سیو نے راحت کی سانس لی تھی۔ خود بھی کیپو رزائم ہونے کے ناطے اس کی ہمدردیاں کلے مین زا کے ساتھ تھیں۔ دوم موجودہ حالات میں اگر کلے مین زا جیسا اہم آدمی فریبی ثابت ہوتا تو حالات اور تشویش ناک ہو جانے والے تھے۔ ٹے سیو پوچھ بیٹھا۔ ''تو پھر کل میں اپنے آدمی واپس بھیج دوں''؟

''نہیں، پرسوں بھیجنا۔ میں پرسوں تک اس بات کو راز رکھنا چاہتا ہوں''۔ سونی نے کہا۔ ''اب تم باہر جا کر کلے مین زا سے اس فہرست کے بارے میں تبادلہ خیال کر لو۔ میں اپنے بھائی سے کچھ اور اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں''۔

ٹے سیو کے جانے کے بعد مائیکل نے پوچھا۔ ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ پالی نے اعتماد شکنی کی ہے''؟

ٹیلی فون کمپنی میں اپنے ایک آدمی سے میں نے پالی گاٹو اور کلے مین زا کے ٹیلی فون پر کی گئی کالوں کی باریکی سے جانچ کروائی۔ اس مہینے میں آج سمیت تینوں دن جب بھی پالی بیماری کے سبب چھٹی پر رہا ہے اسے ڈان کے دفتر کی عمارت کے سامنے کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کیا گیا۔ شاید یہ معلوم کرنے کے لیے کہ باڈی گارڈ کی حیثیت سے وہ خود آ رہا تھا یا اس کی جگہ پر کسی اور آدمی کو بھیجا جا رہا تھا''۔ سونی نے ایک طویل سانس لی اور کہا۔ ''خدا کا شکر ہے کہ دھوکے باز پالی ہے، کلے مین زا نہیں۔ کلے مین زا کی ابھی ہمیں بے حد ضرورت ہے''۔

''تو کیا اب جنگ لازمی ہے''؟ مائیکل نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

ٹام کے آنے کے بعد میرا یہی خیال ہے''۔ سونی کی آنکھوں میں سختی تھی۔ ''بشرطیکہ ڈان مجھے کوئی اور حکم نہ دیں''۔

''تو پھر ڈان کا حکم ملنے تک تم انتظار کیوں نہیں کرتے''۔

''اس لیے کہ ہمارے سامنے بندوقیں تنی ہوئی ہیں اور ہم لڑنے پر مجبور ہیں۔ اب تو مجھے یہ خوف ہے کہ وہ لوگ شاید ٹام کو چھوڑیں ہی نہیں۔ کیونکہ ٹام کو انھوں نے یہ سمجھ کر پکڑا تھا کہ ڈان مر چکے ہیں۔ اور انھیں امید تھی کہ ٹام ان کی تجویز کو ماننے کے لیے ہمیں آمادہ کرلے گا لیکن چونکہ ڈان زندہ ہیں، اس لیے اب وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا، بلکہ جنگ لازمی ہو چکی ہے۔ اس طرح ان بدلے ہوئے حالات میں ان کے پاس ٹام کا کوئی استعمال نہیں ہے۔ وہ اسے چھوڑ بھی سکتے ہیں اور قتل بھی کر سکتے ہیں''۔

''لیکن سولوزو نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم اس کے ساتھ سودے بازی کرلو گے''؟ مائیکل نے پرسکون لہجے میں پوچھا تو جواب میں سونی نے سولوزو کی ڈان سے ہوئی میٹنگ کی پوری تفصیل بتادی۔

''اگر انھوں نے ڈان کو مار ڈالا ہوتا تو تم کیا کرتے''؟ یکایک مائیکل نے دریافت کیا۔

سولوزو اور ٹاٹاگلیا خاندان کو تو میں مٹا ہی دیتا''۔ سونی نے عمومی لہجے میں کہا۔ ''چاہے ہمیں نیویارک کے پانچوں خاندانوں سے جنگ کرنی پڑتی اور بھلے ہی ہم اس جنگ میں بالکل تباہ ہو جاتے''۔

''لیکن ڈان ان حالات میں ایسا نہیں کرتے''۔

''میں جانتا ہوں کہ میں ان جیسا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن ڈان ہی نہیں کلے مین زا اور ٹے سیو کے علاوہ سولوزو بھی جانتا ہے کہ قہر برپا کرنے کی صلاحیت مجھ میں ہے۔ خاندان کی گزشتہ جنگ میں جب میں صرف انیس برس کا تھا تو میں نے ڈان کی حیرت انگیز مدد کی تھی۔ اس لیے میں اب بھی فکرمند نہیں ہوں۔ ہماری ساری قوت محفوظ ہے۔۔۔۔ کاش لوکا سے بھی رابطہ قائم ہو جاتا''۔

مائیکل نے تجسس کے ساتھ پوچھا۔ ''کیا لوکا حقیقت میں اتنا ہی طاقتور اور بھیانک ہے جتنا سمجھا جاتا ہے''؟

''وہ لاثانی ہے''۔ سونی نے کہا۔ ''میں اسے تینوں ٹاٹاگلیا کے تعاقب میں بھیجوں گا

اورسولوزوکوخودختم کروں گا"۔

مائیکل نے بڑی بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنے بڑے بھائی کی طرف دیکھا۔ اس کا بھائی کبھی کبھی بے رحم ہونے کے باوجود اچھا آدمی تھا لیکن اس کی باتیں کتنی عجیب اور بھیانک تھیں۔ وہ قتل کیے جانے والوں کی فہرست اس طرح بنارہا تھا جیسے کوئی رومن بادشاہ ہو۔ غنیمت تھا کہ ڈان زندہ تھا، ورنہ اسے بھی اس قتل و غارت گری میں حصہ لینا پڑتا۔ اب تو ڈان، سونی اور رلو کامل کر سب سنبھال لیں گے۔

اسی وقت ٹام کی بیوی کی چیخ سن کر انھوں نے دروازہ کھولا۔ باہر ٹام اپنی روتی بلکتی بیوی کو سہارا دیے کھڑا تھا۔ تھیریسا کو صوفے پر بٹھا کر ٹام دفتر میں داخل ہوا اور مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ مائیکل کو دیکھ کر وہ بولا۔"مائیکل تم آ گئے۔ بہت خوشی ہوئی تمھیں دیکھ کر"۔ اور مائیکل ٹام کے پرسکون لہجے کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ ڈان کی صحبت میں رہنے سے ٹان نے کافی اثر قبول کیا تھا۔ جس طرح سونی نے اور خود اس نے بھی ڈان سے بہت کچھ سیکھا تھا۔

پانچ

صبح کے چار بجے تھے لیکن سونی، مائیکل، ٹام ہیگن، کلے مین زا اور ٹے سیو ابھی تک دفتر میں بیٹھے غور و فکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ پالی گاٹو بھی باہر موجود تھا لیکن اسے اندازہ تک نہیں تھا کہ وہ ٹے سیو کے آدمیوں کی نگرانی میں ہے۔

سولوزو کی تجویز کے بارے میں ٹام سب کو بتا چکا تھا کہ کس طرح اسے اس یقین دہانی پر رہا کیا گیا تھا کہ وہ سونی کو فی الحال بدلہ لینے سے باز رکھے گا۔

سب کچھ سننے کے بعد سونی نے کہا۔ ''ہمیں منصوبے بنانے ہوں گے۔ ٹام تم اس فہرست کو دیکھ لو جو میں نے اور ٹے سیو نے بنائی ہے''۔

فہرست میں درج ناموں کو دیکھ کر ہیگن چونک پڑا۔ ''او مائی گاڈ. تم تو خوفناک انتقام کا منصوبہ بنا رہے ہو سونی۔ جب کہ ڈان کے نقطہ نظر سے یہ محض ایک تجارتی تنازعہ ہے۔ سارے جھگڑے کی جڑ سولوزو ہے۔ بس اسے ختم کر دو۔ سارا قصہ پاک۔ ٹاٹا گلیا کے پیچھے پڑنے کی کیا ضرورت ہے''؟

سونی نے سوالیہ نظروں سے اپنے دونوں کیپو رزائم کی طرف دیکھا۔ انھیں خاموش دیکھ کر اس نے کہا۔ ''ایک بات تو غیر متنازعہ طور پر طے کی جا سکتی ہے۔ مجھے اب یہاں پالی گاٹو کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے فہرست میں اس کا نام سب سے پہلے رکھ لو''۔

کلے مین زا نے سر کی ہلکی سی جنبش کے ساتھ اس خیال کی تائید کی۔

''لوکا کی کیا خبر ہے''؟ ہیگن نے پوچھا۔ ''سولوزو اس کے لیے بالکل لاپرواہ نظر آتا

ہے۔اسی سے مجھے فکر ہے کہ کہیں وہ بھی اس سے نہ مل گیا ہو۔اگر ایسا ہوا تو ہم واقعی مشکل میں پھنس جائیں گے۔اس لیے سب سے پہلے اس سے رابطہ ضروری ہے"۔

"میں نے رات بھر اس سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی"۔سونی نے کہا۔ "لیکن وہ ملا نہیں۔ہوسکتا ہے کسی لڑکی کو لے کر کہیں سویا پڑا ہو"۔

"نہیں"۔ہیگن نے کہا۔"وہ عورت کو ساتھ لے کر سونے کا عادی نہیں ہے۔وہ کام ختم کر کے سیدھے گھر پہنچتا ہے۔مائیک تم ہر پندرہ منٹ بعد اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش جاری رکھو"۔

مائیکل نے لوکا کا نمبر ڈائل کیا لیکن جواب نہ ملنے پر ریسیور رکھ دیا۔

"او کے ٹام"۔سونی بڑی بے صبری سے بولا۔"تم کانسی گلیوری ہو۔تمھیں بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے"۔

"سونی یہ سچ ہے کہ اپنے خاندان کی طاقت کے بل پر تم اس جنگ کو جیت سکتے ہو"۔ہیگن نے سونی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براہ راست کہا۔"تمھارے کلے مین زا اور ٹے سیو ہی ایک ہزار کو ٹھکانے لگا سکتے ہیں لیکن ایسی کسی بھی جنگ کے بعد مشرقی ساحل کے سارے خاندان کاریون خاندان کو الزام دے کر اس کے دشمن ہو جائیں گے اور یہ بات تمھارے والد بھی قبول نہیں کریں گے"۔

"اگر ہمارے والد کی موت ہو جاتی تو تم کیا مشورہ دیتے کانسی گلیوری"؟سونی نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم میرا مشورہ قبول نہیں کرو گے۔لیکن میں یہی مشورہ دوں گا۔کہ سولوزو کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اس کے کاروبار میں شامل ہو جاؤ اور پھر انتقام کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرو۔کیونکہ تمھارے والد کی موت کے بعد سیاسی روابط اور شخصی اثرات کے فقدان میں کاریون خاندان کی طاقت گھٹ کر نصف رہ جائے گی"۔

سونی کا چہرہ غصے میں سفید ہو گیا۔"تمھارے لیے یہ کہنا بہت آسان ہے کیونکہ انھوں نے تمھارے نہیں میرے باپ کا قتل کیا ہے"۔

ہیگن نے فخریہ لہجے میں کہا۔"تمھارے اور مائیکل کی طرح میں بھی ڈان کا بیٹا

ہوں ۔شاید تم سے اچھا بھی ۔لیکن میں نے جو مشورہ تمھیں دیا ہے وہ ایک کانسی گلیوری کا مشورہ ہے اور نجی طور پر میں بھی ان حرام زادوں کا خون پی جانا چاہتا ہوں“۔

ہیگن کے الفاظ میں سختی اور لہجے میں جذباتیت کی جھلک سے شرمندہ ہو کر سونی نے کہا۔”اوہ ٹام،میرا مطلب یہ نہیں تھا“۔پھر کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد بولا۔”او کے پاپا کا حکم ملنے تک ہم لوگ پرسکون اور مکمل طور پر محتاط رہیں گے۔ٹے سیو تم اپنے آدمیوں کو شہر میں ادھر ادھر پھیلا دو اور کلے مین زا تم پالی گاٹو کا قصہ ختم کرنے کے بعد یہاں کی حفاظت کے لیے ٹے سیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمی بھیج دینا۔ٹے سیو کے یہ آدمی اسپتال کی نگرانی کریں گے۔ٹام تم کل صبح سے ہی فون یا آدمیوں کے ذریعے سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان سے سمجھوتے کی بات چیت شروع کر دو۔مائیک تم کلے مین زا کے دو آدمی لے کر کل لوکا براسی کے گھر سے یا پھر جہاں بھی وہ ہو اسے ڈھونڈ نکالو۔ہو سکتا ہے کہ خبر ملتے ہی وہ سولوزو کی تلاش میں نکل گیا ہو۔اس ترک نے اسے چاہے کیسا ہی لالچ دیا ہو لیکن میں نہیں مان سکتا کہ وہ اپنے ڈان سے بغاوت کر سکتا ہے“۔

ہیگن بے دلی سے بولا۔”ہو سکتا ہے مائیک ظاہری طور پر ان سرگرمیوں میں شریک ہونا پسند نہ کرے“۔

”ٹھیک ہے“۔سونی نے کہا۔”تم یہیں رہ کر فون سنو گے مائیک۔آخر یہ بھی تو ایک اہم کام ہے“۔

مائیکل کچھ نہیں بولا۔لیکن دل ہی دل وہ بڑی شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ کلے مین زا اور ٹے سیو کے چہروں میں اس کے لیے نفرت ابھری تھی۔وہ لوکا براسی کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد مسلسل بجنے والی گھنٹی کو سنتا رہا۔

چھ

پیٹر کلے مین زا اس رات ٹھیک سے سو نہیں سکا۔ صبح جلدی اٹھ کر اس نے ناشتہ کیا۔ گذشتہ شب سونی کارلیون نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ پالی گاٹو کو فوراً ٹھکانے لگا دیا جائے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیے۔

کلے مین زا پریشان تھا۔ اس لیے نہیں کہ اس کے تحت کام کرنے والا پالی گاٹو فریبی نکلا۔ اس بات کا کیپوروزائم کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ یوں بھی پالی سسلوی خاندان سے تھا اور کارلیون خاندان کے بچوں کے ساتھ کھیل کر جوان ہوا تھا۔ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح سے جانچ پرکھ لیا گیا تھا۔ خاندان کی طرف سے اچھی تنخواہ کے علاوہ ایسٹ سائڈ کے جوے کے اڈوں میں سے اسے حصہ بھی ملتا تھا لیکن اچھے خاصے ہونہار اور باصلاحیت پالی گاٹو کے بارے میں یہ کسے پتہ تھا کہ ایک دن وہ اعتماد شکنی بھی کرے گا۔

کلے مین زا کا مسئلہ تھا کہ پالی گاٹو کے بعد اس اہم عہدے پر کس کا تقرر کرے؟ اس عہدے کے لیے وہی مناسب ہو سکتا تھا جو جوان، سخت جان اور ہوشیار ہونے کے علاوہ سسلیوں کے سخت قانون اور مارتا[1] کا پابند ہو۔ آخر میں دو تین نام سوچنے کے بعد اس نے روکو لمپونی کو اس عہدے پر رکھنے کا فیصلہ کیا۔

روکو لمپونی کے ذمے ان دنوں راشن کی چور بازاری کی ذمہ داری تھی۔ اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لیے اسے سرکاری افسران اور غلے کے تاجروں دونوں کو قابو میں

---

[1] ہر حال میں زبان بند رکھنے کا قانون

رکھنا ہوتا تھا۔ وہ اس کام کو اس طرح انجام دے لیتا تھا کہ دشواریاں آتی ہی نہیں تھیں۔ کلے مین زا اس کی دانش مندی اور فوری قوت فیصلہ سے متاثر تھا۔ اس لیے کہ ایسے موقعوں پر ضرورت سے کم یا زیادہ دونوں طرح کی دھمکیاں نقصان دہ اور خوف ناک ثابت ہو سکتی تھیں۔ روکولمپونی کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ پولیس کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔

اس پیچیدہ مسئلے کو حل کرنے کے بعد کلے مین زا نے سکون محسوس کیا۔ پالی کو موجودہ عہدے تک پہنچانے میں حالانکہ کلے مین زا نے بھی اس کی مدد کی تھی لیکن خاندان کے ساتھ غداری کر کے اس نے کلے مین زا کے ساتھ بھی اعتماد شکنی کی تھی۔ اس لیے کلے مین زا ذاتی طور پر بھی اس سے انتقام لینا چاہتا تھا۔

تمام انتظام ہو چکے تھے۔ پالی گاٹو کو حکم دے دیا گیا تھا کہ سہ پہر چار بجے اپنی کار میں آ کر اسے لے لے۔ اس میں اسے کسی قسم کے شبہ ہونے کی کوئی بات نہیں تھی۔ اب کلے مین زا نے روکولمپونی کا نمبر ڈائل کیا اور اپنا تعارف دیے بغیر بولا۔ "میرے گھر آ جاؤ، تمہارے لیے ایک کام ہے"۔ حالانکہ علی الصبح کا وقت تھا لیکن لمپونی نے بغیر سستی کے کہا۔ "اوکے"۔ کلے مین زا نے خوش ہوتے ہوئے آگے کہا۔ "کوئی جلدی نہیں ہے، آرام سے ناشتہ کرو اور پھر لنچ لینے کے بعد دو بجے تک پہنچ جانا"۔ جواب میں لمپونی نے دوبارہ کہا۔ "اوکے"۔

کلے مین زا نے رابطہ منقطع کر دیا۔ کارلیون رہائش گاہ پر ٹے سیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمیوں کو جانے کے لیے وہ پہلے کہہ چکا تھا۔ کلے مین زا کے بھی آدمی ہوشیار تھے اور ایسی کسی ذمہ داری کو چاق و چوبند رہ کر پورا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔

اس نے اپنی کیڈلاک صاف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے اپنی کار سے بہت محبت تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ نہایت انہماک سے اس کی صفائی کرتا تھا۔ اس صفائی کے دوران وہ اکثر غیر معمولی مسائل کا حل بھی ڈھونڈھ لیتا تھا۔

گیراج کی گرمی میں کار کی صفائی کرتے ہوئے اس نے اپنے منصوبے پر ایک بار اور غور کیا۔ پالی سے نمٹنے سے پہلے بہت محتاط رہنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ چوہا خوف کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا تھا اور ڈان کے بچ جانے کے سبب تو وہ اور بھی خوف زدہ اور محتاط ہو رہا ہوگا۔ لیکن کلے

ین زا بھی ایسے بکھیڑوں سے نمٹنے کے لیے اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ پہلے تو روکو لمپونی کو ساتھ رکھنے کے لیے کوئی بہانہ تلاش کرنا پڑے گا۔ دوسرے یہ کہ تینوں کے ایک ساتھ باہر نکلنے کا کوئی معقول سبب ہونا چاہیے۔

حالانکہ ان تمام پیچیدگیوں میں پڑے بغیر بھی پالی گاٹو کو ٹھکانے لگایا جا سکتا تھا لیکن کلے مین زا بڑی صفائی اور منطقی طریقے سے کام کرنے میں یقین رکھتا تھا اور پھر اس مسئلے میں تو زندگی اور موت کے سوال کے سبب پوری ہوشیاری درکار تھی۔

وہ نیلی کیڈلاک کی باڈی چمکاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پالی سے ملتے ہی اپنے رویے اور چہرے کے تاثرات سے ایسا ظاہر کرے گا جیسے اس سے کچھ ناراض ہو، کیونکہ وہ چوہا بے سبب قربت یا زیادہ غصے سے شبہ میں مبتلا ہو سکتا تھا۔ البتہ ذرا سی خفگی اور تاثرات میں تبدیلی معمولی بات تھی۔ لیکن روکو لمپونی کو ساتھ رکھنے کا کیا بہانہ بنایا جائے؟ کیونکہ اسے اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھانے سے پالی کو شک ہو سکتا تھا۔

کلے مین زا کے سامنے ایک اور پریشانی تھی۔ اسے قتل کرنے کے بعد لاش کو کسی مصروف جگہ پر چھوڑنا تھا۔ حالانکہ اسے لاش کو غائب کر دینا زیادہ پسند تھا۔ عموماً لاش کو سیمنٹ کے سلیب میں باندھ کر سمندر میں پھینک دیا جاتا تھا یا پھر طویل و عریض اسٹیٹ کے کسی حصے میں گہرا دفن کر دیا جاتا تھا۔ لیکن پالی کی لاش کا کسی عوامی جگہ پر پایا جانا ضروری تھا، تاکہ مستقبل میں غداروں کو سبق ملے اور دشمن یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ کارلیون خاندان احمق یا کمزور نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقصد بھی کارفرما تھا کہ ڈان پر ہوئے حملے سے خاندان کے وقار کو جو ٹھیس پہنچی تھی اس کی کسی حد تک بازیابی ہو سکے۔

بالآخر جب کار چمکنے لگی تو کلے مین زا کو بھی اس مسئلے کا حل مل گیا۔ روکو لمپونی کی موجودگی کا بہانہ بھی مل گیا اور تینوں کے ساتھ ساتھ رہنے کا جواز بھی۔ وہ پالی سے کہے گا کہ اگر خاندان کو میٹریسیز[1] پر جانے کی ضرورت ہو تو انھیں بروقت مہیا ہونا چاہیے۔ اسی کی تلاش کا کام دونوں مل کر کر سکتے تھے۔ اس کام کے لیے عام طور پر کیپو رزائم یا دوسرے اہم لوگوں کو متعین کیا

---

[1] خطرے کے وقت چھپنے کی محفوظ جگہ

جاتا تھا تاکہ پولیس کی نظر سے بچ کر ان جگہوں کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ لوگ جگہ کا انتظام کر کے وہاں گدوں وغیرہ کا انتظام بھی کرتے تھے۔ ایسے موقعے پر کلے مین زا کا ایسی جگہ کی تلاش میں جانا عین فطری تھا۔ اتنا ہی فطری یہ بھی تھا کہ وہ اپنے ساتھ پالی گاٹو اور روکو لمپونی جیسے آدمیوں کو رکھے۔ چونکہ پالی گاٹو ایک لالچی آدمی ثابت ہو چکا تھا، اس لیے اس کام میں اس کا دلچسپی لینا ضروری تھا تاکہ وہ سولوزو کو ان میٹریسیز کی اہم اطلاع فراہم کر کے بدلے میں کوئی موٹی رقم حاصل کر سکے۔

روکو لمپونی نسبتاً جلد ہی آ پہنچا۔ کلے مین زا نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ لمپونی اس کام کے بدلے ملنے والی ترقی کے بارے میں سوچ کر خوشی سے جھوم اٹھا۔ کلے مین زا کے ذریعے اسے خاندان کی خدمت کرنے کا یہ موقع فراہم کیے جانے کا اس نے شکریہ ادا کیا۔ کلے مین زا اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ ''آج کے بعد تمھیں بہتر معاوضہ ملا کرے گا لیکن اس موضوع پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے۔ فی الحال خاندان کے سامنے دوسرے پیچیدہ مسائل ہیں۔ لمپونی کو یقین تھا کہ اسے مناسب انعام ضرور ملے گا۔ اس لیے اس نے کہا کہ وہ صبر و سکون سے مناسب وقت کا انتظار کرے گا۔

کلے مین زا نے اپنی ایک تجوری کھولی اور اس میں سے ایک ریوالور نکال کر لمپونی کو دیتے ہوئے بولا۔ ''اسے استعمال کرنا۔ یہ کہاں سے آیا ہے، کبھی کسی کو پتہ نہیں چل سکے گا۔ کام کر کے اسے پالی کے پاس کار میں ہی چھوڑ دینا اور کل تم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ چھٹیاں منانے فلوریڈا چلے جانا۔ فی الحال خرچ اپنے پاس سے کرنا۔ بعد میں میں ادا کر دوں گا۔ وہاں تم خاندان کے ہوٹل میں قیام کرنا۔ تاکہ بوقت ضرورت تم سے رابطہ قائم کیا جاسکے۔

کلے مین زا کی بیوی نے پالی کے آنے کی اطلاع دی۔ پالی نے اپنی کار سڑک پر ہی چھوڑ دی تھی۔ کلے مین زا لمپونی کے ساتھ باہر نکلا اور آگے کی سیٹ پر جا بیٹھا۔ اس کے چہرے پر چڑچڑے پن کے تاثرات تھے۔ پھر اس نے اپنی کلائی گھڑی پر اس طرح نظر ڈالی جیسے پالی کے دیر سے آنے پر خفا ہو۔ پالی بہت غور سے اس کے چہرے کے تاثرات سے کچھ نتیجہ نکالنے کوشش کر رہا تھا۔ جب روکو پچھلی سیٹ پر ٹھیک اس کے پیچھے بیٹھنے لگا تو وہ جھلا کر بولا۔ ''روکو، تم دوسری طرف بیٹھو۔ تمھارے اونچے سر کا عکس ڈرائیونگ میں خلل

ڈالے گا''۔ روکو خاموشی سے کلے مین زا کے پیچھے کھسک گیا۔

''وہ بد دماغ سونی خوف سے ادھ مرا ہوا جا رہا ہے''۔ کلے مین زا نے گاٹو سے کہا۔ اب حکم دندنا دیا کہ میٹریسیز پر جانا ہے۔ اس لیے مغرب میں جا کر جگہیں تلاش کرو۔ تمھیں اور روکو کو گدوں اور فرنیچر کا انتظام کرنا ہے۔ دوسرے سب سپاہی بعد میں وہاں پہنچیں گے''۔ تمھیں تو مناسب جگہوں کا پتہ ہو گا پالی''؟

امید کے مطابق پالی کی آنکھوں میں لالچ کی پرچھائیاں تیرنے لگیں۔ جال میں پھنسا پالی گاٹو خوف سے آزاد ہو کر سوچنے لگا تھا کہ اس اطلاع کے بدلے سولوزو سے کتنی رقم کا مطالبہ کرے گا۔ لمپونی کی ایکٹنگ بھی جاری تھی۔ وہ کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا جیسے اس گفتگو سے اسے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔

''اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا''۔ گاٹو نے جواب دیا۔

''تو ڈرائیونگ کے دوران سوچ لینا''۔ کلے مین زا نے کہا۔ ''آج مجھے نیویارک جانا ہے''۔

پالی گاٹو کو ڈرائیونگ میں مہارت حاصل تھی۔ نسبتاً کم آمدورفت والی سڑکوں پر اس کی کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ سردیوں میں جلدی گھر آنے والے شام کے سائے پھیلنے لگے تھے۔ کار میں تینوں خاموش بیٹھے تھے۔ کلے مین زا کی ہدایت پر پالی واشنگٹن ہائیٹس کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر کلے مین زا نے کچھ عمارتوں کو دیکھا۔ پھر آرتھر ایونیو میں کچھ فلیٹس دیکھے۔ ایک ہوٹل میں رک کر کھانا کھا کر وہاں بلاوجہ ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد واپس کار میں آ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ ''اب واپس لانگ بیچ پر پہنچنے کا حکم ہوا ہے۔ ریستوراں میں فون پر سونی نے کہا ہے کہ اس نے ہمارے لیے کوئی دوسرا کام سوچا ہے۔ اس لیے یہ کام یہیں چھوڑنا ہو گا۔ روکو تم تو شہر میں ہی رہتے ہو۔ چاہو تو ہم تمھیں ڈراپ کر سکتے ہیں''۔

''لیکن میری کار تو آپ کے گھر پر کھڑی ہے''۔ روکو نے کہا۔ ''اور میری ماں کو صبح سب سے پہلے کار کی ضرورت ہوتی ہے''۔

''تو پھر تمھیں بھی ہمارے ساتھ چلنا ہو گا''۔

لانگ بیچ کی طرف لوٹتے وقت بھی کار میں خاموشی رہی۔ شہر سے باہر قدرے سنسان سی

جگہ میں پہنچ کر کلے مین زا بولا۔ ”کار سائڈ میں لگا کر روک لو۔ مجھے پیشاب آ رہا ہے“۔ گاٹو جانتا تھا کہ موٹے کلے مین زا کے مثانے کمزور ہیں۔ اس لیے بغیر کسی شک و شبہ کے اس نے کار روک لی۔ کلے مین زا نے قریب کے گڑھے میں جا کر پیشاب کیا۔ واپس کار کی طرف لوٹتے وقت سنسان اور تاریک سڑک پر دونوں طرف نظریں گھمائیں۔ دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی تھی۔

”گو اے ہیڈ“۔ کلے مین زا نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے کار کے اندر فائر کی آواز گونجی۔ پالی گاٹو کی کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور اس کا بے جان جسم اسٹیئرنگ وہیل پر ٹک گیا تھا۔

روکو لمپونی پچھلی سیٹ سے اتر کر باہر آ گیا۔ ریوالور اس نے وہیں پھینک دیا اور کلے مین زا سمیت کچھ دوری پر پہلے سے کھڑی گاڑی میں جا بیٹھا۔

سیٹ کے نیچے سے چابی نکالی اور کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ کلے مین زا نے روکو لمپونی کو لمبا چکر کاٹ کر مین ہٹن کی طرف چلنے کو کہا۔

سات

جس رات ڈان کارلیون پر گولیاں چلائی گئی تھیں اس سے ایک رات قبل ڈان کے سب سے طاقت ور، سب سے وفادار اور سب سے زیادہ شاطر آدمی نے دشمن سے ملنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ ڈان کی ہدایات کے مطابق منصوبہ بند پروگرام پر عمل کرتے ہوئے لوکا براسی نے چند ماہ پہلے ہی سولوزو کے آدمیوں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ابتدا میں وہ ٹاٹا گلیا خاندان کے نائٹ کلب میں جا کر وہاں مہنگی کال گرلز کے ساتھ رات گزارتا رہا اور ایک رات نیند اور نشے کے خمار کا بہانہ بنا کر دانستہ وہ کال گرل کے سامنے بڑبڑایا کہ اب کارلیون خاندان میں اس کی اہمیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس ڈرامے کے ایک ہفتے بعد ہی لوکا کو اسی نائٹ کلب کے مینیجر برونو ٹاٹا گلیا نے یاد کیا۔ برونو اس خاندان کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ وہ اپنے خاندان کے جسم فروشی کے کاروبار میں شامل نہیں تھا۔ پھر بھی اس کا کلب بہترین کال گرلز تیار کرنے کا اسکول سمجھا جاتا تھا۔

پہلی ملاقات میں ہی ٹاٹا گلیا نے اسے کام کی پیش کش کر دی۔ یہ بات ایک ڈرامے کی شکل میں ایک ماہ چلتی رہی، جس میں لوکا براسی ٹاٹا گلیا کی ایک حسین کال گرل پر مٹنے کی ایکٹنگ کرتا اور ٹاٹا گلیا خالص تاجرانہ انداز میں اپنے مخالف کے آدمی کو اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرتا رہا۔ ایسی ہی ایک ملاقات کر کے اس نے واضح کر دیا تھا کہ وہ کبھی بھی ڈان کارلیون کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گا۔ میں ان کی بے حد عزت کرتا ہوں اور حالانکہ ڈان اپنے بیٹوں کے آگے مجھے اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ پھر بھی میں ان کے

خلاف کام نہ کروں گا''۔اس نے کہا تھا۔

اس ڈرامے کے پس پشت لوکا براسی کا مقصد سولوزو کی سرگرمیوں کی اطلاعات حاصل کر کے انھیں ڈان تک پہنچانا تھا۔لیکن دو مہینے کے انتظار کے باوجود بھی جب براسی کو کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکی تو اس نے ڈان کو مطلع کر دیا کہ سولوزو شکست تسلیم کر چکا ہے، لیکن ڈان نے اسے کوشش جاری رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

ڈان پر گولی چلائے جانے سے ایک شام قبل جب لوکا براسی نائٹ کلب پہنچا تو برونو ٹاٹا گلیا نے اس کے پاس آ کر کہا۔''میرا ایک دوست تم سے ملنا چاہتا ہے''۔

''بلالو''۔لوکا براسی نے جواب دیا۔''میں تمھارے کسی بھی دوست سے ملنے کو تیار ہوں''۔

''لیکن وہ تم سے تنہائی میں بات چیت کرنے کا خواہش مند ہے''۔

''کون ہے وہ''؟

''میرا ایک دوست ہے۔وہ تمھارے سامنے کوئی تجویز رکھنا چاہتا ہے۔کیا آج رات اس سے ملاقات کر سکتے ہو''؟

''ہاں،کہاں اور کب ملنا ہوگا''؟

''کلب صبح ساڑھے چار بجے بند ہوتا ہے''۔برونو نے رازدارانہ انداز میں کہا۔''اس کے فوراً بعد آ جانا''۔

لوکا نے سوچا وہ اس کے روزمرہ کے حالات سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ضرور اس کی نگرانی کرائی جا رہی ہے۔لوکا ہمیشہ دوپہر بعد تین بجے سو کر اٹھتا اور رات بھر جوا کھیلتا تھا۔اس کے سونے کا وقت صبح پانچ چھ بجے تھا۔اس نے صبح ساڑھے چار بجے آنے کا وعدہ کر کے نائٹ کلب سے نکلا اور ٹیکسی سے ٹینتھ ایونیو کے اپنے کمرے میں لوٹ آیا۔

لوکا سوچ رہا تھا کہ آخر ترک گیدڑ اپنی دم دکھانے ہی لگا۔اگر سولوزو نے حقائق کو قبول کر لیا تو وہ اس معاملے کو ڈان کی خدمت میں کرسمس کے تحفے کے طور پر پیش کرے گا۔ لوکا نے اپنے کپڑوں کے نیچے بلٹ پروف جیکٹ پہن لی۔لمحے بھر کے لیے اس نے سوچا کہ ڈان کو اس پیش رفت سے مطلع کر دے۔پھر وہ دو وجہوں سے اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ ایک تو ڈان کسی سے فون پر کوئی رازدارانہ بات نہیں کرتا تھا دوسرے ڈان نے اس معاملے

کو اتنا خفیہ رکھا تھا کہ ہیگن اور سونی کو بھی اس کی بھنک نہ لگنے دی تھی۔

لوکا براسی ہمیشہ ریوالور ساتھ رکھتا تھا۔ اس کے پاس ریوالور کا لائسنس بھی تھا جو نیویارک میں لازمی تھا۔ لیکن آج ریوالور استعمال کرنے کا اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا کیونکہ سولوزو کی بات پوری سننے اور پھر اسے ڈان سے مشورہ کرنے کے بعد ہی وہ اگلا قدم اٹھانا چاہتا تھا۔

اس رات نہ تو اس نے زیادہ شراب پی اور نہ ہی زیادہ کھانا کھایا۔ مقررہ وقت پر جب وہ کلب پہنچا تو دربان اور کلب کے تمام ملازم جا چکے تھے۔ برونو ٹاٹا گلیا نے تنہا اس کا استقبال کیا اور اسے ایک سنسان بار میں لے آیا۔

شراب سے انکار کرتے ہوئے لوکا نے سگریٹ جلائی۔ اسی وقت کمرے کے دوسرے گوشے سے نکل کر سولوزو نے اس سے مصافحہ کیا اور سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ ''تم مجھے جانتے ہو''؟

جواب میں لوکا نے انکار کیا تو سولوزو نے کہا۔ ''ایک بڑا دھندا کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس میں چوٹی کا ہر آدمی لاکھوں کما سکتا ہے۔ مال کی پہلی کھیپ آتے ہی میں تمھیں پچاس ہزار ڈالر منافعے کی ضمانت دے سکتا ہوں۔ میرا مطلب ہیروئن سے ہے''۔

''اس کے لیے مجھ سے رابطہ کرنے کی ضرورت تھی''؟ لوکا نے پوچھا۔ ''کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کے لیے ڈان سے بات کروں''؟

''میں ڈان سے بات کر چکا ہوں''۔ سولوزو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس تجارت میں حصہ دار بننے کو تیار نہیں ہے۔ میں ڈان کے بغیر بھی یہ کام کر سکتا ہوں لیکن سرپرستی کے لیے مجھے ایک طاقت ور آدمی چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ ڈان سے اختلاف کی وجہ سے تم ہمارا ساتھ دے سکتے ہو''۔

''اگر پیش کش دلکش ہو تو''۔

اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے سولوزو کسی نتیجے پر پہنچتا ہوا محسوس ہوا۔ بولا! ''ٹھیک ہے، تم میری پیش کش پر غور کر لو۔ کچھ دن بعد ہم پھر بات کریں گے''۔ اس نے اٹھتے ہوئے لوکا کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن لوکا نے اسے نظر انداز کر دیا۔ جیسے اس نے دیکھا

ہی نہ ہو اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں سے لگا لی۔ اسی لمحے بار کاؤنٹر کے پیچھے برونو کے ہاتھ میں جادوئی انداز میں لائٹر آ گیا۔ اس نے لائٹر آگے کر کے سگریٹ جلانے جیسا عمل کیا اور اچانک لائٹر نیچے گرا کر لوکا کا دایاں ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

لوکا کے جسم میں فوراً حرکت ہوئی۔ اس نے اسٹول سے اٹھ کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ اسی وقت سولوزو نے اس دوسری کلائی جکڑ لی۔ لوکا ان دونوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا لیکن اسی وقت ایک تیسرے آدمی نے کمرے میں آ کر ایک ریشمی ڈوری کا پھندا اس کے گلے میں ڈال دیا اور دھیرے دھیرے یہ پھندا کسنے لگا۔ لوکا کا دم گھٹنے لگا۔ چہرہ سیاہ پڑتا گیا۔ جسمانی قوت سلب ہونے لگی، اس کے پیروں کے نیچے اچانک فرش گیلا ہو گیا۔ اس کے ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔۔۔ اس کا جسم اکڑ کر بے جان ہو گیا۔ برونو اور سولوزو نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے۔ ڈوری گردن کا گوشت کاٹ کر اندر پیوست ہو گئی تھی۔ تیسرے شخص نے ایک خاص جھٹکا دے کر ڈوری کو الٹ کر لیا۔ لوکا کی آنکھیں باہر آ گئی تھیں اور وہ مر چکا تھا۔

''میں نہیں چاہتا کہ ابھی کسی کو اس کی بھنک بھی ملے''۔ سولوزو نے برونو ٹاٹا گلیا سے کہا اور باہر نکل گیا۔

آٹھ

ڈان پر حملہ ہونے کے دوسرے دن خاندان کا ہر اہم رکن مصروف تھا۔ مائیکل فون سنبھالے سونی کو پیغامات ارسال کر رہا تھا۔ ٹام ہیگن کسی ایسے شخص کی تلاش کر رہا تھا جس سے دونوں فریق مطمئن ہوں تاکہ سولوزو سے بات چیت کی جا سکے۔ سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان کے اہم افراد نہ جانے کہاں روپوش ہو گئے تھے۔ شاید انھیں معلوم ہو گیا تھا کہ کلے مین زا اور ٹے سیو کے سپاہی شہر کے چپے چپے میں ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ سونی بھی جانتا تھا وہ احتیاطاً ایسا ہی کریں گے۔

کلے مین زا اس دن پالی گاٹو کو ختم کرنے میں مصروف رہا اور ٹے سیو لوکا براسی کی تلاش میں۔ لوکا کے بارے میں یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ ڈان پر حملے سے ایک دن پہلے سے گھر سے غائب تھا سونی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ لوکا نے غداری کر دی ہے یا اچانک دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے۔

ماما شہر میں ہی خاندان کے دوستوں کے پاس تھی تاکہ اسپتال کے قریب رہ سکے۔ داماد کارلو ریجی نے اپنی خدمات کی پیش کش کی تھی لیکن اس سے کہہ دیا گیا کہ وہ ڈان کے ذریعے سونپے گئے کاروبار کو سنبھالے رہے۔ اس کی بیوی کونی باپ کی دیکھ بھال کے لیے اپنی ماں کے ساتھ شہر میں ہی تھی۔

فریڈی کو حالانکہ گھر لے آیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک نشہ آور ادویات کے اثر میں تھا۔ اس جیسے طاقت ور آدمی کی یہ حالت دیکھ کر مائیکل کو حیرت تھی۔

شام کے وقت جانی فونٹین کا فون آیا۔ وہ ڈان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے ہوائی

جہاز سے فوراً آنا چاہتا تھا لیکن سونی نے اسے منع کر دیا کہ ڈان کو گھر لانے کے بعد اسے مطلع کر دیا جائے گا۔ تب وہ دیکھنے آ سکتا ہے۔ اسے سمجھایا گیا کہ اس وقت آنے سے بلاوجہ بدنام ہو جائے گا۔

شام ڈھلے باورچی خانے کے فون پر کے ایڈمس نے مائیکل سے رابطہ قائم کر کے پوچھا۔ ''تمہارے والد کیسے ہیں''؟

اس کے کھنچے کھنچے اور مصنوعی لہجے سے مائیکل نے اندازہ لگایا کہ اخبارات کے ذریعے اس کے والد کو ایک بڑے مجرم کی حیثیت میں پیش کیا گیا تھا۔ شاید اس پر کے حیران ہو گی۔ اس نے جواب میں کہا۔ ''وہ ٹھیک ہو جائیں گے''۔

''تم انھیں اسپتال دیکھنے جاو تو کیا میں بھی تمہارے ساتھ چل سکتی ہوں''۔ کے ایڈمس نے پوچھا۔

مائیکل جانتا تھا کہ خاندان سے قربت حاصل کرنے کے لیے وہ ایسا کرنا چاہتی ہے لیکن جواب میں وہ ہنستے ہوے بولا۔ ''اگر اخبار والوں کو تمہارا نام پتہ چل گیا تو ڈیلی نیوز[1] کے تیسرے صفحے پر تمہاری فوٹو اس سرخی کے ساتھ چھپے گی کہ خالص امریکی خاندان کی لڑکی مافیا کے بڑے باس کے لڑکے کے ساتھ، تو تمہارے والدین کو کیسا لگے گا''۔

''میرے والدین ڈیلی نیوز نہیں پڑھتے ہیں''۔ کے ایڈمس نے خشک لہجے میں کہا اور پھر طویل خاموشی کے بعد پوچھ بیٹھی۔ ''تم ٹھیک ہو نا مائیکل۔ تمھیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے''؟

''مجھے کارلیون خاندان کا نامرد سمجھا جاتا ہے''۔ مائیکل ہنسا۔ ''اس لیے میرے پیچھے کوئی نہیں پڑے گا۔ ویسے بھی اب یہ کہانی ختم ہو چکی ہے۔ جو کچھ ہوا وہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ گھبرا و مت۔ ملنے پر میں سب کچھ سمجھا دوں گا''۔

''لیکن ملو گے کب''؟

''آج رات ہی۔ تمہارے ساتھ ہوٹل میں ڈنر لینے کے بعد ڈیڈ کو دیکھنے اسپتال جاؤں گا۔ لیکن یہ کسی سے کہنا مت۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پریس والوں کو اس بات کا پتہ لگے

---

[1] ڈیلی نیوز سنسنی خیز خبروں کی اشاعت کے لیے مشہور اخبار ہے۔

اور تمہارے والدین کو شرمندگی کا احساس ہو“۔

”آل رائٹ، میں تمہارا انتظار کروں گی۔ کیا میں کرسمس پر تمہیں دینے کے لیے کوئی تحفہ خرید لوں“؟

”نہیں، صرف تیار ملنا“۔

”میں تیار رہوں گی۔ آئی لو یو“۔ کے نے پوچھا ”کیا تم بھی ایسا کہہ سکتے ہو“؟

”نہیں“۔ باورچی خانے میں بیٹھے کلے مین زا کے چار قوی لوگوں پر نظر ڈالتے ہوئے مائیکل نے کہا۔ ”آج رات کو۔۔۔ اوکے“۔

”اوکے“۔ کہہ کر اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

اسی وقت کلے مین زا آ پہنچا اور وہ سب پھر سے آفس میں جمع ہو گئے۔

”کام ہوا؟ سونی نے پوچھا۔

”ہاں، اب وہ کسی کو دکھائی نہیں دے گا“۔ کلے مین زا نے جواب دیا۔

مائیکل کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ بات پالی گاٹو کے بارے میں تھی، جسے کلے مین زا نے مار ڈالا تھا۔

”سولوزو کی کوئی خبر ملی“؟ سونی نے ہیگن سے پوچھا۔

ہیگن سر ہلاتے ہوئے بولا ”اب وہ معاہدے کے سلسلے میں سرد مہری برت رہا ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بنا پر اب اسے اس کی جلدی نہیں ہے یا پھر ممکن ہے وہ ہمارے آدمیوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن اب اس کے پاس معاہدے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ڈان کے زندہ بچ جانے سے اس نے ایک اچھا موقع کھو دیا ہے“۔

”وہ بہت چالاک آدمی ہے“۔ سونی نے کہا۔ ”ہمارے خاندان کے آج تک کے دشمنوں میں سب سے زیادہ مکار۔ وہ سمجھ گیا ہوگا کہ ڈان کے صحت یاب ہونے تک ہم وقت گزارنا چاہتے ہیں“۔

”پھر بھی صورت حال پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے معاہدہ کرنا ہی پڑے گا۔ کل میں کوئی ضروری انتظام کر دوں گا“۔

دروازے پر دستک دے کر ایک آدمی نے اندر آ کر اطلاع دی۔ ”ابھی ابھی ریڈیو

پر خبر آئی ہے کہ پولیس کار میں پڑی ہوئی پالی گاٹو کی لاش ملی ہے"۔

"تم اس کی فکر مت کرو"۔ کلے مین زا نے لاپرواہی سے کہہ دیا۔ آنے والے نے حیرت سے اپنے کیپورزائم کی طرف دیکھا اور واپس چلا گیا۔ اس مداخلت کو بے معنی سمجھتے ہوئے سونی نے ہیگن سے پوچھا "ڈان کی حالت اب کیسی ہے"؟

"پہلے سے اچھی ہے"۔ ہیگن نے کہا "لیکن ابھی اور دو دن تک بات چیت کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ تمہاری ماں اور کونی کا بیشتر وقت اسپتال میں انھیں کے پاس گزرتا ہے۔ پورے اسپتال میں پولیس کا سخت پہرہ ہے۔ احتیاطاً ٹے سیو کے آدمی بھی آس پاس رہتے ہیں۔ ڈان کے صحت یاب ہو کر لوٹنے تک ہمیں سولوزو کو بات چیت میں الجھائے رکھنا ہے تاکہ وہ کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کر سکے۔ اس کے بعد ڈان جیسا کہیں گے ہم ویسا ہی کریں گے"۔

"تب تک کے لیے میں کلے مین زا اور ٹے سیو کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے۔ سونی تلخ لہجے میں بولا "قسمت سے اگر وہ ہاتھ آ گیا تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا"۔

"تمہاری ایسی تقدیر نہیں ہے"۔ ہیگن بولا "سولوزو جانتا ہے کہ اگر بات چیت ہو گی تو اب اسے ہمارے بہت سی باتوں کو ماننا پڑے گا۔ لہٰذا فی الحال وہ سامنے آنے والا نہیں ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ مکار نیو یارک سے دوسرے خاندانوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا"۔

"وہ لوگ اسے حمایت کیوں دیں گے"؟ سونی نے پوچھا۔

جنگ روکنے کے لیے"۔ ہیگن نے سکون سے کہا "کیونکہ اس میں سب کا نقصان ہے۔ سرکاری مشینری اور اخبار بھی اس موضوع پر خاموش نہیں رہتے ہیں۔ دوم وہ ان خاندانوں کو نارکوٹکس کی تجارت میں موٹی آمدنی کا لالچ بھی دے سکتا ہے اور بھوکے ہونے کے سبب ان خاندانوں کو پیسے کی ضرورت ہے۔ جب کہ کاریون خاندان کے پاس جوئے کا کاروبار ہے جو خاصا منافع بخش ہے۔ اس طرح ہم خود بھی سوچ سکتے ہیں کہ زندہ سولوزو ان کے لیے جہاں دولت کے انبار لگا سکتا ہے وہیں مرنے کے بعد وہ انھیں کئی دشواریوں میں پھنسا جائے گا"۔

"مجھے ان کی رتی برابر پرواہ نہیں ہے"۔ سونی کا چہرہ غصے سے تمتما گیا۔ "اگر انھوں نے اس میں دخل دیا تو انجام بھی خود ہی بھگتیں گے"۔

کلے مین زا اور ٹے سیو تو بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئے۔ لیکن ہیگن سکون سے بولا۔ "سونی مارکاٹ اور خون خرابہ اچھی چیزیں نہیں ہیں۔ سارا معاملہ تجارتی ہے۔ تم اسے شخصی مت سمجھو۔ یہ میرے خیالات نہیں تمھارے والد کے خیالات ہیں۔ ہاں اگر ڈان بھی ٹھیک ہونے کے بعد یہی کہتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو سولوزو کو ہمارے ہاتھ سے بچا سکے۔ اس وقت سوجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے، تاکہ دوسرے خاندانوں کو اپنے خلاف جانے سے روکا جاسکے"۔

"میں سب سمجھتا ہوں"۔ سونی نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر ٹے سیو سے پوچھا۔ "لوکا کا کچھ پتہ چلا"؟

"نہیں"۔ ٹے سیو نے انکار میں سر ہلایا۔ "لگتا ہے وہ سولوزو کے ہتھے چڑھ گیا ہے"۔

"مجھ سے ملاقات کے وقت سولوزو لوکا کے لیے فکر مند نہیں تھا"۔ ہیگن پرسکون لہجے میں بولا۔ "اس لیے مجھے بھی لگتا ہے کہ لوکا کو کسی نہ کسی طرح ہم سے الٹ کر دیا گیا ہے"۔

"مجھے صرف اس بات کا ڈر ہے کہ لوکا ہمارے خلاف ہی ہتھیار نہ اٹھالے"۔ سونی نے شک ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔ "تمھارا کیا خیال ہے ٹے سیو اور کلے مین زا"؟

"بظاہر پالی کی مثال سامنے رکھیں تو کسی امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا"۔ کلے مین زا دھیرے سے بولا۔ "لیکن لوکا براسی ایک عجیب آدمی تھا جسے خدا پر یقین نہیں تھا۔ وہ شیطان سے بھی نہیں ڈرتا تھا لیکن وہ اپنے گاڈ فادر سے ڈرتا تھا۔ سولوزو چاہے جتنا چالاک اور مکار کیوں نہ ہو وہ لوکا کو اس کے گاڈ فادر سے الگ نہیں کرسکتا۔ میرے خیال میں تو لوکا براسی شہر سے باہر کہیں گیا ہے اور جلد ہی ہم سے رابطہ قائم کرے گا"۔

سونی نے ٹے سیو کے خیالات جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

"کوئی بھی آدمی غداری کرسکتا ہے"۔ ٹے سیو بولا۔ "لوکا بہت تنک مزاج تھا۔ ممکن ہے کسی بات پر ڈان سے ناراض ہوگیا ہو اور سولوزو نے اسے کوئی ایسا لالچ دیا ہو جس میں وہ الجھ کر رہ گیا ہو"۔

''پالی گاٹو کی خبر سن کر سولوزو پر کیا ردعمل ہوگا''؟ سونی نے سب موجود لوگوں سے پوچھا۔

وہ سمجھ جائے گا کہ کارلیون خاندان بے وقوف نہیں ہے''۔ کلے مین زا نے اپنی رائے دی۔''اسے احساس ہوگا کہ کل کی کامیابی اسے خوش قسمتی سے ہی مل گئی تھی''۔

''یہ قسمت سے نہیں بلکہ ہفتوں کی سوچی سمجھی حکمت عملی کا نتیجہ تھا''۔سونی کا لہجہ حسب معمول تلخ تھا۔''انھوں نے ڈان کے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لیا ہوگا پھر پالی گاٹو اور شاید لوکا کو بھی خرید لیا ہوا۔ان کی بدقسمتی تھی کہ ان کے غنڈے کا نشانہ صحیح نہیں ثابت ہوسکا۔ اگر وہ لوگ ڈان کا قتل کر دیتے تو سولوزو جیت جاتا اور میں اسے معاہدہ کرنے کو مجبور ہو جاتا۔ لیکن اب نہیں اور صرف اسے خوش قسمتی نہ سمجھو، وہ بہت ہوشیار اور چالاک ہے''۔

ٹے سیو کے خیال سے پالی گاٹو کے قتل کا سولوزو پر رتی برابر بھی اثر پڑنے والا نہیں تھا لیکن اس نے اپنے اس خیال کا اظہار نہیں کیا۔

مائیکل گفتگو کے اس دور کا محض سامع تھا لیکن اب وہ خاموش نہیں رہ سکا، بولا۔ ''میں جانتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں اناڑی ہوں لیکن سولوزو کے بارے میں اب تک کہی گئی باتوں اور اچانک اس کے غائب ہو جانے سے کہتا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ترپ کا اکا ہے اور وہ اسے استعمال کرنے کا مناسب موقع تلاش کر رہا ہے''۔

''میرے خیال میں وہ ترپ کا اکا لوکا براسی ہوسکتا ہے''۔سونی بے دلی سے بولا۔

''دوسری بات یہ بھی ہوسکتی ہے کہ سولوزو کو ہمارے خلاف نیویارک کے خاندانوں کی حمایت حاصل ہوگئی ہے۔تمھارا کیا خیال ہے ٹام''؟

''لگتا تو ایسا ہی ہے''۔ہیگن نے کہا۔''لیکن اس قسم کی مخالفت کا مقابلہ ہم تمھارے والد کے بغیر نہیں کر سکتے۔ان کے اپنے سیاسی روابط اور تعلقات ہیں، جنھیں ضرورت پڑنے پر استعمال کیا جاسکتا ہے اور موجودہ صورت حال میں وہی ہمارے سب سے بڑے ہتھیار ثابت ہوسکتے ہیں۔کیونکہ سیاسی روابط کی ضرورت ہر وقت ہر خاندان کو رہتی ہے''۔

''سولوزو اس میدان میں پھٹک بھی نہیں سکتا''۔کلے مین زا نے کہا۔''ہمارے

آدمی چپے چپے پر تعینات ہیں"۔

"اسپتال کی حفاظت کا انتظام کیسا ہے"؟ سونی کچھ غور کرتے ہوئے ٹے سیو کی طرف دیکھا۔ "تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں نا"۔

"اسپتال کے باہر اور اندر میرے آدمی چوبیسوں گھنٹے موجود رہتے ہیں"۔ ٹے سیو نے اعتماد سے کہا۔ "اس کے علاوہ وہاں پولیس کا بھی بہت سخت انتظام ہے۔ دروازے پر بیٹھے جاسوس ڈان کی باتیں کرنے لائق حالت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اگر وہ ترک ڈان کو زہر دے کر مارنا چاہے گا تو ایسا بھی نہیں کر پائے گا۔ کیونکہ ڈان کو صرف نلکی کے ذریعے غذا دی جا رہی ہے"۔

"میرا خیال ہے وہ لوگ مجھ پر ہاتھ نہیں ڈالیں گے"۔ سونی کرسی کی پشت پر آ کر بولا۔ کیونکہ انھیں اس کے ساتھ کاروبار کرنا ہے۔ لیکن وہ مائیکل پر اس خیال سے ہاتھ ڈال سکتے ہیں کہ اغوا کر کے ہم پر اپنی بات منوانے کے لیے دباؤ ڈال سکیں"۔

مائیکل نے سوچا، اس کا مطلب ہے آج وہ کے سے ملاقات نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ سونی اسے گھر سے باہر نہیں جانے دے گا لیکن اسی وقت ہیگن بولا۔ "نہیں مائیکل کا اغوا تو وہ پہلے بھی کر سکتے تھے لیکن سب جانتے ہیں کہ خاندان سے کاروبار سے دور وہ ایک سیدھا سادہ آدمی ہے۔ اگر سولوزو نے مائیکل پر ہاتھ ڈالنے کی حماقت کی تو ٹاٹا گلیا خاندان بھی اس کے خلاف ہو جائے گا۔ میرے خیال سے کل سبھی خاندانوں کے نمائندے ہمارے پاس آ کر سولوزو کی تجویز ماننے کی سفارش کریں گے۔ بس غالباً یہی سولوزو کا ترپ کا اکا ہے"۔

مائیکل راحت سی محسوس کرتے ہوئے بولا۔ "میں آج رات شہر جاؤں گا"۔

"کیوں"؟ سونی نے فوراً پوچھا۔

"اسپتال میں ڈیڈ کو دیکھنا چاہتا ہوں، ساتھ ہی ماں اور کونی سے ملنا چاہتا ہوں اور کچھ دوسرے کام بھی ہیں"۔ مائیکل نے جواب دیا۔ وہ بھی ڈان کی طرح اپنا اصل مقصد ظاہر نہیں کرتا تھا۔

اچانک باورچی خانے میں شور سا ہوا۔ کلے مین زا سبب جاننے کے لیے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لوٹا تو اس کے ہاتھ میں لوکا براسی کی بلٹ پروف جیکٹ تھی جس میں مری ہوئی

ایک بڑی مچھلی لپٹی ہوئی تھی۔
کلے مین زا خشک لہجے میں بولا۔"سولوزو کو اپنے جاسوس پالی گاٹو کے قتل کی خبر مل چکی ہے"۔
"اور ہمیں لوکا براسی کی خبر مل گئی ہے"۔ ٹے سیو نے بھی اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔
سونی نے سگار سلگا کر وہسکی کا ایک بڑا گھونٹ لیا۔ اسی بیچ مائیکل پوچھ بیٹھا۔"اس مچھلی کا کیا مطلب ہے"؟
"اس کا مطلب ہے کہ لوکا براسی سمندر میں پڑا سو رہا ہے"۔
کانسی گلیوری ہیگن نے جواب دیا۔"یہ ایک قدیم سسلوی طرز کا پیغام ہے"۔

نو

(۱)

مائیکل کارلیون اس رات شہر پہنچا تو اداس تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف خاندانی مسائل میں الجھ رہا ہے۔ اسے فون سنبھالنا پڑا تھا۔ ہر طرح کی راز کی باتیں اس کے سامنے ہو رہی تھیں۔ اس کی رائے لی گئی تھی۔ کے سے ملنے کے لیے جاتے وقت بھی اس کے ذہن میں یہی سب کچھ چل رہا تھا۔ اس نے کے کو کبھی اپنے خاندان کے کاروبار کے بارے میں نہیں بتایا تھا اور نہ اب بتانا چاہتا تھا۔ یہ ایک الگ بات تھی کہ خاندان پر آئی اس مشکل کی گھڑی میں وہ بھی اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے والد کی پوری پوری مدد کرنے پر مجبور تھا۔ ویسے وہ شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کا قایل تھا لیکن موجودہ صورت حال بالکل اس کے برعکس تھی۔

اسی ادھیڑ بن میں پھنسے مائیکل کو کلے مین زا کے دو آدمیوں نے یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ کسی نے ان کا تعاقب نہیں کیا تھا، اسے کے کے ہوٹل کے پاس کے موڑ پر کار سے اتار دیا تھا۔

کے ہوٹل کی لابی میں اس کی منتظر تھی۔

شراب اور ڈنر کے بعد کے نے پوچھا۔ ''اپنے والد کو دیکھنے کب جاؤ گے''؟

''ملنے کا وقت تو ساڑھے آٹھ بجے تک ہوتا ہے''۔ مائیکل نے کلائی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں ابھی ان کے پاس جاؤں گا۔ پرائیویٹ کمرہ ہونے کی وجہ سے مجھے اندر جانے سے

کوئی نہیں روکے گا"۔

"تمہارے والد کی اس حالت پر مجھے افسوس ہوتا ہے"۔ کے نرمی سے بول رہی تھی۔ "شادی کے وقت وہ کتنے اچھے آدمی لگ رہے تھے۔ اخبار والوں نے ان کے بارے مین جو کچھ لکھا ہے اس میں بیشتر باتیں جھوٹ ہیں، مجھے تو ان پر یقین نہیں آتا"۔

"میں بھی یقین نہیں کرتا"۔ مائیکل نے کہا۔ حالانکہ وہ اپنی محبوبہ سے کچھ چھپاتا نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ابھی اس خاندان سے باہر کی تھی اس لیے یہ سب چھپانا ضروری تھا۔

"اخبار والوں نے جس خوف ناک جنگ کا امکان ظاہر کیا ہے، کیا تم اس میں حصہ لوگے"؟ کے نے پوچھا۔

مائیکل مسکرایا اور جیکٹ کے بٹن کھول کر دکھاتے ہوئے بولا۔ "دیکھو میں پستول تک نہیں رکھتا"۔

کے ہنس کر رہ گئی۔

دیر ہو رہی تھی۔ مائیکل کے کو اس کے کمرے میں لے آیا۔ کے نے ڈرنک تیار کیے۔ ایک گلاس مائیکل کو دیا اور دوسرا خود لے کر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔ شراب کی چسکیوں کے درمیان پیار بھری باتوں نے انھیں مشتعل کر دیا اور وہ دونوں لپٹ کر بستر میں گھس گئے۔

جنسی تسکین کے بعد مائیکل بڑبڑاتے ہوئے اٹھا۔ "اوہ، دس بجنے والے ہیں۔ اب مجھے اسپتال جانا چاہیے۔ وہ باتھ روم میں گیا اور کنگھی کرنے کے بعد باہر نکلنے لگا تو کے اس سے چپکتی ہوئی بولی۔ "ہماری شادی کب ہوگی"؟

"جب تم چاہوگی"۔ مائیکل نے جواب دیا۔ "بس میرے خاندان کا یہ جھگڑا ختم ہو اور ڈیڈ ٹھیک ہو جائیں۔ اس بیچ اچھا یہ ہوگا کہ تم اپنے ماں باپ سے کھل کر باتیں کرلو اور انھیں سمجھادو"۔

"کیا سمجھادوں"؟

"یہی کہ تم ایک خوب صورت اور بہادر اطالوی لڑکے پر دل و جان سے فدا ہو گئی ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ لڑکے نے ڈارٹ ماؤتھ کالج میں سب سے زیادہ نمبر

حاصل کیے۔ دوران جنگ اسے 'اسپیشل سروس کراس' اور 'پرپل ہارٹ' [1] کے تمغوں سے سرفراز کیا گیا۔ لڑکا ایمان دار اور محنتی ہے لیکن اس کا باپ مافیا کا چیف ہے، جسے بڑے آدمیوں کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سرکاری افسروں کو رشوت دینی پڑتی ہے اور اپنے کام کی وجہ سے اپنے جسم پر گولیاں کھانی پڑتی ہیں۔ لیکن ان باتوں سے اس ایمان دار لڑکے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رہیں گی نا یہ ساری باتیں"؟

کے دروازے کا سہارا لیتے ہوئے بولی۔ "کیا وہ سچ مچ لوگوں کا قتل کرتے ہیں"؟

"اس سلسلے میں نہ تو مجھے صحیح اطلاع ہے نہ ہی شاید کسی اور کو ہے لیکن اگر یہ سچ ہے تو مجھے کوئی حیرت نہ ہوگی"۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا تو کے نے پوچھا۔ "دوبارہ کب ملاقات ہوگی"؟

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے گھر جا کر ان سب باتوں پر غور کرو"۔ مائیکل نے اسے چومتے ہوئے کہا۔ "میں کسی بھی طرح تمہیں اس جھمیلے میں پھنسانے کے حق میں نہیں ہوں۔ کرسمس کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد کالج آؤں گا تو ملاقات ہوگی۔ اس کے"؟

"او کے"۔ اس نے کہا اور باہر جاتے ہوئے مائیکل کو دیکھتی رہی۔ اسے آج سے پہلے اس پر اتنا شدید پیار نہ آیا تھا۔ اور اگر اس وقت مائیکل کی محبت میں دیوانی کے سے کوئی یہ بتا دیتا کہ اب وہ تین سال تک مائیکل سے نہیں مل پائے گی تو وہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر پاتی۔

(۲)

فرینچ ہاسپٹل کے سامنے ٹیکسی سے اترنے کے بعد سنسان سڑک دیکھ کر مائیکل کو حیرت ہوئی۔ اسپتال کی لابی بھی سنسان تھی تو اس کی حیرت میں اضافہ ہوا۔ کلے مین زا اور ٹے سیو کے آدمی نہ جانے کہاں مر گئے تھے؟

ساڑھے دس بج رہے تھے اور سب ملاقاتی جا چکے تھے۔ یہ دیکھ کر مائیکل محتاط اور

---

[1] فوجی اعزازات

قدرے فکر مند ہو گیا۔ انفارمیشن کلرک کے پاس رکے بغیر وہ سیدھا اپنے والد کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ چوتھے وارڈ پر بیٹھی نرس کی ڈیسک کے پاس سے گزر کر اپنے والد کے کمرے تک پہنچنے پر بھی اسے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ ٹے سیو اور کلے مین زا کے آدمی یہاں بھی نہیں تھے اور کمرے کے باہر اور اندر موجود رہنے والے دونوں جاسوس بھی نہ جانے کہاں تھے۔ دروازہ کھلا تھا۔ مائیکل مشکوک سا اندر داخل ہوا۔ کھڑکی کے شیشے سے گزر کر دسمبر کا پورا چاند اس کے والد کے احساس سے عاری چہرے کو روشن کر رہا تھا۔ اس کے والد کی سانس رک رک کر چل رہی تھی۔ جسم پر جگہ جگہ نلکیاں لگی ہوئی تھیں۔ اپنے والد کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد مائیکل باہر نکلا اور سیدھا نرس کے پاس جا کر اپنا تعارف دینے کے بعد پوچھا۔ ''میرے والد کی حفاظت کے لیے تعینات دونوں جاسوس کہاں چلے گئے''؟

''تمہارے والد کے پاس بہت لوگ ملنے آتے ہیں، جس سے اسپتال کے کام کاج میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے''۔ نوجوان نرس نے جواب دیا۔ ''دس منٹ پہلے پولیس آئی تھی اور سب کو چلتا کر گئی۔ اس کے پانچ منٹ بعد جاسوسوں کو بھی ہیڈ کوارٹر واپس بلا لیا گیا تھا۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ میں یہاں پر مستعدی سے پہرا دے رہی ہوں۔ اس لیے ان کے کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ معمولی سی آہٹ بھی سنائی دے سکے''۔

''تھینک یو''۔ مائیکل نے کہا اور کچھ دیر اپنے والد کے پاس بیٹھنے کی اجازت لے کر کمرے میں آ گیا۔ وہاں پلنگ کے پاس رکھے فون سے اسپتال کے آپریٹر کے توسط سے لانگ بیچ پر رابطہ قائم کیا۔ سونی کی آواز سنائی دیتے ہی اس نے دھیمی آواز میں اسے اس صورت حال کی اطلاع دی۔

''تو یہ ہے سولوزو کا ترپ کا اکا''۔ سونی سب کچھ سننے کے بعد بولا۔

''ہاں''۔ مائیکل نے کہا۔ ''لگتا ہے اس حرامی سولوزو نے نیو یارک کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو خرید کر یہاں کے سب آدمیوں کو چلتا کر دیا ہے''۔

''تم گھبراؤ مت لڑکے''۔ سونی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''ڈیڈ کے کمرے کو اندر سے لاک کر کے وہیں بیٹھنا، میں پندرہ منٹ کے اندر وہاں اور آدمی بھیج رہا ہوں''۔

"ٹھیک ہے"۔ مائیکل کو پہلی بار اپنے والد کے دشمنوں پر غصہ آیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے سونی کی ہدایات کے برعکس اپنی قوت فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے گھنٹی بجا کر نرس کو اندر بلایا اور بولا۔ "تم گھبرانا مت۔ میں اپنے والد کو فوراً کسی دوسرے کمرے یا وارڈ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ کیا تم سب نلکیوں کو نکال سکتی ہو؟ تاکہ پلنگ کو آسانی سے لے جایا جا سکے"۔

"لیکن اس کے لیے تو ہمیں ڈاکٹر سے اجازت لینی ہوگی"۔ نرس نے اعتراض کیا۔

"تم نے میرے والد کے بارے میں اخباروں میں ضرور پڑھا ہوگا"۔ مائیکل جلدی سے بولا۔ "دیکھ ہی رہی ہو کہ اس وقت ان کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ ان کا قتل کرنے کے لیے آنے والے ہیں۔ اس لیے میری بات مانیے اور میری مدد کیجیے"۔

"ٹھیک ہے"۔ نرس نے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن نلکیاں نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹینڈ کو بھی پلنگ کے ساتھ لے جایا جا سکتا ہے"۔

"تمھارے پاس کوئی خالی کمرہ ہے"؟

"ہاں اسی ہال کے آخر میں ہے"۔

کچھ منٹ میں ہی ڈان کا پلنگ دوسرے کمرے میں پہنچا دیا گیا تو مائیکل نے نرس سے کہا۔ "جب تک مدد آئے تم یہیں رہنا۔ اگر باہر جاؤ گی تو ممکن ہے تمہیں بھی نقصان پہنچا دیا جائے"۔

"مائیکل یہ تم ہو کیا"؟ اچانک ڈان کی تھکی ہوئی لیکن سخت آواز ابھری۔ "کیا ہو گیا، یہ سب کیا ہے"؟

"ہاں میں مائیکل ہی ہوں"۔ مائیکل پلنگ کے اوپر جھک کر اپنے والد کے ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "آپ گھبرائیے نہیں۔ بس خاموشی سے لیٹے رہیے۔ اگر کوئی آپ کا نام لے تو بھی خاموش رہیے گا۔ کچھ لوگ آپ کا قتل کرنا چاہتے ہیں، لیکن آپ گھبرائیں نہیں، میں یہیں ہوں"۔

ڈان کاریون اپنے پورے ہوش وحواس میں نہیں تھا۔ کل کا حادثہ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔ لیکن ناقابل برداشت درد کے باوجود بھی وہ مسکرایا اور طاقت کو جمع کر کے بڑی مشکل سے کہہ پایا۔ ''میں اب کیوں ڈروں گا؟ مجھے مارنے کے لیے تو تب سے عجیب عجیب لوگ آتے رہے ہیں جب کہ میں صرف بارہ سال کا تھا''۔

دس

(۱)

اسپتال چھوٹا اور پرائیویٹ تھا۔ اس میں داخل ہونے کا ایک گیٹ تھا۔ مائیکل نے کھڑکی سے سنسان سڑک کی طرف دیکھا اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔

اسپتال کے سامنے فٹ پاتھ پر آ کر اس نے سگریٹ جلائی اور کوٹ کے بٹن کھول کر اسٹریٹ لائٹ کے نیچے اس طریقے سے کھڑا ہو گیا تاکہ روشنی میں اسے دور سے ہی پہچانا جا سکے۔ نائنتھ ایونیو کی طرف سے آتا ہوا ایک نوجوان اس کے سامنے رک کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے اطالوی انداز میں بولا۔ "ڈان مائیکل مجھے پہچانا؟ میرا نام انجو ہے۔ بیکری والے نازورن کا معاون اور داماد ہوں۔ تمہارے والد نے اپنے تعلقات کا استعمال کر کے مجھے امریکہ میں رہنے کی اجازت دلا کر میری زندگی بچائی ہے"۔

مائیکل نے اس سے ہاتھ ملایا۔ اب وہ اسے پہچان گیا تھا۔

"میں تمہارے والد کو دیکھنے آیا ہوں"۔ انجو نے کہا۔ "کیا اس وقت مجھے اندر جانے دیا جائے گا"؟

"نہیں شکریہ"۔ مائیکل مسکرایا۔ "میں اپنے والد کو بتا دوں گا کہ تم ان سے ملنے آئے تھے"۔ اسی وقت ایک تیز رفتار سے آتی ہوئی کار کو دیکھ کر محتاط انداز میں بولا۔ "اب تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ یہاں کوئی جھمیلا ہو سکتا ہے اور تم ناحق پولیس کے چکر میں پھنس جاؤ گے"۔

اینجو کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ پھر بھی وہ بولا ''میں مدد کے لیے تیار ہوں۔ آخر گاڈ فادر نے میرے اوپر اتنا بڑا احسان کیا ہے''۔

مائیکل نوجوان کے خلوص سے متاثر ہوا۔ اس نے سوچا۔ چلو رہنے دو۔ ایک سے دو بھلے رہیں گے۔ اس نے اینجو کو ایک سگریٹ دیا اور دسمبر کی سرد رات میں دونوں کھلی سڑک پر کھڑے سگریٹ پھونکتے رہے۔

تیزی سے آتی ہوئی کار اچانک پل بھر کے لیے ان کے قریب رک سی گئی۔ جیسے ہی مائیکل نے آگے بڑھ کر کار کی سواریوں پر نظر ڈالنی چاہی، کار آگے بڑھ گئی۔ کار میں بیٹھے کسی آدمی نے اسے پہچان لیا تھا۔

دس منٹ بعد ہی اچانک پولیس سائرن کا شور رات کے سناٹے کو چیر گیا۔ نائنتھ ایونیو کے موڑ پر آ کر ایک پولیس کار اسپتال کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اس کے پیچھے پولیس کی دو اور کاریں تھیں۔ کچھ ہی دیر بعد اسپتال کے گیٹ پر باوردی پولیس اور جاسوسوں کی بھیڑ لگ گئی۔ مائیکل نے راحت کی سانس لیتے ہوئے سوچا۔ شاید سونی نے ہی انھیں بھیجا ہوگا اور وہ ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھا۔

لیکن دو طاقت ور جوانوں نے اسے پکڑ لیا اور تیسرے نے اس کے جیبوں کی تلاشی لی اور پیچھے ہٹ گیا۔ پھر ایک دراز قد پولیس افسر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ پی کیپ سے جھانکتے سفید بالوں کے باوجود بھی سرخ چہرے والا وہ افسر طاقت ور معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے کرخت لہجے میں مائیکل سے کہا۔ ''میں سمجھتا تھا کہ تم جیسے سوروں کو لاک اپ میں بند کر دیا گیا ہے۔ کون ہو تم؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے کپتان''۔ تلاشی لینے والے جوان نے کہا۔

مائیکل خاموش کھڑا کپتان کے جابر اور پتھر کی طرح سخت چہرے کو گھورتا رہا۔

ایک سادہ لباس والے جاسوس نے کہا۔ ''یہ مائیکل کارلیون ہے''۔

''میرے والد کی حفاظت میں تعینات جاسوس کہاں چلے گئے؟'' مائیکل نے بڑی نرمی سے پوچھا۔ ''انھیں کس نے واپس بلا لیا ہے؟''

[illegible] غصے سے ''کپتان دہاڑا۔ ''مجھ سے سوال پوچھنے والا تو کون ہے''۔

میں نے انھیں واپس بلایا ہے۔ گروہ بند غنڈوں کے آپس میں کٹنے مرنے کی مجھے ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ اگر میرا بس چلتا تو تیرے بڈھے کو بچانے کے لیے میں انگلی تک نہیں ہلاتا۔ اب یہاں سے دفع ہو جاؤ اور ملنے کے وقت کے علاوہ اسپتال کے پاس پھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا''۔

مائیکل ابھی بھی کپتان کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ کپتان کی بدسلوکی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا پہلی کار میں سولوزو آیا تھا؟ اور اسی نے پولیس کو یہاں بھیجا ہے۔ کیا واقعی یہ کام منصوبہ بند ہے؟ لگ تو ایسا ہی رہا تھا۔

''جب تک تم میرے والد کی حفاظت کا انتظام نہیں کرو گے''۔ مائیکل نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''میں یہاں سے نہیں جاؤں گا''۔

اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کپتان ایک جاسوس سے بولا۔ ''اس سور کو لے جا کر بند کر دو''۔

''اس لڑکے کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے کپتان''۔ جاسوس ہچکچاتے ہوئے بولا۔ ''یہ جنگ کا ہیرو بھی ہے۔ اپنے خاندانی کاروبار میں شامل نہیں ہے۔ اسے بند کرنے پر اخبار والے شور مچا دیں گے''۔

''بکومت''۔ کپتان غرایا۔ ''اسے بند کر دو''۔

مائیکل نے حسب سابق پرسکون لہجے میں کپتان سے پوچھا۔ ''میرے والد کو ختم کرنے کی سولوزو نے تمھیں کیا قیمت چکائی ہے''؟

پولیس کپتان مڑتے مڑتے رک گیا۔ ایک لمحہ کے لیے اس کے چہرے پہ الجھن اور غصے کی لہر دوڑ گئی۔ پھر اس نے دو پولیس والوں سے مائیکل کے بازو تھام لیے۔ کپتان کے فولادی گھونسے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر مائیکل نے بچنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن بجلی کی طرح گھونسا اس کے گال سے ٹکرایا۔ وار اتنا سخت تھا کہ مائیکل کو اپنے دماغ میں بم پھوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ منہ ٹوٹے ہوئے دانتوں اور خون سے بھر گیا۔ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے۔ اگر پولیس کے جوان اسے پکڑے ہوئے نہ ہوتے تو وہ یقیناً زمین پر گر گیا ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہوش میں تھا۔ اسے کپتان کی مار سے بچانے کے لیے سادہ لباس والا ایک

جاسوس درمیان میں آ گیا اور کہا۔ ”او ہ گاڈ، تم نے اسے بری طرح زخمی کر دیا کپتان“۔
”میں نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا“۔ کپتان نے اونچی آواز میں کہا۔ ”مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش میں خود ہی گر پڑا تھا۔ سمجھے، اس نے گرفتار ہونے سے انکار کیا تھا“۔
حالانکہ مائیکل کے آگے رنگ برنگے تارے ناچ رہے تھے پھر بھی اس نے دیکھا کہ موڑ کی طرف سے کچھ اور کاریں آ کر کھڑی ہو گئی تھیں اور ان سے آدمی اتر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کلے مین زا کا وکیل تھا، جو اب کپتان سے مخاطب تھا۔ ”کارلیون خاندان نے مسٹر کارلیون کی حفاظت کے لیے پرائیویٹ جاسوس رکھے ہیں۔ وہ میرے ساتھ ہیں اور ان کے پاس ریوالور رکھنے کا لائسنس بھی ہے۔ اگر تم نے انھیں گرفتار کیا تو کل صبح عدالت میں جج کے سامنے اس کا جواب دینا ہوگا“۔ پھر اس نے مائیکل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کیا تم اپنے اوپر حملہ کرنے والے کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہو“؟
مائیکل کا پورا چہرہ درد کے سمندر میں ڈوب رہا تھا۔ بمشکل اس نے زبان کھولی اور بولا۔ ”میں پھسل کر گر پڑا تھا“۔ اس نے دیکھا، کپتان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی جو اب میں اس نے بھی مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔ وہ ہر قیمت پر اپنے آپ پر قابو رکھ کر نفرت کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اپنے والد کی طرح اپنے محسوسات کو وہ اپنے تک ہی محدود رکھتا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ کچھ آدمی اسے اٹھا کر اسپتال لے جا رہے تھے۔ پھر وہ بیہوش ہو گیا۔
اگلی صبح جب وہ سو کر اٹھا تو پتہ چلا کہ اس کے جبڑے کو تاروں سے کس دیا گیا تھا۔ بائیں طرف کے چار دانت ٹوٹ چکے تھے اور ہیگن اس کے پلنگ کے پاس ہی بیٹھا تھا۔
”کیا مجھے بیہوشی کی دوا دی گئی تھی“؟ مائیکل نے پوچھا۔
”ہاں“۔ ہیگن نے جواب دیا۔ ”کیونکہ ڈاکٹر کو تمہارے مسوڑھوں سے دانت کے ٹکڑے نکالنے تھے“۔
”مجھے اور کچھ تو نہیں ہوا تھا“۔
”نہیں“۔ ”ڈان تو ٹھیک ہیں نا“؟
”ہاں، ہم نے یہ مسئلہ سلجھا لیا ہے۔ پرائیویٹ جاسوسوں کی پوری فوج اسپتال اور آس پاس کے علاقوں میں تعینات کر دی گئی ہے“۔

اس کے بعد مائیکل اور ہیگن کار کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھے اور کلے مین زا ڈرائیونگ سیٹ پر، تو مائیکل نے پوچھا۔ ''کل رات کے حادثے کا پتہ تمھیں کیسے چلا''؟

پولیس کا جاسوس فلپس جس نے تمھیں کپتان کے ہاتھ سے بچانے کی کوشش کی تھی، سونی کا آدمی ہے''۔ ہیگن نے بتایا۔ ''اس نے اطلاع دی تھی۔ کپتان میک لسکی حد درجہ کمینہ، لالچی، دغاباز اور رشوت خور ہے۔ ہمارا خاندان بھی پہلے اسے بہت بڑی رقم دیتا تھا۔ مگر اس کے لالچ اور کمینگی کو دیکھتے ہوئے تعلق توڑ لیا گیا تھا۔ سولوزو نے یقیناً اسے موٹی رقم دی ہوگی۔ اس لیے تو اس نے اسپتال میں تعینات ٹے سیو کے سبھی آدمیوں کو حوالات میں بند کروا دیا اور ڈان کے کمرے میں موجود جاسوسوں کو بھی ضروری کام کے بہانے ہٹا لیا تھا۔ پولیس کے دوسرے جوانوں کو بھی کہیں بھیج دیا۔ اس طرح ظاہر ہے کہ ڈان کو ختم کرانے کے لیے اسے بھاری رقم ملی ہوگی اور کام پورا ہونے کے بعد تو سولوزو نے اس منہ ستاروں بھر دینے کا وعدہ کیا ہوگا۔ فلپس کا کہنا ہے کہ یہ کوشش دوبارہ بھی کی جا سکتی ہے''۔

''مجھے آئی چوٹ کی خبریں کیا اخباروں میں آئی ہیں''؟ مائیکل نے پوچھا۔

''نہیں، نہ تو ہم نے اور نہ ہی پولیس نے اسے اخبار میں دینا مناسب سمجھا''۔

''اور وہ لڑکا اینجو بھاگ گیا تھا کیا''؟

''ہاں، وہ پولیس کے پہنچتے ہی غائب ہو گیا تھا''۔ ہیگن نے جواب دیا۔ ''لیکن اس کا کہنا ہے کہ جب سولوزو کی کار آئی تو وہ تمھارے ساتھ تھا۔ کیا یہ سچ ہے''؟

''ہاں''۔ مائیکل بولا۔ ''وہ اچھا لڑکا ہے''۔

''اس کی دیکھ بھال کی جائے گی۔ تم تو ٹھیک محسوس کر رہے ہو نا۔ تمھارا چہرہ بہت بھدا لگ رہا ہے''۔

''ٹھیک ہوں۔ اس پولیس کپتان کا کیا نام ہے''؟

''میک لسکی''۔ ہیگن نے کہا۔ ''ایک تازہ خبر اور بھی ہے۔ برونو ٹاٹاگلیا کو رات چار بجے ٹھکانے لگا دیا گیا ہے''۔

''کیا''؟ مائیکل کے جسم میں تناؤ پیدا ہوا۔ ''لیکن ہم نے تو خاموش رہنے کا فیصلہ کیا تھا''۔

''اسپتال کے حادثے کے بعد سونی کا دماغ بے قابو ہو گیا۔ اس نے پورے نیو یارک اور نیو جرسی میں سپاہی چھوڑ دیے تھے۔ پچھلی رات پہلے شکار کی شکل میں برونو کو مارا گیا۔ میں تو اب بھی سونی کو خاموش رہنے کے لیے ہی سمجھا رہا ہوں۔ تم بھی اسے سمجھانے کی کوشش کرنا۔ کیونکہ یہ مسئلہ ابھی بھی پر امن طریقے سے سلجھایا جا سکتا ہے''۔

''میں کوشش کروں گا''۔ مائیکل نے کہا۔ کیا آج صبح بھی میٹنگ ہوئی تھی''؟

''اور ہاں سولوزو نے رابطہ قائم کر کے مشورہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ایک درمیانی آدمی اس کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سولوزو ہار مان کر اپنی جان بچانا چاہتا ہے۔ ٹاٹا گلیا کے ایک بیٹے کے قتل نے اسے یقین دلا دیا ہو گا کہ ہم کمزور نہیں ہیں۔ لوکا براسی کے بارے میں بھی ہمیں تفصیلی معلومات مل چکی ہے۔ تمھارے والد پر حملہ کرنے سے پہلے والی رات کو اسے برونو کے نائٹ کلب میں مار ڈالا گیا تھا''۔

''ظاہر ہے اسے دھوکے سے قابو میں کیا گیا ہو گا''۔ مائیکل نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

(۲)

لانگ بیچ کے اندر جانے والی سڑک پر داخلی گیٹ کے پاس ایک لمبی کار اس ڈھنگ سے پارک کی ہوئی تھی کہ راستہ رک گیا تھا۔ کچھ آدمی کار سے ٹکے کھڑے تھے۔ دونوں طرف کے مکانوں کے اوپری منزل کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ مائیکل نے دل ہی دل میں کہا۔ یا خدا، سونی نے تو پوری طرح قلعہ بندی کر رکھی ہے۔

کلے مین زا نے کار باہر ہی پارک کر دی۔ وہ تینوں کار سے اتر کر پیدل ہی آگے بڑھے۔ کالی کار سے ٹکے دونوں آدمیوں نے انھیں دیکھ کر سر کو ہلکی سی جنبش دی۔ کھڑکی سے جھانکتے گارڈ نے انھیں آتے دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔

دفتر میں سونی اور ٹے سیو اس کا انتظار کر رہے تھے۔ سونی نے مائیکل کا جبڑا سہلاتے ہوئے کہا۔ ''بہت خوب''۔ لیکن مائیکل اسے دھکا دیتے ہوئے ڈیسک کے قریب پہنچا اور اسکاچ کا ایک پیگ بنا کر ایک ہی بار میں پی گیا تا کہ جبڑے کا درد کچھ کم ہو سکے۔

پانچوں افراد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سونی کے چہرے پر خوشی سے مائیکل نے اندازہ لگایا کہ وہ اپنا پروگرام طے کر چکا ہے اور ارادہ بدلنے کو بالکل تیار نہیں ہے۔ کل رات سولوزو کی ڈان کو ختم کرنے کی کوشش کے بعد اب امن کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

''تمہارے جانے کے بعد درمیان آدمی کا فون آیا تھا''۔ سونی نے ہیگن سے کہا۔ ''سولوزو اب میٹنگ کرنا چاہتا ہے''۔ سونی ہنسا۔ ''اس حرام زادے کی چالاکی دیکھو۔ رات میں خون خرابے کا منصوبہ بناتا ہے اور صبح میل جول کی بات چلاتا ہے تاکہ ہم دھوکے میں رہ کر اسے اپنا کام کرنے دیں۔ کتنا چالاک ہے''۔

''تم نے کیا جواب دیا''؟ ہیگن نے پوچھا۔

''میں نے اس کی رائے سے اتفاق کیا ہے کہ وہ جب چاہے میں تیار ہوں۔ میں نے آدمی چوبیس گھنٹے کے لیے چھوڑ رکھے ہیں۔ اگر اس کمینے نے اپنی دم کا بال بھی ہلایا تو اس کی لاش ہی نظر آئے گی''۔

''اس نے کوئی خاص پیش کش کی ہے''؟ ہیگن نے پوچھا۔

''ہاں وہ چاہتا ہے کہ مائیکل کو مشورے کے لیے بھیجیں۔ درمیانی آدمی مائیکل کی حفاظت کی گارنٹی کے طور پر ہمارے پاس رہے گا۔ میٹنگ کی جگہ کا تعین وہ خود کریں گے۔ اس کے آدمی مائیکل کو لے جائیں گے اور سولوزو کی تجویز سننے کے بعد اسے واپس بھیج دیا جائے گا۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ پیش کش ایسی ہو گی جسے نامنظور نہیں کیا جا سکتا''۔

''ٹاٹاگلیا کا برونو کے بارے میں کیا خیال ہے''؟ ہیگن نے پوچھا۔

''یہ بھی معاہدے کا ایک حصہ ہے۔ درمیانی آدمی کا کہنا ہے کہ ٹاٹاگلیا سولوزو کو پورا تعاون دے رہے ہیں۔ اس لیے برونو کے قتل کو وہ ہمارے والد کے ساتھ کئے گئے برتاؤ کی قیمت سمجھیں گے''۔ سونی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''بہت خوب، حرام زادے کہیں کے''۔

''ان کی بات تو ہمیں سننا ہی چاہیے''۔ ہیگن نے محتاط انداز میں کہا۔

''نہیں''۔ سونی سر ہلا کر بولا۔ ''اس وقت نہیں کانسی گلیوری''۔ اس کے لہجے میں اطالوی شیخی کی جھلک تھی۔ وہ اپنے باپ کے لہجے کی نقل کر رہا تھا۔ ''کوئی میٹنگ نہیں، کوئی تبادلہ خیال نہیں۔ سولوزو کی کوئی چالاکی نہیں چلے گی۔ اب اگر درمیانی آدمی ہم

سے رابطہ قائم کرتا ہے تو صاف کہہ دو کہ ہمیں سولوزو چاہیے اور قبول نہ کرنے کی صورت میں اعلان جنگ۔ اپنے سپاہیوں کو ہر جگہ تعینات کر کے ہم میٹریسیز[1] پر چلے جائیں گے۔ کاروبار میں دشواریاں تو آئیں گے ہی"۔

"لیکن دوسرے خاندان اس جنگ کو برداشت نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس سے ان کے کاروبار پر برا اثر پڑے گا"۔

"تو سیدھی سی بات ہے۔ یا تو سولوزو کو ہمیں سونپ دو یا پھر ہمارے ساتھ لڑو اور ٹام اب مجھے امن کے قیام کا مشورہ مت دینا۔ میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں۔ تمھارا کام ہے اب اس لڑائی کو جیتنے میں میری مدد کرو"۔

پولیس اسٹیشن میں تمھارے آدمی سے میں نے باتیں کی تھیں"۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ہیگن بولا۔"اس نے بتایا ہے کہ سولوزو نے کپتان کو موٹی رقم دی ہے اور نارکوٹکس کے کاروبار میں اسے پارٹنر بھی بنایا ہے۔ بدلے میں میک لسکی نے اس کا باڈی گارڈ بننا قبول کرلیا ہے۔ کپتان کے بغیر اس چوہے کی اپنے بل سے نکلنے کی ہمت ہی نہیں ہوگی۔ مائیکل کے ساتھ میٹنگ کے وقت بھی کپتان سادے لباس میں ریوالور سمیت موجود رہے گا۔ اس طرح تمھیں سمجھ لینا چاہیے سونی کہ سولوزو کا بال بھی بانکا نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس پر حملہ کرتے وقت ہمیں پولیس کپتان سے بھی نمٹنا ہوگا اور نیویارک کے پولیس کپتان کو شوٹ کر کے آج تک کوئی بچ نہیں سکا ہے۔ پولیس اپنے کسی آدمی پر حملہ برداشت نہیں کرتی ہے۔ خواہ وہ حملہ ڈان کارلیون کے آدمی ہی کیوں نہ کریں۔ ساتھ ہی ایسی واردات کے بعد اخبار والے پولیس ڈپارٹمنٹ اور چرچ والے سبھی ہنگامہ کھڑا کر دیں گے۔ کارلیون خاندان کو قابل نفرت قرار دیا جائے گا اور ڈان کے سیاسی طور پر بااثر دوست چھپنے کے لیے مجبور ہو جائیں گے۔ اس لیے اس سلسلے کے ہر پہلو پر غور کرلو"۔

"میک لسکی ترک کے ساتھ ہمیشہ تو نہیں رہے گا"۔ سونی نے کہا۔"ہم مناسب وقت کا انتظار کریں گے"۔

---

[1] پوشیدہ ہو جانے کے لیے محفوظ مقامات

کلے مین زا اور ٹے سیو بے چینی سے سگار کے کش لے رہے تھے۔ کسی بھی غلط اقدام کا سب سے زیادہ نقصان انھیں دونوں کو ہونا تھا۔

مائیکل نے پہلی بار خاموشی کو توڑتے ہوئے ہیگن سے پوچھا۔ ''کیا ڈان کو اسپتال سے یہاں لایا جاسکتا ہے''؟

''ناممکن ہے''۔ ہیگن نے کہا۔ ''ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ موت سے تو بچ جائیں گے لیکن ابھی شاید اور آپریشن ہوں گے''۔

''تو سولوزو کو جلد ختم کرنا پڑے گا''۔ مائیکل بولا۔ ''ورنہ وہ ڈان کو مارنے کا دوسرا منصوبہ بنائے گا اور پولیس کپتان کی مدد سے تو وہ بہت کچھ کرسکتا ہے۔ اس لیے سولوزو کو چھوڑنا حماقت ہوگی''۔

''تمھاری بات صحیح ہے لڑکے''۔ سونی کچھ غور کرتے ہوئے بولا۔ ''سولوزو کا ہم ڈان پر حملہ کرنے کے لیے دوسرا موقع نہیں دے سکتے''۔

''تو پھر کپتان کا کیا ہوگا''؟ ہیگن نے جاننا چاہا۔

سونی عجیب طرح سے مائیکل کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''بتاؤ لڑکے، اس پولیس کپتان کا کیا کیا جائے''۔

''میں مانتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے''۔ مائیکل دھیمے لہجے میں بولا۔ ''لیکن کئی بار ایسے آخری فیصلے مناسب ثابت ہوتے ہیں۔ سوچ لو کہ ہمیں میک لسکی کو بھی مارنا پڑے گا لیکن اس کے قتل کے بعد ثابت یہی کرنا ہوگا کہ مرنے والا کپتان ایمانداری سے اپنا فرض ادا کرنے والے پولیس افسر کے بجائے غیر قانونی کاروبار میں پھنسا ایک غنڈہ تھا اور غنڈوں کی طرح ہی مارا گیا۔ ہمیں سارے ثبوت کے ساتھ اخبار کے دفتروں میں موجود اپنے آدمیوں کے توسط سے یہی تاثر دینا ہوگا۔ اس سے کافی فرق پڑے گا''۔ تھوڑا رک کر مائیکل نے پوچھا۔ ''تم سب کا کیا خیال ہے''؟

کلے مین زا اور ٹے سیو تو پہلے کی طرح ہی سنجیدہ کھڑے رہے۔ ہیگن کے چہرے پر فاخرانہ جذبات تھے اور سونی عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ چہکا۔ ''ونڈرفل، مائیک۔ آگے بولو''۔

''ٹھیک ہے''۔ مائیکل نے اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ ''وہ لوگ صرف میرے

ساتھ تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس وقت وہاں میں، سولوزو اور میک لسکی ہی ہوں گے۔ تم میٹنگ کو دو دنوں کے لیے ٹال دو۔ اور اس دوران اپنے جاسوسوں سے پتہ لگاؤ کہ میٹنگ ہوگی کہاں؟ ساتھ ہی اس بات پر زور دو کہ میٹنگ کی جگہ عوامی ہو۔ نجی فلیٹ وغیرہ نہیں۔ وہ جگہ کوئی ریستوراں یا بار ہو اور وقت ڈنر کا ہو تو بہتر رہے گا، تاکہ میں خود کو محفوظ محسوس کر سکوں اور وہ لوگ بھی اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں گے۔ سولوزو سوچ بھی نہیں سکے گا کہ میں کپتان کو بھی شوٹ کر سکتا ہوں۔ ملاقات کے وقت وہ لوگ میری تلاشی لیں گے۔ اس لیے میں اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہیں لے جا سکوں گا۔ لیکن تم کوئی ایسا انتظام ضرور کرو کہ ملاقات کے دوران مجھے پستول یا ریوالور حاصل ہو سکے۔ پھر میں ان دونوں کو ٹھکانے لگا دوں گا"۔

چاروں لوگ اسے گھورنے پر مجبور تھے۔ کلے مین زا اور ٹے سیو سب سے زیادہ حیران تھے۔ ہیگن افسردہ تھا اور سونی کے چہرے کی پُراسرار مسکراہٹ قہقہے میں بدل گئی تھی۔ وہ مائیکل کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ "تم اپنے کالج کے ہونہار طالب علم ہو اور خاندان کے کاروبار میں کبھی شامل نہیں ہونا چاہا لیکن اب پولیس کپتان اور سولوزو کو صرف اس لیے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ میک لسکی نے تمہارا جبڑا توڑ دیا تھا۔ کاروبار سے متعلق حادثے کو نجی طور پر لینے کے سبب ہی تم ان دونوں آدمیوں کو مار ڈالنے کا ارادہ کر رہے ہو"۔

کلے مین زا اور ٹے سیو تو سونی کے ہنسنے کا سبب جانے بغیر ہنس دیے لیکن ہیگن خاموش رہا۔

مائیکل نے باری باری سے سب کی طرف دیکھا۔ پھر اس کی نظریں سونی پر مرکوز ہو گئیں۔ وہ ابھی تک ہنستا ہوا کہہ رہا تھا۔ "تم دونوں کو ٹھکانے لگا دو گے۔ جب کہ اس کے بدلے میں تمھیں تمغے نہیں بجلی کی کرسی ملے گی۔ یہ ہیرو بننا نہیں ہے لڑکے۔ تم انھیں ایک میل دور سے نہیں بلکہ نظریں چار کر کے شوٹ کرو گے اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ سب تم صرف اس لیے کرنا چاہتے ہو کہ ایک بددماغ پولیس کپتان نے تمھیں تھپڑ مار دیا تھا"۔

سونی ہنسے جا رہا تھا۔

"بند کرو یہ ہنسی"۔ یکایک مائیکل کھڑا ہو گیا۔ اس میں آئی یہ تبدیلی اتنی فوری اور غیر معمولی تھی کہ کلے مین زا اور ٹے سیو کے چہروں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ مائیکل

نہ دراز قد تھا اور نہ قوی۔ پھر بھی اس کی موجودگی خطرناک لگ رہی تھی۔ اس وقت وہ ڈان کا متبادل نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں زرد تھیں اور چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے وہ اپنے سے بڑے اور طاقت ور بھائی پر جھپٹ پڑے گا۔ سونی کی ہنسی رک گئی تو مائیکل نے لہجے میں کرختگی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ ''تم سمجھتے ہو کہ میں ایسا نہیں کر سکوں گا''؟

''نہیں''۔ سونی نے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔ میں تمھاری بات پر نہیں بلکہ یہ سوچ کر ہنسا تھا کہ آدمی کی زندگی کیسے کیسے موڑ لیتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ خاندان میں تم سب سے زیادہ نرم دل رہے ہو۔ لیکن صرف تم ہی بچپن سے ڈان کے سامنے سینہ سپر ہو کر اپنی بات منوا سکتے تھے۔ تمھارا مزاج شروع سے ہی سخت تھا۔ اپنے بڑوں سے الجھنے میں بھی نہیں جھجکتے تھے۔ فریڈی کو اکثر مار بیٹھتے تھے لیکن سولوزو تمھیں خاندان میں سب سے ڈرپوک سمجھتا ہے کیونکہ تم میک کسکی سے بغیر دفاع کیے مار کھا گئے تھے۔ وہ لوگ تمھیں چوہا سمجھتے ہیں لیکن آخر تم بھی کارلیون ہو۔ میں ڈان پر حملہ ہونے کے بعد تین دن سے انتظار کر رہا ہوں کہ تمھارے اندر چھپا ہوا کارلیون کب بیدار ہو گا تاکہ ہم خاندان کے دشمنوں کا صفایا کر سکیں اور اس کا سبب بنا گال پر لگا گھونسا''۔ سونی نے مذاق کے لہجے میں کہا۔ ''کیا تمھیں یہ عجیب نہیں لگتا''۔

کمرے میں محیط تناؤ یکا یک ہی کم ہو گیا۔ مائیک سر ہلاتے ہوئے بولا۔ ''سونی میں یہ صرف اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ دوسرے میں تنہا ہی ان کے نزدیک جا سکتا ہوں اور کوئی پولیس کپتان کو مارنے کو تیار بھی نہیں ہو گا۔ اسے مار تو تم بھی سکتے ہو۔ لیکن تم پر خاندان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس طرح میں ہی بچتا ہوں۔ یہ سیدھی سی دلیل ہے۔ اس فیصلے کا میرے چہرے پر لگے گھونسے سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

سونی نے اسے گلے سے لگا لیا۔ جب تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کسی کی فکر نہیں ہے۔

''تمھارا کیا خیال ہے ٹام''؟

''میں بھی مائیکل سے متفق ہوں''۔ ہیگن نے کہا۔ ''لیکن اس کام کو کرنے والا بکھیڑے میں الجھ سکتا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ یہ کام مائیکل کے بجائے کوئی اور ہی کرے تو بہتر ہو گا''۔

''تو پھر میں کر سکتا ہوں''۔ سونی بولا۔

''نہیں''۔ ہیگن نے عدم اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ایک تو کیا دس پولیس کپتانوں کی موجودگی میں بھی سولوزو تمھارے قریب آنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ پھر ابھی تم اس خاندان کے چیف ہو، اس لیے تمھیں یہ خطرہ نہیں اٹھانا چاہیے''۔ پھر اس نے کلے مین زا اور ٹے سیو کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ''تمھارے پاس کوئی اچوک نشانے باز ہے جو اس کام کو انجام دے سکے''؟

''ایسا کوئی نہیں ہے جسے سولوزو نہ جانتا ہو''۔

''کوئی نیا آدمی ہو جو اپنے کام میں تو ماہر ہو لیکن مشہور نہ ہو''؟ ہیگن نے جاننا چاہا۔

دونوں کیپورزائم نے نفی میں سر کو جنبش دیتے ہوئے انکار کیا۔

''پھر یہ کام مائیک کو ہی کرنا ہوگا''۔ سونی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''اب کلے مین زا اور ٹے سیو کو کسی بھی قیمت پر میٹنگ کی جگہ کا پتہ کرنا ہے اور وہاں پر ریوالور پہنچانا ہے۔ کلے مین زا، تمھیں چھوٹی نالی اور زیادہ طاقت ور ایسا ریوالور حاصل کرنا ہے جس کا پتہ نہ لگ سکے کہ وہ کس کا تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ مائیک تم ریوالور کا استعمال کر کے اسے وہیں چھوڑ دینا۔ کسی بھی صورت میں ریوالور سمیت نہیں گرفتار ہونا ہے۔ کلے مین زا اس کی نال اور ٹریگر ٹیپ کر دے گا تاکہ اس پر انگلیوں کے نشان نہ پڑیں۔ مائیک تم گھبرانا نہیں۔ گواہ اور ثبوت وغیرہ کا انتظام کر لیا جائے گا۔ کام ہوتے ہی تمھیں اس ملک سے باہر بھیج دیا جائے گا اور ہنگامے ختم ہوتے ہی واپس بلا لیا جائے گا لیکن مائیک تم اپنی گرل فرینڈ سے بھی کوئی رابطہ نہ کرنا۔ اس سے بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا حافظ بھی نہیں، سمجھے؟ کام ختم ہونے کے بعد جب تم خیریت سے باہر پہنچ جاؤ گے تو تمھاری خیریت کی خبر میں اسے بھیج دوں گا''۔

مائیکل کارلیون ایک عجیب سا سکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

''گرل فرینڈ کی بات تو تم بلا وجہ ہی یہاں کھینچ لائے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اتنا احمق ہوں کہ اسے کچھ بتاؤں گا یا خدا حافظ کہنے کے لیے اسے فون کروں گا۔ آخر میں نے بھی ڈان سے تربیت پائی ہے۔ میں نے بھی ان سے سیکھا ہے، ورنہ میں اتنا اسمارٹ کیسے بن جاتا''۔ سونی ہنسنے لگا اور ٹام بھی مسکرا دیا۔

''تم ابھی اناڑی ہو''۔سونی بولا۔''اس لیے مجھے سمجھانا پڑا''۔

''یہ تمھارا وہم ہے''۔مائیکل بھی ہنس دیا۔

سب کے لیے پیگ بناتے ہوئے ہیگن قدرے اداس تھا۔آخرکار مائیکل کا بھی میدان میں کودنا پڑا۔''خیر اب کم از کم یہ تو طے ہو گیا کہ ہمیں کرنا کیا ہے''۔وہ بولا۔

گیارہ

(۱)

کپتان مارک میک لسکی اپنے آفس میں بیٹھا ہوا بیٹنگ سلپ[1] سے بھرے تین لفافوں کو ٹٹولتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پرچیوں میں لکھے کوڈ سے اعداد کا اندازہ کیسے لگایا جائے تاکہ ان میں دی گئی معلومات سے رشوت کی موٹی رقم اینٹھی جا سکے۔ یہ بیٹنگ سلپس گذشتہ رات کارلیون خاندان کے ایک بُکی کے یہاں چھاپہ مارنے سے حاصل ہوئی تھیں۔ کافی غور و خوض کے باوجود بھی جب وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا تو اٹھ کھڑا ہوا۔ دیوار گھڑی پر نظر ڈالی تو پتہ چلا کہ ترک سولوزو کے ساتھ جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ یونیفارم اتار کر اس نے سادہ لباس پہنا اور بیوی کو فون کر دیا کہ رات کے کھانے پر اس کا انتظار نہ کرے۔

میک لسکی عام سپاہی سے ترقی کر کے کپتان کے عہدے تک پہنچا تھا۔ لیکن رشوت وہ اسی وقت سے لیتا تھا جب سے پولیس میں بھرتی ہوا تھا۔ بدلے میں رشوت دینے والے کا کام نہایت تندہی سے انجام دیتا تھا۔ لیکن جیسے جیسے اس کے اخراجات بڑھتے گئے رشوت کے طور پر طلب کی جانے والی رقم میں اضافہ ہوتا گیا۔

آج کل اس کی مطالبہ انتہا پر تھا۔ کیونکہ اس کے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے۔ اس کے چار بیٹے فوگ ہارم یونیورسٹی جیسی مہنگی جگہ میں پڑھتے تھے۔ جب کہ کپتان کی حیثیت سے اس کی تنخواہ محض چار سو ڈالر تھی۔ اس رقم سے اخراجات پورے ہونا ناممکن تھا

---

[1] جوے کی پرچیاں

اور دوسری طرف پولیس کی نوکری میں جان ہر وقت خطرے میں رہتی تھی۔

میک لسکی کا کام کرنے کا اپنا طریقہ تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لوگ اس سے کیا چاہتے ہیں لیکن بھول کر بھی وہ یہ بات ان پر ظاہر نہیں کرتا تھا۔ اسی لیے سولوزو نے جب اس سے اسپتال سے پولیس ہٹانے کو کہا تو اس نے بغیر سبب پوچھے دس ہزار ڈالر میں سودا طے کر لیا۔ ساری رقم پیشگی لے کر اس نے اسپتال سے پولیس ہٹالی تھی۔ ڈان کارلیون مافیا کا رنگ لیڈر تھا۔ اس کے مرنے سے ملک کی خدمت کا پہلو نکلتا تھا۔ اور دس ہزار ڈالر اس کے بیٹوں کی تعلیم مکمل کرنے میں معاون ہوتے۔ لیکن سولوزو کا کام نہ ہونے کی شکل میں اسے یہ رقم واپس کرنی تھی۔ اس لیے ناراض ہو کر اس نے مائیکل کا جبڑا توڑ دیا تھا۔

لیکن سولوزو نے پھر بھی اس کے ساتھ سودا کیا تھا کہ اب مائیکل سے ہونے والی میٹنگ کے وقت ساتھ رہنا ہوگا۔ کپتان نے سبب جانے بغیر نئے سرے سے قیمت طے کر لی۔ اپنے لیے کسی خطرے کا اسے شبہ تک نہیں تھا۔ کیونکہ نیویارک کا کوئی غنڈہ کپتان کو مارنے کا خطرہ لے گا، یہ بات اس کے تو کیا کسی کے دماغ میں نہیں آسکتی تھی۔ مافیا کا کتنا ہی طاقتور غنڈہ عام سپاہی کا تھپڑ کھا کر بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ پھر کپتان کے بارے میں ایسا کیسے سوچا جا سکتا تھا۔ میک لسکی پولیس اسٹیشن سے نکلا اور سولوزو کے یہاں جانے کے لیے ٹیکسی پکڑ لی۔

(۲)

ٹام ہیگن نے جعلی پاسپورٹ اور ویزا تیار کرانے کے علاوہ مائیکل کے ملک چھوڑنے کے تمام انتظامات کر دیے تھے۔ ایک اطالوی مال بردار جہاز میں مائیکل کی سیٹ ریزرو کرا دی گئی تھی۔ وہ جہاز سسلی کے ایک بندرگاہ پر رکنے والا تھا۔ سسلی میں مافیا کے چیف توماسنو کے پاس ایک پیغام رساں ہوائی جہاز سے پہلے ہی بھیجا جا چکا تھا۔

کام پورا کرنے کے بعد مائیکل کو بھگا لے جانے کے لیے سونی نے کار سمیت ٹےسیو کی ڈیوٹی لگا دی تھی۔ کار دیکھنے میں تو اک دم پرانی اور ٹوٹی پھوٹی سی تھی لیکن اس کا انجن بہت

طاقت ور تھا۔

مائیکل نے سارا دن کلے مین زا کے ساتھ ریوالور کی اچھی مشق کر لی تھی۔ یہ ریوالور نزدیک سے نشانہ لگانے کے لیے نہایت مناسب تھا۔ ساتھ ہی اس کی گولی جسم میں داخل ہونے کی جگہ پر تو اپنے برابر ہی سوراخ کرتی تھی لیکن جہاں سے باہر نکلتی تھی وہاں کافی بڑا سوراخ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس مین آواز بھی بہت زوردار ہوتی تھی۔ اس کام میں یہ ضروری تھا کہ آواز سن کر آس پاس کے لوگ خوف زدہ ہو جائیں اور کوئی بیچ میں پڑنے کی کوشش نہ کرے۔

کلے مین زا نے مائیکل کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے سمجھایا۔ ''کام پورا کرنے کے بعد صفائی سے اس ڈھنگ سے ہاتھ نیچے کر کے ریوالور وہیں گرا دینا کہ سب یہی سمجھیں کہ ریوالور تمہارے پاس ہی ہے۔ فائر کی آواز سے دہشت زدہ ہونے کی وجہ سے کوئی تمہیں روکے گا نہیں۔ تم سیدھے باہر نکل جانا۔ وہاں ٹیسیو کار پر تمہارا انتظار کرتا ملے گا۔

پھر مائیکل کے سر پر ہیٹ جماتے ہوئے بولا۔ ''ہیٹ پہن کر تم بہت جمتے ہو''۔

مائیکل ہیٹ نہیں پہنتا تھا۔ اس لیے اسے منہ بسورتے پا کر کلے مین زا بولا۔ ''تمہارے اس حلیے کی بنیاد پر ضرورت پڑنے پر ہم عینی شاہد بن کر آسانی سے گمراہ کر سکتے ہیں۔ انگلیوں کے نشانوں کی پرواہ مت کرنا۔ ریوالور کی نالی دستے اور ٹریگر پر ایسا ٹیپ لگا دیا گیا ہے جو انگلیوں کے نشان ابھرنے نہیں دے گا''۔

''اس جگہ کا پتہ چلا جہاں میٹنگ ہونا ہے''؟ مائیکل نے پوچھا۔

''سولوزو کی ہوشیاری سے ابھی تک یہ ممکن نہیں ہو سکا ہے لیکن تم اپنی حفاظت کی فکر مت کرنا کیونکہ تمہاری ضمانت کے طور پر وہ درمیانی آدمی ہمارے پاس رہے گا جو سمجھوتہ کرا رہا ہے۔ وہ سولوزو کا دایاں ہاتھ اور دوست ہے۔ اس کی اہمیت سولوزو کی نظر میں تم سے زیادہ ہے''۔

''اس قتل کے بعد کیا ہوگا''؟ مائیکل نے جاننا چاہا۔

''جنگ''۔ کلے مین زا نے کہا۔ ''حالانکہ ہمارا خاص دشمن ٹاٹا گلیا خاندان ہوگا لیکن بیشتر خاندان اس کا ساتھ دیں گے۔ نتیجتاً نیویارک کے محکمہ صفائی کو ڈھیروں لاوارث لاشیں سڑکوں سے ہٹانی ہوں گی''۔ پھر بے دلی سے بولا۔ ''لیکن ہر دس سال میں ایک بار تو

ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔اس سے غلیظ خون بہہ جاتا ہے اور صاف خون رہ جاتا ہے۔دوسرے اگر ہم ان سے ڈرتے رہے یا امن کا چولا پہنے بیٹھے رہے تو لوگ ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیں گے''۔

وہ دونوں واپس ڈان کی رہائش گاہ پر پہنچے تو دیکھا کہ سونی اپنے والد کے دفتر میں پڑا سو رہا تھا۔باپ کی موجودگی میں ہمیشہ صاف ستھرا رہنے والا دفتر کباڑ خانہ بنا ہوا تھا۔مائیکل نے سوچا کہ خود کو محفوظ رکھنے کے خیال سے سونی کب تک چوہے کی طرح یہاں بند رہ سکتا تھا۔آخر اسے سڑکوں پر نکلنا ہی ہوگا۔وہ سونی کو جگا کر بولا۔''سووروں کی طرح یہاں بند رہنے کے ساتھ تم اس دفتر کی صفائی کیوں نہیں کرا لیتے ہو''؟

''تم کیا سینیٹری انسپکٹر ہو''؟ سونی جماہی لیتے ہوئے بولا۔''برخوردار ابھی ہمیں اس جگہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے جہاں وہ تمھیں لے جانے والے ہیں اور جب تک جگہ کا پتہ نہیں چل جاتا تو تم تک ریوالور کیسے پہنچایا جائے گا''؟

''تو میں ریوالور اپنے ساتھ لے جاؤں گا''۔شاید وہ لوگ میری تلاشی نہ لیں اور تلاشی لے بھی لی تو ریوالور نکال لیں گے۔میرا تو کچھ نہیں بگاڑیں گے''۔

''نہیں''۔سونی نے کہا۔''ہمیں اس بار سولوزو کو ختم ہی کر دینا ہے۔میک لسکی تو کاٹھ کا الو ہے۔اسے ختم کرنے کے مواقع تو بعد میں بھی ملیں گے۔اس لیے تمھارے پاس سے ریوالور برآمد ہونے پر ہمارا منصوبہ خطرے میں پڑ جائے گا۔کلےمین زا نے تمھیں سارا منصوبہ سمجھا دیا ہے نا''؟ سونی نے پوچھا اور مائیکل کا چہرہ اثبات میں ہلتا دیکھ کر بولا۔''تمھارا جبڑا اب کیسا ہے''؟

''بہت درد کر رہا ہے''۔مائیکل نے دردناک لہجے میں کہا اور وہسکی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔لیکن اسی وقت سونی نے ٹوک دیا۔''بس لڑکے زیادہ شراب تیری چستی کو کم کر دے گی''۔

''اوہ گاڈ''۔مائیکل چڑ کر بولا۔''اب تم بڑے بھائی کی حیثیت سے رعب جھاڑنا بند کرو، جنگ میں میں کئی لوگوں کو مار چکا ہوں''۔

اس وقت ٹام ہیگن کمرے میں داخل ہوا اور جعلی نام پتے پر درج فون پر کسی سے گفتگو

کرنے کے بعد فکرمند لہجے میں بولا ''میٹنگ کی جگہ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے''۔

یکایک فون کی گھنٹی کی آواز سن کر سونی نے ریسیور اٹھا لیا اور سنتا رہا۔ پھر ریسیور رکھتے ہوئے بولا ''اس کتیا کے پلے نے کہلوایا ہے کہ آج رات آٹھ بجے وہ اور میک لسکی مائیک کو براڈوے کے جیک ڈیم سے بار کے سامنے سے کار میں بٹھا کر میٹنگ کی جگہ پر لے جائیں گے۔ وہ لوگ اطالوی میں بات کریں گے تا کہ گفتگو کپتان نہ سمجھ سکے۔

''لیکن درمیانی آدمی کے آنے تک ہم مائیک کو نہیں بھیج سکتے''۔ ٹام ہیگن نے کہا۔

''وہ تو یہاں آ بھی چکا ہے''۔ کلے مین زا نے اطلاع دی۔ ''اور تین آدمیوں کے ساتھ بیٹھا تاش کھیل رہا ہے''۔

چونکہ میٹنگ کے صحیح مقام کا ابھی تک پتہ نہیں چل پایا تھا، چاروں اسی مسئلے پر غور کرتے رہے۔ آخر میں ہیگن کچھ اس طرح چونکا جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ اس نے کہا ''سونی تم پولیس اسٹیشن میں اپنے آدمی فلپس سے بات کرو۔ ممکن ہے میک لسکی نے وہاں اس طرح کا کوئی پیغام چھوڑا ہو کہ ضرورت پڑنے پر اس سے کہاں رابطہ قائم کیا جائے گا۔ حالانکہ وہ کمینہ بڑا چالاک ہے، لیکن کوشش کرنے میں کیا نقصان ہے''۔

سونی نے جاسوسوں سے رابطہ قائم کیا اور ریسیور رکھنے کے بعد بولا ''وہ پتہ لگا کر ہمیں فون کرے گا''۔

نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد فلپس نے فون پر اطلاع دی کہ عادت کے مطابق کپتان نے پیغام چھوڑا تھا کہ آج رات آٹھ بجے سے دس بجے تک وہ برونکس علاقے میں لونا اجورے ریستوراں میں ملے گا۔

''یہ چھوٹا سا ریستوراں تو ہمارے لیے بہت مناسب جگہ ہے''۔ ٹیسیو نے فوراً اعتماد کے لہجے میں کہا۔ ''اس میں بڑے بڑے فیملی کیبن ہیں جہاں آرام سے بات چیت کی جا سکتی ہے''۔ میز پر جھک کر اس نے ایک نقشہ بنایا اور بتایا ''یہ داخلی دروازہ ہے۔ مائیک تم اپنا کام ختم کرتے ہی یہاں سے باہر نکلنا اور بائیں طرف گھوم کر کونے کی طرف مڑ جانا۔ میں کار کی ہیڈ لائٹس جلائے رکھوں گا تا کہ تمہیں پہچان سکوں اور آگے

بڑھ کر کار میں بٹھالوں۔ اگر کوئی خطرہ نظر آئے تو زور سے چیخنا، میں مدد کے لیے آ جاؤں گا"۔

اس کے بعد وہ کلے مین زا سے مخاطب ہوا۔ "کلے مین زا، تم فوراً وہاں پر ریوالور پہنچانے کا انتظام کرو۔ ریستوراں کے ٹائلٹ پرانے زمانے کے ہیں۔ ان میں پانی کی ٹنکی اور دیوار کے بیچ اتنی جگہ ہے کہ ریوالور کو ٹیپ سے دیوار میں چپکایا جا سکے۔ مائیکل کار میں تمھاری تلاشی لینے کے بعد وہ لوگ تم پر شبہ نہیں کریں گے۔ ریستوراں میں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ایسا ظاہر کرنا جیسے پیشاب کی وجہ سے پیڑو میں درد ہو۔ پھر معذرت کرتے ہوئے ان سے اجازت لے کر ٹائلٹ چلے جانا۔ لیکن وہاں سے واپس آنے کے بعد دوبارہ بیٹھنے کے بجائے کوئی بھی موقع دیے بغیر دونوں کے سر میں دو دو گولیاں مار دینا اور پھر ہر ممکن تیزی سے باہر آ جانا"۔

سونی سب کچھ سننے کے بعد بولا۔ "کلے مین زا، تم کسی ہوشیار آدمی سے وہاں پر ریوالور پہنچا دو تاکہ میرا بھائی وہاں خالی ہاتھ نہ رہے"۔

"اوکے"۔ کلے مین زا نے کہا اور ٹے سیو سمیت باہر نکل گیا۔

ان کے جانے کے بعد سونی مائیکل سے بولا۔ "آل رائٹ لڑکے، اب تم بھی تیار ہو جاؤ۔ میں جا کر مام کو سمجھاتا ہوں کہ جانے سے پہلے تم اس سے نہیں مل سکو گے اور مناسب وقت پر تمھاری گرل فرینڈ کو بھی پیغام بھجوا دوں گا۔ اوکے"۔

"اوکے"۔ مائیک نے کہا۔ "ویسے تمھارے خیال میں کب تک گھر واپس لوٹ سکوں گا"۔

"تقریباً ایک سال بعد"۔

"ڈان شاید جلد بھی واپس بلا سکیں"۔ ہیگن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "مگر یقینی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اس سارے سلسلے میں وقت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے لیکن تمھاری واپسی اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اخبارات میں کس ڈھنگ کی کہانی پیش کروا سکتے ہیں۔ پولیس محکمہ کتنی ہائے توبہ مچاتا ہے۔ اور دوسرے خاندان ردعمل کے طور پر کتنی پرتشدد کارروائی کرتے ہیں"۔

"تم پوری پوری کوشش کرنا"۔ مائیکل نے ہیگن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں اب دوبارہ تین سال کے لیے گھر سے دور نہیں رہنا چاہتا ہوں"۔
"ابھی دیر نہیں ہوئی ہے"۔ ہیگن نے سکون سے کہا۔"اس منصوبے کے بجائے ہم دوسرا منصوبہ بنا سکتے ہیں"۔
"منصوبے تو ہم بہت سے بنا سکتے ہیں"۔ مائیکل ہنسا۔"لیکن صحیح منصوبہ یہی ہے جو تیار ہو چکا ہے۔ میں نے اب تک آوارہ گردی کی ہے۔ اب فرض ادا کرنے کا وقت آ پہنچا ہے"۔
"اپنے ٹوٹے جبڑے کا اثر اپنے ارادوں پر نہ پڑنے دینا"۔ ہیگن نے کہا۔ "میک لسکی احمق قسم کا آدمی ہے۔ اس نے جو تمھیں گھونسا مارا تھا اسے ذاتی طور پر مت محسوس کرو۔ اس وقت وہ رشوت لی ہوئی رقم کے عوض اپنا فرض ادا کر رہا تھا"۔
مائیکل کے چہرے پر ایک بار پھر ڈان کے چہرے جیسی چمک پیدا ہوئی۔"ٹام بچپنا مت کرو۔ ہر بات ذاتی طور پر محسوس ہوتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں انسان کو توہین کے جو کڑوے گھونٹ پینے پڑتے ہیں، وہ بھی نجی ہوتے ہیں۔ تم جانتے ہو میرے باپ گاڈ فادر نے مجھے یہی سکھایا ہے۔ اگر آسمانی بجلی ان کے دوست پر گر پڑے تو وہ اسے بھی نجی معاملہ مانیں گے۔ بحریہ میں میرے بھرتی ہونے کو ابھی انھوں نے نجی معاملہ مانا تھا اور یہی باتیں ڈان کو عظمت عطا کرتی ہیں۔ عظیم ڈان ہر بات کو ذاتی طور پر لیتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ گوریا کی دم سے پنکھ کیسے گرتے ہیں۔ بے شک میں یہ سب کچھ ذرا دیر میں سمجھا ہوں، لیکن میں اپنے جبڑے کے ٹوٹنے کو ذاتی توہین ہی سمجھتا ہوں۔ ٹھیک اسی طرح جیسے سولوزو کے ذریعے ڈان کے قتل کی کوشش کو میں ذاتی طور پر محسوس کر رہا ہوں"۔ وہ ہنسا۔ "میرے بوڑھے باپ سے کہنا کہ ان کی تعلیمات کے سبب ہی میں اپنے فرض کی ادائیگی کے قابل ہوا ہوں۔ وہ بہت اچھے باپ ہیں"۔ پھر ذرا دیر کے توقف کے بعد پوچھا۔"سچ بتاؤ ٹام، ڈان نے اب تک کتنے قتل کیے ہیں یا کروائے ہیں"؟
"میں تمھیں وہ بتاتا ہوں جو تم ان سے نہیں سیکھ پائے ہو"۔ ہیگن بات بدل کر بولا۔"کچھ ایسے کام ہوتے ہیں، جن کو کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ تم انھیں کرتے تو ہو لیکن اس سلسلے میں کبھی زبان نہیں کھولتے، تم انھیں ٹھیک قرار دینے کی بھی کوشش نہیں کرتے اور انھیں

ٹھیک قرار دیا بھی نہیں جا سکتا۔۔ بس انھیں کر کے بھول جایا جاتا ہے''۔

''اس کا مطلب ہے''۔ مائیکل نے پوچھا۔'' کانسی گلیوری کی حیثیت سے تم مانتے ہو کہ سولوزو کا زندہ رہنا ہمارے خاندان اور ڈان کے لیے خطرناک ہے''؟

''ہاں''۔

''تو میں اس کا قتل ضرور کروں گا''۔

(۴)

سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس رات سڑک پر زیادہ آمدورفت نہیں تھی۔ مائیکل کاریون بار کے سامنے کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ٹھیک چار بجے ایک سیاہ لمبی کار اس کے پاس آ کر رکی۔ ڈرائیور نے آگے کا دروازہ کھول کر کہا۔''اندر آ جاؤ مائیک''۔

مائیکل اگلی سیٹ پر جا بیٹھا۔ پچھلی سیٹ پر سولوزو اور میک لسکی بیٹھے ہوئے تھے۔ سولوزو نے وہیں بیٹھے بیٹھے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔''مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے مائیک۔ اب ہم سب کچھ ٹھیک کر لیں گے۔ دراصل میرے نہ چاہنے کے باوجود یہ سب ہو گیا''۔

''مجھے امید ہے کہ آج رات ہم سب جھگڑے کر لیں گے''۔ مائیکل نرم لہجے میں بولا۔''میں بھی نہیں چاہتا کہ میرے والد کو اور زیادہ پریشانی اٹھانی پڑے''۔

''میں اپنے بچوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب انھیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی''۔ سولوزو نے سنجیدگی سے کہا۔''بات چیت کے دوران کھلے ذہن سے کام لینا۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنے بھائی سونی کی طرح گرم مزاج والے نہیں ہو گے۔ اس کے ساتھ تو کاروباری باتیں کر پانا ہی ناممکن ہے''۔

''یہ اچھا لڑکا ہے''۔ میک لسکی آگے جھک کر اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا۔''اس رات کے واقعے کے لیے میں شرمندہ ہوں مائیک۔ دراصل میری عمر زیادہ ہونے اور دن رات کام کے دباؤ کی وجہ سے میں جلدی ہی مشتعل ہو جاتا ہوں''۔ اور پھر ایک لمبی سانس لے کر وہ باریکی سے مائیکل کی تلاشی لینے لگا۔

کار تیزی سے مغرب کی طرف دوڑ رہی تھی۔ بظاہر نہ تو کسی کا پیچھا کیا جا رہا

تھا اور نہ کسی پیچھا کرنے والے سے بچنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ ویسٹ سائڈ ہائی وے پر پہنچ کر کار سڑک پر آنکھ مچولی سی کھیلتی رہی۔ پھر یہ دیکھ کر مائیکل پریشانی محسوس کرنے لگا کہ جارج واشنگٹن پل سے گزر کر وہ لوگ شہر سے باہر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میٹنگ کی جگہ کے بارے میں سونی کو غلط اطلاع حاصل ہوئی تھی۔

کار شہر سے باہر آ گئی تھی لیکن مائیکل کے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات کی تبدیلی نہیں تھی۔ اچانک ڈرائیور نے موڑ کاٹا اور ایک طرف کے پہیے زمین سے اٹھ گئے اور اگلے ہی لمحے کار واپس نیویارک کی طرف دوڑنے لگی۔

میک لسکی اور سولوزو پیچھے کی طرف دیکھ کر مطمئن ہونا چاہ رہے تھے۔ یکایک ڈرائیور نے اسپیڈ بڑھا دی اور دس منٹ بعد کار ایک ریستوراں کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ دیر ہو جانے کی وجہ سے ریستوراں میں صرف چند لوگ ہی ڈنر لے رہے تھے۔ مائیکل نے یہ دیکھ کر راحت کی سانس محسوس کی کہ ڈرائیور نے ریستوراں کے اندر جانے کی کوشش نہیں کی۔

ریستوراں میں وہ تینوں کیبن کے بجائے ایک گول میز کے ارد گرد جا بیٹھے۔ یہاں ان کے علاوہ صرف دو گاہک اور تھے۔ مائیکل کو وہ بھی سولوزو کے ہی آدمی لگے لیکن ان کی طرف سے وہ فکر مند نہیں تھا۔ کیونکہ ان دونوں کے مداخلت کرنے سے پہلے ہی وہ ان دونوں کا کام تمام کر دے گا۔

''غالباً یہاں اطالوی کھانا مزیدار ملتا ہے''۔ میک لسکی نے دلچسپی سے پوچھا تو سولوزو نے اسے یقین دلایا کہ یہاں سے اچھی مچھلی پورے نیویارک میں کہیں نہیں ملے گی۔ اس کے بعد وہاں موجود واحد ویٹر نے وہسکی کی ایک بوتل رکھی۔ میک لسکی نے انکار کیا کہ وہ شراب نہیں پیتا ہے۔

''میں مائیک سے اطالوی میں باتیں کروں گا''۔ سولوزو نے چکنے چپڑے لہجے میں میک لسکی سے کہا۔ ''کیونکہ انگریزی میں اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی میں ناکام رہتا ہوں۔ تم اسے اپنی توہین مت سمجھنا اور یہ مت سوچنا کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں ہے''۔

''تم دونوں جو مرضی ہو کرو''۔ کپتان طنزیہ لہجے میں بولا ''میری ساری توجہ تو مچھلی کی

طرف رہے گی"۔

سولوزو نے تیزی سے سسلوی زبان میں مائیکل کے ساتھ بات چیت شروع کر دی۔ "سب سے پہلے تو تم یہ سمجھ لو کہ جو کچھ ہوا اس میں کسی ذاتی دشمنی کا دخل نہیں تھا۔ یہ خالص کاروباری جھگڑا ہے۔ میں ڈان کارلیون کی بہت عزت کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ تم یہ بھی سمجھ لو کہ وہ بڑے پرانے خیالات کے آدمی ہیں اور میں جس کاروبار کی پیش کش کر رہا ہوں وہ آنے والے دور کا سب سے زبردست کاروبار ہوگا۔ کروڑوں ڈالر کی آمدنی ہوگی اور تمہارے والد کچھ پرانے اور فرسودہ اصولوں کی بنا پر اس کاروبار میں کوئی حصہ لینا نہیں چاہتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ مجھے روکتے بھی نہیں ہیں لیکن یہ بات بھی صاف ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں یہ کاروبار نہیں کر سکتا۔ اس طرح تمہارے والد میری راہ روک رہے ہیں۔ وہ اپنی مرضی مجھ پر تھوپنا چاہتے ہیں اور یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے نیویارک کے دوسرے تمام مافیا خاندانوں کی حمایت حاصل ہے اور ٹاٹا گلیا خاندان میرا ساجھے دار ہوگا۔ اگر یہ جھگڑا بڑھ گیا تو تمہارا خاندان ایک طرف اور ہم سب دوسرے طرف ہوں گے۔ اور تمہارے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ خاص طور پر اب جب کہ ڈان صاحب فراش ہیں اور سونی میں ان جیسی صلاحیت نہیں ہے۔ نہ ہی تمہارا کانسی گلیوری ٹام ہیگن ہی مرحوم گینکو جیسی قابلیت رکھتا ہے۔ لہٰذا میں کہتا ہوں کہ اب صلح کر لو۔ اور جب ڈان اچھے ہو جائیں تو ہم نئے سرے سے بات چیت کر لیں گے۔ ٹاٹا گلیا خاندان میری سفارش پر برونو ٹاٹا گلیا کے قتل کا انتقام فی الحال نہ لے گا اور اس درمیان ہمیں تمہارے خاندان کا تعاون حاصل رہے گا۔ تم لوگ ہمارے کاروبار میں مداخلت نہ کرو گے۔ بس یہ ہے میری پیش کش اور میرے خیال میں تم کو مجھ سے سمجھوتہ طے کرنے کا اختیار ہوگا۔ کیوں"؟

اب مائیکل نے بھی سسلوی میں بولنا شروع کیا۔ "تم مجھے اس منشیات کے کاروبار کے بارے ذرا تفصیل سے بتاؤ۔ تم کس طرح اسے کرو گے اور اگر ہم تمہارا ساتھ دیں گے تو ہمارا حصہ وغیرہ کتنا ہوگا؟ اور سب سے اہم بات یہ کہ اس بات کی کیا گارنٹی ہوگی کہ میرے والد پر دوبارہ حملہ نہیں کیا جائے گا"۔

"میں بھلا کیا ضمانت دے سکتا ہوں"۔ سولوزو ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ابھی تو موقع

چوک جانے سے میں خود ہی شکار بن گیا ہوں اور چھپا چھپا پھر رہا ہوں۔ میرے دوست، جتنا چالاک تم لوگ مجھے سمجھتے ہو میں اتنا ہوں نہیں''۔

مائیکل کو یقین ہو گیا کہ یہ میٹنگ صرف تھوڑا وقت اور حاصل کرنے کے لیے کی جا رہی ہے۔ سولوزو ڈان کو مارنے کی یقیناً اور بھی کوششیں کرے گا۔ مزے کی بات تو یہ تھی کہ یہ حرام زادہ ترک اسے بالکل گھامڑ سمجھ رہا تھا۔ یکایک اس نے اپنے چہرے پر بے چینی کے تاثرات پیدا کیے تو سولوزو پوچھ بیٹھا ''کیا بات ہے''؟

''شاید شراب نے براہ راست میرے مثانے پر اثر کیا ہے''۔ مائیکل نے کہا۔ ''میں باتھ روم جانا چاہتا ہوں''۔

سولوزو کی گدھ جیسی نظریں اس پر مرکوز تھیں۔ اس نے مائیکل کے پاس ہتھیار چھپے ہونے کا شبہ کرتے ہوئے اس کے پیڑو پر ہاتھ پھیرا تو مائیکل نے کچھ توہین محسوس کی۔ اسی وقت میک لسکی بول پڑا۔ ''میں نے اس کی تلاشی لے لی تھی۔ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے''۔

پھر بھی سولوزو کو یقین نہیں آیا۔ اس نے دوسری میز پر بیٹھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے باتھ روم کی طرف اشارہ کیا۔ جواب میں اس آدمی نے اشارے میں ہی جواب دیا کہ باتھ روم کی جانچ کی جا چکی ہے اور وہاں کچھ نہیں ہے۔ سولوزو کی بے چینی سے ظاہر تھا کہ خطرے کو محسوس کر لینے کی اس میں بلا کی صلاحیت تھی۔ بہر حال اس نے مائیکل کو باتھ روم میں جانے کی اجازت دے دی۔ ''جلدی آنا''۔ وہ بولا۔

مائیکل نے باتھ روم میں جا کر سچ مچ پیشاب کیا پھر پانی کی ٹنکی کے پیچھے ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور اسے چھوٹی سی ایک ریوالور ٹیپ سے دیوار میں چپکی مل گئی۔ اس نے ریوالور کو نکال کر اپنی بیلٹ میں کھونسا اور جیکٹ کے بٹن بند کر لیے۔ اس کے بعد ہاتھ دھو کر بال سنوارے اور نل کی ٹونٹی پر سے اپنی انگلیوں کے نشان مٹا کر باہر آ گیا۔ یہ سب چند سیکنڈ میں ہو گیا۔

سولوزو احتیاطاً باتھ روم کی طرف ہی گھور رہا تھا۔ مائیکل مسکرایا اور آرام سا ظاہر کرتے ہوئے بولا۔ ''میں اب آرام سے باتیں کر سکوں گا''۔

کپتان میک لسکی بڑے شوق سے مچھلی کا ذائقہ لینے میں مصروف تھا۔ دور دوسری میز پر بیٹھا آدمی بھی اب نسبتاً بے فکر دکھائی دے رہا تھا۔ کلے مینزا کی ہدایت

تھی کہ باتھ روم سے باہر آتے ہی گولی چلا دے لیکن اس ہدایت کو نظر انداز کر کے مائیکل نے اپنے ڈھنگ سے کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور وہ دوبارہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ اگر باتھ روم سے باہر آتے ہی اس نے فائرنگ شروع کر دی ہوتی تو اب تک خود اس کی لاش بھی نیچے پڑی ہوتی۔ اب وہ خود کو زیادہ محفوظ محسوس کر رہا تھا۔

سولوزو نے آگے جھک کر پھر بولنا شروع کیا۔ مائیکل کا پیٹ میز کی آڑ میں ہو چکا تھا۔ جیکٹ کے بٹن کھول کر وہ اس کی باتیں غور سے سننے لگا۔ لیکن اس کی سمجھ میں ایک لفظ بھی نہیں آ رہا تھا۔ اشتعال کے سبب اس کے خون کی رفتار بڑھ گئی تھی۔ میز کی آڑ میں ہی دائیں ہاتھ سے اس نے ریوالور کھینچ لیا۔ اسی وقت ویٹر آرڈر لینے آ پہنچا اور سولوزو مڑ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔ مائیکل نے بائیں ہاتھ سے میز کھسکا کر ریوالور سولوزو کے سر سے لگا دیا۔ خطرہ محسوس کرنے کی غیر معمولی صلاحیت کے سبب سولوزو نے خود کو گرا دینا چاہا۔ لیکن تب تک مائیکل ٹریگر دبا چکا تھا۔ سولوزو کی آنکھ اور ناک کے بیچ سے داخل ہو کر گولی اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی باہر نکلی تو ساتھ میں خون اور گوشت کے چیتھڑے ویٹر کے جیکٹ پر بھی جا گرے۔ مائیکل سمجھ گیا کہ ایک گولی ہی کافی تھی۔ سولوزو کو فوراً مرتے ہوئے وہ دیکھ چکا تھا۔

بمشکل ایک سیکنڈ بعد اس کی ریوالور میک لسکی پر تن گئی۔ پولیس کپتان اپنی موت سے بے خبر ٹھگا سا سولوزو کو گھور رہا تھا۔ مچھلی سے بھرا کانٹا ہاتھ میں لیے اس کی نگاہیں مائیکل کی طرف گھومیں تو اس کے چہرے پر غرور اور غصہ کے تاثرات تھے۔ جیسے اسے امید تھی کہ مائیکل ہتھیار اس کے حوالے کر دے گا۔ اس کے برخلاف مائیکل نے مسکراتے ہوئے ٹریگر دبا دیا لیکن اس کا نشانہ ٹھیک نہیں لگا۔ گولی کپتان کے موٹے گلے میں جا گھسی۔ مائیکل نے بغیر کسی جلد بازی کے دوسرا فائر کر دیا اور کپتان کے سفید بالوں والی کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ گئے۔

ماحول میں گلابی دھند بھر گئی۔ مائیکل دور دیوار کے پاس بیٹھے آدمی کی طرف گھوم گیا لیکن وہ جیسے مفلوج ہو گیا تھا۔ دونوں ہاتھ میز پر رکھے وہ پتھر کے مجسمے کی طرح منجمد تھا۔ ویٹر گرتے پڑتے باورچی خانے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت اور بے یقینی کے تاثرات تھے۔ سولوزو کا بے جان جسم میز سے لگا کرسی میں پھیلا پڑا تھا۔ میک لسکی

فرش پر پڑا تھا۔ مائیکل نے آہستہ سے ریوالور نیچے پھینک دیا۔ اس نے خیال رکھا کہ کوئی اس کے اس عمل کو دیکھ نہیں سکے اور تیزی سے چلتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ سولوزو کی کار اپنی جگہ پر تھی لیکن ڈرائیور غائب تھا۔ مائیکل بائیں طرف مڑ کر کونے کی طرف بڑھا۔ ہیڈ لائٹ چمکاتی ایک پرانی سیڈان اس کے پاس آ گئی اور وہ فوراً کار میں بیٹھ گیا۔ کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ اس نے دیکھا، اسٹیرنگ پر بیٹھے ٹےسیو کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔

''تم نے سولوزو سے کام کر لیا''؟ ٹےسیو نے پوچھا۔

'۔۔۔سے کام کر لیا' سن کر لمحے بھر کو مائیکل چونکا۔ کیونکہ یہ الفاظ تو محاورتاً لڑکیوں کے ساتھ ہم بستری کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ پھر وہ بولا ''ہوں دونوں پر''۔

''پکا''۔

''ہاں، میں نے دونوں کے سر کے چیتھڑے اڑا دیے ہیں''۔

مائیکل نے کار میں ہی کپڑے بدل لیے۔ بیس منٹ بعد وہ سسلی جانے والے ایک اطالوی جہاز میں سوار تھا۔ دو گھنٹے بعد جہاز نے بندرگاہ چھوڑا تو مائیکل اپنے کیبن سے باہر آ کر جہنم کی طرح جلتی نیویارک شہر کی روشنیوں کو دیکھنے لگا۔ اس نے بہت اطمینان محسوس کیا۔ اب اس جہنم میں موت کا ننگا ناچ شروع ہونے والا تھا لیکن وہ یہاں موجود نہیں ہوگا۔

(۴)

سولوزو اور میک لسکی کے قتل کے دوسرے دن نیویارک شہر کے تمام پولیس اسٹیشنوں، پولیس کپتانوں اور لفٹیننٹوں نے تمام خاندانوں کے سربراہوں کو کہلوا بھیجا کہ جب تک کپتان کا قاتل نہیں پکڑا جاتا، تب تک کے لیے جوا بند، جسم فروشی بند اور تمام غیر قانونی کاروبار نہیں ہوں گے۔ سارے شہر میں پولیس نے اتنے چھاپے مارے کہ غیر قانونی سرگرمیاں ایک دم رک گئیں۔

اس دن باقی تمام خاندانوں کے سفیروں نے جا کر کارلیون خاندان سے پوچھا کہ کیا وہ قاتل کو سونپنے کو تیار ہیں؟ ان سے یہ کہہ دیا گیا کہ کارلیون خاندان کا قاتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس رات ڈان کی رہائش گاہ کے احاطے میں ایک بم پھینکا گیا اور بم پھینکنے والے

اپنی کار تیزی سے بھگا لے گئے۔ اسی رات گرین وچ ویلج کے ایک ریستوراں میں خاموشی سے ڈنر لیتے ہوئے کاریلون خاندان کے سپاہیوں کو مار ڈالا گیا۔ ۱۹۴۶ء کی پانچ مافیا خاندانوں کی خوف ناک جنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

بارہ

(۱)

جانی فونٹین کا اشارہ پا کر ملازم نے سر جھکایا اور وسیع و عریض کمرہ طعام سے باہر چلا گیا۔ عام طور پر اس کا یہ ملازم سر نہیں جھکاتا تھا لیکن اس وقت چونکہ جانی کے ساتھ ایک حسین لڑکی تھی، غالباً اُسی کے رعب حسن سے اس نے سر جھکانا مناسب سمجھا تھا۔

جانی کے ساتھ شیرون مور تھی۔ یہ لڑکی نیویارک شہر کے پاس گرین وچ گاؤں سے ہالی وڈ آئی تھی اور ایک پرانے بڑے فلم ساز کی فلم میں ایک چھوٹا سا رول کر رہی تھی۔ جانی فلم ساز جیک والٹز کی فلم کی شوٹنگ کر رہا تھا تب وہ سیٹ پر آئی تھی۔ جانی نے اس کی جوانی، تازگی، دلکشی اور چٹ پٹی باتوں سے متاثر ہو کر اور جنسی نقطہ نگاہ سے اپنی پسند کے مطابق پا کر اسے ڈنر کے لیے مدعو کر لیا تھا۔ جانی کے ذریعے دیے جانے والے ڈنر سارے ہالی وڈ میں مشہور تھے، اس لیے وہ لڑکی بھی اس کی دعوت کو نامنظور نہ کر سکی۔

جانی نے مختلف نایاب شرابوں کے بعد شاندار ڈنر کرایا اور پھر اسے لے خوب صورت لیونگ روم میں آ گیا، جس کے شیشے کی دیوار سے سمندر صاف نظر آتا تھا۔ جانی نے فٹز جیرالڈ کا ریکارڈ چلا دیا اور شیرون مور سے اس کے ماضی کی کہانیاں سننے لگا۔

وہ دونوں آرام سے ایک دوسرے سے لگے صوفے پر بیٹھے تھے۔ جانی نے اس کے نرم ہونٹوں پر دوستانہ بوسہ ثبت کیا۔ شیشے کی دیوار کے اس پار چاندنی رات میں سمندر بہت حسین اور دلفریب لگ رہا تھا۔

"تم اپنا کوئی ریکارڈ کیوں نہیں بجاتے"؟ شیرون نے پوچھا تو اس کے لہجے میں

طنز کی آمیزش سے جانی مسکرا دیا۔ ''اس لیے کہ میں نرا فلمی آدمی نہیں ہوں''۔ اس نے کہا۔

''کم از کم میرے لیے ہی بجا دو یا خود ہی اس طرح گاؤ جیسے فلموں میں گاتے ہو''۔ شیرون نے کہا۔ ''تمھاری فلم کی ہیروئن کی طرح میں تمھارا ساتھ دوں گی''۔

جانی بہت زوروں سے ہنس پڑا۔ اب سے کچھ برس پہلے جب وہ نسبتاً زیادہ جوان تھا تو ایسا ہی کیا کرتا تھا، لیکن اب تو وہ کسی لڑکی کے سامنے گانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ مہینوں سے اس نے کچھ گایا ہی نہیں تھا، کیونکہ اب اسے اپنی آواز پر اعتماد ہی نہیں تھا۔

''میری آواز خراب ہو گئی ہے''۔ جانی نے کہا۔ ''اور ایمان داری کی بات تو یہ ہے کہ اپنے ریکارڈ سن سن کر میں اوب گیا ہوں''۔

دونوں نے اپنے اپنے جام سے چسکی لی۔ پھر شیرون پوچھ بیٹھی۔ ''میں نے سنا ہے اس فلم میں تم نے کمال کی ایکٹنگ کی ہے؟ کیا یہ بھی سچ ہے کہ یہ کردار تم نے مفت میں کیا ہے''؟

''ہاں، صرف برائے نام تھوڑی سی رقم لی ہے''۔

جانی نے اٹھ کر دونوں خالی گلاسوں میں پھر سے برانڈی بھری۔ شیرون کو سگریٹ دے کر سلگائی۔ وہ سگریٹ کے کش لے کر برانڈی کی چسکیاں لینے لگی۔ جانی پھر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کے اپنے گلاس میں شیرون کے گلاس سے کہیں زیادہ برانڈی تھی، کیونکہ خود کو تیار کرنے کے لیے اسے اس کی ضرورت تھی۔ اس کی حالت عام عاشقوں سے مختلف تھی۔ لڑکی کے بجائے اسے خود اپنے آپ کو نشے میں دھت کرنا پڑتا تھا۔ گذشتہ دو برسوں سے ہم بستری سے قبل اسے نشے کے ذریعے ہی خود کو مشتعل کرنا پڑتا تھا، جوان، نشیلی لڑکی کے ساتھ رات گزار کر، چند ڈنر کھلا کر اور آخر میں قیمتی تحائف دے کر وہ اس سے پیچھا چھڑا لیا کرتا تھا، اور وہ لڑکیاں فخر سے اس بات کے تذکرے کرتی تھیں کہ انھوں نے عظیم جانی فونٹین کے ساتھ کچھ شیریں لمحات گزارے ہیں۔

صوفے پر لیٹا جانی برانڈی کی گرمی محسوس کر رہا تھا۔ اس کا جی چاہا کہ ریکارڈ کے ساتھ وہ خود بھی گائے لیکن کسی اجنبی کے سامنے ایسا کرنے کی ہمت اسے نہیں ہوئی۔ ایک ہاتھ سے شراب کی چسکی لیتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس نے شیرون کی گود میں رکھ دیا۔ پھر اس نے اس

کا ریشمی لباس اوپر کھسکا دیا۔ لمبے موزوں کی سنہری جالی کے اوپر شیرون کی دودھیا سفید چکنی رانیں دعوت نگاہ دے رہی تھیں۔

اب وہ تیار تھا۔ اس نے اپنے جسم کو شیرون کی طرف گھمایا۔ اس کے چہرے پر اعتماد اور نرمی کے تاثرات تھے۔ اس کی کوششوں میں عریاں جنسیت نہ تھی۔ اس نے شیرون کے ہونٹوں کو چوما۔ پھر اس کے سینے کو سہلاتا ہوا رانوں کی ریشمی جلد سہلا کر اسے مشتعل کرنے لگا۔ شیرون کے جوابی بوسے میں گرمی تو تھی لیکن جوش نہیں تھا۔ یہ بات جانی کو پسند بھی تھی۔ اسے ایسی لڑکیوں سے نفرت تھی جو محض لمس سے موٹر کی طرح اسٹارٹ ہو کر بستر پر اٹھا پٹک کرنے لگتی تھیں۔

لیکن تھوڑی ہی دیر میں شیرون پر اس کا غیر متوقع ردعمل ہوا۔ وہ ذرا الگ ہٹ کر اپنی شراب پینے لگی۔ جانی سمجھ گیا کہ یہ واضح انکار تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا۔ اس لیے اس نے بھی اپنی شراب اٹھا کر سگریٹ جلا لی۔

''ایسی بات نہیں ہے جانی کہ تم مجھے پسند نہیں ہو''۔ شیرون شیریں لہجے میں بولی۔

''تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو، لیکن یہ سچائی ہے کہ میں صرف نوعمر خوب رو لڑکوں سے ہی مشتعل ہو پاتی ہوں۔ تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا''؟

''اس کا مطلب میں تمھیں مشتعل نہیں کر سکا''۔ جانی نے مسکرا کر پوچھا۔

''بات یہ ہے کہ جب تمھارے گانوں کا بول بالا تھا''۔ شیرون نے بے صبری سے کہا۔

''تو میں بہت چھوٹی تھی اور اب جب کہ میں جوان ہوں تو تمھارے اور میرے درمیان عمر کا بڑا فاصلہ ہو گیا ہے۔ میں پاکیزگی کا ڈھونگ کرنے والی لڑکی نہیں ہوں۔ ہاں اگر تم اب بھی اپنی پرانی پوزیشن پر ہوتے تو میں اب تک کب کی کپڑوں سے آزاد ہو چکی ہوتی''۔

اب وہ نرم گو، حاضر جواب اور سمجھ دار لڑکی جانی کو پہلے جیسی خوب صورت نہیں لگ رہی تھی۔ اس لڑکی نے عریاں ہونے سے اس لیے انکار کر دیا تھا کہ جانی کے ساتھ جسمانی تعلق استوار کرنے سے اسے اپنے فلمی کیریر میں کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ جانی کو یاد آیا کہ ایسے مواقع پہلے بھی آ چکے تھے۔ کئی لڑکیوں نے، حالانکہ وہ اسے پسند کرتی تھیں، ذہنی طور پر اس کے ساتھ ہم بستری کے لیے آمادہ ہو جانے کے باوجود عین وقت پر محض اس لیے انکار کر دیا تھا کہ وہ

اپنے دوستوں سے ڈینگ ماریں کہ انھوں نے عظیم جانی کے ساتھ ہم بستری سے انکار کر دیا تھا۔ اب اپنی عمر کا احساس ہونے کے بعد اسے شیرون پر غصہ تو ذرا بھی نہیں آیا لیکن اب وہ اس کی نظر میں پہلے جیسی حسین بھی نہیں تھی۔ اس نے شراب کی ایک چسکی لی اور سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم ناراض تو نہیں ہوئے جانی؟'' شیرون نے پوچھا۔ ''میں ہالی وڈ میں نئی نئی آئی ہوں۔ اس لیے یہاں کے رنگ ڈھنگ میں ٹھیک سے رچ بس نہیں سکی''۔

''نہیں، نہیں۔ میں نے برا نہیں مانا ہے''۔ جانی مسکرایا اور اس کا اسکرٹ گھٹنوں تک ڈھانپ کر بولا۔ ''کبھی کبھی قدامت پرستی کی باتیں بھی اچھی لگتی ہیں''۔

ایک اور پیگ اور چند بوسوں کے تبادلے کے بعد جب وہ جانے کے لیے تیار ہوئی تو جانی نے پوچھا۔ ''کیا میں تمھیں پھر کبھی ڈنر کے لیے بلا سکتا ہوں''؟

شیرون نے صاف بات کی۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمھیں اپنا وقت ضائع کرنا اور آخر میں مایوس ہونا پسند نہیں ہے۔ آج کی شام کے لیے بہت بہت شکریہ۔ میں بھی کسی دن اپنے بچوں سے کہوں گی کہ میں نے ایک شام عظیم جانی فونٹین کے ساتھ اس کے گھر تنہائی میں گزاری تھی''۔

''اور خود سپردگی سے انکار کر دیا تھا''۔ جانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دونوں ہنس پڑے۔ شیرون نے کہا۔ ''وہ اس بات پر یقین نہیں کریں گے''۔

جانی نے مصنوعی انداز میں کہا۔ ''اگر تم چاہو تو میں تمھیں لکھ کر دے سکتا ہوں''۔

شیرون نے سر ہلا کر انکار کیا تو جانی نے کہا۔ ''اگر کوئی تمھاری بات پر یقین نہ کرے تو مجھے فون کر دینا۔ پھر میں اسے سمجھا دوں گا کہ کس طرح میں سارے اپارٹمنٹ میں تمھارے پیچھے لگا رہا لیکن تم نے اپنی عصمت بچا لی۔ او کے''۔

آخر بڑی بے رحمی سے جانی نے اس سے بدلہ لے ہی لیا۔ شیرون کا چہرہ اتر گیا۔ وہ سمجھ گئی کہ جانی کہہ رہا ہے کہ دراصل اس نے زیادہ کوشش ہی نہیں کی تھی اسے منانے کی ورنہ وہ انکار نہ کر پاتی۔ جانی نے اس کی جیت کی خوشی اس سے چھین لی تھی۔ اب وہ سوچے گی کہ جانی نے چونکہ اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی تھی، اس لیے وہ بچ نکلی تھی۔ اگر اب کسی کے

سامنے جانی فونٹین سے اپنی ملاقات کی شیخی بگھارے گی تو اسے ایمان داری سے یہ بھی کہنا پڑے گا کہ اس نے زیادہ کوشش بھی نہیں کی تھی۔

''کسی دن تنہا بور ہو جاؤ تو فون کر دینا''۔ جانی نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ضروری نہیں کہ ہر شاسا لڑکی کے ساتھ ہم بستر ہوا ہی جائے''۔

''اچھا''۔ کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اس کے جانے کے بعد جانی تنہا رہ گیا۔ یکا یک اسے اپنی پہلی بیوی جینی کی یاد آئی۔ وہ سیدھی سادی لیکن پرکشش اطالوی عورت تھی۔ ہالی وڈ کا کوئی مرد یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا جسمانی تعلق کبھی جانی کی پہلی بیوی سے بھی تھا۔ ہاں اس کی دوسری بیوی کے بارے میں کوئی بھی راہ چلتے ایسا دعویٰ کر سکتا تھا۔ یہ سوچ کر جانی کے منہ میں تلخی سی گھل گئی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور اپنی پہلی بیوی کو فون پر اطلاع دی کہ وہ اس سے ملنے کے لیے آ رہا ہے۔

جب وہ بیورلی ہلز کے اپنے پرانے مکان پر پہنچا تو لمحے بھر کار میں بیٹھا ہوا مکان کو گھورتا رہا۔ اسے یاد آیا کہ اس کے گاڈ فادر نے کہا تھا کہ وہ جیسے چاہے اپنی زندگی گزار سکتا ہے لیکن اسے یہ ضرور پتہ ہونا چاہیے کہ اس کا مقصد کیا ہے؟ وہ کیا چاہتا ہے''؟

اس کی سابقہ خوب صورت اور دلکش بیوی دروازے پر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن اس کی تمام خوبیوں کے باوجود جانی جانتا تھا کہ وہ اسے پیار نہیں کر سکے گا۔ ہاں دوستانہ تعلقات کی بات اور تھی۔

اس نے جانی کے لیے کافی بنائی۔ دوران گفتگو جانی نے اسے بتایا کہ کس طرح آج ایک لڑکی اسے ٹھکرا کر چلی گئی۔ جینی نے پہلے تو اسے مذاق سمجھا، مگر بعد میں اس لڑکی سے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔ ''وہ ضرور انکار سے تمھیں اپنی طرف مزید متوجہ کرنا چاہتی ہوگی''۔ جانی کو پہلے حیرت ہوئی پھر یہ دیکھ کر تسلی ہوئی کہ جینی واقعی اس لڑکی سے ناراض تھی۔

''جہنم میں جانے دو''۔ جانی نے کہا۔ ''میں ان خرفیات سے اوب گیا ہوں۔ مجھے یہ سب چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ اب نہ تو میں گا سکتا ہوں اور نہ پہلے جیسا خوب رو رہا ہوں۔ ٹھیک ہے نا''؟

''تم ہمیشہ اپنی تصویروں سے زیادہ خوب صورت رہے ہو''۔ جینی نے محبت سے کہا۔

"ارے نہیں، میں موٹا گنجا ہوتا جا رہا ہوں۔ اور اگر یہ فلم پٹ گئی تو مجھے کہیں دہی بیچنا پڑے گا یا پھر تمھیں مجھے فلموں میں داخلہ دلانا ہوگا۔ تم تو ابھی بھی بہت حسین ہو۔"

جانی جانتا تھا کہ اپنے حسن اور دلکشی کے باوجود جینی پینتیس برس سے کم نہ تو تھی اور نہ لگتی تھی اور ہالی وڈ میں یہ عمر سو برس کے مساوی سمجھی جاتی تھی۔ یہ تعریف تو اس نے چاپلوسی میں کی تھی، کیونکہ عورتوں کو اس طرح خوش کرنا جانی کا مزاج تھا۔ ایسی باتیں تو وہ ان لڑکیوں سے بھی کہہ دیتا تھا جو اس کی زندگی میں صرف ایک رات کے لیے آتی تھیں۔

"تم نے بارہ برس تک مجھے ہیروئن بنائے ہی رکھا تھا، بھول گئے۔ جینی دوستانہ انداز میں مسکرائی۔ پھر جانی کے فکرمند چہرے پر نظریں جمائے ہوئے ہمدردی سے کہا۔ "تمھاری اگلی فلم بہت اچھی ہے اور اس سے یقیناً تمھیں فائدہ پہنچے گا"۔

"ہاں، اس سے میں اپنا گم شدہ وقار دوبارہ حاصل کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ اکادمی ایوارڈ مجھے مل جائے۔ اگر میں ہوشیاری سے کام کروں تو گانا گائے بغیر بھی ٹاپ کلاس اسٹار بن سکتا ہوں۔ ایسی صورت میں میں تمھیں اور بچوں کو بھی زیادہ رقم دے سکتا ہوں"۔

"ہمیں جو ملتا ہے اس سے ہمارے ضروریات پوری ہو جاتی ہیں"۔

"میں چاہتا ہوں کہ بچوں کے ساتھ اب زیادہ وقت گزارا کروں۔ چاہے میں کتنا دور رہوں یا کتنا ہی مصروف رہوں مگر میں ہر جمعہ کو پابندی سے یہاں آیا کروں گا اور اگر ہو سکا تو چھٹی کا دن بھی یہیں گزاروں گا"۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا"۔ جینی نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔ "تمھیں ان بچوں کا باپ بنائے رکھنے کے لیے ہی میں نے دوسری شادی نہیں کی"۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔ "تمھارے گاڈ فادر نے مجھے فون کیا تھا"۔

"لیکن وہ تو فون پر کسی سے بات نہیں کیا کرتے"۔ جانی نے حیرت سے پوچھا۔ "کیا کہا تھا انھوں نے"؟

"تمھاری مدد کرنے کے لیے، تاکہ تم اپنی کھوئی ہوئی شہرت پھر حاصل کر سکو۔ ان کے کہنے کے مطابق تمھیں ایسے لوگوں کی اس وقت شدید ضرورت ہے، جن کو تم پر اعتماد ہو۔ گاڈ فادر بہت اچھے اور عظیم ہیں۔ پھر بھی لوگ نہ جانے کیوں ان کے بارے میں خوفناک

باتیں کیا کرتے ہیں"۔

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ یہ ٹام ہیگن تھا۔ اس نے بتایا کہ گاڈ فادر کی ہدایت پر جانی کی مدد کے لیے آرہا ہے۔ اس لیے جانی کل صبح گیارہ بجے لاس اینجلس ایر پورٹ پر ملے۔ لیکن ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد جانی خود اس کا استقبال کرنے نہ آئے بلکہ اپنے کسی آدمی کو بھیجے جو اسے جانی تک پہنچادے۔

فون پر بات کرنے کے بعد جانی نے جینی سے کہا۔ "گاڈ فادر میری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ہی نہ جانے کس طرح اس فلم میں مجھے کام دلایا تھا لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہ اب کوئی مداخلت نہ کریں"۔

کچھ دیر اور بات چیت کے بعد جینی کے اصرار پر وہ وہیں دوسرے کمرے میں سو گیا۔ صبح جب ناشتے کے بعد اپنی دونوں بے پناہ خوب صورت بیٹیوں سے مل کر وہ واپس لوٹا تو اس کے دماغ میں یہ فکر تھی کہ جلد ہی اس کی لڑکیاں جوان ہو جائیں گی اور ہالی وڈ کے درندے ان کے پیچھے بھی لگ جائیں گے۔ جانی اپنی بیٹیوں سے شدت سے پیار کرتا تھا۔ جب دونوں اسے دروازے تک چھوڑنے آئیں تو اس نے انھیں پیار کیا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف چل دیا۔

(۲)

ٹھیک گیارہ بجے جانی اپنے سکریٹری کے ساتھ ایر پورٹ پر موجود تھا۔ وہ کار ہی میں بیٹھا رہا اور اپنے سکریٹری کو ٹام ہیگن کے استقبال کے لیے بھیج دیا۔ سکریٹری ہیگن کو اس کے پاس لے آیا۔ دونوں میں رسمی باتیں ہوئیں اور کار سے وہ جانی کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

کمرے میں تنہائی ہوتے ہی ہیگن نے کہا۔ "تمھارے گاڈ فادر نے تمھارے جس کام کے لیے مجھے بھیجا ہے اسے میں کرسمس سے پہلے ہی پورا کر لینا چاہتا ہوں"۔

"فلم پوری ہو گئی ہے"۔ جانی نے معلومات فراہم کی۔ "ڈائرکٹر اچھا آدمی ہے اور ان کی وجہ سے میرے شاٹس بھی بہترین رہے۔ مجھے امید ہے کہ ایڈیٹنگ میں انھیں کٹوا کر جیک والٹز ایک کروڑ ڈالر کا رسک نہیں لے گا۔ اب تو سب کچھ اسی بات پر منحصر ہے کہ

تماشائیوں کو میرا کام کتنا پسند آتا ہے"۔

"یہ اکادمی ایوارڈ صرف فلمی اسٹنٹ ہے یا اس کا ملنا فن کار کی کامیابی کے لیے ضروری ہے"؟ ہیگن نے پوچھا۔

"اسٹنٹ نہیں ہے ٹام"۔ جانی نے جواب دیا۔ "یہ ایوارڈ فن کار کی زندگی کو دس سال بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اشتہار بازی کا یہ سب سے موثر ذریعہ ہے۔ اس فلم میں اپنے کام کے لیے اس ایوارڈ کی امید تو میں نے بھی لگا رکھی ہے"۔

"تمھارے گاڈ فادر کے بقول اس وقت کے حالات دیکھتے ہوئے تمھیں یہ ایوارڈ ملنے کا کوئی چانس نہیں ہے"۔

"کیا بک رہے ہو"؟ جانی ایک دم پھٹ پڑا۔ "فلم کی نمائش تو دور ابھی ایڈٹ بھی نہیں ہوئی اور پھر ڈان کو فلم انڈسٹری کا کوئی تجربہ بھی نہیں ہے"۔

"ہماری اطلاع کے مطابق جیک والٹز دامے درمے قدمے سخنے تمھیں ایوارڈ نہ ملنے دینے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ فلم کو نقصان پہنچانے کے علاوہ وہ ہر کوشش کرے گا کہ ایوارڈ تمھارے بجائے کسی دوسرے فن کار کو ملے"۔

وہسکی کا گلاس ایک بار میں خالی کر کے وہ روہانسا سا بولا۔ "تب تو میری تباہی لازمی ہے"۔

"لیکن یہ مسئلہ اتنا دشوار نہیں ہے۔ ڈان جیک والٹز کی ساری چالیں بیکار کر دے گا۔ ایوارڈ تو تمھیں ضرور ملے گا لیکن ڈان کے خیال کے مطابق اس سے تمھاری دشواریاں دور نہیں ہوں گی۔ دراصل وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تم میں پروڈیوسر بننے لائق عقل، ہوشیاری اور صلاحیت ہے یا نہیں؟ کیا تم فلم بنانے کی تمام ذمہ داریاں سنبھال سکتے ہو؟ دراصل وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک گویے اور ایکٹر سے زیادہ کچھ بنو۔ تم بڑے پروڈیوسر بنو۔ تمھارا اثر ہو۔ تمھارے پاس وقار اور طاقت ہو"۔

"وہ مجھے ایوارڈ کس طرح دلوا سکتے ہیں"؟ جانی نے بے یقینی سے پوچھا۔

"تم نے اس بات اتنی آسانی سے کیسے یقین کر لیا کہ والٹز اگر چاہے تو ایوارڈ دلا سکتا ہے اور گاڈ فادر نہیں"۔ ہیگن نے کہا۔ "تم میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے میں جو کچھ بتاتا

ہوں اسے اپنے تک محدود رکھنا۔تمھارے گاڈ فادر ہر اعتبار سے جیک والٹز سے زیادہ طاقت ور اور با اثر ہیں۔فلم انڈسٹری کی سب لیبر یونینوں پر جن لوگوں کا اثر ہے وہ سب ان کے قبضے میں ہیں۔اسی طرح ایوارڈ کے لیے ووٹ دینے والے ممبران ان کی مٹھی میں ہیں۔ہاں ایوارڈ کے لیے تمھاری ایکٹنگ کا اچھا ہونا بھی ایک شرط ہے۔تمھارے گاڈ فادر جیک والٹز سے زیادہ سمجھ دار ہیں۔ووٹ دینے والوں سے وہ دھمکی یا دباو سے کام نہیں لیں گے، بلکہ اس لیے ہمیں ہی ووٹ دلائیں گے کہ وہ لوگ خود بھی تمھیں ووٹ دینا چاہتے تھے۔اچھی طرح سمجھ لو کہ وہ تمھیں ایوارڈ دلا سکتے ہیں اور اگر وہ نہیں دلائیں گے تو تمھیں ملے گا بھی نہیں''۔

''ٹھیک ہے، میں تمھاری بات پر یقین کرتا ہوں۔مجھ میں فلم سازی کے لیے ضروری صلاحیت، ہوشیاری اور حوصلہ تو ہے لیکن پیسہ نہیں ہے۔فلم بنانے کے لیے لاکھوں ڈالروں کی ضرورت ہوتی ہے''۔

''جب تمھیں ایوارڈ مل جائے تو اپنی تین فلموں کے بنانے کی منصوبہ بندی شروع کر دینا۔انڈسٹری کے سب اچھے آدمی رکھنا۔ہاں تین سے پانچ فلموں کی منصوبہ بندی کرنا''۔ ہیگن نے کہا۔

''تم پاگل تو نہیں ہو۔اتنی فلموں کے لیے کم سے کم چار کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوگی''۔

''جب اس کی ضرورت پڑے تو مجھ سے رابطہ قائم کرنا۔میں تمھیں یہیں کیلی فورنیا کے بینک کا نام بتا دوں گا، جن شرطوں پر وہ دوسروں کی فلمیں فائیننس کرتے ہیں، انھیں شرطوں پر تمھیں بھی رقم دیں گے۔لیکن پہلے تمھیں رقم اور منصوبے کی تفصیل مجھے بتانی ہوگی۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد جانی نے پوچھا''کچھ اور کہنا چاہتے ہو''۔

''تمھارا مطلب ہے کہ چار کروڑ ڈالر کے قرضے کے بدلے میں کیا تمھیں بھی کچھ کرنا ہوگا''؟ ہیگن مسکرایا۔''ہاں، تمھیں وہی کرنا ہوگا جو ڈان تم سے کرنے کو کہیں گے''۔

''اگر سنجیدہ بات ہوگی تو ڈان خود ہی مجھ سے کہہ دیں گے۔میں تمھارے یا سونی کے کہنے سے کوئی بات نہیں مانوں گا۔تم سمجھ گئے نا''؟

''ہیگن کو اس کی ہوش مندی پر حیرت ہوئی۔اس کا مطلب یہ تھا کہ فونٹین میں اتنی سمجھ داری تھی کہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ ڈان چونکہ اسے بے حد چاہتے تھے اس لیے کوئی خطرناک کام

وہ اسے نہیں بتا سکتے۔ جب کہ سونی یا ہیگن ایسا کر سکتے تھے“۔

”میں تمھیں یقین دلاتا ہوں“۔ ہیگن نے کہا۔ ”تمھارے گاڈ فادر نے مجھے اور سونی کو سخت ہدایات دی ہیں کہ تمھیں کسی بھی طرح کا ایسا کام نہیں بتانا ہے جس سے تمھارے وقار، عزت یا شہرت پر ذرا بھی آنچ آ سکتی ہو۔ نہ ہی وہ خود ایسا کریں گے۔ میرا دعوی ہے کہ وہ ایسا کام بتائیں گے جسے ان کے بتانے سے پہلے بھی تم کرنے کے لیے بلا تکلف تیار ہو جاؤ گے۔ او کے“۔

”او کے“۔ جانی مسکرایا۔

”انھیں تم پر یقین ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تم عقل مند ہو۔ اسی لیے ان کا اندازہ ہے کہ تمھاری فلمیں خوب دولت کمائیں گی۔ جس سے قرض دینے والے بینک کو کافی نفع ہوگا اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ گاڈ فادر کو موٹی آمدنی ہوگی۔ ان باتوں پر غور کرنا اور عورتوں پر پیسے برباد مت کرنا“۔

”گاڈ فادر سے کہنا وہ فکر نہ کریں“۔ جانی نے کہا۔

”اب تم اپنے وکیلوں سے معاہدے تیار کراؤ لیکن دستخط کرنے سے پہلے مجھے دکھا لینا۔ تمھارے سامنے لیبر کا مسئلہ نہیں ہوگا۔ اس لیے اس مد کو بجٹ میں شامل مت کرنا۔

”منظر نویس، فن کار اور موسیقار کے انتخاب میں بھی کیا مجھے تمھاری اجازت لینی ہوگی“۔ جانی نے پوچھا۔

”نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر ڈان کو کوئی اعتراض ہوگا تو وہ خود تم سے بات کر لیں گے“۔

”گڈ“۔ جانی بولا۔ ”گاڈ فادر کا شکریہ ادا کرنا میری طرف سے۔ وہ فون پر بات ہی نہیں کرتے، ورنہ میں خود ان کا شکریہ ادا کرتا۔ وہ فون پر بات کیوں نہیں کرتے ہیگن“؟

”اس لیے کہ وہ اپنی آواز کو ٹیپ کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتے۔ انھیں خوف ہے کہ ان کی باتوں کے ٹکڑے جوڑ جوڑ کر خفیہ پولیس ایسا بیان تیار کر سکتی ہے جس سے وہ کسی جھوٹے معاملے میں پھنس جائیں۔ اسی سبب سے وہ بہت ضروری ہونے پر ہی کبھی کبھی فون کا استعمال کرتے ہیں“۔

اس بات چیت کے بعد جانی کی کار سے ایر پورٹ کی طرف جاتا ہوا اتیلان

سوچ رہا تھا کہ جانی نے اپنی عقل کی ہلکی سی جھلک تو دکھا دی ہے لیکن اس سے زیادہ دانش مندی کا ثبوت وہ کب دے گا اور ڈان کے بقول وہ اپنا کام خود کرنے کے قابل کب ہو سکے گا۔ کیا جانی میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ ڈان کے کہے بغیر ان کی مرضی کو سمجھ لے۔

(۳)

ٹام ہیگن کو ایر پورٹ پر چھوڑنے کے بعد جینی کے گھر جاتے ہوئے جانی سوچ رہا تھا کہ وہ خود فلم سازی کرے گا اور ڈان کی دولت اور اپنی عقل کا استعمال کر کے وہ پھر سے ہالی وڈ کا شہنشاہ بن جائے گا۔

جینی کی بنائی ہوئی کافی پینے کے بعد اس نے جیک والٹز کی فلم کے کہانی کار کو نیو یارک فون کیا۔ جیک والٹز نے اس مصنف کے عالم گیر شہرت یافتہ ناول کا معقول معاوضہ نہیں دیا تھا۔ اس لیے جانی کے ذریعے اپنے نئے ناول پر فلم بنانے کی تجویز کو اس نے فوراً منظوری دے دی اور جلد ہی مسودہ بھیجنے کا وعدہ کر لیا۔

اس کے بعد اس نے حال میں ختم ہونے والی فلم کے ہدایت کار اور کیمرہ مین کو ان کے تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔ پھر جیک والٹز کو فون کر کے فلم میں رول دینے کے لیے اس کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر سگار سلگا کر ماضی کی خوش گوار یادوں میں کھو گیا۔

ابتدا میں وہ ایک سیلانی بینڈ کے ساتھ گانے کا کام کیا کرتا تھا۔ پھر ریڈیو سنگر اور اسٹیج آرٹسٹ کی حیثیت سے شہرت حاصل کرنے کے بعد وہ فلموں میں آ گیا اور یہاں اپنی جگہ بنائی۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ برباد ہونے لگا، جس کا سبب تھا خوب صورت عورتوں کے پیچھے بھاگنا اور اس کی آواز کا خراب ہو جانا۔ کونی کارلیون کی شادی میں اس نے ایک طویل عرصے کے بعد اپنے بچپن کے دوست نینو کے ساتھ کچھ گیت گائے تھے۔ یہ وہی نینو تھا جو نوجوانی میں بھی اس کے ساتھ گایا کرتا تھا۔ پھر ڈان کی مدد اور اپنی آواز کی بنیاد پر جانی تو آگے بڑھتا چلا گیا تھا لیکن نینو گانا چھوڑ کر ٹرک ڈرائیور بن گیا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ ڈان کارلیون کو کس طرح خوش کیا جا سکتا ہے؟ اس نے ریسیور اٹھا کر نینو سے نیو یارک میں رابطہ قائم کیا۔ نینو کی ہمیشہ کی طرح نشے میں ڈوبی آواز سن کر جانی نے کہا۔ ”ہیلو نینو، کیا تم میرے پاس

آ کر کام کرنا پسند کرو گے؟ مجھے ایک قابل اعتماد ساتھی کی ضرورت ہے"۔

"ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا جانی"۔ نینو نے مذاق میں جواب دیا۔"یہاں ٹرک پر اچھی نوکری کرتا ہوں۔ ہائی وے پر ملنے والی عورتوں سے جسمانی لذت حاصل کرتا ہوں اور ڈیڑھ سو ڈالر ہفتہ تنخواہ پاتا ہوں۔ تم کیا دو گے"؟

"شروع میں پانچ سو ڈالر فی ہفتہ۔ فلمی اداکاراوں کی قربت اور صحبت اور اپنی پارٹیوں میں گانے کے مواقع"۔

"ٹھیک ہے، میں سوچوں گا۔ اپنے وکیل، اکاونٹنٹ اور ٹرک کے ہیلپر سے مشورہ کر کے جلد جواب دوں گا"۔ نینو نے جواب دیا۔

"یہ مسخرہ پن چھوڑو نینو۔ مجھے تمھاری ضرورت ہے۔ کل صبح کے ہوائی جہاز سے تم یہاں آ جاؤ اور پانچ سو ڈالر ہفتہ کے حساب سے سال بھر کا معاہدہ کر لو۔ اگر تم میری کسی محبوبہ کو لے اڑے تو میں تمھیں نوکری سے نکال دوں گا لیکن تنخواہ سال بھر ملتی رہے گی۔ او کے"۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نینو نے نشلی آواز میں پوچھا۔"تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو جانی"؟

"نہیں میں پوری طرح سنجیدہ ہوں"۔ جانی نے کہا۔"تم نیویارک کے میرے ایجنٹ کے پاس جانا وہ تمھیں ہوائی جہاز کا ٹکٹ اور کچھ نقد دے دے گا اور تم سیدھے میرے پاس آ جانا"۔

طویل خاموشی کے بعد نینو نے نشے سے عاری لیکن شکست خوردہ اور بے یقینی کے لہجے میں بولا۔ او کے جانی"۔

جانی نے ریسیور رکھ دیا۔ اسے ایک لمبی مدت کے بعد آج سکون کا احساس ہو رہا تھا۔

تیرہ

(۱)

جانی فونٹین نے نینو کے ساتھ ایک دو گانوں کی ریکارڈنگ ختم کی اور اسے لے کر اپنے گھر آ گیا۔ گانے کی مشق اور ریکارڈنگ کے پورے دور میں نینو شراب پیتا رہا تھا۔ جانی نے اسے غسل کر کے سو جانے کا مشورہ دیا تاکہ رات گیارہ بجے لافلی ہارٹس کلب میں ہونے والی فلم اسٹارس کی پارٹی میں تروتازہ ہو کر پہنچ جا سکے۔

پارٹی میں جانے سے پہلے جانی نے اسے سمجھایا۔ "ہالی ووڈ کی ان لڑکیوں کے سامنے تم اپنے آپ کو مکمل مرد کی حیثیت سے پیش کرنا۔ ان میں سے کچھ عورتیں فلمی دنیا کی ایسی مشہور اداکارائیں ہوں گی جو تمہیں صحیح مواقع فراہم کر کے فلمی دنیا میں بلند مقام دلا سکتی ہیں"۔

"میں ہمیشہ پرکشش مرد رہا ہوں"۔ نینو نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔ "ان سے آج ہی ملوا سکتے ہو"؟

جانی اس کی بے صبری دیکھ کر ہنسا۔ "زیادہ جلدی نہ کرو تو ہی اچھا ہے"۔

پارٹی والٹز کے پریس ایجنٹ میک لرائے کی رہائش گاہ پر تھی۔ اس نے تحیر آمیز مسرت کے ساتھ جانی کا استقبال کیا۔ جانی نے جب نینو کا تعارف کرایا تو میک لرائے نے ہنس کر کہا کہ تمہارے اس دوست کو تو یہ بھوکی عورتیں زندہ ہی نگل جائیں گی"۔

عام فلمی پارٹیوں کی طرح یہاں بھی شراب و شباب کا بول بالا تھا لیکن اس پارٹی میں

ایک اور خصوصیت تھی۔ یہ پارٹی جیک والٹز کرواتا تھا اور اس میں وہ تمام بڑی ہیروئنیں آتی تھیں جن کی جوانی اب ڈھلنے پر تھی۔ نئی اور جوان لڑکیوں کو ان پارٹیوں میں نہیں بلایا جاتا تھا اور یہ جوانی اور بڑھاپے کی دہلیز پر ٹکی اداکارائیں جونوان مردوں کی بھوکی ہوتی تھیں۔ ان پارٹیوں کا صرف یہی مقصد ہوتا تھا کہ ان ہوس ناک اداکاراؤں کو ایسے مرد مل جائیں جوان کی پیاس بجھا سکیں۔

نینو دانستہ ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے بہ آسانی اس کا ہاتھ شراب تک پہنچ سکے۔

یکا یک اکادمی ایوارڈ یافتہ ہالی وڈ کی سب سے مشہور اداکارہ ڈائنا ڈن کی آواز سن کر نینو پلٹا۔ وہ جانی سے کہہ رہی تھی۔ ''جانی اس رات جب تم نے مجھے مایوس کیا تو میں اپنے ڈاکٹر کے پاس جانے کی حالت میں ہوگئی تھی''۔

''میرے دوست نینو سے ملو''۔ جانی نے اس کے رخسار کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔ ''یہ مضبوط اطالوی جسم تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گا''۔

نینو نے وہسکی کا گلاس خالی کرنے کے فوراً بعد اپنے آپ کو کروڑوں دلوں پر راج کرنے والی ڈائنا ڈن کے ساتھ تنہا پایا۔ ڈائنا بڑی سرد مہری سے اس کے جسم کا باریکی سے جائزہ لے رہی تھی۔ چند ہی کلمات کے بعد ڈائنا نے اس کی بانہہ تھامی اور بھیڑ سے الگ ایک کونے میں لے آئی۔ اس نے نینو سے بڑے ہمدردانہ لہجے میں اس کے بارے میں پوچھا اور نینو نے اسے اپنے حالات سنا دیے۔ نینو کو اس کا انداز بے حد چڑھانے والا لگ رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس پر ترس کھانے کی اداکاری کر رہی تھی۔

والٹز کی نئی فلم کی نمائش کا وقت ہو چکا تھا۔ ڈائنا اسے لے کر ایک نسبتاً چھوٹے سے تھیٹر میں آ گئی، جس میں دو لوگوں کے بیٹھنے لائق پچاس صوفے اس طرح لگے تھے کہ ہر صوفے پر بیٹھنے والا نصف تنہائی محسوس کر سکے۔ ہر صوفے کے سامنے میز پر شراب، گلاس، سگریٹ اور برف وغیرہ موجود تھی۔ دونوں نے خاموشی سے شراب پی اور سگریٹ کا کش لینے لگے۔ کچھ منٹ بعد ہی روشنیاں بند کر دی گئیں۔

نینو نے حالانکہ ہالی وڈ کی پارٹیوں میں ہونے والی جنسی بے راہ رویوں کی لاتعداد کہانیاں سن رکھی تھیں لیکن اس نے خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ڈائنا بغیر کچھ بولے

براہ راست اس کے اعضا سے کھیلنا شروع کر دے گی۔ نینو کی آنکھیں سامنے پردے پر چل رہی فلم پر تھیں۔ وہ بے دلی سے شراب پی رہا تھا۔ اس کے اشتعال کا سبب محض یہ تھا کہ وہ نوجوانی سے دوسروں کی طرح ڈائنا کے ساتھ ہم بستری کے خواب دیکھتا رہا تھا، مگر اسے اس بات کا شدید احساس ہو رہا تھا کہ اس طرح اس کی مردانگی کی توہین ہو رہی ہے۔ آخر جب اس کا اشتعال اور ڈائنا کے ہاتھ ساکن ہوئے اور ڈائنا نے اس کے کپڑے ٹھیک کیے تو نینو نے اسے شراب پیش کرتے ہوئے بے رخی سے پوچھا۔ ''فلم تو اچھی معلوم ہوتی ہے''؟

صوفے پر خاموش بیٹھی ڈائنا کے چہرے پر تناؤ دیکھ کر نینو کو اس جیسی تمام عورتوں پر غصہ آ گیا۔ اسے محسوس ہوا جیسے اس عورت نے اسے ایک 'مرد طوائف' کی طرح استعمال کیا ہو۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد جب فلم ختم ہوئی اور روشنی جلا دی گئی تو ڈائنا بغیر کچھ بولے اس کے پاس سے اٹھ کر دوسرے مرد کے پہلو میں چلی گئی۔ نینو کو تنہا دیکھ کر جانی اس کے پاس آ گیا اور پوچھا۔ ''کیسا رہا دوست''؟

''ایک دم واہیات''۔ نینو نے کہا۔ ''بس یہ ہے کہ واپس گاؤں لوٹنے پر میں لوگوں کو بتا سکوں گا کہ ڈائنا ڈن نے میرا شکار کیا تھا''۔

جانی ہنسا۔ ''اگر وہ تمھیں اپنے گھر بلائے تو اس سے بہتر مظاہرہ کر سکتی ہے''۔ لیکن نینو نے بے دلی سے انکار میں سر ہلایا تو جانی نے کہا۔ ''بے وقوفی مت کرو۔ یہ عورت تمھیں کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے۔ اور پھر پہلے جن گندی عورتوں کے ساتھ تم صحبت کرتے رہے ہو ان سے تو یہ لاکھ درجے بہتر ہے''۔

نینو نے شرابیوں کی طرح اپنا گلاس ہوا میں لہرایا اور بلند آواز میں جانی سے کہا۔ ''گندی ہونے کے باوجود کم از کم وہ عورتیں تو تھیں''۔ اس کے بعد مسکراتے ہوئے بولا۔ ''میں گنوار ہوں اور گنوار ہی بنا رہنا چاہتا ہوں''۔

جانی سمجھ گیا کہ نینو اتنا مدہوش نہیں ہے جتنا وہ خود کو دکھا رہا ہے۔ وہ اپنے ان تلخ الفاظ سے ہالی وڈ کے جنسی کھیلوں کی اس روش کو دھتکارنا چاہتا تھا۔ اس نے نینو کو گلے سے لگایا اور محبت سے بولا۔ ''تم جیسا بہتر سمجھو، کرو''۔

(۲)

جانی فونٹین کو جب ڈان کارلیون پر ہوے حملے کا پتہ چلا تو اسے نہ صرف اپنے گاڈ فادر بلکہ اپنی فلم کے فائنانس کی بھی فکر ہوئی۔ اس نے اپنے گاڈ فادر سے ملنے نیویارک جانا چاہا تو اسے بتایا گیا کہ اس کا نہ آنا ہی ٹھیک رہے گا۔ ورنہ مفت ہی بات کا بتنگڑ بن جائے گا۔ اس لیے مجبوراً ایک ہفتے اسے انتظار کرنا پڑا۔ ایک ہفتے بعد ٹام ہیگن کے پیغام رساں نے اسے مطلع کیا کہ فلم کے لیے فائنانس جاری تھا لیکن یہ رقم پہلے صرف ایک فلم کے لیے ہوگی۔

اس بیچ نینو ہالی وڈ اور کیلی فورنیا میں اپنے طور پر جم چکا تھا۔ نوجوان اداکاراؤں کے ساتھ وہ کامیابی سے تعلقات استوار کر رہا تھا۔ مصروفیت کی وجہ سے جانی سے اس کی ملاقات اب کبھی کبھی ہو پاتی تھی۔ ایک رات جب دونوں ساتھ ساتھ تھے، جانی نے جب گاڈ فادر کا تذکرہ کیا تو نینو نے بتایا کہ جب میں ٹرک چلاتے چلاتے اوب گیا تھا اور دولت حاصل کرنا چاہتا تھا تو میں نے ڈان سے ان کے گروہ میں شامل ہونے کی درخواست کی لیکن انھوں نے صاف انکار کرتے ہوے جواب دیا تھا کہ آدمی کا صرف ایک مقدر ہوتا ہے اور میرا نصیب صرف فن کار کا نصیب ہے جس کا مطلب تھا کہ میں غنڈہ گردی نہیں کر سکتا تھا۔

جانی نے اس بات پر غور کیا۔ گاڈ فادر سچ مچ دنیا کے سب سے دور اندیش شخص تھے۔ وہ فوراً سمجھ گئے ہوں گے کہ غنڈہ گردی کے لیے قطعی ناموزوں نینو مفت میں اپنی جان گنوا بیٹھے گا۔ شاید انھوں نے سوچا ہوگا کہ کسی دن میں نینو کی مدد ضرور کروں گا لیکن یہ بات ان کے دماغ میں کیسے آ گئی۔ شاید انھوں نے سوچا ہو کہ انھیں خوش کرنے کے لیے میں خود ایسا کچھ کروں گا۔ جانی نے ایک طویل سانس لی لیکن اب تو ڈان خود زخمی اور مصیبت میں تھے، اس لیے اب اسے بھی اکادمی ایوارڈ کو آخری سلام کرنا ہوگا۔

جانی اپنی فلم کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ مصنف نے اپنا نیا ناول ختم کر لیا تھا۔ ناول جانی کو بہت پسند آیا تھا۔ اس کا ہیرو بالکل نینو کی طرح تھا۔

اگرچہ جانی خود کو پروڈکشن کے کام کے لیے غیر متوقع طور پر ٹھیک پا رہا تھا پھر بھی اس نے ایک تجربہ کار ایگزیکیوٹو پروڈیوسر رکھ لیا تھا اور جب اس پروڈیوسر نے جانی کو

بتایا کہ کارکنوں کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لیے لیبر یونین کے چیف کو پچاس ہزار ڈالر دینے ہوں گے تو وہ حیران رہ گیا اور چیف کو گفتگو کے لیے اپنے پاس بلوا بھیجا۔

یونین کا چیف بلی گراف تھا۔ جانی نے اس سے کہا۔ ''میرے دوستوں نے یونین کا معاملہ طے کر کے مجھ سے کہہ دیا تھا کہ اس کی مجھے فکر نہیں کرنی ہوگی''۔

''یہ تم سے کس نے کہا''؟ بلی گراف نے پوچھا۔

''تم جانتے ہو کہ ایسا کس نے کہا ہے''۔ جانی نے کہا۔ ''میں اس کا نام نہیں بتاؤں گا''۔

''اب وقت بدل گیا ہے''۔ گراف نے کہا۔ ''تمھارا دوست خود مصیبت میں ہے اور اس کی آواز یہاں تک نہیں پہنچ سکتی''۔

''ٹھیک ہے، دو دن بعد مجھ سے ملنا''۔ جانی نے کہا تو گراف مسکرایا۔

''ضرور لیکن نیویارک فون کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا''۔

لیکن نیویارک فون کرنا جانی کے لیے سودمند ثابت ہوا۔ ہیگن نے سب کچھ سننے کے بعد دوٹوک الفاظ میں کہا۔ ''اگر اس کمینے کو تم نے کچھ دیا تو گاڈ فادر ناراض ہو جائیں گے اور اس سے ڈان کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچے گی''۔ جانی نے ڈان سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ہیگن نے کہا۔ ''ڈان سے ابھی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ ان کی حالت تشویش ناک ہے۔ میں سونی سے بات کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کروں گا لیکن تم اس حرام زادے کو کچھ بھی نہیں دو گے''۔

جانی نے فون رکھ دیا۔ اب اس کے سامنے انتظار کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ دو دن کے انتظار کے بعد اس نے بلی گراف کے قتل کی خبر سنی تو ساکت رہ گیا۔ کارکنوں کا مسئلہ حل کر دیا گیا تھا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا رہا جانی کی مصروفیت بڑھتی گئی۔ وہ زور و شور سے فلم کی تیاریوں میں لگا رہا۔ گاڈ فادر کے زخمی ہو جانے سے وہ اکادمی ایوارڈ کی امید چھوڑ چکا تھا۔ نینو کے ساتھ اس نے جو ریکارڈ تیار کرایا تھا وہ دھوم سے فروخت ہو رہا تھا۔ اس بیچ اپنی دوسری بیوی کے طلاق لے لینے سے وہ پھر غیر شادی شدہ ہو گیا تھا۔

اپنی فلم کی شوٹنگ شروع ہونے سے ایک ہفتے پہلے اکادمی ایوارڈ نائٹ کی

اطلاع دیتے ہوئے جانی نے نینو سے فون پر کہا۔ ''دوست آج رات تم میرے ساتھ رہنے کا احسان مجھ پر کر دو۔ کیونکہ مجھے اکادمی ایوارڈ نہ ملنے کی صورت میں صرف تم ہی ہو جسے دلی افسوس ہوگا''۔

''ٹھیک ہے''۔ نینو نے حیرت سے کہا۔ ''اگر تم ایوارڈ نہ پا سکو تو غم غلط کرنے کے لیے پینے کے اپنے سبھی گذشتہ ریکارڈ توڑ دینا۔ فکر مت کرنا۔ میں تمھیں سنبھال ہوں گا''۔

''آل رائٹ''۔

اکادمی ایوارڈ نائٹ میں نینو نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس رات شراب کی ایک بوند پیئے بغیر وہ جانی کے ساتھ تھیٹر پہنچا اور پروگرام سے اس وقت تک بور ہوتا رہا جب تک بہترین اداکار کے نام کا اعلان نہیں کیا گیا۔ جانی فونٹین کا نام سنتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور زور زور سے تالیاں بجانے لگا۔ جانی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ نینو نے مصافحہ کیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس وقت جانی کو سچ مچ کے دوست کی کتنی ضرورت ہے۔

سبھی خاص خاص ایوارڈ جیک والٹز کی فلم کو دیے جانے کے ساتھ ہی شور شرابا بڑھا۔ پریس والوں کی فلیش لائیٹیں ایوارڈ یافتگان اور مہمان خصوصی کے چہروں پر چمکتی رہیں۔ وعدے کے مطابق نینو پاک باز بنا جانی پر نظریں جمائے رہا۔ لیکن وہاں موجود عورتیں ایک کے بعد ایک جانی فونٹین کو کھینچ کھینچ کر گپ شب کے لیے لے جاتی رہیں اور جانی نشے میں ڈوبتا رہا۔

تقریباً یہی حال اس لڑکی کا بھی تھا جسے بہترین اداکارہ کا ایوارڈ ملا تھا لیکن وہ اس صورت حال سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔ وہاں تنہا نینو تھا جس نے ابھی تک کسی سے بات چیت نہیں کی تھی۔

اچانک کسی کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ دونوں ایوارڈ یافتگان کو مجبور کیا جائے کہ وہ سب کے سامنے باہمی صحبت کریں۔ پلک جھپکتے لڑکی کو عریاں کر دیا گیا۔ اس کے بعد لڑکیاں جانی کے کپڑے اتارنے کو لپکیں۔ لیکن نینو نے بڑی سرعت سے نصف عریاں جانی کو کندھے پر رکھا اور بھیڑ سے باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جانی کے گھر کی طرف جاتے ہوئے نینو سوچ رہا تھا کہ اگر اسی کا نام کامیابی ہوتی ہے تو میں اس کامیابی سے درگذرا۔

چودہ

(۱)

ڈان کارلیون کا حقیقی نام وٹو اینڈ ولینی تھا۔ اس کی پیدائش سسلی کے کارلیون نامی گاؤں میں ہوئی تھی۔ وہ دراز قد تھا اور جسم کی رنگت گہری تھی۔ بچپن کے بارہ سال اس نے اسی گاؤں میں گذارے تھے۔ لیکن جب اس کے باپ کے اجنبی قاتل اس کا قتل کرنے کے درپے ہوئے تو اس کی ماں نے اسے اپنے دوست کے پاس امریکہ بھیج دیا۔ نئی جگہ پر آ کر اس نے اپنے گاؤں کی یاد تازہ رکھنے کی خاطر اپنا نام وٹو کارلیون رکھ لیا تھا۔ اس صدی کی ابتدا میں سسلی میں مافیا دوسری سرکار سمجھی جاتی تھی۔ روم کی اصل سرکار کے مقابلے میں یہ کئی گنا زیادہ طاقت ور تھی۔ وٹو کارلیون کے والد گاؤں کے ایک جھگڑے میں الجھ گئے تھے۔ جب یہ معاملہ مافیا کے سامنے پہنچا تو اسے معافی مانگنے کے لیے کہا گیا۔ جس سے اس نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد گاؤں کے ہی ایک جھگڑے میں اُس نے مافیا کے ایک مقامی چیف کو مار ڈالا۔ لیکن ایک ہفتے بعد ہی خود اس کا جسم بھی بندوق کی گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ اس کی آخری رسوم کے بعد مافیا کے شوٹر وٹو کو تلاش کرنے لگے۔ تاکہ وہ بڑا ہو کر اپنے باپ کا بدلہ لینے کی حماقت نہ کرے۔ لیکن وقت کے پہلے ہی اس کے رشتے داروں نے اسے امریکہ پہنچا دیا۔ جہاں وہ ایڈوانڈو خاندان کے ساتھ رہنے لگا۔ جن کا بیٹا گینکو آگے چل کر ڈان کا کانسی گلیوری بنا۔

نوجوان وٹو نیو یارک کے ہیلس کچن علاقے کے نائنتھ ایوینیو پر ایڈوانڈو کی ہی کرانے کی دکان پر ملازمت کرنے لگا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں وٹو سسلی سے نووارد ایک سولہ

سالہ اطالوی لڑکی سے شادی کر کے دکان کے پاس ہی پینتیسویں اسٹریٹ پر ٹینتھ ایونیو کے ایک فلیٹ میں رہنے لگا۔ دو سال بعد اس کا پہلا لڑکا سانتنو پیدا ہوا۔ اس کے دوست اسے سونی کہہ کر پکارتے تھے۔

پڑوس میں فے نسی نامی ایک آدمی رہتا تھا۔ مضبوط قویٰ، بھیانک چہرہ، قیمتی سوٹ اور زرد رنگ کا فیدر ہیٹ پہننے والا یہ شخص مافیا سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ وہ بے یار و مددگار لوگوں سے دھمکی دے کر پیسے اینٹھتا رہتا تھا۔ اس علاقے کے دوسرے جرائم پیشہ لوگوں سے بھی وہ رقم وصول کرتا تھا۔ ایڈوانڈو کی کرانے کی دکان سے بھی اسے ایک چھوٹی سی رقم ملا کرتی تھی۔ حالانکہ جوان گینکو کو یہ پسند نہیں تھا۔ اور وہ کسی مناسب موقعے پر فے نسی کو سبق سکھانا چاہتا تھا لیکن اس کا باپ اسے روکتا تھا۔ وٹو محض ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ سب دیکھتا اور سنتا رہتا تھا۔

ایک دن تین نوجوانوں نے چاقو سے فے نسی کے گلے پر حملہ کیا۔ زخم حالانکہ مہلک نہیں تھا لیکن خون بہت تیزی سے بہنے لگا تھا۔ وٹو نے اپنی آنکھوں سے فے نسی کو خوف زدہ ہو کر بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔

لیکن فے نسی کے لیے یہ حملہ سود مند ثابت ہوا۔ حملہ آور نوجوان پیشہ ور نہیں تھے۔ فے نسی نے کچھ ہی دنوں بعد ان میں سے ایک کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور باقی دونوں جوانوں کے خاندان سے موٹی رقم لے کر انھیں معاف کر دیا۔ اس سے فے نسی کی دھاک جم گئی اور اسے پہلے سے زیادہ رقم ملنے لگی۔ اس نے پڑوس کے شراب خانوں میں پارٹنر شپ کر لی۔ وٹو کا ان تمام باتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا چنانچہ وہ جلد ہی اس جھگڑے کو بھول گیا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران جب درآمد شدہ زیتون کے تیل کی کمی ہوئی تو فے نسی ایڈوانڈو کی دکان میں پارٹنر بن کر اسے زیتون کا تیل اور دوسری اطالوی چیزیں سپلائی کرنے لگا۔ پھر فے نسی نے اپنے ایک بھتیجے کو دکان پر لگا دیا۔ تو وٹو کارلیون بیکار ہو گیا۔

اسی درمیان کارلیون کا دوسرا بیٹا فریڈرکو بھی پیدا ہو چکا تھا۔ وٹو پر چار لوگوں کی ذمہ داری تھی۔ لیکن دراز قد اور مضبوط جسم والا وٹو نرم مزاج نوجوان تھا۔ کرانے کی دکان کے مالک کا بیٹا گینکو اس کا گہرا دوست تھا۔ باپ کے ذریعے وٹو کو ملازمت سے برطرف

کر دینے کی وجہ سے وہ غصے میں کھول رہا تھا۔ وہ اپنی دکان سے سامان چرا کر وٹو کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وٹو نے اس کی مدد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسے یہ بات پسند نہیں آئی تھی کہ بیٹا اپنے باپ کی دکان سے چوری کرے۔

فےنسی کو اپنے موجودہ حالات کا ذمہ دار سمجھتے ہوئے وٹو اس سے شدید نفرت کرنے لگا تھا۔ لیکن اپنے غصے کو قابو میں رکھ کر وہ مناسب وقت کا انتظار کرتا رہا۔ چند ماہ اس نے ریلوے اسٹیشن پر مزدوری کی۔ لیکن اس کام میں محنت اور فورمین کی گالیاں زیادہ تھیں اور آمدنی بہت کم تھی۔

ایک شام وٹو اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ کھڑکی پر دستک ہوئی۔ پردہ ہٹا کر اس نے دیکھا، باہر اس کا پڑوسی پیٹر کلے مین زا گھبرایا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید گٹھری تھی۔

''دوست اسے چھپا کر رکھ لو، جلدی کرو''۔ کلے مین زا نے کہا۔ شاید وہ کسی مصیبت میں تھا۔ وٹو کو گٹھری تھما کر وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ باورچی خانے میں جا کر اس نے گٹھری کو کھول کر دیکھا۔ اس میں پانچ ریوالور تھے۔ اسے دوبارہ باندھ کر اس نے الماری میں چھپا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پتہ چلا کہ کلے مین زا کو پولیس پکڑ لے گئی۔

وٹو نے یہ بات کسی پر ظاہر نہیں کی۔ اس کی بیوی نے بھی پولیس کے ڈر سے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا۔ دو دن بعد کلے مین زا ملا۔ وہ پولیس سے چھوٹ کر دوبارہ آ گیا تھا۔ اور وٹو سے لاپروائی سے پوچھ بیٹھا۔ ''میرا سامان محفوظ ہے نا''؟

اپنی کم بولنے کی عادت کے مطابق وٹو نے سر کی خفیف سی جنبش سے انکار کیا اور اسے گھر لے آیا۔ شراب سے اس کی خاطر مدارات کی اور گٹھری اسے واپس کر دی۔ شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کلے مین زا نے پوچھا۔ ''تم نے یہ گٹھری کھولی تھی''؟

''نہیں، دوسروں کی چیزوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے''۔

اس شام دیر تک دونوں شراب پیتے رہے اور دونوں میں دوستی ہوگئی۔ کچھ دن بعد کلے مین زا نے وٹو کی بیوی سے پوچھا کہ کیا اسے باہر کے کمرے کے لیے قالین چاہیے؟ جواب میں ہاں سنتے ہی وہ وٹو کو قالین اٹھانے میں مدد کے لیے ساتھ لے گیا۔ دونوں

ایک عظیم الشان عمارت میں پہنچے۔ قفل کھول کر اندر پہنچنے کے بعد کلے مین زا نے کہا۔
''قالین لپیٹ کر اٹھانے میں میری مدد کرو۔''

یہ سرخ رنگ کا ایک اونی قالین تھا۔ وٹو کلے مین زا کی فراخ دلی پر حیران تھا۔ قالین کا ایک ایک سرا پکڑے دونوں دروازے کی طرف بڑھے۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی۔ کلے مین زا نے قالین چھوڑ دیا اور کھڑکی کی طرف لپکا۔ کلے مین زا کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر وٹو کی سمجھ میں آ گیا کہ وہ کسی دوسرے کے گھر سے قالین چرا رہے تھے۔

دوبارہ گھنٹی کی آواز سن کر وٹو بھی کھڑکی کے پاس پہنچا تو باہر ایک سپاہی کھڑا تھا۔ اس نے ایک بار پھر گھنٹی بجائی اور جواب نہ ملنے پر مایوس ہو کر نیچے اتر کر چلا گیا۔

نصف گھنٹے بعد وہ دونوں وٹو کے کمرے میں قالین بچھا رہے تھے۔ قالین کافی بڑا تھا۔ کلے مین زا نے چاقو سے بڑا حصہ کاٹ دیا۔ یہ کٹا ہوا حصہ خواب گاہ میں بچھا دیا گیا۔

رفتہ رفتہ وقت گزرتا رہا لیکن وٹو کی مالی حالت بہتر نہیں ہو سکی۔ بے کاری نے گینکو کی تھوڑی بہت مدد کے باوجود افراد خاندان کو بھوکوں مرنے پر مجبور کر دیا۔ آخر ایک دن کلے مین زا اور ٹے سیو جو کہ اسی علاقے کا ایک اور بدمعاش تھا، وٹو کے پاس ایک منصوبے کے ساتھ پہنچے۔ وہ دونوں سڑک پر آتی جاتی گاڑیوں کو لوٹنے میں ماہر تھے۔ اب وٹو کو بھی اس کی خستہ حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ اکتیسویں اسٹریٹ پر واقع فیکٹری سے سلک کے ملبوسات لے جانے والے ٹرک کو لوٹا جائے۔ اس میں سے کچھ مال تھوک دکان داروں کو بیچ دیا جائے اور باقی پھیری لگا کر غریب اطالوی بستی میں سستے داموں میں بیچیں۔ اس میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ ٹرک کو سیدھا لے جا کر ایک دوست کے گودام میں خالی کر دینا تھا۔ ان دنوں چونکہ ہوشیار ڈرائیوروں کی کمی تھی اور وٹو ایڈ وانڈو کی دکان پر ٹرک سے مال لایا کرتا تھا۔ اس لیے ڈرائیور کی حیثیت سے انھیں وٹو کی ضرورت تھی۔

اس کام میں کم از کم ایک ہزار ڈالر ہاتھ آنے کی امید تھی۔ اس لیے خواہش نہ ہونے کے باوجود وٹو اس میں شامل ہو گیا۔ البتہ یہ منصوبہ اسے بے تکا اور احمقانہ لگ رہا تھا۔

لیکن منصوبہ صد فی صد کامیاب رہا۔ وٹو کلے مین زا اور ٹے سیو کے مستقل مزاجی اور خود اعتمادی سے کام کرنے کے ڈھنگ سے متاثر ہوا۔ اپنے حصے میں آیا سامان وٹو نے تھوک میں سات سو ڈالر میں فروخت کر دیا۔ کیونکہ پھیری لگانا اسے پسند نہیں تھا۔ ۱۹۱۹ء میں سات سو ڈالر بہت بڑی رقم ہوا کرتی تھی۔

دوسرے دن فےنسی نے وٹو کو سڑک پر روک کر سلوی لہجے اور کرخت آواز میں کہا۔ ''نوجوان میں نے سنا ہے کہ تم اور تمہارے دو دوست دولت مند ہو گئے ہیں، لیکن تم نے پڑوسی کے ناطے میرا حصہ مجھے نہ دے کر میرے ساتھ بڑی ناانصافی کی ہے''۔

کم گفتار وٹو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ مطلوبہ رقم سننے کا انتظار کر رہا تھا۔

فےنسی نے جیکٹ کے بٹن کھولے اور کمر میں لگے ریوالور کو دکھا کر کہا۔ ''لیکن کوئی بات نہیں نوجوانی میں اکثر ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ہاں اگر تم سب مجھے پانچ پانچ سو ڈالر دے دو تو میں اس توہین کو فراموش کر دوں گا''۔ وٹو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دیکھ کر وہ بولا ''ورنہ پولیس آئے گی اور تمہارے بچوں کو بے وجہ پریشان ہونا پڑے گا۔ ہاں اگر تمھیں میری اطلاع سے کم رقم ملی ہوگی تو میں مان جاؤں گا لیکن پھر بھی سو ڈالر سے کم میں نہیں لوں گا اور سنو مجھے دھوکا دینے کی کوشش مت کرنا''۔

وٹو نے پہلی بار اپنی خاموشی توڑتے ہوئے پرسکون لہجے میں کہا ''میرے حصے کی رقم میرے دو دوستوں کے پاس ہے اس لیے مجھے ان سے پوچھنا پڑے گا''۔

فےنسی مطمئن ہوتے ہوئے بولا ''اپنے دوستوں سے کہنا کہ وہ بھی میرا حصہ دے دیں۔ وہ مان جائیں گے کیونکہ کلے مین زا اور میں ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ ان معاملات کو سمجھنے والا تجربہ کار آدمی ہے''۔

''سچ مچ میں تو ان معاملات میں اناڑی ہوں''۔ وٹو نے نرم لہجے میں اعتراف کیا۔ ''میرے ساتھ گاڈ فادر جیسا برتاؤ کرنے کے لیے بہت بہت شکریہ''۔

''تم ایک اچھے نوجوان ہو''۔ فےنسی متاثر ہو کر بولا ''اگلی بار کوئی منصوبہ بناؤ تو مجھے بتا دینا۔ میں تمہاری پوری طرح مدد کروں گا''

بعد کے برسوں میں وٹو کارلیون کی سمجھ میں آیا کہ فےنسی کے ساتھ اس کا اس طرح

ہوشیاری اور نرمی سے گفتگو کرنے کا سبب سسلی میں مافیا کے ذریعے اس کے گرم مزاج باپ کا قتل تھا لیکن اس وقت اس کے دل میں اس آدمی کے لیے غصہ اور نفرت کا زہر تھا۔ جس دولت کو اس نے اپنی زندگی اور آزادی کو داؤں پر لگا کر حاصل کیا تھا اسے یہ کمینہ مفت ہی چھین لینا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ اسے یقین تھا کہ ایک قالین کے لیے پولیس کے سپاہی کو مار دینے کو تیار ہو جانے والا کلے مین زا اور سانپ جیسا زہریلا ٹیسیو اس حرام زادے کو ایک کوڑی بھی دینے کو تیار نہیں ہوں گے"۔

اسی رات کلے مین زا کے گھر پر وٹو نے اپنے نئے تجربے کا دوسرا سبق پڑھا۔ ابتدا میں کلے مین زا نے فنسی کو گالیاں دیں اور ٹیسیو غصے سے کھول اٹھا لیکن بعد میں دونوں اس پر غور کرنے لگے کہ وہ دو سو ڈالر میں مانے گا یا نہیں۔ کلے مین زا نے صاف کہا۔ "وہ تین سو ڈالر سے کم میں نہیں مانے گا اور یہ رقم ہمیں دینی ہی پڑے گی"۔

وٹو کو حیرت تو ہوئی لیکن اپنے تاثرات کو پوشیدہ رکھ کر اس نے پوچھا۔ "کیوں دینی پڑے گی؟ وہ ہم تینوں کا کیا بگاڑ سکتا ہے؟ ہم اس سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ پھر ہم کیوں اپنی کمائی اسے سونپ دیں"۔

"فنسی کے دوست بہت خطرناک ہیں"۔ کلے مین زا نے سمجھایا۔ "اس کے پولیس والوں سے بھی تعلقات ہیں اور وہ مارنا زولا کا آدمی ہے"۔ مارنا زولا ایک بدنام ڈاکو تھا۔ اس کے لوٹ مار کے کارنامے آئے دن اخباروں میں چھپا کرتے تھے۔

شراب کے دور کے درمیان وٹو کارلیون فنسی کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ حیران تھا کہ اس کا ذہن کتنی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اسے فنسی کے بارے میں ایک ایک بات اور یاد آ رہی تھی۔ کس طرح گلے پر زخم کھانے کے بعد وہ چھوٹ کر بھاگا تھا اور چاقو مارنے والے کا قتل کر کے اور باقی دو سے رقم لے کر کس طرح اپنی توہین کو بھول گیا تھا۔ اور یکایک اسے یقین ہو گیا کہ فنسی کے کوئی زبردست تعلقات نہیں ہوں گے۔ بھلا وہ آدمی جو پولیس کا مخبر ہو وہ کس طرح ڈاکوؤں اور دوسرے بدمعاشوں کا دوست ہو سکتا تھا۔ اور پھر وہ شخص جو اپنی توہین بھول جائے، جو اپنے اوپر کیے گئے حملے کا بدلہ رقم لینے پر نہ لے وہ مافیا کا آدمی ہو نہیں سکتا ہے۔ ایک اصلی مافیا سردار کبھی بھی کسی کو معاف نہیں کرتا

ہے۔ وہ انتقام ضرور لیتا ہے۔ حقیقت شاید یہ ہوگی کہ پہلے آدمی کو بہ آسانی مارنے کے بعد فنسی دوسرے دو آدمیوں کو مار نہ سکا ہوگا۔ لہٰذا ان سے رقم لے کر سمجھوتہ کرلیا ہوگا۔ یہ تو خود اس کی ذہنی اور جسمانی قوت تھی جو دوسروں کو اس سے خوف زدہ رکھتی تھی۔ وہ اپنے دم پر کمزور لوگوں سے اور جوے کے اڈوں کے مالکوں سے رقم وصول کرلیتا تھا اور وٹو کاریون کو ایک ایسے جوے کے اڈے کے مالک کے بارے میں بھی معلوم تھا، جس نے فنسی کو رقم دینے سے انکار کر دیا تھا اور آج تک فنسی اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکا تھا۔ اور اس طرح وٹو کو یقین ہو گیا کہ فنسی تنہا آدمی تھا یا پھر چند غنڈوں کو کرائے پر بلا کر کام کرتا تھا۔ اس یقین نے وٹو کاریون کو ایک نیا ارادہ کرنے پر آمادہ کیا۔ مستقبل میں اپنی زندگی کے لیے ایک قطعی فیصلہ۔

اس تجربے نے وٹو کو سکھا دیا کہ ہر شخص کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اس رات اگر وہ فنسی کو رقم دے دیتا تو یا تو وہ پھر کرانے کی دکان پر ملازمت کرلیتا یا کچھ عرصے بعد اپنی دکان کھول لیتا۔ لیکن قسمت تو اسے ڈان بنانا چاہتی تھی۔ اس لیے فنسی کو اس کی نئی منزل کی طرف موڑنے کے لیے راستے میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔

شراب کی بوتل ختم ہونے کے بعد وٹو نے احتیاط سے کہا۔ ''اگر تم دونوں مناسب سمجھو تو فنسی کو دینے کے لیے دو دو سو ڈالر مجھے دے دو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس رقم سے مان جائے گا اور اگر کوئی پریشانی آتی ہے تو تم دونوں بے فکر رہو۔ میں اس سے سمجھ لوں گا''۔

کلے مین زا کی آنکھوں میں شبہ دیکھ کر اس نے کہا۔ ''میں اپنے دوستوں سے جھوٹ نہیں بولا کرتا ہوں۔ کل تم فنسی سے ملنا۔ اگر وہ تم سے رقم مانگے تو اسے نہ تو کچھ دینا اور نہ جھگڑا کرنا۔ تم صرف اتنا سمجھا دینا کہ رقم میرے ذریعے پہنچا دو گے''۔

دوسرے دن کلے مین زا فنسی کے پاس گیا اور وٹو کے کہنے کے مطابق اسے یقین دلا کر وٹو کے گھر پہنچا۔ وٹو کو دو سو ڈالر دے کر بولا۔ ''فنسی تین سو ڈالر سے ایک پیسہ کم لینے کو تیار نہیں ہے۔ تم اسے کس طرح مناؤ گے''؟

''تمھیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے''۔ وٹو نے کہا۔ ''بس اتنا یاد رکھنا کہ میں نے تمھارے لیے کچھ کیا ہے۔ ٹے سیو دیر سے پہنچا تھا۔ وہ کلے مین زا کے مقابلے زیادہ

ہوشیار لیکن کمزور جسم کا تھا۔ کسی خدشے کے تحت وہ بولا۔ ''اس حرام زادے سے ہوشیار رہنا۔ وہ بہت مکار ہے۔ اگر چاہو تو رقم دیتے وقت گواہ کی حیثیت سے موجود رہنے کے لیے میں تمھارے ساتھ چل سکتا ہوں''۔

اس سوال کا جواب دینے کے بجائے وٹو نے کہا۔ ''فے نسی سے کہنا کہ رات کو نو بجے میں اسے اپنے گھر میں رقم دوں گا۔ میں اس کی خاطر تواضع کر کے اسے کم سے کم کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا''۔

''کوئی فائدہ نہیں ہوگا''۔ ٹے سیو نے سر ہلایا۔ ''وہ اپنے مطالبے سے پیچھے ہٹنے کا عادی نہیں ہے''۔

''میں اسے سمجھاؤں گا''۔ وٹو نے کہہ دیا۔ آنے والے برسوں میں ڈان کا یہ جملہ بہت مشہور ہونا تھا۔ اس کا استعمال قتل و غارت گری سے پہلے مسئلے کے پرامن حل نکالنے کیے آخری تنبیہ کے طور پر ہوتا تھا۔ ڈان بننے کے بعد جب ڈان کسی سے کہتے کہ آؤ بیٹھو اور میں تمھیں سمجھاتا ہوں تو اس کے حریف کے لیے یہ صاف اشارہ ہوتا تھا کہ بس یہ آخری موقع ہے کہ وہ اس سے صلح کرلیں ورنہ پھر خون خرابہ ہوگا''۔

وٹو کارلیون نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ فے نسی کے ساتھ کچھ اہم بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ دونوں بچوں کو لے کر رات کے کھانے کے بعد کسی پڑوسی کے یہاں چلی جائے اور جب تک میں نہ بلاؤں واپس نہ آئے۔ بیوی کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں دیکھ کر اسے غصہ تو آیا لیکن اس نے سکون سے کہا۔ ''کیا سمجھتی ہو کہ تم نے کسی احمق سے شادی کی ہے''؟

بیوی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب وہ فے نسی سے زیادہ اپنے شوہر سے خوف زدہ تھی۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کا غیر معمولی حد تک شریف شوہر اپنی عمر کے پچیسویں سال میں تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔

وٹو کارلیون فے نسی کے قتل کا ارادہ کر چکا تھا۔ وہ اس قتل سے سات سو ڈالر بچا سکتا تھا۔ تین سو ڈالر اپنے اور دو دو سو ڈالر اپنے دوستوں کے۔ کیونکہ زندہ فے نسی کی نہ تو اس کے لیے اتنی قیمت تھی اور نہ ہی اس جیسے آدمی کے مرنے سے دنیا کا کوئی نقصان

ہونے والا تھا۔

لیکن اس کام میں کچھ پیچیدگیوں بھی تھیں۔ ممکن تھا کہ فے نسی کے کچھ واقعی خطرناک دوست ہوں، جو بعد میں بدلہ لینے کی کوشش کریں۔ فے نسی بھی خطرناک ہو سکتا تھا، اس لیے ممکن ہے، اسے آسانی سے اسے نہ مارا جا سکے۔ اور پھر پولیس اور قانون کا بھی ڈر تھا، لیکن وٹو تو بارہ سال کی عمر سے ہی موت کی سزا سنے ہوئے آدمی کی طرح تھا۔ وہ اپنے باپ کے قاتلوں سے فرار حاصل کر کے اس اجنبی ملک میں اجنبی نام سے جی رہا تھا اور حالانکہ اس نے خود کو کبھی آزمایا نہیں تھا لیکن اس کے دل میں برسوں سے یہ یقین موجود تھا کہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں وہ زیادہ سوجھ بوجھ اور ہمت رکھتا ہے۔

اس نے اپنی پینٹ کی دائیں جیب میں کلے مین زا کا وہ پستول رکھا جو اس نے اسے ٹرک لوٹتے وقت دیا تھا اور بائیں جیب میں سات سو ڈالر کے نوٹ رکھ لیے۔

فے نسی ٹھیک نو بجے آ پہنچا۔ وٹو نے اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور شراب پیش کی اور فوراً جیب سے نکال کر سات سو ڈالر دے دیے۔ فے نسی نے شراب کا گھونٹ لے کر نوٹ گنے اور بولا۔ ”ابھی دو سو ڈالر اور دینے ہیں“۔

”فی الحال میں خود مشکل میں ہوں“۔ وٹو نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ”یہ رقم میں کچھ ہفتے میں دے دوں گا“۔

فے نسی نے بغیر کسی اعتراض کے نوٹ اپنی جیب میں رکھ لیے۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل دیا۔ سڑک پر آتے جاتے لوگوں نے اسے وٹو کے مکان سے نکل کر جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ سیدھا اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔

وٹو اپنی چھت پر پہنچا اور سارے محلے کی چھتیں پار کر کے پائپ کے سہارے نیچے اتر آیا۔ اس سڑک کے پار ہی فے نسی کے اپارٹمنٹ والی عمارت میں بیشتر ریلوے اور بندرگاہ پر کام کرنے والے مزدور اکیلے رہتے تھے۔ یہاں کچھ جسم فروش عورتیں بھی رہتی تھیں۔ سنسان سڑک پار کر کے اس عمارت تک پہنچنے میں وٹو کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ داخلی دروازے کے پاس ہی تاریکی میں چھپا وہ فے نسی کا انتظار کرنے لگا۔

فے نسی کے پاؤں کی آہٹ اور اندھیرے میں اس کو ہیولیٰ دیکھ کر وٹو سیڑھیوں کے

پاس آ گیا۔ دروازہ کھلا اور جیسے ہی روشنی فےنسی پر پڑی وٹو نے فائر کر دیا۔ فائر کی آواز آس پاس کی عمارتوں میں گونجی۔ فےنسی جھولتا ہوا اپنا ریوالور نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے پیٹ سے خون کا فوارہ ابل رہا تھا کہ وٹو نے دوسرا فائر کیا۔ فےنسی کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ نیچے گر کر کراہنے لگا۔ وٹو نے اس کی کھوپڑی سے ریوالور سٹا کر ایک اور فائر کیا۔ فےنسی آخری ہچکی لے کر موت کی آغوش میں چلا گیا۔

وٹو نے احتیاط سے اس کی جیب سے رقم نکالی اور باہر آ گیا۔ پہلے کی طرح پائپ سے اوپر چھت پر آ کر اس نے فےنسی کی لاش کو دیکھا۔ آس پاس کسی کی موجودگی کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ وہ چھت کے راستے اپنے مکان میں آ گیا۔ اس نے جیب سے رقم نکال کر گنی۔ سات سو ڈالر کے علاوہ کچھ ایک ایک ڈالر کے ایک ایک پانچ ڈالر کا نوٹ تھا۔ وہ پھر چھت پر آیا اور چمنی کے مضبوط لوہے سے ٹکرا ٹکرا کر ریوالور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور مختلف سمتوں میں پوری قوت سے پھینک دیے۔ واپس آ کر اس نے کپڑے اتارے کہ ممکن ہے کہیں خون کا دھبہ آ گیا ہو۔ اس نے کپڑے دھوئے۔ پھر دوسرے کپڑے پہن کر پڑوس سے اپنے بچوں اور بیوی کو بلانے کے لیے چلا گیا۔

یہ ساری احتیاطی تدابیر غیر ضروری ثابت ہوئیں۔ پولیس کو اگلے دن جب فےنسی کی لاش ملی تو انھوں نے اس قتل کو غنڈوں کی باہمی رنجش کا نتیجہ قرار دیا اور اس کے قاتل کو تلاش کرنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی۔ وٹو کار لیون ہمیشہ جھگڑوں سے دور رہتا تھا۔ اس لیے اس کے پاس کوئی آیا بھی نہیں۔

وٹو پولیس کو بیوقوف بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن کلے مین زا اور ٹے سیو اس کے بھلاوے میں آنے والے نہیں تھے۔ اگلے دو ہفتے تک وہ اس کے پاس نہیں آئے۔ پھر اچانک ایک رات وہ دونوں اس کے گھر آئے۔ وٹو نے ان کا استقبال کیا اور شراب پیش کی۔

اس بیچ کلے مین زا نے کہا۔ ''نائینتھ ایوینیو کے دکان داروں اور پڑوس کے قحبہ خانوں سے اب کوئی رقم وصول نہیں کرتا ہے''۔

وٹو کو خاموش دیکھ کر ٹے سیو نے کہا۔ ''کیوں نہ ہم فےنسی کے گاہکوں کو سنبھال

لیں۔ وہ ہمیں بھی قسط دے سکتے ہیں"۔

"میرے پاس کیوں آئے ہو"؟ وٹو نے شانوں کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔ "مجھے ایسے معاملوں سے دلچسپی نہیں ہے"۔

"ٹرک لوٹتے وقت جو ریوالور میں نے تمھیں دیا تھا، اس کی اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے"؟ کلے مین زا نے ہنستے ہوئے کہا "لاؤ وہ مجھے لوٹا دو"۔

وٹو نے اپنی جیب سے پچپاس ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر دیتے ہوئے کہا "اسے میں نے اس کام کے ختم ہوتے ہی پھینک دیا تھا۔ لو اس کے بدلے یہ رقم لے لو"۔ یہ کہتے ہوئے وہ عجیب انداز سے مسکرایا۔

اس وقت ڈان کو اندازہ نہ تھا کہ اس کی مسکراہٹ دوسروں پر کیا اثر کرتی تھی۔ وہ اس طرح مسکراتا جیسے کسی ایسے مذاق پر مسکرا رہا ہو جس کا صرف اسی کو علم ہو اور یہ مسکراہٹ صرف اس کے ہونٹوں تک رہتی آنکھوں تک نہ پہنچتی۔ چونکہ ڈان اس انداز میں صرف تبھی مسکراتا تھا جب وہ کسی سنگین معاملے کے متعلق گفتگو کر رہا ہوتا اور چونکہ دوسروں کو بھی اس معاملے کی سنگینی کا علم ہوتا تھا۔ لہٰذا وہ سب خائف سے ہو جاتے تھے۔ ڈان جو کہ عام طور پر بے حد نرم مزاج اور خوش دل انسان دکھائی دیتا تھا، اچانک اس کے اصل روپ کا اس مسکراہٹ کے ذریعے سامنے آنا سب کو ڈرا دیتا تھا۔

کلے مین زا اس خوف ناک مسکراہٹ کو دیکھ کر بولا "مجھے رقم نہیں چاہیے"۔

وٹو نے نوٹ واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ تینوں ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے اپنی طرح واقف ہو چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ وٹو نے ہی فنسی کا قتل کیا تھا اور حالانکہ اس سلسلے میں کبھی کسی سے کچھ نہیں کہا، کچھ ہفتوں میں تقریباً سارے محلے والوں کو اس کا اندازہ ہو گیا تھا اور لوگ وٹو کی عزت کرنے لگے۔ مگر ڈان نے فنسی کی رقم وصولی کی مہم کو جاری رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

اس کے بعد جو ہوا اسے ٹالا نہیں جا سکتا تھا۔ ایک رات وٹو کی بیوی پڑوسی کی ایک اطالوی بیوہ کو گھر لے آئی۔ بیوہ مینوں راکولو مبو شریف عورت تھی اور اپنے سولہ سالہ بیٹے اور سترہ سالہ بیٹی کے ساتھ محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی تھی۔

وٹو کی بیوی نے بتایا کہ سینورا ایک مصیبت میں ہے اور مدد مانگنے آئی ہے۔ وٹو نے سمجھا، بیوہ کو کچھ پیسوں کی ضرورت ہوگی، جسے وہ بخوشی دینے کو تیار تھا۔ لیکن بات کچھ اور تھی۔ بیوہ کے بیٹے نے ایک کتا پال رکھا تھا۔ اس عمارت میں رہنے والے دوسرے لوگوں نے مکان مالک سے شکایت کی کہ وہ کتا رات بھر بھونک کر ان کی نیند حرام کرتا ہے۔ مکان مالک نے مسز کولومبو کو کتا نکال دینے کو کہا۔ بیٹے کی کتے سے محبت کو دیکھتے ہوئے وہ ایسا نہ کرسکی۔ بالآخر مکان مالک نے اس سے مکان خالی کرنے کو کہا۔

وٹو کارلیون نے کہا۔ ''اگر تم مکان بدلنا چاہتی ہو اور پیسوں کی کمی ہو تو مجھ سے لے جاؤ''۔

''نہیں''۔ مسز کولومبو نم آنکھوں سے بولیں۔ ''میرے بچپن کی سب سہیلیاں یہیں رہتی ہیں۔ انھیں چھوڑ کر میں اجنبی لوگوں کے درمیان نہیں جانا چاہتی۔ آپ مکان مالک کو سمجھ کر مجھے یہیں رہنے کی اجازت دلوادیں''۔

''ٹھیک ہے کل صبح میں مکان مالک سے بات کرلوں گا''۔ وٹو نے کہا۔ ''تمھیں مکان نہیں چھوڑنا پڑے گا''۔

''آپ کو یقین ہے کہ مکان مالک آپ کی بات مان لے گا''؟ مسز کولومبو کو جیسے اس کی بات یقین نہ آیا ہو۔

''سینورا رابرٹو ایک شریف آدمی ہے''۔ وٹو نے کہا۔ ''جب میں اس کو ساری باتیں سمجھاوں گا تو وہ ضرور مان جائے گا۔ اب تم بے فکر ہو کر اپنے گھر جاسکتی ہو''۔

(۲)

مکان مالک رابرٹو خود بھی اطالوی تھا۔ اس نے امریکہ آکر محنت سے خوب ترقی کی تھی اور یہ بلڈنگ بنوائی تھی، جسے اس نے کرائے پر دے رکھا تھا۔ وہ روزانہ مکان دیکھنے آیا کرتا تھا۔ بے پڑھے لکھے کرائے داروں کے ہاتھوں اپنے مکان کی درگت بنتے دیکھ کر وہ فکرمند ہو جاتا۔ اس کا مزاج یہ سوچ سوچ کر چڑچڑا ہو گیا تھا۔ جب وٹو کارلیون نے اسے راستے میں روکا تو وہ غصے میں خاموش کھڑے ہو کر اسے گھورنے لگا۔ وٹو نے بہت ہی شائستہ لہجے میں

اسے مسز کولمبو کے مسائل سے آگاہ کیا اور اس کے خاندان کو وہیں رہنے دینے کی درخواست کی۔ خاص طور پر جب کہ اس نے اس کتے کو بھی نکال دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔

''ایک اطالوی ہونے کے ناطے آپ میری بات نہ ٹالیں''۔

رابرٹو نے دیہاتی سے نظر آنے والے طاقت ور نوجوان پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور کہا۔''میں نے وہ مکان کسی دوسرے خاندان کو زیادہ کرائے پر دے دیا ہے اور تمھارے لیے میں انھیں ناراض نہیں کر سکتا''۔

''کتنے زیادہ کرائے پر''؟ وٹو نے پوچھا۔

''پانچ ڈالرز زیادہ پر''۔ رابرٹو نے جواب دیا۔ لیکن یہ جھوٹ تھا۔ چار تاریک کمروں والے اس اپارٹمنٹ کا بیوہ بار یہ ڈالر ماہانہ کرایہ دیتی تھی اور اس سے زیادہ کرایہ ملنا ممکن نہیں تھا۔

وٹو نے تیس ڈالر نکالتے ہوئے کہا۔''یہ لیجیے چھ مہینے کا بڑھا ہوا کرایہ لیکن مسز کولمبو کو مت بتائیے گا۔ وہ خود دار عورت ہے۔ چھ مہینے بعد پھر مجھ سے مزید کرایہ لے لیجیے گا۔ اور ہاں اسے کتا رکھنے کی اجازت ضرور دے دیجیے گا''۔

''تم مجھے حکم دینے والے کون ہوتے ہو''؟ رابرٹو نے غصے میں کہا۔''اپنے طور طریقے بدلو ورنہ سڑک پر پڑے نظر آؤ گے''۔

''فضول غصہ مت کرو''۔ وٹو نے سمجھایا۔''یہ رقم رکھ لیں اور سکون سے سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کریں۔ میں آپ کے اس احسان کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ چاہیں تو اپنے پڑوسیوں سے پوچھ کر دیکھ لیں۔ وہ بتائیں گے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں''۔

رابرٹو ان الفاظ میں پوشیدہ مفہوم کو سمجھ گیا۔ شام تک وٹو کے بارے میں معلومات کرنے کے بعد رات میں وہ اس کے گھر جا پہنچا۔ وٹو نے اس کا استقبال کیا اور شراب پیش کی۔ وٹو کو تیس ڈالر واپس کرتے ہوئے اس نے مسز کولمبو کو کتے سمیت رہنے کی اجازت دے دی۔ ساتھ ہی کرایہ بھی وہی رہنے دیا۔''آپ واقعی بہت عمدہ انسان ہیں، جو اس بیوہ کی مدد کر رہے تھے۔ مجھے بھی شرمندگی ہوئی کہ مجھے بھی اس کی مدد کرنی چاہیے تھی۔ بہر حال مجھے بہت خوشی ہوئی ہے آپ جیسے آدمی سے مل کر''۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کو گلے

لگا لیا۔ خود کو بال بال بچا محسوس کرتے ہوئے رابرٹو وٹو کارلیون سے مل کر اپنے گھر آ گیا اور پھر کبھی اس علاقے کا رخ نہیں کیا۔

(۳)

وٹو کارلیون اب آس پاس کے علاقے میں ایک معزز شخص سمجھا جانے لگا تھا۔ لوگ اسے سسلی کے مافیا کا رکن سمجھنے لگے تھے۔ اپنے کمرے میں تاش کا جوا کرنے والا ایک آدمی خود ہی اس کے پاس آ کر دوستی کے بدلے بیس ڈالر ہفتہ دینے کا وعدہ کر گیا۔ بدلے میں وٹو کو ہفتے میں ایک دو بار اس کے اڈے پر جانا تھا تاکہ کھلاڑیوں کو یقین ہو سکے کہ انھیں وٹو کا تحفظ حاصل ہے۔

نوجوان غنڈوں سے پریشان دکان داروں نے بھی وٹو سے درمیان میں آنے کی درخواست کی تو وہ مان گیا اور مناسب معاوضہ پانے لگا۔ کچھ ہی دنوں میں اسے سو ڈالر ہفتے کی آمدنی ہونے لگی۔ وہ کلے مین زا اور ٹے سیو کو بغیر مانگے ان کے حصے کی رقم دیتا رہا۔ آخر میں اس نے اپنے دوست گینکو ایڈ وانڈو کے ساتھ زیتون کا تیل درآمد کرنے کا فیصلہ کیا۔ گینکو کو اس تجارت کا خاصا تجربہ تھا۔ اس نے اٹلی سے مناسب قیمت پر تیل درآمد کرنا شروع کر دیا اور کلے مین زا اور ٹے سیو سیلس مین بن کر پہلے مین ہٹن پر بروکلن اور برونکس کے دکان داروں کو 'گینکو پرا' زیتون کا تیل بیچنے کے لیے سمجھانے لگے۔ حالانکہ وٹو نے فرم کا نام اپنے نام پر نہیں رکھا تھا لیکن زیادہ پونجی کے سبب فرم کا اصل مالک وہی تھا۔ جن دکان داروں کو ٹے سیو اور کلے مین زا نہیں سنبھال پاتے تھے انھیں خود وٹو جا کر اپنے خاص طریقے سے 'گینکو پرا' تیل بیچنے کے لیے راضی کر لیا کرتا تھا۔

کچھ برسوں میں ہی اس کا کاروبار اچھی طرح جم گیا۔ وٹو کی محنت اور سوجھ بوجھ سے گینکو پر زیتون کا تیل امریکہ میں اٹلی سے درآمد شدہ دوسرے تیلوں سے زیادہ بکنے لگا۔ اس تیل کا معیار بھی اچھا تھا۔ ایک ہوشیار تاجر کی حیثیت سے وٹو سمجھ چکا تھا کہ اپنے مقابل کے تیل کے بھاو سے کم پر تیل بیچنے سے اور دکان داروں کو اس بات پر راضی کر لینے سے کہ وہ اس کا تیل رکھیں اور دوسروں کا نہ رکھیں، وہ اس کاروبار میں اپنے لیے اجارہ داری قائم کر سکتا تھا لیکن

چونکہ وہ مالی طور پر کمزور تھا اور زیادہ اشتہار بازی وغیرہ بھی نہیں کرسکتا تھا، لہٰذا اس نے دکان داروں کو اپنے طریقے سے پٹانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اپنی سوجھ بوجھ اور استدلال سے اس نے کچھ تاجروں کو تو منا لیا لیکن بروکلن کے کچھ تاجروں نے اس کی تجویز کو نامنظور کر دیا۔ اس پر وٹو نے ٹے سیو کو وہاں اڈہ جمانے کے لیے کہہ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تیل گوداموں میں آگ لگنے لگی۔ تیل سے بھرے ٹرکوں سے راستوں میں تیل کی ندیاں بہنے لگیں اور جب ایک اطالوی تاجر نے سو سال قدیم 'اومارتا'[۱] کا قانون توڑ کر اعلیٰ افسران سے شکایت کی تو وہ اپنی بیوی اور تین بچوں کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے غائب ہو گیا اور اس کے بچوں نے 'گینکو پرا آئل کمپنی' سے معاہدہ کر لیا۔

عظیم افراد عظیم پیدا نہیں ہوتے، وہ عظیم بنتے ہیں۔ یہی وٹو کارلیون کے ساتھ ہوا۔ چند سالوں میں ہی وہ 'ڈان' بن چکا تھا۔ یہ تبدیلی اچانک نہیں بلکہ قدم بہ قدم آئی۔ اور اس کی پہلی سیڑھی امریکہ میں شراب بندی تھی۔ جب امریکہ میں شراب بندی لاگو ہوئی تو گینکو پرا آئل کمپنی کی تجارت اپنے عروج پر تھی۔ اس کے اپنے چھ ٹرک تھے۔ کینیڈا سے شراب اسمگل کرنے والے اطالوی تاجروں نے کلے مین زا کی معرفت وٹو کو پیغام بھجوایا کہ نیو یارک شہر میں مختلف اڈوں پر شراب پہنچانے کے لیے انھیں اس کے ٹرکوں کی ضرورت تھی۔ اس کا وہ معقول معاوضہ بھی دیں گے اور معاوضے کی رقم اتنی زیادہ تھی کہ وٹو تیل کی تجارت میں کمی کر کے شراب کے کاروبار میں لگ گیا۔ شراب کے ان اسمگلروں نے تجویز کے ساتھ ہلکی سی دھمکی بھی دی تھی۔ لیکن وٹو اس وقت تک اتنا پختہ کار ہو چکا تھا کہ اس نے دھمکی کو توہین سمجھ کر یا غصہ ہو کر اس منافع بخش کاروبار سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اسے ان لوگوں کی دھمکیاں خالی محسوس ہوئیں اور اس کی نظر میں وہ لوگ گر گئے کہ جہاں دھمکی کی ضرورت نہ تھی، وہاں بھی انھوں نے دھمکیوں کا استعمال کیا تھا۔ اور وہ بھی ایسی دھمکیاں جن پر وہ عمل کرنے کے اہل نہ تھے۔

وٹو کی خوش حالی میں اس کاروبار سے اضافہ تو ہوا ہی، اس کے علم، تجربہ اور

---

۱ راز داری کا قانون، جس کی پابندی مافیا سے متعلق لوگ سختی سے کرتے ہیں اور صرف مافیا والے ہی نہیں بلکہ ایک اطالوی اور سسلوی کبھی کسی اطالوی و سسلوی کے خلاف کسی سے شکایت نہیں کرتا ہے۔

تعلقات میں بھی اضافہ ہوا۔ آنے والے برسوں میں یہ ثابت ہونے والا تھا کہ وٹو کاریون باصلاحیت ہی نہیں بلکہ بے حد ذہین بھی ہے۔

وہ یتیم اور غریب اطالوی خاندانوں کا محافظ بن گیا۔ اطالوی مزدوروں کو وہ سستے داموں میں وہسکی فراہم کرتا۔ مسز کولومبو کے سب سے چھوٹے بیٹے کا وہ گاڈ فادر بھی بن گیا۔ اس بیچ اس کے کچھ ٹرک پکڑے بھی گئے تھے، اس لیے وٹو کی ہدایت پر گینکو نے ایسا وکیل کرلیا جو پولیس اور اعلیٰ افسران سے تعلقات کی بنیاد پر ایک طے شدہ ماہانہ رقم کے بدلے غیر قانونی طور سے کچھ مراعات فراہم کر سکے۔ تھوڑے ہی عرصے میں کاریون آرگنائزیشن سے ماہانہ رقم پانے والے پولیس افسران کی فہرست خاصی طویل ہوگئی۔ وکیل نے بڑھتے اخراجات کو دیکھتے ہوئے فہرست کو مختصر کرنے کا مشورہ دیا لیکن وٹو نے اس کی بات یہ کہہ کر رد کر دی کہ میں دوستی پر یقین رکھتا ہوں۔ ان لوگوں کے نام بھی فہرست سے نہ کاٹے جائیں جو اس وقت ہمارے کام نہیں آتے۔

وقت کے ساتھ ساتھ کاریون کا دائرہ اقتدار بڑھتا چلا گیا۔ ٹرکوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ فہرست کی لمبائی اور کلے مین زا اور ٹے سیو کی نگرانی میں کام کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ وٹو کاریون نے اس سارے سلسلے کو منظم شکل دی۔ کلے مین زا اور ٹے سیو کو کیپوروزائم کا عہدہ ملا اور ان کے ماتحتوں کو فوجی کہا گیا۔ گینکو ایڈوانڈو کو اپنا مشیر یا کانسی گلیوری بنایا۔ وٹو کانسی گلیوری کو یا دونوں کیپوروزائم میں سے کسی ایک کو تنہائی میں ہدایات دیتا تھا تاکہ گواہ کی شکل میں کوئی تیسرا نہ ہو۔ کیپوروزائم اپنے فوجیوں سے ان ہدایات پر عمل درآمد کراتا تھا۔ ٹے سیو کے گروہ کو الگ کر کے اسے بروکلن کا علاقہ سونپا گیا اور کلے مین زا کو اپنی معاونت کے لیے الگ رکھا گیا۔ رفتہ رفتہ ڈان نے ٹے سیو کے گروہ کو بالکل الگ کر کے اسے بروکلن علاقے کا آزادانہ چارج دے دیا۔ ڈان نے اشاروں میں ٹے سیو کو سمجھا دیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ ٹے سیو اور کلے مین زا علیحدہ علیحدہ رہیں تاکہ کبھی آئندہ دونوں ساتھ مل کر ڈان کے خلاف بغاوت نہ کرسکیں۔ کلے مین زا اور اس کے آدمیوں کو ڈان نے اپنی نگرانی میں ہی رکھا۔ کلے مین زا سے ڈان نے یہ تفریق قانون سے بچنے کی ایک تدبیر بتائی۔ ڈان چاہتے تھے کہ کلے مین زا ان کی ہی نگرانی میں رہے، اس لیے

کہ وہ ٹیسیو سے زیادہ بہادر اور ظالم تھا اور اس کی باگیں کسی رکھنا ضروری تھا۔

۱۹۲۹ء میں ہونے والے امریکی معاشی بحران نے وٹو کی طاقت میں مزید اضافہ کر دیا۔ حقیقتاً وہ اسی زمانے میں ڈان کارلیون کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ سرد بازاری اور بیکاری کی چپیٹ میں آ کر جب اعلیٰ خاندان کے لوگ بھکاری بن گئے تو بھی ڈان کارلیون کے آدمی سر اٹھا کر چلتے تھے۔ انھیں نہ تو پیسے کی کمی تھی اور نہ ملازمت سے برطرفی کا خدشہ۔ ڈان کو اس پر فخر تھا کہ وہ اپنے آدمیوں کی نگہداشت بخوبی کر سکتا تھا۔ وہ ان لوگوں کو فراموش نہیں کرتا تھا جو اس کے لیے پسینہ بہاتے تھے اور اپنی آزادی اور زندگی کو اس کے لیے داؤں پر لگا دیا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے اس کا کوئی آدمی گرفتار ہو جاتا تو اس کے افراد خاندان کو اس کی تنخواہ ملتی رہتی تھی۔

لیکن نہ تو یہ خیرات تھی اور نہ ڈان کارلیون کے دوست اسے فرشتہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس میں اس کا مفاد بھی شامل تھا۔ جیل جانے والا شخص جانتا تھا کہ پولیس کے سامنے بند رکھنے سے اس کے خاندان کو تحفظ ملتا رہے گا اور جیل سے چھوٹنے کے بعد اس شاندار استقبال ہوگا۔ اس کی رہائی کی خوشی میں دی جانے والی پارٹی میں خود ڈان یا کانسی گلیوری شامل ہوگا اور تحفتاً اسے ایک بڑی رقم پیش کی جائے گی تاکہ کام پر لوٹنے سے پہلے وہ ہفتے دو ہفتے اپنے خاندان کے ساتھ چھٹیاں منا سکے۔

ڈان کے پاس غریب، بے یار و مددگار، پریشان حال اور ضرورت مند اطالوی مدد مانگنے آتے تھے اور ڈان کھلے دل سے سب کی مدد کرتا تھا۔ جب امریکی اطالوی اس کشمکش میں مبتلا ہوتے کہ اسمبلی، سٹی آفس اور کانگریس کے انتخابات میں ووٹ کسے دیں تو وہ اپنے گاڈ فادر اور ڈان کارلیون سے مشورہ کرنے آتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیاست دانوں کے لیے ڈان ایک اہم سیاسی طاقت بن گیا۔ وہ غریب اطالوی خاندان کے باصلاحیت طلبا کو حصول علم میں پوری مدد کرتا اور یہ لڑکے آگے چل کر وکیل، ضلع اٹارنی اور جج بنتے تو اپنے گاڈ فادر کو نہ بھول پاتے۔ اس نے بہت دور اندیشی سے اپنے مستقبل کا منصوبہ بنایا تھا۔

شراب بندی کا قانون ختم کر دیے جانے کے سبب اس کے کاروبار کو زبردست جھٹکا لگا لیکن اس نے ہوشیاری سے کام لیا اور ۱۹۳۳ء میں مین ہٹن میں سب طرح کے جوئے کا

کاروبار، تاش کے جوے، پٹھانی بیاج، ریس وغیرہ کو کنٹرول کرنے والے آدمی والواٹورماران جانو کے پاس اپنا آدمی بھیجا اور باہمی منافع کا منصوبہ پیش کرتے ہوئے پچاس فیصد کی پارٹنر شپ کی تجویز اس کے سامنے رکھی۔ ڈان نے کہلوایا تھا کہ میرے پاس پولیس اور عدالت میں اچھے تعلقات ہیں اور اگر ہم پارٹنر بن جائیں تو تمھارے کاروبار کو نئے علاقوں میں بھی پھیلا لیں گے۔

ماران جانو نیویارک کی جرائم کی دنیا کا ایک طاقت ور آدمی تھا۔ اس کے پاس اپنے آدمیوں کی بڑی فوج تھی۔ دولت تھی اور اسے امریکہ کے مشہور ترین مافیا باس ال کپیون کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ مگر وہ دور اندیش انسان نہ تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی کہ ڈان کے سیاسی رسوخ سے وہ اپنے سبھی دھندوں کا منافع بڑھا سکتا ہے، اس لیے اس نے اس تجویز کو رد کر دیا۔ اور اس کے نتیجے میں ہونے والی جنگ نے نیویارک شہر کی جرائم کی دنیا کی کایا ہی پلٹ دی۔

بظاہر یہ جنگ دو ہم پلہ فریقوں میں نہ تھی۔ ماران جانو کو اپنے طاقت ور گروہ کے علاوہ ال کپیون اور جسم فروشی کا کاروبار کرنے والے ٹاٹا گلیا خاندان کی مدد حاصل تھی۔ سیاست دانوں، بڑے تاجروں اور یہودی یونین لیڈروں سے بھی اس کے اچھے تعلقات تھے۔ اس کے برعکس ڈان کاریون کے پاس کلے مین زا اور ٹے سیو کی چھوٹی لیکن منظم ٹکڑیاں تھیں۔

ماران جانو کے پشت پناہ بڑے بڑے تاجروں کے بھی سیاسی تعلقات تھے، لہٰذا ڈان کا ان محکموں میں جو اثر تھا وہ انھوں نے زائل کر دیا تھا۔ لیکن ڈان کے حق میں یہ بات تھی کہ اس کے حریف اس کی تنظیم اور اس کے آدمیوں کے بارے میں برائے نام معلومات ہی رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ یہ تک نہ جانتے تھے کہ ٹے سیو بھی اسی کا آدمی ہے۔

ڈان کاریون کا گروہ نسبتاً کافی کمزور تھا، پھر بھی عجیب وغریب انداز میں اس نے اپنے دشمنوں کا سر کچل دیا۔

ماران جانو نے ال کپیون کو شکاگو سے دو بہترین آدمی بھیجنے کا پیغام بھیجا تاکہ اس جھگڑے کو شروع میں ہی سمیٹا جا سکے لیکن یہ اطلاع شکاگو میں ڈان کے جاسوسوں کو مل گئی۔ انھوں نے ڈان کو مطلع کیا کہ فلاں ٹرین سے دو آدمی نیویارک پہنچ رہے ہیں۔ ڈان نے

لوکا براسی کو خصوصی ہدایات کے ساتھ ان کے استقبال کو بھیج دیا۔

لوکا براسی اور اس کے تین آدمیوں نے شکاگو کے ان دونوں آدمیوں کو اسٹیشن پر ہی دھوکے سے پکڑ لیا۔ براسی کے دو آدمیوں نے ٹیکسی ڈرائیور اور پورٹر کے بھیس میں دونوں کو سامان سمیت ٹیکسی میں لا بٹھایا اور منصوبے کے مطابق ٹیکسی بندرگاہ کے ایک گودام میں جا پہنچی۔ ریوالور کی نوک پر دونوں کے ہاتھ پیر باندھے اور منہ میں رومال ٹھونس دیا تاکہ وہ نہ تو چیخ سکیں اور نہ ہی مقابلہ کر سکیں۔ پھر براسی دیوار کے قریب رکھی کلھاڑی اٹھا کر ایک آدمی کو کاٹنے لگا۔ طاقت ور براسی کو بھی یہ کام پورا کرنے میں کافی وقت لگا۔ فرش لہو سے تر ہو گیا۔ اور ہڈیوں اور گوشت کے ٹکڑے گودام میں بکھر گئے۔ دوسرا آدمی اتنا خوف زدہ ہوا کہ منہ میں ٹھونسا ہوا رومال نگل گیا اور دم گھٹنے سے مر گیا۔ جب پولیس نے اس کا پوسٹ مارٹم کیا تو دونوں رومال اس کے جسم سے برامد ہوئے تھے۔

کچھ دن بعد شکاگو میں ال کپون کو ایک پیغام ملا۔ ''اب تم سمجھ گئے ہوں گے کہ میں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کس طرح کرتا ہوں۔ دوسرے علاقوں کی گروہوں کی لڑائی میں دخل مت دو۔ اگر تم مجھے اپنا دوست سمجھو گے تو وقت آنے پر میں تمھاری پوری مدد کروں گا۔ تم جیسے آدمی کو سچے دوست کی قیمت معلوم ہونی چاہیے۔ اگر تم مجھے اپنا دوست نہیں مانو گے تو یاد رکھنا کہ اس شہر کے آب و ہوا تمھارے لیے زہرناک ہو جائے گی۔ اس لیے بھول کر بھی یہاں آنے کی جرات مت کرنا''۔

ڈان کپون کو ایک احمق سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا۔ کپون نے جرائم سے حاصل دولت کی نمائش کر کے اپنے سیاسی مراسم کھو دیے تھے۔ ڈان جانتا تھا کہ کپون تباہی کی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کا شکاگو سے باہر کوئی اثر نہیں تھا۔ ڈان کی توقع کے عین مطابق اس پیغام کا مناسب اثر پڑا۔ اس نے ڈان کی سوجھ بوجھ سے متاثر ہو کر اس کی دوستی قبول کر کے جواب پہنچایا کہ وہ بیچ میں نہیں پڑے گا۔

اب ڈان اورماران جانو کے گروہ مساوی طور پر طاقت ور تھے۔ ماران جانو کی توہین کرنے کے بعد سارے امریکہ میں ڈان کی دھاک جم چکی تھی۔ اس نے چھ مہینے تک ماران جانو کو پریشان کیا۔ اس کے قحبہ خانے ختم کیے۔ دلالوں کو گرفتار کروایا اور ان کپڑے

کے تاجروں کو ماران کے ان آدمیوں سے تحفظ دلوایا جو ان سے رقم اینٹھتے تھے۔ ڈان نے اس کے بہت سے آدمیوں کو گرفتار بھی کروا دیا اور ہر محاذ پر ڈان کی ذہانت اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے فتح اسی کی ہوئی۔ یہ سارے کام ڈان نے کلے مین زا سے کرائے تھے۔ اور سب سے آخر میں ترپ کے پتے کی طرح اس نے ٹے سیو اور اس کے آدمیوں کو ماران کے پیچھے ڈال دیا تھا۔

گھبرا کر اور شکست قبول کرتے ہوئے ماران جانو نے صلح کے لیے اپنے سفیر بھیجے لیکن ڈان نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ ماران جانو کے آدمی اسے چھوڑ چھوڑ کر جانے لگے۔ اس لیے کہ وہ ایک شکست خوردہ لیڈر کے ساتھ مرنے کو تیار نہیں تھے۔ یہ سب کاریلون خاندان کو اپنے تحفظ کے لیے رقم ادا کرنے لگے اور جنگ تقریباً ختم ہو چکی تھی۔

آخر میں ۱۹۳۶ء کی پہلی شام جب ٹے سیو ماران جانو کے معتمد آدمیوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ صلح کی بات چیت کے بہانے ماران جانو کو بروکلن کے ایک ریستوران میں لے جایا گیا جہاں ٹے سیو اور اس کے چار آدمیوں نے اسے گولیوں سے بھون دیا۔ جنگ مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور ماران جانو کے تمام کاروبار کاریلون خاندان کے قبضے میں آ گئے تھے۔ اس طرح جوئے، سود خوری اور لیبر یونینوں پر بھی ڈان کا اقتدار ہو گیا۔

اپنے کاروباری مسائل حل کرنے کے بعد ڈان کو اب ایک ذاتی مسئلے کا سامنا ہوا۔ ایک شام کلے مین زا نے ڈان کو مطلع کیا کہ سولہ سالہ سونی نے دو لڑکوں کے ساتھ مل کر احمقانہ انداز میں ایک ہتھیار بند ڈکیتی ڈالی۔ عام طور سے غصہ نہ ہونے والے ڈان کو بیٹے کی اس حرکت پر غصہ آ گیا۔ اس نے گینبکو پرا آئل کمپنی کے دفتر میں سونی کو بلا کر پھٹکارا اور پوچھا۔ ''تم نے یہ کام کیوں کیا؟ بیس پچاس ڈالر جیسی چھوٹی رقم کے لیے تم نے اپنی جان جوکھم میں کیوں ڈالی؟ تمھیں یہ کام کرنے کا حق کس نے دیا؟ کیسے ہمت ہوئی تمھاری''؟

پہلے چند لمحے تو سونی اپنے والد کا غیر معمولی غصہ دیکھ کر سٹپٹا گیا لیکن پھر اکڑ کر بولا۔ ''آپ بھی کوئی دودھ کے دھلے نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو فینسی کا قتل کرتے ہوئے دیکھا تھا''۔

ڈان کے منہ سے ایک آہ نکلی اور وہ اپنی کرسی میں دھنس سا گیا لیکن کچھ بولا نہیں۔

''اس رات جب فینسی رخصت ہوا تو ماما نے کہا کہ میں اب گھر جا سکتا ہوں۔ میں جب گھر میں آیا تو میں نے آپ کو چھت پر جاتے دیکھا اور میں نے آپ کا پیچھا کیا۔ میں نے سب کچھ دیکھ لیا تھا''۔

ڈان نے ساری تفصیلات سن کر کہا۔ ''تب تو میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمھیں کس طرح جینا چاہیے لیکن کیا تم پڑھائی نہیں کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم ایک وکیل بننا نہیں چاہتے ہو؟ ایک وکیل اپنی لیاقت سے اتنا روپیہ کما سکتا ہے جتنا کہ ایک ہزار آدمی اپنی پستول کے سہارے چرا نہیں سکتے''۔

سونی چالاکی سے ہنسا۔ ''میں خاندانی کاروبار میں شامل ہونا چاہتا ہوں''۔ اور یہ دیکھ کر ڈان خاموش تھے۔ وہ بولا۔ ''میں زیتون کا تیل فروخت کرنا سیکھ سکتا ہوں''۔

ڈان پھر بھی کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس نے سوچا کہ اپنے باپ کو فینسی کا قتل کرتے دیکھ لینے سے اس مقدر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ بالآخر ڈان نے اس کی طرف سے اپنی پیٹھ موڑ لی۔

''جاؤ اور کل صبح نو بجے آ جانا۔ گینکو تمھیں بتا دے گا کہ تمھارے سپرد کیا کام ہوں گے''۔ ڈان نے بغیر اس کی طرف مڑے ہوئے کہا۔

لیکن گینکو نے ایک دانش مند مشیر کی طرح وہی کیا جو خود ڈان مناسب سمجھتا تھا۔ اس نے سونی کو ڈان کا باڈی گارڈ بنا دیا۔ اس طرح سونی ہر وقت اپنے باپ کے ساتھ رہے گا اور اس طرح اس کی تربیت ہو جائے گی۔ خود ڈان بھی اس کے بعد سے اپنی حکمت عملی پر تفصیل سے وضاحت پیش کرنے لگا۔ تاکہ سونی بھی اس سے واقف ہو جائے۔

ڈان سب سے زیادہ ہدایت سونی کو اپنے غصے پر قابو رکھنے کے لیے کرتے تھے۔ ڈان دھمکیوں کو نہ صرف فضول بلکہ نقصان دہ سمجھتے تھے اور غصے کو وہ ایک خطرناک کمزوری گردانتے تھے۔ لہٰذا آج تک کسی نے ڈان کو نہ تو غصے سے بے قابو ہوتے دیکھا تھا نہ کسی کو دھمکیاں دیتے سنا تھا اور ڈان سونی کو بھی یہی سبق دیتے رہتے تھے۔

کلے مین زا نے بھی سونی کو پستول چلانا سکھائی اور خاص مسلوی طریقے سے

ریشم کی ڈوری سے کسی کے گلے میں پھانسی لگانا بھی سکھایا اور سونی رفتہ رفتہ کاروبار کے ہر پہلو کو سیکھتا گیا۔ سونی اپنے والد کا ہر وقت کا ساتھ بن چکا تھا اور دو سال تک وہ ہر اس بیٹے کی طرح نظر آتا تھا جو نیا نیا اپنے باپ کے ساتھ کاروبار میں لگتا ہے۔

اس بیچ اس کا بچپن کا دوست ٹام ہیگن جس کی پرورش اسی کے خاندان میں ہوئی تھی کالج جانے لگا تھا۔ فریڈی ہائی اسکول میں پڑھتا تھا اور مائیکل پرائمری میں اور چار سالہ کونی ابھی آزادی سے کھیل کود میں اپنا بچپن گزار رہی تھی۔ کافی عرصہ پہلے ڈان کا خاندان برونکس کے ایک بنگلے میں چلا گیا تھا اور اب وہ لانگ آئی لینڈ پر ایک مکان خریدنا چاہتا تھا۔

وٹو کارلیون نے اپنی دور اندیشی سے یہ اندازہ لگایا کہ امریکی جرائم کی دنیا میں ہونے والے باہمی جھگڑوں اور قتل و غارت گری کی وجہ سے اخباروں اور سرکاری ایجنسیوں کے مطالبے پر یہاں کی پولیس دن بہ دن سخت ہوتی جا رہی تھی۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو سرکار کے سخت قانون اور پولیس کی سختی سے مافیا آرگنائزیشن کے تمام کاروبار ایک دن تباہ ہو جائیں گے۔ اس لیے اس نے آپسی جھگڑوں کو ختم کر کے قیام امن کی کوششوں کا آغاز کیا۔

اپنے اس مشن کے خطرات سے وہ ناواقف نہیں تھا۔ ایک سال تک وہ نیو یارک میں کئی گروہوں سے مل یہ سمجھاتا رہا کہ ایک کونسل کے تحت اپنے اپنے علاقوں میں خاموشی اور امن کے ساتھ کاروبار کریں، لیکن اکثر لوگوں کے مفادات ایک دوسرے سے ٹکراتے تھے اور یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ اس کے بعد ڈان نے تاریخ کے عظیم حکمرانوں کی طرح گروہوں کی تعداد کم کر کے انھیں آپس میں اتفاق سے رہنے کا مہم کا آغاز کیا۔

نیو یارک میں پانچ چھ بڑے اور طاقت ور خاندان تھے، جن کو ختم کرنا ممکن نہیں تھا، لیکن ان کے علاوہ بے شمار چھوٹے چھوٹے گروہ تھے جو اپنے طور پر ہر طرح کا غیر قانونی دھندا کرتے تھے۔ ڈان نے ان کو ہی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کام کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے اس نے اپنے تمام تر وسائل صرف کر دیے۔

نیو یارک کے ان چھوٹے چھوٹے گروہوں کو ختم کرنے میں تین سال لگ گئے، لیکن اس سے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ حالانکہ شروع شروع میں تو ایک بدشگونی ہو گئی۔ ایک سر پھرے گروہ کے کچھ آدمیوں نے ڈان کے حفاظتی دستے کو چکما دے کر ڈان پر

حملہ کر دیا۔ گولی ڈان کے شانے پر لگی۔ ڈان کے آدمیوں نے فوراً ہی انھیں گولیوں سے بھون ڈالا لیکن ڈان کو چوٹ تو آ ہی گئی تھی۔

اس واقعے نے سونی کو اپنی بہادری اور سوجھ بوجھ دکھانے کا موقع دے دیا۔ اس نے نپولین بونا پارٹ کی طرح اپنی ٹکڑی لے کر دشمنوں کو چن چن کر مار ڈالا۔ سونی نے لڑائی میں اپنی خداداد صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور اپنی اس سفاکی کا ثبوت دیا جس کا خود ڈان میں بھی فقدان تھا۔ اس عمل سے ڈان کی عظمت میں زبردست اضافہ ہوا اور جرائم کی دنیا اسے اپنا لیڈر تصور کرنے لگی۔

۱۹۳۷ء کے آس پاس جو بربریت اور خوں ریزی سونی کے ہاتھوں ہوئی، اس سے وہ ایک ظالم، نڈر اور بے جگری سے لڑنے والے جنگ جو کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ لیکن دہشت گردی اور خوف ناکی میں وہ اب بھی لوکا براسی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

براسی نے اکیلے ہی ڈان پر حملہ کرنے والے گروہ کے باقی چھ آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور جب چھٹے طاقت ور خاندانوں میں سے ایک نے دخل دینے کی کوشش کی تو اکیلے براسی نے ہی اس خاندان کے لیڈر کو قتل کی دھمکی دے ڈالی تھی۔ کچھ دن بعد جب ڈان کا زخم ٹھیک ہوا تو اس نے خاندان کو اس طرح کی انتقامی کارروائیوں سے روک دیا۔

۱۹۳۷ء میں نیویارک شہر کے جرائم پیشہ گروہوں میں چھوٹے موٹے تصادمات کو چھوڑ کر مکمل طور پر امن قائم ہو چکا تھا۔

جس طرح قدیم حکمراں اپنی قلم رو سے باہر کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تھے اسی طرح ڈان بھی اپنی دنیا سے باہر کی دنیا پر نظر رکھتا تھا۔ اس نے ہٹلر کی آمد، اسپین کا زوال اور میونخ میں جرمنی کے ذریعے برطانیہ کو دی گئی دھمکی سے یہ اندازہ لگایا کہ دوسری جنگ عظیم لازمی ہو گئی ہے اور اس موقعے پر وہ اپنی تنظیم کو اور مضبوط بنا سکتا ہے۔ بشرطیکہ جرائم کی دنیا میں امن و امان برقرار رہے۔

ڈان نے امریکہ کے تمام خاندانوں کو پیغام ارسال کیے۔ لاس اینجلس، سان فرانسسکو، کلیولینڈ، شکاگو، فلاڈلفیا، میامی اور بوسٹن وغیرہ کے سربراہوں سے مشورہ کر کے ۱۹۳۹ء میں جرائم کی دنیا کے ان سربراہوں کو منظم کر لیا۔ اس اتحاد کی مجموعی قوت

امریکی حکومت سے کسی طرح کم نہیں تھی۔ اس اتحاد باہمی میں امن کو برقرار رکھنے کے لیے کوششیں تیز کر دی گئیں۔

اس طرح جب ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا اور ۱۹۴۱ء میں امریکہ بھی اس میں شامل ہو گیا تو ڈان وٹو کارلیون کی دنیا میں امن و نظم تھا۔ امریکہ کے لاتعداد صنعت کاروں کی طرح کارلیون بھی جنگی حالات سے فائدہ اٹھا کر سونے کی فصل کاٹنے کو تیار تھا۔ کارلیون خاندان چور بازار میں راشن کارڈ مہیا کرتا، پٹرول کے کوپن بیچتا، رہائش اور سفر کی سہولتیں فراہم کرتا، فوجی ٹھیکے دلاتا اور ٹھیکے پورا کرنے کے لیے چور بازار سے کپڑا اور خوردنی اشیا سپلائی کرواتا۔ یہی نہیں ڈاکٹروں اور فوجی حکام کو رشوت دے کر اس نے اپنی تنظیم کے نوجوانوں کو فوج کی لازمی بھرتی سے بھی محفوظ رکھا۔ جہاں بے شمار لوگ بے روزگار اور بھوکے تھے وہیں ڈان کے آدمیوں کو قلت پر اچھی تنخواہ ملتی تھی۔ وہ لوگ جنھیں پولیس اور عدالت سے انصاف نہیں ملتا تھا ان کو ڈان انصاف دلواتا تھا۔ جن کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا، ان کی مدد ڈان کرتا تھا۔

اس طرح ڈان اپنے اقتدار پر فخر کرسکتا تھا۔ بس ایک کسر تھی کہ اس کا چھوٹا بیٹا اس کی مرضی کے خلاف بحری فوج میں بھرتی ہو گیا تھا۔ ڈان سمجھتا تھا کہ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر دنیا پھر ایک بار بدلے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ڈان کو بھی بدلنا ہوگا۔ اس کے کاروبار میں تبدیلی آئے گی اور کام کرنے کا طریقہ بدل جائے گا۔ ڈان اس کے لیے بخوبی تیار تھا۔ اس نے اپنے تجربوں سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ وہ اپنی آنکھیں کھلی اور کام کھڑے رکھنے والا انسان تھا۔ لہٰذا آنے والے کل کی دنیا میں کیا ہوگا، اس کی بھنک ڈان محسوس کر لیتا تھا۔

اس نے شہر سے باہر لانگ بیچ کے علاقے میں بڑی جائداد خریدی اور اپنی رہائش وہاں منتقل کر دی۔ یہ علاقہ ایسا تھا جہاں ڈان کو کوئی جانتا نہ تھا۔ ڈان نے وہاں چار گھر بنوائے۔ ایک سونی کے لیے، جس کی شادی ہونے والی تھی۔ ایک اپنے لیے، تیسرا گینکو کے خاندان کے لیے اور ایک گھر اس نے خالی چھوڑ دیا۔ ڈان وہاں منتقل ہو گیا تھا۔ اس کے وہاں بس جانے سے لانگ بیچ کے چھوٹے بڑے تمام غنڈے وہاں سے فرار ہو گئے اور

لانگ بیچ امریکہ کا جرائم سے عاری علاقہ ارار دیا گیا۔ بھلا اب کسی کی مجال تھی جو اس علاقے میں کوئی خرافات کرتا۔

اور اس طرح لانگ بیچ کے مثالی علاقے میں رہ کر ڈان کارلیون پر امن طریقے سے اپنی قلمرو کی حدود میں اضافہ کرتا رہا اور پھر جنگ کے ختم ہونے کے بعد اچانک سولوزو اس امن میں خلل ڈالنے آ گیا تھا اور ڈان کی دنیا کو اپنی جنگ میں جھونک کر اسے اسپتال پہنچا دیا تھا۔

پندرہ

نیوہیمپ شائر میں کے ایڈمس کے گھر کے سامنے ایک کار آ کر رکی۔اس پر نیویارک کی نمبر پلیٹ لگی تھی۔

کے ایڈمس اپنی خواب گاہ کی کھڑکی پر بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔سامنے سڑک تھی۔ وہ اپنے امتحان کی تیاری کر رہی تھی۔ابھی وہ دوپہر کے کھانے کے لیے اٹھی تھی کہ یہ کار نظر آ گئی۔کار کو دیکھ کر اسے حیرانی نہیں ہوئی۔اس نے دیکھا کہ دو قوی الجثہ آدمی کار سے باہر نکلے۔وہ تیزی سے زینے کی طرف دوڑی۔اسے پورا یقین تھا کہ ان کو مائیکل نے بھیجا ہوگا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ لوگ سیدھے جا کر اس کے ماں باپ سے ملیں۔اس کے والدین پرانے خیالات کے تھے۔ایسے معاملات میں انھیں سمجھانے کی بہت ضرورت تھی۔

گھنٹی بجتے ہی وہ دروازے پر پہنچ گئی۔اس نے دروازہ کھولا تو دونوں سامنے کھڑے تھے۔ایک نے اپنی جیب کی طرف اس طرح ہاتھ بڑھایا جیسے غنڈے ریوالور نکالنے کے لیے کرتے ہیں۔کے ایڈمس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔اس نے اس آدمی کے ہاتھ میں پرس دیکھ لیا تھا۔اس شخص نے پرس سے اپنا شناختی کارڈ نکال کر کہا۔''میں نیویارک پولیس کا جاسوس جان فلپس ہوں''۔اس نے دوسرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ میرا ساتھی جاسوس سیریانی ہے۔آپ شاید مس کے ایڈمس ہیں''؟

کے نے اثبات میں سر ہلایا تو جاسوس نے کہا۔''کیا ہم اندر آ کر آپ سے گفتگو کر

سکتے ہیں؟ہمیں مائیکل کارلیون کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے“۔
وہ ایک طرف ہٹ گئی اور دونوں اندر آ گئے۔اسی لمحے کے ایڈمس کے والد وہاں آ گئے۔”کیا بات ہے“؟انھوں نے پوچھا۔
اس کے والد سفید بالوں والے مذہبی خیالات کے بزرگ تھے۔وہ دھیرے سے بولی۔”یہ لوگ نیویارک سے آئے پولیس جاسوس ہیں اور مجھ سے میرے ایک شناسا کے بارے میں کچھ معلومات کرنا چاہتے ہیں“۔
مسٹر ایڈمس کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔وہ بولے۔”آئیے مطالعہ گاہ میں بیٹھ کر باتیں کریں گے“۔
فلپس نے کہا۔”ہم صرف آپ کی بیٹی سے بات کرنا چاہتے ہیں مسٹر ایڈمس“۔
”یہ تو کے کی مرضی پر منحصر ہے“۔یہ کہتے ہوئے انھوں نے اپنی بیٹی کو مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔”بیٹی تم ان لوگوں سے تنہائی میں بات کرنا چاہتی ہو یا میری موجودگی میں“۔
”میں ان سے اکیلے میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں“۔کے نے اپنے والد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
وہ دونوں کو مطالعہ گاہ میں لے گئی۔بیٹھ کر فلپس نے کہنا شروع کیا۔”مس ایڈمس کیا آپ نے پچھلے تین ہفتے میں مائیکل کارلیون کو دیکھا ہے؟آپ کو اس کے بارے میں کوئی معلومات ہے؟اس کے ایک ہی سوال نے اسے ہوشیار کر دیا۔تین ہفتے پہلے بوسٹن کے اخباروں میں اس نے نیویارک پولیس کے ایک کپتان اور ویرا گل سولوزو نام کے ایک اسمگلر کے قتل کے بارے میں پڑھا تھا۔اخبار میں لکھا تھا کہ یہ واقعہ کارلیون خاندان کے ساتھ ایک گروہی جنگ کے نتیجے میں ہوا ہے۔
کے نے انکار میں سر ہلایا۔”نہیں آخری بار میں اس سے اس وقت ملی تھی جب وہ اسپتال میں اپنے والد سے ملنے جا رہا تھا اور یہ شاید ایک مہینے پہلے کی بات ہے“۔
سیریانی نے دخل دیتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔”اس ملاقات کے بارے میں ہمیں معلوم ہے۔اس کے بعد آپ نے اسے کہیں دیکھا ہے یا ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا ہے“؟

’’نہیں‘‘۔ کے نے کہا۔

جاسوس فلپس نے نرم لہجے میں کہا۔’’اگر آپ کی اس سے کہیں ملاقات ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں خبر دے دیں۔ ہمارا مائیکل کارلیون سے بات کرنا بے حد ضروری ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اگر آپ کا اس سے کوئی تعلق ہے تو آپ بھی مشکل میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کسی بھی طرح اگر اس کی مدد کی تو آپ مصیبت میں پھنس جائیں گی‘‘۔

کے سنبھل کر کرسی پر بیٹھ گئی۔’’میں اس کی مدد کیوں نہ کروں‘‘؟ وہ بولی۔’’ہم دونوں شادی کرنے والے ہیں اور شادی شدہ لوگ کیا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے‘‘؟

جاسوس سیریانی نے جواب دیا۔’’اگر آپ اس کی مدد کریں گی تو قتل میں آپ اس کی مددگار مانی جائیں گی۔ ہم آپ کے دوست کی تلاش میں ہیں۔ کیونکہ اس نے نیویارک میں ایک پولیس افسر اور ایک مخبر کا قتل کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مائیکل ہی ان کا قاتل ہے‘‘۔

کے ہنسی۔ اس کی ہنسی ایسی تھی کہ پولیس افسران حیران ہو گئے۔’’مائیک ایسا کچھ نہیں کر سکتا‘‘۔ وہ بولی۔’’اس نے اپنے خاندان سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھا۔ جب ہم اس کی بہن کی شادی میں گئے تھے، تبھی لگا تھا کہ اس کے ساتھ مہمانوں جیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ اس وقت پوشیدہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا نام جرائم میں گھسیٹا جائے۔ مائیک غنڈہ نہیں ہے۔ میں اس کو آپ لوگوں سے زیادہ جانتی ہوں۔ اس کے جیسا آدمی قاتل ہو ہی نہیں سکتا۔ میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں کیونکہ وہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا‘‘۔

جاسوس فلپس نے پوچھا۔’’آپ اسے کب سے جانتی ہیں‘‘،

ایک سال سے زیادہ سے‘‘۔

’’تو پھر کچھ باتیں ایسی ہیں جو آپ کو معلوم ہونی چاہیے تھیں۔‘‘ فلپس نے مسکراتے ہوئے کہا۔’’جس رات وہ آپ سے آخری بار ملا تھا، اس رات وہ اسپتال گیا تھا۔ باہر نکل کر پولیس کپتان سے اس کی تکرار ہو گئی۔ اس نے پولیس کپتان پر حملہ کر دیا لیکن وہ زخمی ہو گیا۔ اس کا جبڑا ٹوٹ گیا اور شاید دانت بھی نکل گئے۔ اس کے دوست اسے لانگ بیچ پر واقع کارلیون کے گھر لے گئے۔ اگلی ہی رات اس نے پولیس کپتان اور ایک دوسرے

آدمی کو گولی سے اڑا دیا اور غائب ہو گیا۔ ہمارے بھی رابطے اور مخبر ہوتے ہیں جو مائیکل کارلیون کی طرف انگلی اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس اس کے خلاف عدالت میں بتانے لائق کوئی ثبوت نہیں ہے، جس ملازم نے قتل ہوتے دیکھا تھا وہ مائیک کی تصویر نہیں پہچان پایا لیکن اگر اس کو سامنے دیکھے گا تو پہچان لے گا۔ سولوزو کا ڈرائیور بھی ہے جس نے ابھی زبان بند کر رکھی ہے لیکن اگر مائیکل کارلیون ہمارے قبضے میں آ جائے تو ہم اس کی زبان کھلوا لیں گے۔ ہماری تلاش جاری ہے لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ملی ہے۔ ہم اس امید میں یہاں آئے تھے کہ آپ ہماری مدد ضرور کریں گی''۔

کے نے دھیمی آواز سے کہا۔ ''مجھے آپ کی کہی ہوئی کسی بات پر یقین نہیں ہے''۔ لیکن وہ دل ہی دل میں یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ مائیکل کے ٹوٹے جبڑے کی بات ضرور سچ رہی ہوگی۔ مائیکل کسی کا قتل کر سکتا ہے یہ اس کے لیے واقعی ناقابل یقین تھا۔

''اگر مائیکل آپ سے ملنے کی کوشش کرے تو کیا آپ ہمیں مطلع کر دیں گی''؟ فلپس نے پوچھا۔

کے نے انکار میں سر ہلا دیا۔ سیریانی نے خشک لہجے میں کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ آپ دونوں اکٹھے رہے ہیں۔ ہمارے پاس گواہ ہے، ہوٹلوں کے ریکارڈ ہیں۔ اگر ہم یہ اطلاع اخباروں کو فراہم کر دیں تو آپ کے والدین کی بہت تذلیل ہوگی۔ ان جیسے معزز لوگوں کو یہ بات کبھی اچھی نہیں لگے گی کہ ان کی بیٹی کے ایک غنڈے سے تعلقات ہیں۔ اگر ہمیں صاف صاف سب کچھ نہیں بتائیں گی میں ابھی آپ کے والد کو یہاں بلا کر انھیں ساری بات بتا دوں گا''۔

کے نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر وہ مطالعہ گاہ کے دروازے پر پہنچی۔ اس نے دیکھا کہ اس کے والد کھڑکی کے پاس کھڑے سگار پی رہے ہیں۔ اس نے آواز دی۔ ''ڈیڈی ذرا ادھر آیئے''۔

کمرے میں آ کر مسٹر ایڈمس جاسوسوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

کے نے کہا۔ ''آپ میرے والد سے جو کہنا ہو کہہ سکتے ہیں''۔ سیریانی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ''مسٹر ایڈمس میں آپ کو آپ کی بیٹی بھلائی کے لیے بتا رہا ہوں۔ اس کی ایک ایسے

غنڈے سے تعلقات ہیں جس نے ایک پولیس افسر کو قتل کیا ہے۔ یہ اس قتل کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہیں۔ شاید انھیں آپ سمجھا سکیں''۔

''حیرت ہے''۔ ایڈمس نے شائستگی سے کہا۔

سیریانی نے آگے کہا۔''آپ کی بیٹی اور مائیکل کے تعلقات ایک سال سے زیادہ سے ہیں۔ یہ راتوں میں شوہر بیوی کی حیثیت سے ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں۔ پولیس کو اپنے ایک افسر کے قتل کے جرم میں مائیکل کارلیون کی تلاش ہے۔ آپ کی بیٹی ایسی کوئی جانکاری ہمیں دینے سے انکار کر رہی ہے، جس سے ہم اس تک پہنچ سکیں۔ آپ اس پر حیرت کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن ہماری نظر میں یہ جرم ہے''۔

''میں آپ کی باتوں کو رد نہیں کرتا''۔ ایڈمس نے کہا۔''مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ میری بیٹی کسی بھاری مشکل میں پڑ گئی ہے، بشرطیکہ آپ یہ نہ کہہ رہے ہوں کہ یہ ۔۔۔۔ یہ خود بھی گینگسٹر ہے''۔

کے نے حیرت سے اپنے والد کی طرف دیکھا۔ اسے حیرت تھی کہ اس کے والد نے کس طرح یہ ساری باتیں بغیر کسی احتجاج کے سنی تھیں۔

مسٹر ایڈمس نے نہایت اعتماد سے کہا۔''ویسے آپ اطمینان رکھیے، اگر اس لڑکے نے اپنی شکل بھی یہاں دکھائی تو میں خود آپ کو اطلاع دوں گا۔ اور میری لڑکی بھی یہی کرے گی۔ اب آپ ہمیں معاف کیجیے، اس لیے کہ ہمارا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے''۔

ایڈمس ان دونوں کو چھوڑ کر لوٹا تو اس نے اپنی بیٹی کو ڈنر ٹیبل پر روتے دیکھا۔ اس کی ماں بھی پاس بیٹھی تھی، لیکن وہ بیٹی کے رونے پر دھیان نہیں دے رہی تھی۔ شاید اپنے شوہر سے اسے جاسوسوں کی آمد کے بارے میں معلوم ہو چکا ہوگا۔

ایڈمس چپ چاپ آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کے اب بس کرو۔ رونے کی کوئی ضرورت نہیں''۔ اس کی ماں نے کہا۔''مجھے پوری امید ہے کہ یہ سب کوئی غلط فہمی ہے۔ مائیکل ایک اچھا لڑکا تھا''۔

''لیکن آپ کو مائیکل کے بارے میں کیسے معلوم ہے''؟ کے حیران ہو کر پوچھ رہی تھی۔''ہم تمھارے نام آئے خط پڑھ لیا کرتے تھے''۔ یہ وہ اس کے والد تھے جواب

اس سے مخاطب تھے۔ یہ سن کر کے کو ایک دم سے غصہ آ گیا۔ ''آپ۔۔۔ مگر یہ غیر اخلاقی حرکت آپ نے کی کیسے''؟

''سنو بیٹی، تم نادان ہو اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بات کی خبر رکھیں کہ تم کس سے مل رہی ہو، کیا کر رہی ہو۔ ہم آخر تمھاری بھلائی ہی سوچیں گے''۔ کے کے والد نے سکون سے اسے سمجھایا۔

''ڈیڈی''۔ کے روتی ہوئی بولی۔ ''وہ مجرم نہیں ہے۔۔۔ وہ مجرم ہو ہی نہیں سکتا''۔

''اگر وہ مجرم نہیں ہے اور غائب ہو گیا ہے تو ممکن ہے اسے کچھ ہو گیا ہو''؟

پہلے تو یہ بات کے کی سمجھ میں نہیں آئی۔ جب سمجھ میں آئی تو وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

تین دن کے بعد کے ایڈمس لانگ بیچ میں ایک ٹیکسی سے اتری۔ وہ پہلے سے فون کر کے وہاں آئی تھی، اس لیے اس کا انتظار ہو رہا تھا۔ ٹام ہیگن اسے دروازے پر کھڑا ملا۔ اسے دیکھ کر کے کو بہت مایوسی ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ ہیگن کچھ نہیں بتائے گا۔

ٹام ہیگن اسے کمرے میں لے گیا اور ہلکی شراب کا ایک گلاس دیا۔ کے کو دو تین آدمی اور وہاں ٹہلتے دکھائی دیے۔ لیکن سونی نظر نہیں آیا۔ اس نے ٹام ہیگن سے پوچھا۔ ''آپ کو معلوم ہے مائیک کہاں ہے؟ آپ بتا سکتے ہیں کہ میں اس سے کہاں مل سکتی ہوں''؟

ہیگن بولا۔ ''ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے لیکن وہ محفوظ ہے۔ جب اس نے کپتان کے قتل کی بات سنی تو خوف زدہ تھا کہ کہیں یہ الزام اس پر نہ لگایا جائے، اس لیے اس نے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کچھ مہینوں بعد مجھ سے ملنے کی کوشش کرے گا''۔

یہ بات نہ صرف یہ کہ جھوٹ تھی بلکہ ہیگن نے اس جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔

کے نے پوچھا۔ ''کیا اس کپتان نے سچ مچ مائیک کا جبڑا توڑ دیا تھا''؟

''ہاں''، لیکن مائیک کا مزاج انتقام لینے جیسا نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے جو کچھ ہوا

ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے“۔

کے نے اپنا پرس کھول کر ایک خط نکالا۔”اگر اس کی کبھی آپ سے ملاقات ہو تو یہ خط اس تک پہنچا دیجیے“۔

ہیگن نے سر کی خفیف سی جنبش سے انکار کیا اور کہا۔”اگر میں نے یہ خط لے لیا اور بعد میں تم نے عدالت میں بتا دیا کہ میں نے یہ خط تم سے لیا تھا تو شاید اس کا مطلب یہ نکال لیا جائے کہ مجھے مائیک کا پتہ معلوم تھا۔ تم تھوڑا انتظار کرو۔ شاید مائیک تم سے ملنے کی کوشش کرے“۔

اس نے شراب ختم کی اور جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہیگن ہال تک اس کے ساتھ آیا لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا، ایک خاتون اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ کے اسے فوراً پہچان گئی۔ وہ مائیکل کی ماں تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بولی۔”آپ کیسی ہیں مسز کارلیون“؟

خاتون نے غور سے اسے دیکھا۔ پھر ان کے چہرے پر شیریں مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

”اوہ، تم مائیک کی دوست ہو“۔ مسز کارلیون نے کہا۔”کچھ کھایا تم نے“؟

کے نے انکار کیا۔

مسز کارلیون خفا ہوتے ہوئے ٹام ہیگن سے مخاطب ہوئیں۔”کیسے آدمی ہو؟ بیچاری کو کافی تک نہیں دی۔ انھوں نے کے کا ہاتھ پکڑا اور باورچی خانے کی طرف لے گئیں۔

”تم کافی پیو اور کچھ کھا لو، پھر کوئی تمھیں تمھارے گھر تک چھوڑ آئے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ تم جیسی اچھی لڑکی ٹرین سے گھر جائے“۔ انھوں نے کے کو ایک کرسی پر بٹھا دیا اور اس کے سامنے ڈبل روٹی، پنیر اور سلاد رکھ دی۔

کے دھیرے سے بولی۔”میں مائیک کے بارے میں پوچھنے آئی تھی۔ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ ہیگن کا کہنا ہے کہ کسی کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے“۔

ہیگن جلدی سے بولا۔”اس وقت اسے ہم بس اتنا ہی بتا سکتے ہیں مام“۔

مسز کارلیون نے حقارت سے ہیگن کی طرف دیکھا۔”تم مجھے یہ سکھا رہے ہو کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ ایسا تو کبھی میرے شوہر نے بھی نہیں کیا“۔

"مسز کاریون اب ٹھیک ہیں"؟ کے نے پوچھا۔

"ہاں"۔ مسز کاریون نے کہا۔"وہ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں اور کچھ سٹھیا گئے ہیں۔ ورنہ ان کی یہ درگت نہ بنتی"۔ یہ کہتے ہوئے انھوں نے کے کی طرف کافی بڑھائی۔ جب وہ کافی پی چکے تو مسز کاریون نے کے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔"مائیک تمھیں خط نہیں لکھے گا۔ تمھیں اس کی کوئی خبر بھی نہیں ملے گی۔ وہ دو تین سال روپوش رہے گا۔ شاید اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کر کے شادی کرلو"۔

کے نے اپنے پرس سے خط نکالا۔"کیا آپ یہ خط اسے بھیج سکتی ہیں"؟

انھوں نے خط لے لیا اور اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔"ضرور"۔

ہیگن نے مخالفت کرنی چاہی لیکن انھوں نے اسے پھر اطالوی میں ڈانٹ دیا۔ پھر وہ کے کو دروازے تک لے آئیں۔ اس کے گال کا بوسہ لیا اور کہا۔"تم مائیک کو بھول جاؤ۔ اب وہ تمھارے لیے مناسب مرد نہیں رہ گیا"۔

باہر ایک کار کے کا انتظار کر رہی تھی۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ وہ بغیر ایک لفظ کہے اسے اس کے ہوٹل تک لے آئے۔ کے بھی خاموش رہی۔ وہ خود کو یہ سچائی قبول کرنے کے قابل بنا رہی تھی کہ جس نوجوان سے اس نے محبت کی تھی وہ ایک قاتل تھا اور یہ سچائی اسے کسی اور سے نہیں، خود مائیکل کی ماں سے معلوم ہوئی تھی۔

سولہ

(۱)

کارلو ریجی ساری دنیا سے بیزار اور خفا تھا۔کونی کارلیون سے شادی ہوتے ہی اسے کارلیون خاندان سے دودھ کی مکھی کی طرح دور پھینک دیا گیا تھا۔اس کے حوالے مین ہٹن اپر ایسٹ میں ایک سٹے کا اڈہ کر دیا گیا تھا جب کہ وہ امید کر رہا تھا کہ اس کو لانگ بیچ پر ہی رکھا جائے گا،جہاں وہ خاندان کے وسیع کاروبار میں حصہ لے گا اور ہر بات کا راز دار ہوگا۔ لیکن ڈان نے اسے لانگ بیچ میں نہیں رکھا تھا۔بلکہ یہاں مین ہٹن میں بھیج دیا تھا۔'عظیم ڈان'۔اس نے حقارت سے سوچا۔اب ان کے دن لد چکے ہیں،بھلا کوئی عظیم ڈان اس طرح سڑک پر گولیاں کھا کر ڈھیر ہو جاتا ہے؟ کاش وہ مر جائے تو سونی سے میں اچھے سلوک کی امید کر سکتا ہوں۔

اس نے کافی بناتی ہوئی اپنی بیوی پر ایک نظر ڈالی اور مزید بیزاری محسوس کی۔ اونہہ،ابھی چھ ماہ ہوئے ہیں شادی کے اور موٹی بھینس ہوگئی ہے۔"تم عورت سے زیادہ بھینس معلوم ہوتی ہو"۔اس نے اس سے حقارت سے کہا۔اور کونی اپنی آنکھوں میں اپنی تذلیل پر آنسو تیرتے دیکھ کر اس نے سکون محسوس کیا۔"ہوگی ڈان کی بیٹی۔لیکن اب میری بیوی ہے اور میں جیسا چاہوں اس کے ساتھ سلوک کر سکتا ہوں"۔اس نے سوچا۔

اس نے اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات 'بڑی اچھی' طرح سے کی تھی۔کونی نے تحفے میں آئی رقم والا پرس اپنے قبضے میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔لیکن کارلو نے اس کی خوب اچھی پٹائی کر کے پرس چھین لیا تھا۔اس نے یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ رقم اس نے کہاں

خرچ کی۔ حالانکہ اسے افسوس تھا کہ اس نے پندرہ ہزار ڈالر جیسی خطیر رقم جسم فروش عورتوں اور ریس کے گھوڑوں پر خرچ کر ڈالی تھی۔

اس نے ڈٹ کر ناشتہ کیا۔ اسے اپنے جسم پر بڑا غرور تھا۔ وہ اپنے آپ کو کارلیون خاندان کے لیے کام کرنے والے طاقت ور لوگوں سے کہیں زیادہ طاقت ور سمجھتا تھا۔ چاہے وہ کلے مین زا ہو یا ٹے سیو ہو یا روکو لمپونی۔ اس کا اندازہ تو یہاں تک تھا کہ وہ سونی کو بھی پیٹ سکتا ہے۔ لیکن وہ سونی کی بربریت اور غصے سے ڈرتا تھا۔ سونی کو اس نے اپنے لیے ہمیشہ خوش مزاج اور ملنسار بھی پایا تھا۔

اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا۔ اسے اپنے فلیٹ سے نفرت تھی۔ وہ زیادہ آسائش کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور اپنے کام کے سلسلے میں اسے بہت دور جانا پڑتا تھا۔ آج اتوار تھا اور وہ حد سے زیادہ مصروف تھا۔

اس نے کونی کی طرف دیکھا۔ وہ تیار ہو رہی تھی اور ایسے کپڑے پہن رہی تھی جو اسے بالکل پسند نہیں تھے۔ اس لباس میں اس کی عمر بیس سال زیادہ لگتی تھی۔ ''کہاں جا رہی ہو''؟ اس نے پوچھا۔

''لانگ بیچ''۔ کونی نے نرم لہجے میں کہا۔ ''اپنے ڈیڈی سے ملنے۔ وہ ابھی تک بستر سے اٹھ نہیں سکتے اور انھیں سہارے کی ضرورت پڑتی ہے''۔

کارلو نے تجسس سے پوچھا ''کیا کام اب بھی سونی چلا رہا ہے''؟

''کیسا کام''؟

وہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ ''حرام زادی، کتیا، مجھ سے اس طرح بات کرے گی تو مار مار کر پیٹ کا بچہ باہر نکال دوں گا''۔ کونی خوف زدہ نظر آنے لگی۔ اس بات سے کارلو کا غصہ اور بڑھ گیا۔ وہ جھپٹ کر کرسی سے اٹھا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کر دیا۔ کونی کے چہرے پر انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ متواتر اس نے دو تین تھپڑ اور جڑے۔ کونی کا اوپری ہونٹ پھٹ گیا اور چہرے پر خراشیں پڑ گئیں۔ یہ دیکھ کر اس نے ہاتھ روک دیا۔ نہیں چاہتا تھا کہ چہرے پر کوئی نشان آئے۔ کونی دوڑ کر اپنی خواب گاہ میں چلی گئی اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ کارلو ریجی نے قہقہہ لگایا اور اپنی کافی پینے لگا۔

سگریٹ ختم کر کے وہ اٹھا اور خواب گاہ کے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھولو ورنہ میں اسے توڑ دوں گا۔ اسے کوئی جواب نہیں ملا "جلدی کرو، مجھے کپڑے بدلنے ہیں"۔ وہ تیز آواز میں بولا۔ دروازہ کھول کر کونی نے اس کی طرف پشت کر لی اور پلنگ پر لیٹ گئی۔

اس نے جلدی سے کپڑے بدلے۔ کونی پر نظر پڑی تو پتہ چلا کہ وہ اپنے کپڑے بدل چکی ہے۔ کورلو چاہتا تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جائے اور کوئی تازہ خبر لائے۔ "کیا بات ہے، دو چار تھپڑوں نے ہی تمہارے دم خم نکال دیئے"۔

"اب میں نہیں جانا چاہتی"۔ وہ روہانسی ہو گئی۔ کارلو نے پھر غصے میں ہاتھ بڑھایا اور اس کا چہرہ اپنی طرف کر لیا۔ اس کی سمجھ میں آ گیا کہ اب وہ کیوں جانا نہیں چاہتی ہے۔ اس کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔ وہ فلیٹ سے باہر نکلا۔ بیوی کی پٹائی کر کے ہمیشہ اس کا موڈ اچھا ہو جاتا تھا۔ وہ اس طرح کارلیون خاندان کے ذریعے اس کی کی گئی توہین کا بدلہ نکالتا تھا۔

پہلی بار جب اس نے کونی کی ایسی پٹائی کی تھی تو وہ فکر مند ہو گیا تھا۔ کونی اس کی شکایت کرنے اور اپنی متورم آنکھ دکھانے سیدھی لانگ بیچ چلی گئی تھی۔ لیکن جب وہ واپس لوٹی تو بڑی نیک اور معصوم بنی ہوئی تھی۔ کچھ ہفتے وہ بھی شریفوں کی طرح رہا۔ یہاں تک کہ ہم بستری کا لطف وہ دن میں تین تین بار حاصل کرتے۔ آخر کونی کو جب یقین ہو گیا کہ وہ اب اس پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا تب اس نے اپنے شوہر کو بتایا کہ اس کی شکایت پر حقیقتاً کیا ہوا تھا۔

اس کے والدین نے اس سے کوئی ہمدردی نہیں دکھائی تھی۔ الٹے اس سارے قصے کو انھوں نے بڑے مزاحیہ انداز میں لیا۔ پھر اس کی ممی کو کچھ ہمدردی ہوئی تو اس نے اس کے ڈیڈی سے کہا وہ کارلو ریجی سے بات کرے۔ ڈیڈی نے صاف انکار کر دیا اور کہا۔ "وہ میری لڑکی ہے لیکن اب وہ اپنے شوہر کی بیوی ہے۔ اسے اپنے فرائض کا علم ہے۔ اٹلی کا بادشاہ بھی میاں بیوی کے درمیان دخل دینے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اپنے گھر جاؤ اور ایسا برتاؤ کرنا سیکھو کہ وہ تم پر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھائے"۔

کونی نے غصے میں اپنے باپ سے کہا تھا "کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا

ہے"؟ تو انھوں نے کہا۔"اس نے کبھی ایسی نوبت ہی نہیں آنے دی"۔ اور اس کی ماں نے مسکراتے ہوئے اس کا اعتراف کیا۔

کونی نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کے شوہر نے شادی میں ملے سارے تحائف اور رقم اس سے چھین لی ہے اور اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ اس اس روپے کا کیا کیا؟ یہ سن کر اس کے ڈیڈی نے کہا تھا۔"اگر میری بیوی تمھاری طرح مغرور ہوتی تو میں بھی یہی کرتا"۔ اور اس طرح کچھ خوف زدہ، کچھ پریشان سی وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ڈیڈی کی پیاری بیٹی رہی تھی۔ لہٰذا اسے ان کا یہ تبدیل شدہ رویہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

لیکن ڈان اتنا بے درد نہیں تھا، جتنا اس نے ظاہر کیا تھا۔ حقیقتاً اسے اپنی بیٹی سے پوری ہمدردی تھی۔ لہٰذا اس نے معلومات حاصل کی تھی کہ کارلو ریجی نے شادی میں ملی رقم کا کیا کیا تھا۔ اس نے کارلو ریجی کے کام پر نگاہ رکھنے کے لیے آدمی بھی لگا دیے تھے لیکن ڈان اس کے گھریلو معاملات میں دخل نہیں دے سکتا تھا۔ جو شخص بیوی کے مائیکے والوں سے خوف زدہ ہو جائے وہ شوہر کے فرائض کیسے انجام دے سکتا ہے؟ اور ڈان کارلو کو دھمکانا نہیں چاہتے تھے کہ اس سے دونوں کے تعلقات اور خراب ہو جائیں گے۔ یہ ایک تشویش ناک صورت حال تھی۔ پھر جب کونی حاملہ ہو گئی تو اس نے محسوس کیا کہ ڈان نے ٹھیک ہی فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اب بھی کونی اپنی پٹائی کا ذکر اکثر اپنی ماں سے کرتی رہتی تھی۔ بالآخر ماں کو پھر ڈان سے بات کرنی پڑی۔ کونی نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق لے لے گی۔ زندگی میں پہلی بار ڈان اس سے ناراض ہوا تھا۔"وہ تمھارے بچے کا باپ ہے۔ تم جانتی ہو کہ دنیا ایسے بچوں سے کیسا برتاو کرتی ہے جن کے باپ نہیں ہوتے"۔ اس نے کونی سے پوچھا تھا۔

یہ ساری باتیں جان کر کارلو ریجی کا حوصلہ بڑھ گیا تھا۔ وہ دوستوں کے سامنے اکڑ کر دکھاتا کہ جب اس کی بیوی کچھ کہتی ہے تو میں مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیتا ہوں۔ دوست یہ سن کر اس کی تعریف کرتے کہ وہ عظیم ڈان کارلیون کی بیٹی کو پیٹنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔

اگر کارلو ریجی کو پتہ چل جاتا کہ اس کی کرتوتوں کی بات سن کر سونی کارلیون اتنا گرم ہوا تھا کہ اس کا قتل کرنے کو آمادہ ہو گیا تھا اور صرف ڈان کے کہنے سے اس نے اپنے

آپ کو روک رکھا تھا تو شاید اسے یہ اکڑ نہ ہوتی۔ سونی کا حال یہ تھا کہ وہ کارلو ریجی کے سامنے نہیں آتا تھا کہ کہیں اسے دیکھ کر اس کا خون پھر نہ کھولنے لگے۔

لہٰذا اس دن بھی کارلو ریجی جب گھر سے نکل کر سڑک پر آیا تو بے پرواہی سے جا کر اپنی کار میں بیٹھا اور چل دیا لیکن اس نے سونی کی کار کو نہیں دیکھا جو اس کے گھر کی طرف ہی آ رہی تھی۔

سونی کارلیون لوسی مین سینی کے ساتھ رات گزار کر واپس لوٹ رہا تھا۔ دو باڈی گارڈ اس کی کار کے آگے ایک کار میں اور دو پیچھے ایک دوسری کار میں تھے۔ سونی کو لوسی کے جسم کا ایسا چسکا لگ گیا تھا کہ وہ خطرہ کی پرواہ کیے بغیر بھی اس سے ملنے جاتا تھا۔ اب واپس لوٹتے وقت اسے خیال آیا کہ کیوں نہ وہ کونی کو بھی اپنے ساتھ لانگ بیچ لیتا چلے۔ وہ جانتا تھا کہ کارلو ریجی خود چلا گیا ہوگا اور کونی کو اگر لانگ بیچ آنا ہوا تو اسے بس میں سفر کرنا پڑے گا۔

اس نے اپنے اگلے دو باڈی گارڈوں کے پہلے عمارت میں داخل ہو جانے کا انتظار کیا۔ اس نے دیکھا کہ پیچھے کے دونوں آدمی گلی میں چوکسی کے لیے کھڑے ہو چکے ہیں۔ وہ خود بھی پوری طرح محتاط تھا۔ اس بات کی امید نہیں تھی کہ اس کے دشمنوں کو اس کے شہر میں ہونے کا علم ہو لیکن پھر بھی وہ احتیاط سے کام لے رہا تھا۔

وہ آٹھ منزل زینے چڑھ کر کونی کے فلیٹ تک پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔ اس نے کارلو کی کار کو وہاں سے روانہ ہوتے دیکھا تھا، اس لیے اسے پتہ تھا کہ کونی گھر پر تنہا ہے۔ کوئی جواب نہ ملا تو اس نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے اس کی بہن کی دبی ہوئی آواز آئی۔ ''کون ہے''؟

اس کی خوف زدہ سی آواز سن کر سونی ساکت رہ گیا۔ اس کی بہن تو کارلیون خاندان کے کسی بھی فرد کی طرح باہمت اور دبنگ تھی۔ کیا ہو گیا ہے اسے؟ وہ بولا۔ ''میں سونی ہوں''۔ دروازہ کھلا اور کونی سسکتی ہوئی اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔ سونی نے پیار سے اسے بانہوں میں کس لیا۔ وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے اسے اپنے سے الگ کیا۔ کونی کا متورم چہرہ دیکھ کر اسے یہ سمجھتے دیر نہیں لگی کہ اسے کیا ہوا ہے۔

وہ اس سے الگ ہوا اور اسی وقت اس کے شوہر کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا۔ غصے میں اس کا چہرہ سرخ اور بھیانک ہو چکا تھا۔ کونی نے اس کا چہرہ دیکھا تو ڈر گئی اور اسے فلیٹ کے اندر کھینچنے لگی۔ وہ اپنے بھائی کے غصے سے واقف تھی۔ اس لیے کبھی اس نے سونی سے اپنے شوہر کی شکایت نہیں کی تھی۔ زبردستی گھسیٹتے ہوئے وہ اسے فلیٹ کے اندر لے گئی۔

''دراصل غلطی میری ہی ہے''۔ وہ بولی۔ ''جھگڑے کی شروعات میں نے کی تھی۔ میں نے اسے مارنے کی کوشش کی تو وہ مجھے مار بیٹھا''۔ سونی نے بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو پایا اور کہا۔ میرے ساتھ گھر چلو گی''؟

اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ پھر بولا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ تم ڈان کو دیکھنے کے لیے بے چین ہوگی، اس لیے تمھیں لینے آ گیا''۔

''میں نہیں چاہتی کہ سب مجھے اس حال میں دیکھیں''۔ کونی نے کہا۔ ''میں اگلے ہفتے آؤں گی''۔ سونی نے صرف ''ٹھیک ہے'' کہا۔ اس نے فون اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔ بات کرنے سے پہلے اس نے کونی سے کہا۔ ''میں تمھارے لیے ایک ڈاکٹر کو یہاں بلا رہا ہوں۔ ایسی حالت میں تمھیں محتاط رہنا چاہیے۔ بچہ ہونے میں ابھی کتنے مہینے باقی ہیں''؟

''دو۔ سونی تم خدا کے لیے کچھ مت کرنا''۔

سونی زور سے ہنسا۔ اس کے چہرے سے بربریت ٹپک رہی تھی۔ اس نے کہا۔ ''فکر مت کرو، میں تمھارے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے یتیم نہیں کروں گا''۔ اس نے کونی کے گال کا بوسہ لیا اور باہر آ گیا۔

(۲)

سڑک نمبر ایک سو بارہ پر آئس کریم کی ایک دکان کے آگے کاروں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ یہ دکان دراصل کارلو ریجی کے جوے کے کاروبار کا ہیڈ کوارٹر تھی۔ سڑک پر لوگ کھڑے تھے۔ کچھ اخبار پڑھ کر یہ جاننا چاہ رہے تھے کہ بیس بال کی کون سی ٹیم کس ٹیم سے کھیلنے والی ہے؟

کارلو اسٹور کے پیچھے بنے بڑے کمرے میں پہنچا۔ اس کے دوست وہاں پہلے سے

موجود تھے۔ ان کے سامنے داؤں لکھنے کے لیے کاغذ رکھے تھے۔ لکڑی کے اسٹینڈ پر ایک سیاہ تختہ رکھا تھا، جس پر چاک سے سولہ ٹیموں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اسی پر یہ بھی لکھا تھا کہ کس ٹیم کا مقابلہ کس ٹیم سے ہوگا۔

کارلو ریجی دیوار پر لگے ایک ٹیلی فون پر پہنچا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فون رکھ دیا اور سیاہ تختے کے پاس پہنچا۔ اس نے ہر مقابلے کے سامنے لکھ دیا کہ شرط پر ایک کے بدلے کتنے ملنے والے تھے۔ کاروبار میں بے ایمانی کرنے کا اس کا اپنا طریقہ تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس کا کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ ڈان نے اپنے داماد کے ہر کام کو باریکی سے چیک کرنے کے لیے آدمی لگا رکھے تھے۔

اسٹور کے پیچھے بنے کمرے میں جواری پہنچنے لگے تھے۔ وہ اپنی شرطیں لکھوا رہے تھے اور پیسے جمع کروا رہے تھے۔ کارلو کے دوست جلدی جلدی شرطیں لکھ رہے تھے۔ کام پورا ہونے کے بعد کارلو ریجی پچھواڑے سے باہر نکل گیا۔

اسی عمارت کے اوپر ایک فلیٹ تھا، جس میں اسٹور کے مالک کا خاندان رہتا تھا۔ ریجی وہاں پہنچا۔ وہاں سے فون کر کے اس نے ساری شرطیں سینٹرل ایکس چینج کو لکھوائیں اور ساری رقم ایک پردے کے پیچھے دیوار میں بنے سیف میں چھپا کر رکھ دی۔ اس کے بعد وہ نیچے اسٹور میں آ گیا۔

اتوار ہونے کی وجہ سے سارا دن جواری آتے رہے۔ دوپہر سے پہلے ایسے لوگ آتے تھے جنھیں اپنے خاندان کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ اس طرح کارلو ریجی اتوار کا سارا دن مصروف رہتا تھا۔

ڈیڑھ بجے کے قریب جب بھیڑ کم ہوگئی تو کارلو ریجی کھلی ہوا کھانے اسٹور کے باہر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے دوست اس کے ساتھ تھے۔ اسی وقت ایک پولیس کار وہاں سے گزری۔ انھوں نے اسے ان دیکھا کر دیا۔ مقامی پولیس افسران ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے۔ وہاں چھاپہ مارنے کے لیے اعلیٰ افسران سے ہدایات ملنا ضروری تھا اور اس کی انھیں پیشگی اطلاع مل جاتی تھی۔

کارلو ریجی ہنستا ہوا اپنے ساتھیوں سے بولا۔ ''آج پھر بیوی کی پٹائی کرنی پڑی۔

سالی کو سمجھانا پڑتا ہے کہ اصلی باس کون ہے''؟

ایک دوست نے کہا۔''اب تک تو وہ بہت پھول چکی ہوگی''؟

''ہاں، لیکن میں نے تو اس کے منہ پر ہی دو چار تھپڑ لگائے تھے۔ سالی سمجھتی ہے کہ مجھ پر حکم چلا سکتی ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا'' ۔کارلو ریجی نے کہا۔

اسی لمحے ایک تیز رفتار کار وہاں آ کر رکی۔ کار کے بریک چیخے۔ کار ابھی ٹھیک سے رکی بھی نہ تھی کہ ایک شخص بڑی تیزی سے باہر نکلا۔ دیکھنے والوں کو سانپ سونگھ گیا۔ وہ آدمی سونی کارلیون تھا۔

اس کا چہرہ سرخ اور خوف ناک لگ رہا تھا۔ پلک جھپکتے ہی اس نے کارلو ریجی کو گردن سے پکڑ لیا اور اسے دوسروں کے پاس سے الگ کیا۔ وہ اسے سڑک پر گھسیٹنا چاہتا تھا لیکن کارلو نے بڑی مضبوطی سے ریلنگ کو پکڑ رکھا تھا۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ بڑا خوف ناک منظر تھا۔ سونی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کارلو کو بری طرح مارنا شروع کر دیا۔ وہ کارلو کو برا بھلا بھی کہتا جا رہا تھا۔ کارلو کم طاقت ور نہیں تھا لیکن اس نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش بھی نہیں کی اور نہ ہی رحم کی بھیک مانگی۔ اس کے دوستوں کو ہمت نہیں تھی کہ مداخلت کریں۔ وہ سمجھے کہ سونی اپنے بہنوئی کا قتل کرنے کے ارادے سے آیا ہے اس لیے اپنی بھی حالت ویسی بنانے کو تیار نہیں تھے اور دور سے کھڑے ہو کر تماشا دیکھ رہے تھے۔ اس وقت سونی کی کار کے پیچھے ایک اور کار آ کر رکی اور اس کے دو باڈی گارڈ جھپٹ کر آگے بڑھے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے تو انھوں نے دخل دینے کی کوشش نہیں کی۔ ہاں اگر کوئی تماشائی کارلو کی مدد کو آتا تو یقیناً وہ اس سے نمٹنے کو تیار تھے۔

سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ کارلو نے مکمل خود سپردگی کی ہوئی تھی اور شاید اسی عمل نے اس کی جان بچا دی تھی۔ وہ ریلنگ کو مضبوطی سے پکڑے تھا۔ سونی اسے گھسیٹ کر سڑک پر نہیں لے جا سکا۔ سونی اس وقت تک اس پر لات گھونسوں کی برسات کرتا رہا جب تک اس غصہ ٹھنڈا نہ ہو گیا۔ آخر میں وہ بولا۔''حرام زادے، پھر کبھی میری بہن پر ہاتھ اٹھایا تو تجھے جان سے مار ڈالوں گا''۔

ان الفاظ نے ماحول میں سکون طاری کر دیا۔ اگر سونی نے اسے مار دینے کا ارادہ

کیا ہوتا تو وہ اسے دھمکی نہ دیتا۔ وہ دھمکی اس نے مجبور ہو کر دی تھی لیکن وہ اس دھمکی کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ کارلو نے سونی کی طرف دیکھا تک نہیں۔ وہ ریلنگ پکڑے سر جھکائے کھڑا رہا۔ وہ اس وقت تک اسی طرح کھڑا رہا جب تک تمام کاریں چلی نہیں گئیں اور اپنے ایک دوست کی پیار بھری آواز اس نے نہ سن لی۔ ''کارلو اندر اسٹور میں چلو''۔

کارلو نے ریلنگ چھوڑ کر سر اٹھایا۔ پھر ان لوگوں پر نظر ڈالی جن کے سامنے اس کی توہین ہوئی تھی۔ خوف و دہشت سے اس کا سر گھوم رہا تھا۔ ایک دوست اسے پکڑ کر پیچھے کی طرف لے گیا اور اس کے چہرے پر برف پھرانے لگا۔ چہرہ کہیں سے کٹا پھٹا نہیں تھا لیکن کئی جگہ خراشیں آ گئی تھیں اور ورم آ گیا تھا۔ خوف اب کم ہو رہا تھا لیکن توہین کا احساس اسے مارے ڈال رہا تھا۔ ایک دوست نے اسے سنبھال کر ایک پلنگ پر لٹا دیا اور کارلو کو یہ احساس بھی نہ ہوا کہ اس کا ایک قریبی دوست سیلی ریگس وہاں سے غائب ہے۔

پیدل چلتا ہوا سیلی ریگس تھرڈ ایونیو پہنچا اور اس نے روکو لمپونی کو فون کر کے اسے سارا قصہ بتا دیا۔ روکو نے سکون سے ساری باتیں سنیں پھر اس کی اطلاع اپنے کیپوریزائم پیٹر کلے مین زا کو دی۔ کلے مین زا غرایا ''یا خدا تیری پناہ ـــ سونی اور اس کا غصہ''۔

کلے مین زا نے لانگ بیچ پر ٹام ہیگن کو فون کیا۔ ہیگن کچھ دیر خاموش رہا، پھر بولا۔ ''اپنے کچھ آدمیوں کو کاروں پر جتنی جلدی ہو سکے لانگ بیچ آنے والی سڑک پر لگا دو۔ ممکن ہے سونی ایکسیڈنٹ کر بیٹھے۔ جب اسے غصہ آتا ہے تو بدحواس ہو جاتا ہے۔ شاید اس طرح ہمارے دوستوں کو بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ وہ شہر گیا تھا''۔

کلے مین زا نے کہا ''جب تک میں کسی کو بھیجوں گا سونی گھر پہنچ چکا ہو گا''۔

''تم جو کر سکتے ہو کرو'' ہیگن نے کہا۔

کلے مین زا نے روکو لمپونی کو فون کیا اور اسے ضروری ہدایات دیں۔ پھر خود اپنے تین باڈی گارڈوں کو بلایا اور کار سے نیویارک شہر کی طرف چل پڑا۔

اسٹور کے سامنے کھڑے تماشائیوں میں ایک جواری ٹاٹا گلیا کا جاسوس بھی تھا۔ اس نے اپنے باس کو فون کیا لیکن جب تک خبر ٹاٹا گلیا خاندان کے سربراہ تک پہنچتی، سونی اپنے گھر پہنچ چکا تھا اور اپنے والد کی ڈانٹ کھانے کی تیاری کر رہا تھا۔

سترہ

کاریلون خاندان کی دیگر پانچ مافیا خاندانوں کے ساتھ شروع ہونے والی جنگ ان سب خاندانوں کے لیے بہت مہنگی ثابت ہوئی۔ اوپر سے پولیس کی سختی نے حالات کو اور بھی الجھا دیا تھا۔ پولیس کپتان میک لسکی کے قاتل کو پولیس جلد از جلد گرفتار کرنا چاہتی تھی۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ پولیس نے سیاسی دباؤ میں آنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس طرح تمام ناجائز کاروبار ٹھپ ہونے لگے۔

عدم تحفظ کے احساس نے کاریلون خاندان کا اتنا نقصان نہیں کیا جتنا دوسرے خاندانوں کا ہوا۔ کاریلون خاندان کی بیشتر آمدنی جوئے پر منحصر تھی۔ ان کے کام کرنے والے آدمی پولیس کے قبضے میں جانے لگے تھے۔ ان کے کئی اڈوں پر چھاپے پڑے۔ اڈے چلانے والے کیپورزائم سے شکایت کرنے لگے۔ معاملہ خاندان کے سربراہوں کے سامنے آیا لیکن چونکہ ایسے حالات میں کچھ کرنا ممکن نہیں تھا، اس لیے ان لوگوں کو مشورہ دیا گیا کہ کچھ عرصے کے لیے کاروبار بند کر دیا جائے۔ جوا کھلوانے کا کام چھوٹے موٹے غنڈوں کو سونپ دیا گیا۔ ان لوگوں نے تتر بتر ہو کر اڈے اس طرح چلائے کہ پولیس انھیں پکڑ نہیں سکی۔

کپتان میک لسکی کے قتل کے بعد کچھ اخبار والوں نے اس کے سولوزو سے تعلق کی کہانیاں چھاپی تھیں۔ انھوں نے اس بات کے ثبوت پیش کیے تھے کہ اپنی موت سے تھوڑی دیر پہلے اس نے ایک بہت بڑی رقم رشوت میں لی تھی۔ یہ کہانیاں اخبار والوں کو ہیگن نے پہنچائی تھیں۔ پولیس نے ان خبروں سے انکار یا ان کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کو بھی اپنے جاسوسوں سے یہ پتہ چل گیا تھا کہ میک لسکی

ایک بدنام پولیس والا تھا۔ اس نے قتل اور نشلی ادویہ کی سپلائی کے لیے بھی رشوت لی تھی اور پولیس والوں کی تہذیب میں یہ گناہ نا قابل معافی تھا۔

ہیگن جانتا تھا کہ پولیس والوں کے قانون اور انتظامیہ کے بارے میں بڑے عجیب خیالات ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا کام امن برقرار رکھنا اور جرائم کو روکنا ہے لیکن جرائم پھر بھی ہوتے ہیں اور مجرم بچ بھی جاتے ہیں۔ سیاسی رہنما ان کی مدد کرنے لگتے ہیں۔ جج ان کی سزائیں کم کر دیتے ہیں اور اکثر انھیں بری کر دیا جاتا ہے۔ گورنر اور صدر تک نے مشہور مجرموں کو معاف کیا تھا۔ ان باتوں سے پولیس والوں کو یہ سبق ملا تھا کہ بدمعاشوں کو پکڑنے کے بجائے کیوں نہ ان سے فیس حاصل کریں، جسے دینے کے لیے بدمعاش ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ پولیس والوں کو اس رقم کی شدید ضرورت تھی۔ ان کے بھی بچے تھے۔ وہ کیوں نہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ ان کی بیویاں کیوں نہ اچھا سامان خریدیں۔ کیوں نہ سردیوں میں وہ اپنے خاندان کو لے کر فلوریڈا جائیں۔ آخر وہ لوگ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتے تھے۔ یہ سب ہنسی کھیل تو نہ تھا۔

لیکن گندی رشوت وہ نہیں کھاتے تھے۔ وہ کوئی جوا گھر چلانے کے لیے رشوت لے سکتے تھے۔ وہ لوگوں کو غلط پارکنگ یا تیز رفتار چیکنگ میں رشوت کھا سکتے تھے لیکن عصمت دری اور قتل جیسے معاملات میں رشوت قبول نہیں کرتے تھے۔

ایک پولیس افسر کا قتل پولیس والوں کے لیے گناہ کبیرہ تھا لیکن جب یہ بات واضح ہوئی کہ میک لسکی تب مارا گیا جب وہ ایک نشلی اشیا کے اسمگلر کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھا تھا۔ اس پر کسی قتل کے منصوبے میں شامل ہونے کا بھی شبہ تھا تو پولیس میں اس کا انتقام لینے کا جذبہ دھندلا پڑنے لگا۔ پولیس کی بھی اپنی ضروریات تھیں جو تنخواہ سے پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ بالآخر وہ تھک گئی۔ انھوں نے اپنی قیمت بڑھا دی اور پرانے کاموں کو پھر سے چلانے کی اجازت دے دی۔ ایک بار پھر رشوت کی فہرستیں بننے لگیں اور پھر پولیس اور جرائم پیشہ لوگوں کے تعلقات بہتر ہو گئے۔

اسپتال میں ڈان کے تحفظ کے لیے پرائیویٹ جاسوس لگانے کا خیال ہیگن کا تھا۔ ان جاسوسوں کی مدد کے لیے ٹے سیو کی سپاہ تو تھی ہی پھر بھی سونی اس انتظام سے مطمئن

نہیں تھا۔ فروری کے وسط تک ڈان چلنے پھرنے لائق ہو گیا تو اسے ایک ایمبولینس سے گھر لایا گیا۔ اس کی خواب گاہ کو اسپتال میں تبدیل کر دیا گیا۔ جانچ پرکھ کر نرسیں رکھی گئیں اور ڈاکٹر کینیڈی کو بہت بھاری فیس دے کر تیار کر لیا گیا کہ ڈان کے گھر پر ہی رہنے لگے۔ کم از کم اس وقت تک کے لیے جب ڈان کی صحت ایسی ہو جائے کہ صرف نرسیں انھیں سنبھال سکیں۔

لانگ بیچ مال کو پوری طرح محفوظ کر دیا گیا تھا۔ دوسروں کے گھروں پر اپنے آدمی رکھ دیے گئے اور تمام کرائے داروں کو اٹلی بھیج دیا گیا۔ یہ تمام اخراجات کارلیون خاندان نے برداشت کیے تھے۔

فریڈی کارلیون کو لاس ویگاس بھیج دیا گیا تاکہ وہ وہاں پر تیزی سے پنپنے والے ہوٹل اور جوے کا کاروبار اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ لاس ویگاس امریکہ کے مغربی ساحل پر تھا۔ اس علاقے کے ڈان نے فریڈی کے تحفظ کی ضمانت دی تھی۔ نیویارک کے پانچ دشمن خاندان وہاں فریڈی کارلیون کے پیچھے پڑ کر نئے دشمن بنانے کے خواہش مند نہیں تھے۔ نیویارک میں ہی ان کے لیے کم دشواریاں نہیں تھیں۔

ڈاکٹر کینیڈی نے کہا تھا کہ ڈان کے سامنے کاروباری باتیں نہ کی جائیں لیکن اس ہدائت کو پوری طرح نظر انداز کیا گیا۔ ڈان کی ضد تھی کہ جنگ سے متعلق میٹنگ اسی کے کمرے میں ہو۔

ڈان کارلیون اتنا کمزور تھا کہ زیادہ بات چیت کرنا اس کے لیے مشکل تھا لیکن پھر بھی وہ سب کچھ سننا چاہتا تھا اور اپنی ہدایات دینا چاہتا تھا۔ جب اسے یہ بتایا گیا کہ فریڈی کو لاس ویگاس کیسینو کا کام سیکھنے کے لیے بھیجا گیا ہے تو اس نے منظوری کے لیے سر کو جنبش دی۔ جب اسے بتایا گیا کہ کارلیون خاندان کے آدمیوں کے ذریعے برونو ٹاٹا گلیا کا قتل کر دیا گیا تو اس نے نامنظوری میں سر ہلایا۔ لیکن جس بات نے اسے سب سے زیادہ پریشان کیا وہ یہ تھی کہ مائیکل نے سولوزو اور میک کلسکی کا قتل کر دیا تھا اور اسے مجبوراً سسلی بھاگنا پڑا تھا۔ یہ سننے کے بعد اس نے تمام لوگوں کو اپنے کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ وہ وہاں سے نکل کر مطالعہ گاہ میں ضروری بات چیت کرنے لگے۔

سونی میز کے پیچھے کی ایک بڑی کرسی پر لیٹ سا گیا۔ ''ہمیں ڈاکٹر کا مشورہ مان کر ڈان کو دو تین ہفتے آرام کرنے دینا چاہیے''۔ وہ ایک لمحے کو رکا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ ان کے ٹھیک ہوتے ہی سلسلہ ٹھیک سے جم جائے۔ پولیس نے ہمیں کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ پہلا کام تو ہمیں جوے کے اڈوں کو پھر اپنے قابو میں لینا ہے۔ وہاں ان چھوٹے موٹے بدمعاشوں نے بہت موج کرلی۔ میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ جوے کی کمائی سے دولت مند ہو گئے ہیں اور ہر طرح کی بے ایمانی کرتے ہیں۔ لوگ جیت جاتے ہیں تو وہ انھیں جیت کی رقم نہیں دیتے یا نصف رقم لینے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ ایسی باتیں ہمارے کاروبار کو بدنام کرتی ہیں۔ اس لیے بھی یہ کام ہمیں اپنے ہاتھ میں دوبارہ لے لینا چاہیے''۔

''ان میں سے کچھ لوگ بہت ٹیڑھے ہیں اور انھیں موٹے مال کا چسکا لگ چکا ہے۔ وہ کام اتنی آسانی سے اپنے ہاتھ سے نہیں نکلنے دیں گے''۔ ہیگن نے کہا۔

''ایسے آدمیوں کے نام کلے مین زا کو دے دو۔ انھیں سیدھا کرنا اس کا کام ہے''۔ سونی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''بہت معمولی کام ہے''۔

اسی وقت ٹے سیو نے سب سے اہم سوال اٹھایا۔ ''ایک بار ہم نے کام شروع کیا کہ پانچوں مافیا خاندان ہم پر حملہ کر دیں گے''۔

''شاید وہ ایسا نہ کریں''۔ سونی نے کہا۔ ''وہ جانتے ہیں کہ ہم بھی جوابی حملہ کر سکتے ہیں۔ میں نے قیام امن کے لیے پیغام رساں بھیجے ہیں۔ ممکن ہے ٹاٹا گلیا کے لڑکے کی موت کے بدلے خوں بہا کی ادائیگی سے وہ خاموش ہو جائیں''۔

ہیگن نے کہا۔ ''وہ لوگ ایسے کسی امکان پر غور نہیں کر رہے۔ پچھلے چند مہینوں میں ان کا بھی بہت نقصان ہوا ہے اور وہ اس کے لیے ہمیں مجرم ٹھہرا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہمیں نشہ آور ادویات کے کاروبار میں گھسیٹنا چاہتے ہیں لیکن اس پر وہ تب تک عمل نہیں کرنا چاہتے جب تک جنگ میں ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچا دیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جب ہمارے کس بل ٹوٹ جائیں گے تو ہم ان کی تجویز کو منظور کر لیں گے''۔

''وہ تجویز نہیں مانی جا سکتی''۔ ڈان نے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار کو صرف ڈان

ہی ہاں میں بدل سکتا ہے''۔ سونی نے غصے میں کہا۔

''یہ تو ہمارے سامنے بہت مشکل مسئلہ ہے۔ ہمارا کام کھلی جگہ پر ہے۔ ہم پر حملہ کیا جا سکتا ہے لیکن ٹاٹا گلیا کے پاس جسم فروشی، کال گرلز اور گوڈی یونین کا کاروبار ہے۔ ہم ان پر کیسے حملہ کر سکتے ہیں۔ باقی خاندانوں کے کاروبار بھی اسی طرح کے ہیں۔ یعنی ان کے کام سب کے سامنے پھیلے ہوئے ہیں۔ ٹاٹا گلیا نائٹ کلب اتنا مشہور ہے کہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ ڈان کے بستر پر پڑے ہونے کی وجہ سے ان کے سیاسی روابط بھی ہمارے برابر کے ہیں۔ یہ ہے مسئلہ''۔

''یہ مسئلہ میرا ہے''۔ سونی نے کہا۔ ''اس کا حل میں ڈھونڈ لوں گا۔ تم صلح کے لیے بات چیت جاری رکھو۔ ہم کاروبار میں پھر سے قدم رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے؟ کلے مین زا اور ٹے سیو کی سپاہ کم نہیں ہے۔ اگر وہ جنگ ہی چاہتے ہیں تو ہم پانچوں خاندانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہم زیر زمین رہ کر مقابلہ کریں گے''۔

ہرلم علاقے کے حبشیوں سے جوئے کا کام واپس لینے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ پولیس کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ گوری پولیس ان سیاہ فاموں سے ویسے بھی چڑتی تھی۔ ان حبشیوں کو کوئی سیاسی فائدہ نہیں مل سکتا تھا۔ لیکن پانچ خاندانوں نے بہت ہی غیر متوقع طریقے سے حملہ کیا۔ گارمنٹ یونین میں کارلیون خاندان کے دو بہت اہم آدمی تھے۔ ان کا قتل ہو گیا۔ پھر کارلیون خاندان کے آدمیوں کو بندرگاہ پر قدم رکھنے سے منع کر دیا گیا۔ پھر کچھ مقامی یونینیں جو کارلیون خاندان کے تحفظ میں تھیں، دشمنوں کے تحفظ میں چلی گئیں۔ کارلیون خاندان کے لوگوں کو دھمکیاں ملنے لگیں۔ پھر ہرلم میں ان کے ایک خاص آدمی کا قتل ہوا۔ مجبوراً سونی نے دونوں کیپوریزائم کو انڈر گراؤنڈ ہو جانے کا حکم دیا۔

شہر میں دو فلیٹ لیے گئے اور ان میں سپاہ کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا۔ ایک فلیٹ میں کلے مین زا کے لوگ تھے اور دوسرے میں ٹے سیو کے۔ خاندان کے تمام اہم لوگوں کو باڈی گارڈ کی ایک ٹیم دے دی گئی تھی۔ ہرلم علاقے کے کچھ خاص آدمی دشمنوں سے مل گئے تھے لیکن ایسے بحرانی وقت میں ان کے خلاف کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس سیٹ اپ میں کارلیون خاندان کو زرکثیر صرف کرنا پڑا اور آمدنی بہت کم ہو گئی تھی۔ اگلے کچھ مہینوں میں کچھ نئی نئی الجھنیں بھی سامنے آئیں۔

ڈان ابھی بستر پر تھا۔ وہ جنگ میں حصہ نہیں لے سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے خاندان کے سیاسی روابط کمزور ہوگئے تھے۔ ساتھ ہی گزشتہ دس سالوں کے امن نے کیپورزائموں کی قوت بہت کم کر دی تھی۔ کلے مین زا اب بھی ماہر منتظم تھا لیکن سپاہ کو کنٹرول کرنے کے لیے اس میں نوجوانوں جیسی پھرتی نہیں رہ گئی تھی۔ ٹے سیو بھی بڑھتی عمر کے اثر سے ڈھیلا ہوتا جا رہا تھا۔ اب اس میں پہلی جیسی بربریت نہیں بچی تھی۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود ٹام ہیگن حالات جنگ کے لیے اچھا کانسی گلیوری نہیں تھا۔ اس کی سب سے بڑی خامی یہ تھی کہ وہ سسلوی نہیں تھا۔

سونی کارلیون ان تمام باتوں کو محسوس کرتا تھا لیکن وہ بہتری کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔ وہ ڈان نہیں تھا۔ ایسی کمزوریوں کو ڈان ہی دور کر سکتا تھا اور اس وقت پھر انتظامیہ میں کسی طرح کی تبدیلی اور خطرناک ہو سکتی تھی۔ غداری تک کی نوبت آ سکتی تھی۔ لوگ پہلے ہی دشمنوں سے ملتے جا رہے تھے۔ جس سے حالات نازک ہو گئے تھے۔

سونی نے جوابی حملے کا فیصلہ کیا۔

اس کا ارادہ سیدھا دشمن کے دل پر حملہ کرنے کا تھا۔ اس نے ایک منصوبہ بنایا جس میں ایک ساتھ پانچوں مافیا کے ڈان قتل کر دیے جائیں۔ اس کے لیے ہر خاندان کے سربراہ کی نگرانی کرنے کے لیے سونی نے اپنے آدمی مامور کر دیے لیکن ایک ہفتے بعد وہ پانچوں اچانک روپوش ہو گئے اور پھر کسی کو نظر نہیں آئے۔

جنگ کا ماحول برقرار رہا۔

اٹھارہ

امیریگو بوناسیرا کی رہائش گاہ اس کی تدفین کا انتظام کرنے والے کاروبار کی جگہ سے کچھ ہی دوری پر تھی۔ وہ کھانا کھانے ہمیشہ گھر آیا کرتا تھا۔ اس دن بوناسیرا سگریٹ پی رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہسکی کا گلاس تھا۔ اس کی بیوی گرم گرم سوپ لے آئی۔ گھر میں وہ میاں بیوی ہی رہتے تھے۔ اپنی بیٹی کو انھوں نے بوسٹن میں اپنی خالہ کے پاس بھیج دیا تھا تاکہ وہ جتنی جلدی ہو اپنے زخموں کو بھول جائے۔

امیریگو بوناسیرا ایک ماہر انڈرٹیکر تھا۔ وہ لاش کو اس حد تک تبدیل کر دیتا تھا کہ تابوت میں رکھی لاش ایسی لگتی تھی جیسے وہ زندہ ہو۔

اس نے سوپ پی لیا تو اس کی بیوی اس کے لیے اسٹیک لے آئی۔ اسٹیک کے بعد اس نے کافی کا ایک کپ پیا اور نیا سگریٹ جلا لیا۔ اسے اپنی بیٹی کا خیال آیا۔ بیچاری اس حادثے کو جلدی بھول نہیں پائے گی۔ اس کے زخم مندمل ہو چکے تھے اور ڈاکٹروں کی نگہداشت میں اب وہ پہلے جیسی ہی حسین تھی۔

یکایک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ بوناسیرا نے سگریٹ رکھ دیا اور ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز بہت تیکھی تھی۔ ”میں ٹام ہیگن بول رہا ہوں۔ یہ فون میں ڈان کارلیون کی درخواست پر کر رہا ہوں“۔

امیریگو بوناسیرا کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگی۔ اپنی بیٹی کی عزت کا بدلہ لینے کے لیے ایک سال پہلے اس نے خود کو ڈان کارلیون کا مقروض بنایا تھا۔ اس عرصے میں وہ یہ

بات بھول چکا تھا کہ اسے کبھی یہ قرض بھی ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جب اس نے اپنی بیٹی کی عصمت پر ہاتھ ڈالنے والے بدمعاشوں کے خون آلود چہرے دیکھے تھے تو وہ اتنا احسان مند ہوا تھا کہ وہ ڈان کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب اسے یہ قرض بوجھ لگنے لگا تھا۔ بوناسیرا کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے والا ہے۔ وہ بولا تو اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔میں سن رہا ہوں''۔

ہیگن کو اس کی بجھی ہوئی آواز پر حیرت ہوئی۔ ٹام بدمزاج نہیں تھا لیکن اس سرد مہری پر وہ بدتمیزی سے بولا۔ ''ڈان کا ایک احسان تمھیں اتارنا ہے۔ اسے یقین ہے کہ تم اس کا قرض ضرور اتارنا چاہو گے اور یہی نہیں اس کا موقع ملنے کی وجہ سے خوش بھی ہو گے۔ ایک گھنٹے میں وہ تمھارے آخری رسوم کے دفتر پر تمھاری مدد لینے پہنچ رہا ہے۔ اس کے استقبال کے لیے تمھیں وہاں رہنا ہے۔ تمھارا کوئی ملازم وہاں موجود نہ ہو۔ اگر تمھیں کسی بھی بات پر اعتراض ہو تو ابھی بتا دو تاکہ میں ڈان کو خبر کر دوں۔ اس کے اور بھی بہت سے دوست ہیں جو اس کام خوشی سے کر سکتے ہیں''۔

امیریگو بوناسیرا خوف سے کانپ گیا۔ ''تم نے یہ کیسے سوچا کہ میں گاڈ فادر کو منع کر سکتا ہوں۔ وہ جو کہیں گے میں فوراً کرنے کو تیار ہوں۔ میں اپنا قرض بھولا نہیں ہوں۔ میں فوراً اپنے دفتر جا رہا ہوں''۔

اب ہیگن کے لہجے میں نرمی تھی۔ ''شکریہ، ڈان نے کبھی تم پر شک نہیں کیا۔ آج اس پر مہربانی کر دو اور مستقبل میں جب چاہو کسی بھی مدد کے لیے تم میرے پاس آ سکتے ہو۔ اب تم سمجھ لو کہ ہم تمھارے گہرے دوست ہیں''۔

اس بات سے بوناسیرا اور بھی گھبرا گیا۔ وہ ہکلایا۔ ''ڈان خود یہاں آ رہے ہیں''؟

''ہاں''۔ ہیگن نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہیں۔ شکر ہے خدا کا''۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر ایک ہلکی سی کلک کی آواز ہوئی اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بوناسیرا پسینے میں بھیگ رہا تھا۔ وہ فوراً اپنے دفتر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ دفتر سنسان جگہ پر ایک عمارت میں تھا۔ بوناسیرا پیدل چلتا ہوا عمارت کی پشت پر پہنچا اور وہاں

بنے دروازے سے اندر داخل ہوا اور اپنی کرسی پر بیٹھ کر ڈان کا انتظار کرنے لگا۔

وہ مضمحل تھا۔ اسے اس سلسلے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ اسے کیا کام کرنا ہوگا۔ وہ جانتا تھا کہ پچھلے ایک سال سے کارلیون خاندان کے دیگر پانچ مافیا خاندانوں سے جنگ چل رہی ہے۔ فریقین میں سے ابھی تک پانچ لوگ مارے جاچکے تھے۔ اب شاید کارلیون خاندان نے کوئی اتنا اہم آدمی مار دیا تھا کہ اس کی لاش غائب کر دینا چاہتے تھے اور لاش غائب کرنے کا اس سے اچھا طریقہ اور کیا ہوسکتا تھا کہ کسی منظور شدہ انڈر ٹیکر کی نگرانی میں اسے دفنا دیا جائے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ قتل میں معاون قرار دیا جائے گا۔ راز فاش ہو جانے پر اسے جیل ہوسکتی تھی۔ اس کی بیوی اور بیٹی کو بے عزت ہونا پڑ سکتا تھا۔ اس کا نام، امیریگو بوناسیرا کا معزز نام مافیا خاندان کے قاتلوں کے ساتھ لیا جائے گا۔

وہ دفتر میں سگریٹ نہیں پیتا تھا لیکن اس نے ایک سگریٹ جلا لی۔ ایک خوفناک خیال اس کے ذہن میں آیا۔ اگر دوسرے مافیا خاندانوں کو معلوم ہوگیا کہ اس نے کارلیون خاندان کی مدد کی تھی تو وہ اسے اپنا دشمن قرار دے سکتے تھے اور وہ اسے زندہ نہیں رہنے دیں گے لیکن وہ ڈان کو بھی ناراض کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔

پتھروں پر ٹائروں کے گھسٹنے کی آواز آئی۔ اس کے تجربے کار کانوں نے فوراً پہچان لیا کہ باہر لان میں کار آئی ہے جو پشت پر پارکنگ کی طرف جارہی ہے۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ بھاری بھرکم کلے مین زا نے کمرے میں قدم رکھا۔ اس کے ساتھ خوفناک چہروں والے دو نوجوان تھے۔ بوناسیرا سے کچھ کہے بغیر انھوں نے وہاں کی تلاشی لی۔ اس کے بعد کلے مین زا باہر چلا گیا۔ جب کہ دونوں نوجوان وہیں رک گئے۔

کچھ لمحوں بعد بوناسیرا نے پتھروں پر ایمبولینس کے رکنے کی آواز سنی۔ کلے مین زا پھر اندر آیا۔ اس کے پیچھے اسٹریچر اٹھائے دو آدمی تھے۔ بوناسیرا جس بات سے ڈر رہا تھا وہی ہونے جارہا تھا۔ اسٹریچر پر ایک لاش تھی، جس پر چادر ڈھکی ہوئی تھی۔

کلے مین زا نے لاش کو ایک مخصوص کمرے میں لے جانے کا اشارہ کیا۔ پھر باہر کی تاریکی سے ایک اور شخص نے دفتر میں قدم رکھا۔ روشنی میں آنے پر معلوم ہوا کہ وہ ڈان

کارلیون تھا۔

ڈان کمزور ہو گیا تھا اور اس کی چال میں پہلی جیسی چستی نہیں تھی۔ اس نے اپنا ہیٹ ہاتھ میں لے رکھا تھا اور وہ بہت بوڑھا نظر آ رہا تھا۔ اپنے ہیٹ کو چھاتی سے لگائے اس نے بوناسیرا سے پوچھا۔ ''دوست کیا تم میرا یہ کام کرنے کو تیار ہو''؟

بوناسیرا نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ڈان اسٹریچر کے پیچھے مخصوص کمرے میں چلا گیا۔ بوناسیرا بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچا۔ لاش کو ایک لمبی میز پر لٹایا جا چکا تھا۔ ڈان کے اشارے پر تمام لوگ باہر چلے گئے۔

''مجھے کیا کرنا ہو گا''؟ بوناسیرا نے آہستہ سے پوچھا۔

ڈان کارلیون بغیر پلک جھپکائے میز کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''اگر تمہارے دل میں میرے لیے کوئی جگہ ہے تو اپنی پوری صلاحیت، اپنی پوری مہارت کو بروئے کار لاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کی ماں اس کو اس حالت میں دیکھے، جس میں کہ یہ اس وقت ہے''۔ اس نے آگے بڑھ کر میز پر پڑی لاش سے چادر کھینچ لی اور بوناسیرا کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی۔ اسے اپنے سامنے گولیوں سے بگڑا ہوا سونی کارلیون کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بائیں آنکھ خون میں ڈوبی ہوئی تھی اور پتلی پھوٹ چکی تھی۔ اس کی ناک اور گال کی ہڈی چکنا چور ہو چکی تھی۔

اور ایک لمحے کے لیے ڈان نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے بوناسیرا کے کندھے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو کس بے رحمی سے مارا ہے ظالموں نے میرے بچے کو''۔

اُنیس

سونی نے جنگ میں جو خونیں طریقہ اپنایا تھا، شاید وہی اس کی موت کا سبب بنا تھا۔ اس کا غصہ اپنے عروج پر تھا۔ اس موسم بہار اور گرما میں اس نے دشمنوں کے مورچوں پر دھوکے سے حملے کروائے۔ ٹاٹاگلیا خاندان کے دلالوں کو ہرلم علاقے میں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ بندرگاہ پر کام کرنے والے لوگوں کے چیف کو مار ڈالا گیا اور وہاں قتل عام شروع کر دیا گیا۔ یونین کے ان لوگوں کو جو پانچ خاندانوں کے حمایتی تھے، تنبیہ کی گئی کہ وہ کسی کی طرف نہ رہیں۔

یہ قتل عام بے معنی تھا کیونکہ اس سے جنگ کے فیصلے پر کوئی اثر پڑنے والا نہیں تھا۔ اس وقت ڈان کارلیون کی ذہانت کی شدت سے ضرورت تھی۔ ایسے تصادموں میں بے وجہ جانوں کا زیاں ہو رہا تھا اور دونوں فریقوں کا بہت نقصان بھی۔ کارلیون خاندان کے بھی کئی جوے خانے بند ہو گئے تھے۔ ان میں ایک اڈہ وہ بھی تھا جو ان کے داماد کارلو کا واحد ذریعہ معاش تھا۔ کارلو پینے کی طرف زیادہ دھیان دینے لگا اور بیوی پر سختی میں اضافہ ہو گیا۔ سونی سے مار کھانے کے بعد سے اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت تو اس میں نہیں تھی لیکن اب وہ اس کے ساتھ ہم بستری سے پرہیز کرتا تھا۔ کونی نے اس سے معافی مانگی تھی لیکن اسے کونی کو ٹھکرانے میں زیادہ حظ ملتا تھا۔ وہ طنزیہ انداز میں کہتا۔ ''اپنے بھائی کو بلا لے اور اس سے کہہ کہ میں تیرے ساتھ سوتا نہیں ہوں۔ شاید اس کی مار کھا کر میری ٹانگوں کے درمیان جوش پیدا ہو جائے۔'' لیکن حقیقتاً وہ سونی سے بہت

خوف زدہ تھا اور جانتا تھا کہ سونی بغیر کچھ لحاظ کیے اس کی جان لے سکتا تھا۔ اسے سونی پر رشک آتا تھا کہ وہ خود اس جیسا خطرناک آدمی کیوں نہیں بن پایا؟

کانسی گلیوری ٹام ہیگن تو سونی کے طریقہ کار سے متفق نہیں تھا لیکن وہ ڈان سے اس کی شکایت اس لیے نہیں کرتا تھا کہ اس کا منصوبہ ابھی تک کامیاب ثابت ہو رہا تھا۔ پانچوں خاندان سونی کے حملے سے خاموش ہو رہے تھے اور دھیرے دھیرے ان کے جوابی حملوں میں کمی آ رہی تھی۔ سونی خوش تھا۔ وہ کہتا تھا۔ ''میں ایسی مار ماروں گا سالوں کو کہ ایک دن وہ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے صلح کی درخواست کرنے ہمارے پاس آئیں گے''۔

اس درمیان سونی دوسری باتوں سے فکرمند تھا۔ اس کی بیوی کو لوسی مین سینی سے اس کی محبت کا علم ہو گیا تھا۔ اور وہ پریشان تھی۔ سونی کو لوسی کی وجہ سے اپنی بیوی کے ساتھ خواب گاہ میں جانے کا وقت نہیں مل پاتا تھا۔ اس لیے وہ سونی کو پریشان کرتی رہتی تھی۔

سونی کی جان کو جو خطرہ تھا اس سے وہ بے خبر نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دشمن اس کی لوسی سے ملاقاتوں سے بے خبر نہیں تھے۔ اس لیے اس کا محتاط رہنا ضروری تھا۔ اسی لیے اس نے لوسی کے فلیٹ کی چوبیس گھنٹے نگرانی کا انتظام کیا تھا۔ اس عمارت میں جب کوئی فلیٹ خالی ہوتا تو سونی کا کوئی آدمی اسے کرائے پر لے لیتا۔

ڈان کی صحت دن بہ دن ٹھیک ہوتی جا رہی تھی۔ اور جلد ہی وہ سارا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لینے کے قابل ہونے والے تھے۔ لیکن ایسا ہونے تک سونی پر بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ اسے اپنی صلاحیت ثابت کرنی تھی اور یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ اپنے باپ کی عظیم وراثت کو سنبھالنے اور اسے برقرار رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

لیکن دشمن بھی سازشیں بن رہے تھے۔ انھوں نے بھی حالات کا تجزیہ کیا اور اس فیصلے پر پہنچے کہ زبردست شکست سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔۔ سونی قتل کر دیا جائے۔ وہ جانتے تھے کہ بہت جلد ڈان صحت یاب ہونے والے ہیں اور ان کا خیال تھا کہ وہ ڈان سے زیادہ اچھی طرح صلح کر سکیں گے اس لیے کہ ڈان انصاف پسند آدمی تھے۔ لیکن ہر لمحہ خون کی ہولی کھیلنے والا سونی ان کے لیے فرشتہ اجل بنا ہوا تھا اور اب اس کے خاتمے میں ہی سب کی بھلائی تھی۔

ایک دن کونی کے پاس ایک ٹیلی فون آیا۔ یہ ایک لڑکی کی آواز تھی اور وہ کارلو کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ ''تم کون ہو''؟ کونی نے پوچھا۔

لڑکی ہنسی اور بولی۔ ''میں کارلو کو دوست ہوں۔ میں اسے یہ اطلاع دینا چاہتی تھی کہ آج رات میں اس سے نہیں مل سکتی۔ مجھے اچانک شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے''۔

''ٹھہر جا کمینی کتیا''۔ کونی کاریون غصے میں بولی۔ ''سالی رنڈی''۔ لیکن فون کٹ چکا تھا۔

اس دن کارلو ریس کھیلنے گیا ہوا تھا۔ شام کو جب وہ واپس آیا تو نشے میں دھت تھا اور ریس میں ہارنے والی بھاری رقم سے پریشان بھی تھا۔ گھر آتے ہی کونی اس پر برس پڑی اور برا بھلا کہا۔ اس نے پرواہ نہیں کی اور غسل خانے میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد تولیے سے بدن پونچھتا ہوا وہ باہر نکلا اور کہیں باہر جانے کی تیاری کرنے لگا۔

''آج تم کہیں نہیں جاؤ گے''۔ کونی کرخت لہجے میں بولی۔ ''تمھاری دوست کا فون آیا تھا کہ وہ آج رات تم سے نہیں مل سکتی۔ حرام زادے تم نے طوائفوں کو میرا ٹیلی فون نمبر دے رکھا ہے؟ میں تجھے جان سے مار ڈالوں گی''۔ اور وہ اس پر جھپٹ پڑی۔

کارلو نے اسے پکڑ کر کہا۔ ''تم پاگل ہوگئی ہو''۔ کونی نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے فکرمند پایا۔ اس نے سوچا شاید اسے امید نہیں تھی کہ وہ لڑکی گھر پر فون کر دے گی۔ ''ارے وہ لڑکی مذاق کر رہی ہوگی''۔ وہ بولا۔

کونی نے اس کا منہ نوچ لیا۔ غیر متوقع طور پر کارلو نے اسے پیچھے دھکا دے دیا۔ وہ اس کے حاملہ ہونے کا لحاظ کر رہا تھا لیکن اس سے کونی کا حوصلہ اور بڑھ گیا۔ وہ جوش میں آ گئی اور اس کے پیچھے پیچھے خواب گاہ تک چلی آئی۔

وہ اس بات سے خوش تھی کارلو بہت فکرمند نظر آ رہا تھا۔ ''آج تم گھر سے باہر قدم رکھ کر دکھاؤ''۔ اس نے کہا۔

''اچھا۔ اچھا''۔ وہ بولا۔ اس وقت وہ صرف انڈرویر پہنے تھا۔ گھر میں وہ اسی حلیے میں رہتا تھا۔ اسے اپنے گٹھے جسم اور سرمئی رنگ کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ کونی نے بھوکی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ کارلو نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''کم از کم کھانے کو کچھ ملے گا یا وہ بھی نہیں''؟

کونی نرم پڑ گئی۔ وہ بہت اچھا کھانا بناتی تھی۔ وہ فوراً باورچی خانے میں چلی گئی اور کھانا تیار کرنے لگی۔ کارلو ہاتھ میں وہسکی کا گلاس لیے پلنگ پر لیٹ گیا اور ریس کے فارموں کا معائنہ کرنے لگا۔ کونی خواب گاہ میں دوبارہ آئی تو وہ ٹھٹھک گئی۔ جیسے بغیر بلائے وہ بستر کے پاس نہ آنا چاہتی ہو۔ ''کھانا تیار ہے''۔ اس نے کہا۔

''مجھے ابھی بھوک نہیں ہے''۔ اس نے جواب دیا۔

''میں نے کھانا لگا دیا ہے''۔ کونی نے کہا۔

''اپنے منہ میں ٹھونس لے''۔ وہ بولا اور بوتل سے گلاس میں وہسکی ڈالنے لگا اور کونی کی طرف سے نظریں ہٹالیں۔

کونی باورچی خانے میں گئی۔ وہاں اس نے کھانے کی پلیٹیں اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیں۔ پلیٹوں کے پھینکنے کی آواز سن کر کارلو خواب گاہ سے نکلا۔ اس نے باورچی خانے کی دیواروں پر کھانا بکھرا ہوا دیکھا اور غصے میں ابل پڑا۔ ''گندی کتیا، فوراً دیواریں صاف کر، ورنہ مار مار کر بھرکس نکال دوں گا''۔

''صاف کرے میری جوتی''۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے پنجے کارلو کی طرف یوں تان لیے جیسے اس کی کھال نوچ لینا چاہتی ہو۔ کارلو خواب گاہ میں واپس گیا۔ وہ جب وہاں سے لوٹا تو اس کے ہاتھ میں بیلٹ تھی، جسے اس نے ایک کنارے سے پکڑ رکھا تھا۔

''صاف کر''۔ اس نے وحشیانہ انداز میں کہا۔ کونی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

کارلو نے بیلٹ کا پہلا وار اس کے کولھوں پر کیا۔ وہ پیچھے ہٹی اور اس نے دراز سے ڈبل روٹی کاٹنے والا چاقو نکال لیا اور اسے کارلو پر تان لیا۔

کارلو ہنسا۔ ''تو کارلیون خاندان کی لڑکیاں بھی خون کر سکتی ہیں''۔ اس نے بیلٹ میز پر رکھا اور اس کی طرف بڑھا۔ کونی نے اس پر وار کرنا چاہا لیکن پیٹ میں سات مہینے کا حمل ہونے کی وجہ سے زیادہ پھرتی نہیں دکھا سکی۔ کارلو نے آسانی سے وار بچا لیا اور چاقو چھین کر بہت اطمینان سے گھونسوں اور تھپڑوں کی بوچھار کر دی۔ کونی بچنے کی کوشش میں خواب گاہ تک پہنچ گئی۔ اس نے کارلو کے ہاتھ دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن کارلو

نے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر اوپر کر دیا اور اس کے چہرے پر اس وقت تک تھپڑ مارتا رہا جب تک وہ بری طرح رونے نہیں لگی۔ پھر اس نے نفرت سے اسے پلنگ پر ڈھکیل دیا۔ اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر کونی خوف زدہ ہوگئی تھی۔

کارلو نے بوتل سے وہسکی کا ایک گھونٹ لیا اور ہاتھ بڑھا کر کونی کی ران میں زور سے چٹکیاں لیں۔ یہاں تک کہ کونی رحم کی بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئی۔ ''سالی سور کی طرح موٹی ہو رہی ہے''۔ کارلو نے نفرت سے کہا اور باہر نکل گیا۔

کونی خوف زدہ بستر پر پڑی رہی۔ اس میں اب اتنا حوصلہ نہیں ہو رہا تھا کہ جا کر دیکھے کہ اس کا شوہر دوسرے کمرے میں کیا کر رہا ہے۔ آخر وہ اٹھی اور دروازے کے پیچھے سے کمرے میں جھانکا۔ کارلو نے وہسکی کی نئی بوتل کھول لی تھی اور اب صوفے پر لیٹا پڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ تھوڑی ہی دیر میں یہ سو جائے گا تو میں اپنے گھر فون کروں گی اور ماں سے کہوں گی کہ وہ فوراً مجھے یہاں سے لے جائے۔ لیکن خدا نہ کرے کہ سونی فون سن لے۔۔۔ وہ صرف اپنی ماں ٹام ہیگن سے بات کرنا چاہتی تھی۔

رات تقریباً دس بجے ڈان کارلیون کے باورچی خانے کے فون کی گھنٹی بجی۔ ڈان کے ایک باڈی گارڈ نے ریسیور اٹھایا اور پھر کونی کی ماں کو دے دیا لیکن ماں کچھ سمجھ نہ سکی کہ اس کی پاگل بیٹی کیا سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آواز کارلو نہ سن لے اس لیے وہ دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ورم تھا اور وہ ٹھیک سے بول نہیں پا رہی تھی۔ مسز کارلیون نے باڈی گارڈ کے ذریعے سونی کو بلوا لیا۔

سونی نے باورچی خانے میں آ کر ماں کے ہاتھ سے فون لے لیا۔ ''بول کیا بات ہے''؟

فون پر سونی کو پا کر کونی اور بھی خوف زدہ ہوگئی۔ اب اس کے لیے ٹھیک سے بول پانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ وہ ہکلاتی ہوئی بولی۔ ''سونی مجھے گھر بلانے کے لیے ایک کار بھیج دو۔ بات کچھ نہیں اس لیے تم مت آنا پلیز تم مت آنا۔ میں صرف گھر آنا چاہتی ہوں''۔

اس وقت تک ہیگن بھی وہاں آ گیا تھا۔ ڈان اوپر کے کمرے میں سو چکا تھا۔ ہیگن ہر نازک حالت میں سونی پر نظر رکھنا چاہتا تھا۔ اس وقت باورچی خانے میں دو باڈی

گارڈ بھی موجود تھے اور سب کی نظریں سونی پر مرکوز تھیں۔اس کا چہرہ غصے میں سرخ ہو رہا تھا۔اس کی گردن کی شریانیں تن گئی تھیں اور آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔لیکن اس کی آواز میں اب بھی توازن تھا۔اس نے کہا" تو۔۔۔تو وہیں ٹھہر"اور فون رکھ دیا۔

کچھ دیر ساکت رہنے کے بعد اس کے منہ سے نکلا" کتے کا بچہ"۔اور وہ گھر سے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔

ہیگن سونی کی حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ غصے میں پاگل ہو گیا ہے۔اس وقت سونی کچھ بھی کر سکتا تھا۔ہیگن یہ بھی جانتا تھا کہ شہر تک کا طویل سفر اس کے ذہن کو نرم کر دے گا۔لیکن ممکن ہے وہ اور بھی خطرناک ہو جائے۔ہیگن کو کار کے انجن کی آواز سنائی دی تو اس نے دونوں باڈی گارڈوں کو حکم دیا" سونی کے پیچھے جاؤ"۔

پھر وہ فون کے پاس پہنچا۔اور کئی جگہ فون کیے۔اس نے شہر میں سونی کے آدمیوں سے کہا وہ فوراً کارلو ریچی کے فلیٹ پر پہنچیں اور کارلو کو وہاں سے غائب کر دیں اور سونی کے وہاں پہنچنے تک کونی کے پاس ٹھہریں۔اس نے یہ قدم اس لیے اٹھایا کہ کہیں سونی کارلو کا قتل نہ کر دے۔البتہ وہ دشمنوں سے اس وقت کوئی خطرہ محسوس نہیں کر رہا تھا۔کئی روز سے وہ لوگ بالکل خاموش تھے اور شاید اب وہ صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

جب سونی اپنی کار پر مال سے باہر نکلا تو بڑی حد تک اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔اس نے اپنے دو باڈی گارڈوں کو اپنے پیچھے آتے دیکھا اور یہ بات اسے اچھی لگی۔وہ کسی خطرے کی امید نہیں کر رہا تھا۔کار میں ایک بندوق موجود تھی۔حالانکہ اسے استعمال کرنے کی ضرورت پڑنے کا اندیشہ نہیں تھا۔ابھی وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ اسے کارلو کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے۔

وہ سوچنے لگا۔اس میں اپنی بہن کو بیوہ بنانے کی ہمت نہیں تھی۔وہ اس کے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے یتیم نہیں بنا سکتا تھا اور وہ بھی ایک گھریلو جھگڑے کے سبب۔لیکن بات صرف جھگڑے کی نہیں تھی۔سونی کو اس بات کا افسوس تھا کہ اپنی بہن سے کارلو کا پہلا تعارف اسی نے کروایا تھا۔سونی کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ کبھی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔اس دن جب کارلو نے مار کھانے کے باوجود اس سے لڑنے سے انکار کر دیا تو اس سے سونی نرم پڑ

گیا تھا۔ خود سپردگی کرنے والے کی جان لینا اس کا مزاج نہیں تھا لیکن اس بار وہ کوئی قطعی فیصلہ کرنا چاہتا تھا تاکہ یہ سلسلہ بند ہو جائے۔

اس کی کار ساحل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ باہر جانے کے لیے وہ ہمیشہ اسی راستے کا استعمال کرتا تھا۔ اس راستے پر ٹریفک کم رہتا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کونی کو باڈی گارڈوں کے ساتھ گھر بھیج دے گا اور پھر خود اس احمق بہنوئی کی اچھی خبر لے گا۔ کچھ نہیں تو اس کی ایک ٹانگ تو توڑ ہی دے گا۔ ساحل کی ٹھنڈی ہوا اسے سکون بخش رہی تھی۔

رات کے وقت یہ سڑک بالکل سنسان تھی۔ سونی کار بہت تیز رفتار سے چلا رہا تھا۔ رفتار اتنی تیز تھی کہ باڈی گارڈوں کی کاریں بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔

سڑک پر روشنی کم تھی اور دوسری کوئی گاڑی بھی نہیں تھی۔ آگے جا کر چنگی ناکہ نظر آ رہا تھا۔ ایسے ناکے اور بھی تھے لیکن وہ صرف دن میں کھلے رہتے تھے۔ سونی نے کار کو بریک لگانا شروع کر دیا تھا۔ اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں، کوئی سکہ نہ ملا۔ اس نے اپنا پرس نکالا اور ایک نوٹ نکال کر باہر رکھ لیا۔ ناکے کی روشنی کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کار اس کا راستہ روکے کھڑی ہے۔ اس کار کا ڈرائیور شاید اندر کسی ملازم سے کہیں کا راستہ معلوم کر رہا تھا۔ سونی نے ہارن بجایا تو اگلی کار فوراً آگے بڑھ گئی تاکہ ناکے کے سامنے اس کی جگہ سونی کی کار لے سکے۔

سونی نے ملازم کو ایک بڑا نوٹ دیا اور بچے ہوئے پیسے ملنے کا انتظار کرنے لگا۔ اب وہ کار کی کھڑکی بند کرنے کو بے چین ہو رہا تھا۔ سمندری ہوا نے کار کو اندر تک ٹھنڈا کر دیا تھا لیکن ناکے کا ملازم ابھی ریزگاری کے چکر میں الجھا تھا۔ پھر اس احمق نے سونی کو پیسہ دیتے ہوئے اسے نیچے گرا دیا۔

اسی لمحے سونی نے دیکھا کہ دوسری کار ابھی تک گئی نہیں تھی بلکہ اب بھی اس کا راستہ روکے تھوڑی دور پر کھڑی تھی۔ اسی لمحے سونی کو دائیں طرف کے خالی ناکے کی کیبن میں حرکت کا احساس ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچ پاتا سامنے کار سے دو آدمی باہر نکلے اور اس کی طرف بڑھے۔ ملازم وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ اس نازک لمحے میں کچھ بھی ہونے سے پہلے سونی سمجھ گیا کہ اس کی موت کی گھڑی آ چکی ہے۔

پھر بھی ناامید ہوئے بغیر اس نے اپنے جسم کو کار کے دروازے سے پوری قوت سے ٹکرایا۔ کار کے دروازے کا تالا ٹوٹ گیا اور وہ باہر جا کر گرا۔ اسی وقت دائیں طرف کے اندھیرے میں موجود لوگوں نے گولیاں چلانی شروع کر دیں جو سونی کے سر اور گردن میں لگیں۔ کار سے نکلے دونوں آدمیوں نے اسی کی طرف ہتھیار تان دیے اور گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ سونی کا بے جان جسم سڑک پر پڑا تھا۔ ان دونوں نے اس کے جسم کو مزید گولیوں سے چھلنی کر دیا اور جوتوں سے ٹھوکر ماری۔

اگلے ہی لمحے وہ چاروں آدمی، تین قاتل اور ناکے کا نقلی ملازم کار میں سوار ہو کر بھاگ چکے تھے۔ جب باڈی گارڈوں کی کار وہاں پہنچی اور انھوں نے یہ منظر دیکھا تو پاس کے ٹیلی فون بوتھ سے ایک نے ہیگن کو فون کیا۔ اس نے مختصراً کہا "سونی مر گیا ہے، اس کا قتل ہو گیا ہے"۔

ہیگن کی آواز پرسکون تھی۔ "او کے"۔ وہ بولا۔ "کلے مین زا کے گھر چلے جاؤ اور اسے فوراً یہاں آنے کو کہو۔ تمھیں وہی ہدایات دے گا"۔

یہ کال ہیگن نے باورچی خانے میں سنی تھی جہاں مسز کارلیون اپنی بیٹی کے آنے کی تیاری میں کچھ کھانے کی چیزیں تیار کر رہی تھیں۔ ہیگن نے اپنے برتاؤ میں کوئی فرق نہ آنے دیا تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے کہ کیا طوفان برپا ہو چکا ہے۔ وہ چوروں کی طرح کونے والے کمرے میں پہنچا اور بری طرح کانپنے لگا۔ وہ ایک کرسی پر گر گیا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ حالات جنگ کے لیے وہ مناسب کانسی گلیوری نہیں تھا۔ وہ دشمنوں کے ہاتھوں احمق بن گیا تھا۔ ان کی خاموشی ایک چال تھی۔ یہ بات اس کی سمجھ میں پہلے آ جانی چاہیے تھی۔ وہ سنار کی کھٹ کھٹ کے بجائے لوہار کی ایک چوٹ کرنے کے لیے چپ چاپ تیاری کرتے رہے اور ان کی تیاریوں کی بھنک تک اسے نہیں لگ سکی۔ سابق کانسی گلیوری گینکو ایڈوانڈو اتنی آسانی سے احمق نہ بنتا۔ وہ فوراً دشمنوں کی نیت سمجھ کر مزید محتاط ہو گیا ہوتا۔ ہیگن افسردہ تھا۔ آخر سونی اس کے بھائی جیسا تھا۔ بچپن میں وہ اس کا محافظ تھا۔ وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کرتا تھا۔ جب سولوزو نے اسے رہا کیا تھا تو کیسے اس نے اسے باہوں میں بھر لیا تھا۔ وہ اگر ایک ظالم شخص تھا تو اس نے اپنی بربریت کا شکار کبھی ہیگن کو نہیں بنایا تھا۔

ہیگن باورچی خانے سے اس لیے نکل آیا تھا کیونکہ وہ مسز کارلیون کو سونی کی موت کی اطلاع دینے کا حوصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ بری خبر انھیں نہیں سنا سکتا تھا۔ کچھ ہی مہینوں میں وہ معمر خاتون اپنے تینوں بیٹوں سے بچھڑ گئی تھی۔ فریڈی کو نوادا کا بن باس ملا ہوا تھا۔ مائیکل سسلی میں روپوش تھا اور اب سونی کا قتل ہو چکا تھا۔

کچھ منٹ بعد ہیگن نے خود پر قابو پایا اور فون اٹھایا۔ اس نے کونی کا نمبر ملایا۔ کتنی دیر گھنٹی بجتے رہنے کے بعد کونی نے فون اٹھایا اور سرگوشی میں بولی۔ ''ہیلو''۔

ہیگن دھیرے سے بولا۔ ''کونی، ٹام بول رہا ہوں۔ اپنے شوہر کو اٹھاؤ اور میری اس سے بات کراؤ''۔

کونی دھیمی اور خوف زدہ آواز میں بولی۔ ''ٹام سونی یہاں آ رہا ہے''؟

''نہیں''۔ ہیگن بولا۔ ''سونی وہاں نہیں آ رہا ہے۔ اب تم اس کی فکر چھوڑو۔ کارلو کو اٹھاؤ اور اسے بتاؤ کہ مجھے اس سے بہت ضروری باتیں کرنی ہیں''۔

کونی روہانسی سی بولی۔ ''ٹام اس نے مجھے بہت مارا ہے۔ اگر اسے پتہ چلا کہ میں نے گھر فون کیا تھا تو وہ مجھے پھر مارے گا''۔

''وہ ایسا نہیں کرے گا''۔ ٹام دھیرے سے بولا۔ ''میری اس سے بات کراؤ۔ میں اسے سیدھا کر دوں گا۔ اس سے کہو کہ اس کا فون پر آنا بہت اہم ہے''۔

پانچ منٹ گزر جانے کے بعد کہیں کارلو فون پر آیا۔ اس کی آواز نیند اور شراب میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہیگن کا سخت لہجہ سن کر وہ چوکنا ہو گیا۔ ''کارلو میں تمھیں بہت خوف ناک خبر سنانے جا رہا ہوں، اس لیے تیار ہو جاؤ۔ تاکہ بات سننے کے بعد جو سوال میں تم سے پوچھوں، اس کا جواب دے سکو۔ میں نے کونی سے کہا ہے کہ بات بہت ضروری ہے، اس لیے کوئی ضروری لگنے والی بات تمھیں اسے بتانی ہوگی۔ اس سے کہنا کہ خاندان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمھیں مال پر گھر دیا جائے۔ اس سے کہنا کہ ڈان تمھیں ترقی کرنے کے مواقع دینا چاہتا ہے تاکہ تمھارے گھریلو حالات درست ہو سکیں۔ سمجھ گئے نا''؟

''ہاں''۔ کارلو پر امید لہجے میں بولا۔

''تھوڑی دیر بعد میرے دو آدمی تمھارے یہاں پہنچیں گے، جو تمھیں ساتھ لے

جاننے کے لیے آئے ہوں گے۔ انھیں کہنا کہ پہلے فون پر مجھ سے بات کریں۔ بس تم یہی کہنا اور میں انھیں سب سمجھا دوں گا''۔

''ہاں میں سمجھ گیا''۔ کارلو ریجی بولا۔ اس کے لہجے میں جوش عود کر آیا تھا۔

اس کے بعد ہیگن نے اسے خبر سنائی۔ ''اچھا اب سنو۔ آج رات دشمنوں نے سونی کو مار ڈالا ہے۔ یہ بات کونی کو مت بتانا۔ جب تم سوئے پڑے تھے تو کونی نے اسے فون کیا تھا اور موت سے پہلے وہ تمھاری طرف ہی آ رہا تھا۔ اب اگر یہ بات کونی کو پتہ چلے گی تو وہ سمجھے گی کہ ساری غلطی اسی کی تھی۔ آج رات تم نے اسے مار کر اچھا نہیں کیا۔ بہرحال تم ابھی اسی کے پاس رہنا اور اسے کچھ نہ بتانا۔ بہتر ہوگا کہ تم دونوں صلح کر لو اور اچھے میاں بیوی کی طرح رہو۔ کل صبح ڈان یا کونی کی ماں اسے یہ اطلاع دے دیں گے۔ سمجھ گئے نا میری بات؟''

کارلو کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''ہاں، ٹام میری اور تمھاری تو اچھی نبھتی رہی ہے۔ تم بے فکر رہو، میں کونی کو سنبھال ہوں گا''۔

''کونی سے تمھارے جھگڑے کے سبب ہی یہ سب کچھ ہوا ہے لیکن یقین رکھو کوئی تمھیں الزام نہیں دے گا''۔ اس کے ساتھ ہی ٹام نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

ٹام نے ڈان سے یہی سبق حاصل کیا تھا کہ کسی کو دھمکی مت دو۔ لیکن کارلو کو دھمکی مل گئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ موت اب اس سے بہت قریب ہوگئی ہے۔ ہیگن نے دوسرا فون ٹےسیو کو کیا اور اسے فوراً لانگ بیچ پہنچنے کو کہا۔ سبب اس نے ٹےسیو کو نہیں بتایا اور نہ ٹےسیو نے پوچھا۔ اس کے بعد ہیگن نے ایک لمبی آہ بھری۔ اب اس کام کی باری تھی، جس سے اسے بے حد گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

اب اسے ڈان کو سوتے سے جگانا تھا، جس آدمی سے اس نے زندگی میں سب سے زیادہ محبت کی تھی، اسے بتانا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہا تھا۔ وہ اس کی اقلیم اس اس کے بڑے بیٹے کو تحفظ فراہم کرنے کے سلسلے میں ناکارہ ثابت ہوا تھا۔ اسے ڈان کو یہ بھی بتانا تھا کہ بستر علالت سے اٹھ کر اگر اس نے جنگ کی کمان اپنے ہاتھوں میں نہیں لی تو سب کچھ ہارا جا چکا ہوگا۔ سامنے کھڑی شکست کو اب صرف ڈان ہی فتح میں بدل

سکتا تھا۔ اب یا تو جنگ کی قیادت اسے اپنے ہاتھ میں لینی تھی یا کارلیون خاندان کی طاقت کو پانچوں خاندانوں کے قدموں میں رکھ دینا تھا۔

ہیگن آنے والے وقت سے خوف زدہ تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ چونکہ وہ ڈان کا کانسی گلیوری ہے، اس لیے یہ اطلاع خود اسے ہی ڈان کو دینی ہے اور اپنے تجزیے کے ساتھ دینی ہے کہ ان نامساعد حالات کو کیسے سنبھالا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ یہ فیصلہ کرے گا کہ کیا کرنا ہے؟ ڈان اگر اس کی غلطیوں کا کفارہ ادا کرنے کو اس سے کہے گا تو وہ تیار تھا۔

کاروں کے رکنے کی آواز سن کر ہیگن نے اپنا سر اٹھایا۔ کیپوزرزائم آ رہے تھے۔ اپنی سپاہ کے ساتھ۔ پہلے وہ انھیں ہدایات دے گا، پھر ڈان کو جگانے جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا۔ اس نے الماری سے ایک گلاس اور بوتل نکالی۔ وہ اتنا مشتعل تھا کہ گلاس میں وہسکی انڈیلنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ گھوم کر دیکھا تو سامنے ڈان کھڑا تھا۔ جب سے اسے گولی لگی تھی یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے ڈان کو دیکھا تھا۔ ڈان کمرہ پار کر کے اپنی بڑی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے ہیگن سے کہا۔ ”مجھے تھوڑی سی شراب دو“۔

ہیگن نے اپنے اور ڈان کے لیے پیگ تیار کیا۔

”نیند میں میں نے اپنی بیوی کے رونے کی آواز سنی تھی“۔ ڈان نے کہا۔ ”اپنی کھڑکی سے میں نے سپاہ کو یہاں پہنچتے دیکھا تھا، جب کہ نصف شب گزر چکی ہے، اس لیے مسٹر کانسی گلیوری جو بات سب کو معلوم ہے وہ اب تمھیں مجھے بھی بتا دینی چاہیے“۔

ہیگن نے آہستہ آہستہ کہا۔ ”میں نے مما کو کچھ نہیں بتایا۔ میں آپ کو جگانے کے لیے آنے ہی والا تھا کہ یہ خبر سنا دوں“۔

”ایسی خبر جسے سنانے کے لیے تمھیں وہسکی کی ضرورت تھی“۔

”ہاں“۔

”اب وہسکی پی چکے ہو، بتاؤ“۔ ہیگن کی اس کمزوری کے لیے ڈان کے لہجے میں ہلکی سی سرزنش آ گئی تھی۔

”دشمنوں نے سونی کو گولی سے بھون دیا ہے، وہ مر چکا ہے“۔ ہیگن ایک سانس میں

کہہ گیا۔

ڈان کارلیون نے پلکیں جھپکائیں۔ ایک لمحے کے لیے ہیگن نے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ کو دیکھا لیکن وہ جلدی ہی سنبھل گیا۔ اس نے ہیگن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جو ہوا تفصیل سے بتاؤ''۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ ''نہیں ابھی ٹھہرو، ٹے سیو اور کلے مین زا کو بھی آ جانے دو تاکہ بات تمھیں دو بارہ نہ کہنی پڑے''۔

چند لمحوں میں دونوں کپوررزائم وہاں پہنچ گئے۔ ڈان پر نظر پڑتے ہی وہ سمجھ گئے کہ اپنے بیٹے کی موت کی خبر اسے مل چکی ہے۔ اس نے اٹھ کر دونوں کا استقبال کیا۔ ہیگن نے کہانی شروع کرنے سے پہلے انھیں شراب دی۔

ساری کہانی سننے کے بعد ڈان نے پوچھا۔ ''اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا بیٹا مر چکا ہے''۔

''ہاں، اس کے باڈی گارڈوں سے میں نے سب کچھ پوچھا تھا۔ انھوں نے ناکے کے کیبن کی روشنی میں اس کی لاش دیکھی تھی۔ وہ اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ سونی مر چکا ہے''۔

ڈان نے خاموشی سے یہ فیصلہ قبول کر لیا۔ پھر بولا ''جو ہوا ہے آپ میں سے کسی کو اس کی فکر نہیں کرنی ہے۔ کسی کو انتقامی کارروائی نہیں کرنی ہے۔ میرے بیٹے کے قاتل کو تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میری اجازت کے بغیر پانچوں خاندانوں سے جنگ نہیں ہوگی۔ جب تک میرے بیٹے کی آخری رسوم ادا نہ ہو جائیں، ہمارے سارے کاروبار بند کر دیے جائیں۔ اس کے بعد ہم یہیں جمع ہوں گے اور غور کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ آج رات ہم سانتنو کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں گے۔ ہمیں ایک عیسائی کی طرح اس کی آخری رسوم ادا کرنی ہیں۔ میں پولیس اور دیگر حکام سے بات کرنے کے لیے اپنے دوستوں سے کہوں گا۔ کلے مین زا تم میرے باڈی گارڈ کی حیثیت سے میرے ساتھ رہو گے۔ ٹے سیو خاندان کے دیگر افراد کے تحفظ کی ذمہ داری تمھاری ہے۔ ٹام تم امیریگو بوناسیرا کو فون کرو اور اس سے کہو کہ آج رات کسی وقت مجھے اس کی خدمات کی ضرورت پڑے گی۔ مجھے وہاں پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے، دو گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ ممکن ہے تین گھنٹے لگ جائیں۔ آپ سب لوگوں نے میری بات سمجھ لی ہے نا''؟

تینوں نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ڈان کارلیون نے کہا۔ "کلے مین زا، کچھ آدمی اور کاریں جمع کرو۔ میرا انتظار کرو۔ میں کچھ منٹوں میں تیار ہو جاؤں گا۔ ٹام تم نے ٹھیک کام کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کونی کل صبح اپنی ماں کے پاس ہو۔ اس کا اور اس کے شوہر کا مال پر ہی رہنے کا انتظام کر دو۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ کونی کے گھر چلی جائیں گی۔ میں اپنی بیوی سے بات کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ بھی وہیں چلی جائے گی۔ میری بیوی کونی کو بدقسمتی کی یہ کہانی سنا دے گی۔ پھر سب عورتیں چرچ جا کر سانتنو کی روح کو سکون بخشنے کے لیے دعا کریں گی"۔

ڈان اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سب لوگ اس کے ساتھ اٹھ گئے۔ ٹے سیو اور کلے مین زا ڈان سے گلے ملے۔ ہیگن نے ڈان کے لیے دروازہ کھولا۔ ڈان اسے دیکھنے کے لیے ایک لمحے کو رکا۔ پھر اس نے ٹام کو گلے لگا لیا اور اطالوی میں بولا۔ "تم بہت اچھے بیٹے ثابت ہوئے ہو۔ میں تم سے مطمئن ہوں"۔ اس نے ہیگن سے کہا۔ "ناساعد حالات میں تم نے صحیح طریقے سے کام کیا ہے"۔ یہ کہہ کر ڈان اپنی بیوی سے بات کرنے کے لیے اپنے بیڈ روم میں چلا گیا۔ اسی وقت ہیگن نے امیریگو بوناسیرا کو فون کیا اور اسے یاد دلایا کہ کارلیون خاندان نے اس پر جو احسان کیے تھے، اس کا بدلہ چکانے کا وقت آ گیا ہے۔

بیس

(۱)

سانٹنو کارلیون کے قتل سے امریکہ کے سماج دشمن طبقے میں سنسنی پھیل گئی۔اس کے بعد جب یہ خبر عام ہوئی کہ ڈان کارلیون خاندان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کے لیے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا ہے، اور جب سونی کی آخری رسوم میں شریک پانچوں خاندانوں کے مخبروں نے اطلاع فراہم کی کہ واقعی ڈان پوری طرح صحت یاب ہو چکا ہے تو وہ ایک خوف ناک جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔وہ جانتے تھے کہ تصادم ناگزیر ہے۔کسی نے یہ سوچنے کی نادانی نہیں کی کہ ڈان کا رعب اور دبدبہ اس لیے کم ہو گیا کہ ایک بار اس نے بدبختی کا سامنا کیا تھا۔وہ ایسا شخص تھا جس نے اپنی زندگی میں بہت کم غلطیاں کی تھیں اور اپنی ہر غلطی سے اس نے کوئی نہ کوئی سبق سیکھا تھا۔

صرف ہیگن صحیح حقیقت کا اندازہ کر سکتا تھا۔اس لیے جب پانچوں خاندانوں کے پاس امن کی تجویز لے کر پیغام رساں بھیجے گئے تو اسے حیرت نہیں ہوئی۔امن کی تجویز لے کر پیغام کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ملک کے سارے خاندانوں کی ایک میٹنگ طلب کی جائے۔نیویارک کے مافیا خاندان ملک کے طاقت ور ترین خاندان تھے، اس لیے ظاہر تھا کہ ان کے فیصلے سارے ملک کے مافیا خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت اہم تھے۔

اس تجویز پر کئی لوگوں کو شبہ ہوا۔کیا یہ ڈان کارلیون کی کوئی سازش ہے؟ کیا وہ اپنے دشمنوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لینے کا ارادہ

رکھتا ہے؟ لیکن ڈان کارلیون نے جلد ہی واضح کر دیا کہ وہ اس طرح کا کوئی خیال اپنے ذہن میں نہیں رکھتا ہے۔ یقین دہانی کے لیے اس نے بوشے شیو خاندان کی خدمات حاصل کیں۔

بوشے شیو خاندان عجیب وغریب تھا۔ کبھی وہ سسلی کی مافیا کے بڑے بربر اور خوفناک لوگ تھے لیکن اب امریکہ میں وہ امن کے قیام کا بہت بڑا ذریعہ تھے۔ آج وہ شرفا کی طرح رہتے تھے۔ ان کا خاندانی کاروبار بھی ایسا تھا کہ وہ نہ تو امریکہ میں شان و شوکت سے رہ سکتے تھے اور نہ ہی دیگر مافیا خاندانوں کے سامنے ٹک سکتے تھے۔ اس لیے اپنی آمدنی میں اضافے کی خاطر انھوں نے ایک عجیب وغریب طریقہ اپنایا تھا۔ یہ خاندان جنگ پر آمادہ مافیا خاندانوں کے درمیان صلح کرانے کا کام کرتا تھا اور اس کام کے لیے وہ اپنے آدمیوں کی جانیں خطرے میں ڈالتا تھا۔ یہ کام وہ اتنی ایمان داری سے کرتے تھے کہ سارے مافیا خاندان ان کا اعتبار کرتے تھے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے اور اعتماد شکنی ان کے یہاں سب سے بڑا جرم تھا۔ جب بھی جنگ پر آمادہ یا جنگ میں مصروف مافیا خاندان امن کے خواہاں ہوتے تو وہ بوشے شیو خاندان سے رابطہ قائم کرتے۔ ہوتا یہ تھا کہ جب صلح کے لیے فریقین گفتگو کے لیے ایک دوسرے سے ملتے تو دونوں کی حفاظت کی ضمانت بوشے شیو خاندان لیتا تھا۔ وہ اپنا ایک ایک آدمی دونوں فریقین کے پاس بطور یرغمال بھیج دیتے تھے اور اگر ایک فریق نے دوسرے فریق کو سازش سے مار ڈالا تو پھر دوسرے فریق کو یہ حق ہوتا کہ وہ یرغمالی بوشے شیو خاندان کے فرد کو قتل کر دیں۔ پھر دوسرے فریق سے بدلہ لینا بوشے شیو خاندان کا نصب العین ہو جاتا اور وہ انتقام ضرور لیتے تھے۔ یہ سب جانتے تھے، اس لیے کوئی دھوکے بازی نہ کرتا تھا۔ مثال کے طور پر جب مائیکل سولوزو سے ملنے گیا تھا تو اس کے تحفظ کی ضمانت کے طور پر بوشے شیو خاندان کا ایک رکن کارلیون خاندان کی تحویل میں رکھ دیا گیا تھا۔ اگر سولوزو مائیکل کو مار دیتا تو اس شخص کو کارلیون خاندان مار ڈالتا۔ بوشے شیو خاندان کی یہ خصوصیت تھی کہ اپنے کسی نقصان کو وہ کبھی فراموش نہیں کرتے تھے اور ایسی صورت میں سولوزو کو دنیا کی کوئی طاقت بوشے شیو خاندان سے نہیں بچا سکتی تھی۔ اس لیے کہ اسی کی دھوکے بازی سے ان کا آدمی مارا جاتا۔ ان کے ساتھ

غداری کرنے کا مطلب تھا یقینی موت۔ اس لیے اس خاندان کی ضمانت کو معتبر مانا جاتا تھا۔

اس لیے جب ڈان کارلیون نے بوشے شیو خاندان سے تمام خاندانوں کے سربراہوں کی ضمانت کے طور پر اپنے آدمیوں کی سپلائی کا معاہدہ کیا تو سب کو یقین آ گیا کہ ڈان جو کچھ کر رہا ہے، خلوص نیت اور ایمان داری سے کر رہا ہے اور اس میں دھوکا نہیں ہوگا۔

میٹنگ کا انتظام ایک بینک کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ اس بینک کا چیرمین گاڈ فادر کا احسان مند تھا، اس لیے اس نے نہایت خوشی سے سارا اہتمام کر دیا۔ یہ خفیہ میٹنگ سنیچر کی دوپہر میں رکھی گئی تھی۔

ڈان نے حفاظت کے نقطہ نظر سے اپنے باصلاحیت لوگوں کو بینک کے ملازموں کی وردی پہنا کر کھڑا کر دیا۔ لوگوں کی آمد صبح دس بجے سے ہی شروع ہوگئی۔ شکاگو کے علاوہ ہر جگہ کے مافیا خاندانوں کے سربراہ یہاں پہنچ رہے تھے۔

کانفرنس ہال میں ایک طرف بار لگا دیا گیا تھا۔ ہر سربراہ کو اپنے ساتھ ایک معاون لانے کی اجازت تھی۔ بیشتر ڈان اپنے ساتھ ایک کانسی گلیوری کو لائے تھے۔ اس لیے ہال میں نوجوان بہت کم تھے۔ ٹام ہیگن ان نوجوانوں میں سے ایک تھا اور وہ واحد فرد تھا جو سسلوی نہیں تھا۔ اس لیے لوگ اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔

ہیگن رسمیات سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ بول نہیں رہا تھا۔ مسکرا بھی نہیں رہا تھا۔ وہ اس طرح ڈان کارلیون کی خدمت میں مصروف تھا جیسے وہ کوئی بادشاہ ہو اور خود ٹام اس کا وزیر۔

ڈان کارلیون چونکہ میزبان تھا اور یہ امن مذاکرہ اسی کی وجہ سے ہو رہا تھا اس لیے وہ سب سے پہلے وہاں پہنچا تھا۔ اس کے بعد امریکہ کے جنوبی حصے کا ڈان کارلو ترامونتی پہنچا تھا۔ وہ کروڑ پتی تھا اور میامی کے ساحل پر اس کا عظیم الشان ہوٹل تھا۔ وہ ڈان سے بغل گیر ہوا اور اس کے بیٹے کی موت پر اظہار افسوس کیا۔

وہاں پہنچنے والا دوسرا شخص ڈیٹرائٹ کا ڈان جوزف زولاچی تھا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ ڈان کارلیون کی طرح وہ بھی نشیلی ادویات کے کاروبار کا مخالف تھا۔ وہ بھی ڈان سے گلے ملا اور بولا۔ صرف تمھاری آواز پر ہی میں یہاں آ سکتا تھا"۔ ڈان کارلیون نے سر جھکا

کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ تعاون کے لیے زولاچی پر بھروسا کر سکتا تھا۔

اگلے دو ڈان مغربی ساحل سے ایک ہی کار پر آئے۔ ان دونوں کے علاقے پاس پاس تھے۔ ان کے نام فرینک فالکن اور انتھونی مولی نزی تھے۔ ان کی عمر چالیس کے آس پاس تھی اور وہ دوسروں کے مقابلے میں نوجوان لگتے تھے۔

اس کے بعد بوسٹن کے خاندان کا سربراہ پہنچا۔ وہ اکیلا ڈان تھا جسے اپنے لوگوں میں احترام نہیں ملتا تھا۔ لالچ، ٹھگی اور دھوکا دہی اس کے کردار کی بڑی خامیاں تھیں۔ اس کا نام ڈامنک پاجا تھا اور وہ چہرے سے بھی چور لگ رہا تھا۔

کلیو سنڈیکیٹ کے سربراہ کی حیثیت سے ڈان ونسیٹ فورلینجا آیا تھا۔

آخر میں پانچ مقامی خاندانوں کے ڈان وہاں پہنچے۔ ان میں سے ایک نیوجرسی علاقے کا ڈان اینتھونی اسٹراسکی تھا۔ ڈان کارلیون کی مخالفت کرنے والوں میں وہ سب سے کم طاقت ور تھا۔ اس کا سارا کاروبار ساحل سمندر پر تھا اس لیے وہ چاہ کر بھی نشیلی ادویات کے کاروبار کے چکر سے بچ نہیں سکتا تھا۔

شمالی نیویارک خاندان کے سربراہ کا نام اوٹلیا کونو تھا۔ وہ ان چند ڈانوں میں سے ایک تھا جو کبھی قانون کی گرفت میں نہیں آئے تھے اور جن کے حقیقی کاروبار کی خبر کسی کو نہیں تھی۔ حتیٰ کہ وہ ایک معزز شہری سمجھا جاتا تھا۔

ٹاٹا گلیا خاندان کا سب سے قریبی دوست ڈان ایمی لیو بارزینی تھا۔ اسٹیٹن آئی لینڈ کا علاقہ پوری طرح اس کے قبضے میں تھا۔ وہ نشیلی ادویات کا کاروبار کرتا تھا اور کارلیون خاندان کے بعد وہ نیویارک کا اس طرح امریکہ کا سب سے طاقت ور ڈان تھا۔ اس کا دبدبہ سسلی تک تھا۔ اور ہر ناجائز کاروبار میں اس کا ہاتھ تھا۔ وہ اپنے پیسے اور روابط سے ٹاٹا گلیا خاندان کی مدد کر رہا تھا۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ ڈان کارلیون ملک کے سب سے طاقت ور ڈان کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ اس کی جگہ لے سکے۔ بیشتر معاملات میں اس کے عادات و اطوار ڈان کارلیون جیسے ہی تھے۔ بس وہ کچھ زیادہ ہی ماڈرن تھا۔

سب سے آخر میں ٹاٹا گلیا خاندان کا سربراہ ڈان فلپ وہاں پہنچا۔ وہ ایسا شخص تھا جس نے سولوزو کے کندھے پر بندوق رکھ کر کارلیون خاندان کو چیلنج کیا تھا اور بڑی حد

تک اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ پھر بھی یہ بڑی عجیب بات تھی کہ لوگ اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ بات ہر شخص کو معلوم تھی کہ اس نے سولوزو کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ دوم یہ کہ موجودہ بحران کے لیے بیشتر لوگ اسے ہی ذمہ دار سمجھتے تھے۔

ڈان فلپ ٹاٹاگلیا ساٹھ سال کی عمر میں بھی پکا عیاش تھا۔ جسم فروشی اس کا کاروبار تھا اس لیے لڑکیوں کی اسے کمی نہیں تھی۔ وہ بہت کنجوس اور معاملے کا خراب آدمی تھا۔ کارلیون خاندان سے تصادم میں جیت کے باوجود جس عزت کا وہ حق دار تھا، وہ اسے نہیں مل سکی تھی۔ سب جانتے تھے کہ اس کی طاقت پہلے سولوزو کی وجہ سے تھی اور اب بارزینی کی وجہ سے ہے۔ سارے مہرے حمایت میں ہونے کے باوجود وہ پوری جیت حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اگر وہ ذرا سی صلاحیت بروئے کار لاتا تو ڈان کارلیون کی موت کے ساتھ ہی اس کی ساری مشکلیں آسان ہو چکی ہوتیں۔

ڈان کارلیون اور فلپ ٹاٹاگلیا دونوں ہی اس جنگ میں اپنے اپنے بیٹے کھو چکے تھے۔ اس لیے فطری تھا کہ دونوں نے صرف گردن کی جنبش سے ہی ایک دوسرے کی موجودگی کا اقرار کیا۔ سب کی توجہ ڈان کارلیون کی طرف تھی۔ ہر شخص یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تازہ تازہ شکست کے زخموں نے اس پر کمزوری کے کون سے اثرات چھوڑے ہیں۔ اور سب سے زیادہ الجھانے والی بات یہ تھی کہ اپنا سب سے پیارا بیٹا کھو دینے کے بعد بھی ڈان کارلیون امن کیوں چاہتا تھا۔ یہ ایک طرح سے اعتراف شکست تھا اور یہ اعتراف اس کے وقار کو مجروح کرنے والا تھا لیکن جلد ہی ان باتوں سے پردہ اٹھنے والا تھا۔

بالآخر ڈان کارلیون نے اپنی کرسی سنبھالی۔ ہیگن ڈان کے بائیں طرف اس سے ذرا پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہ اور ڈانوں کو اشارہ تھا کہ وہ اپنی اپنی کرسی سنبھال لیں۔

ڈان کارلیون نے ہی بات شروع کی۔ وہ ایسے بولا جیسے کچھ بھی نہیں ہوا ہو۔ جیسے اپنے جوان بیٹے کی موت کا جھٹکا اسے نہیں لگا، جیسے اس کے اقتدار پر کوئی خطرہ نہیں تھا۔ جیسے اس کا خاندان اب بھی پوری طرح محفوظ تھا، جیسے فریڈی مغربی امریکہ میں مولی

نری خاندان کی حفاظت میں اور مائیکل سسلی میں روپوش نہیں تھے۔ فطری طور پر اس نے بات سسلوی زبان میں ہی شروع کی۔

"آپ لوگوں کے یہاں آنے کے لیے میں آپ تمام حضرات کا شکر گزار ہوں"۔ وہ بولا۔"میں اسے اپنے آپ پر آپ کا احسان مانتا ہوں۔ اس لیے میں شروع میں ہی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں یہاں جھگڑا کرنے نہیں آیا۔ میں ایک انصاف پسند انسان کی طرح انصاف کی بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ جب ہم لوگ یہاں سے جائیں تو ہمارے دلوں میں کدورت اور میل نہ ہو۔ ہم ایک دوسرے کو اپنا دوست سمجھیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا"۔

وہ کچھ دیر کے لیے رکا۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔ کچھ لوگ سگار پی رہے تھے۔ کچھ شراب کی چسکیاں لے رہے تھے لیکن سب بہت غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔

ڈان کارلیون نے آگے کہا۔"مجھے حیرت ہے کہ یہ بات اتنی آگے کیسے بڑھ گئی؟ خیر کوئی بات نہیں۔ بہت سی حماقتیں ہوئیں۔ لیکن وہ وقت گذر گیا۔ وہ سب کچھ بدبختانہ اور غیر ضروری تھا۔ مجھے اپنی سمجھ کے مطابق بتانے دیجیے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا تھا"؟

وہ یہ دیکھنے کے لیے رکا کہ شاید کوئی اعتراض کرے لیکن کوئی کچھ نہیں بولا۔

"خدا کا شکر ہے کہ میں صحت یاب ہو گیا ہوں اور اب بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے کی حالت میں ہوں۔ شاید میرا بیٹا بہت جلد باز تھا۔ بہت گرم مزاج تھا۔ میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ بہر حال مجھے صرف اتنا کہنے دیجیے کہ ایک کاروبار کی تجویز لے کر سولوزو میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھ سے میرے پیسے اور سیاسی تعلقات کا مطالبہ کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کاروبار میں ٹاٹا گلیا خاندان کی بھی دلچسپی ہے۔ وہ کاروبار تھا منشیات کا۔ جس میں میری کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں بہت امن پسند ہوں اور ایسا دھواں دھار کاروبار میرے مزاج سے مماثلت نہیں رکھتا۔ میں نے یہی بات باعزت طریقے سے سولوزو کو سمجھائی تھی۔ میں اسے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے کاروبار کا میرے کاروبار سے ٹکراؤ نہیں ہے، اس لیے اگر وہ اس طرح کچھ کمانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ وہ میری

بات کا برا مان گیا اور ہم سب پر قہر برپا کر دیا۔ یہی زندگی ہے۔ یہاں ہر شخص اپنی بدبختی کی کوئی نہ کوئی کہانی سنا سکتا ہے، لیکن یہاں میرا مقصد اپنی کہانی سنانا نہیں ہے"۔

ڈان کارلیون کچھ دیر کے لیے پھر رکا۔ اس نے ہیگن کو مشروب کے لیے اشارہ کیا جو ہیگن نے فوراً پیش کر دیا۔ ڈان کارلیون نے اپنا گلا تر کیا اور کہا۔"میں قیام امن کے لیے تیار ہوں۔ ٹاٹا گلیا نے اپنا بیٹا کھویا ہے اور میں نے اپنا بیٹا۔ دونوں برابر۔ اگر لوگ بے سبب اپنے دلوں میں دشمنی پالتے رہیں گے تو کیا ہوگا اس دنیا کا؟ سسلی کا المیہ یہی تھا کہ لوگ ایک دوسرے سے انتقام لینے میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ انھیں اپنے خاندان کے لیے روزی روٹی کمانے تک کا وقت نہیں ملتا تھا۔ یہ حماقت ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ ہمیں حالات کو پہلے جیسا بنانا ہوگا۔ میں نے یہ جاننے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے کہ مجھے کس نے دھوکا دیا ہے، کس نے میرے بیٹے کا قتل کیا ہے۔ اگر آپ مجھے امن سے رہنے دیں گے تو میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ میرا ایک دوسرا بیٹا گھر نہیں لوٹ سکتا۔ مجھے اس کی یقین دہانی ملنی چاہیے کہ جب میں اس کی واپسی کا انتظام کروں تو کوئی اس میں دخل نہیں دے گا۔ ایک بار یہ فیصلہ ہو جائے تو آپ ہم مل کر اُن مسائل پر بات کر سکتے ہیں، جنھیں حل کر کے ہم سب کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں"۔

تقریر بہت موثر تھی۔ سب کا جانا پہچانا ڈان کارلیون بول رہا تھا۔ نرم گو، شیریں سخن اور انصاف کی بات کرنے والا۔ لیکن لوگ یہ بھی جانتے تھے کہ ڈان کارلیون اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ اس لیے اسے کمزور سمجھنا بے وقوفی ہوگی۔ یہ واضح ہوا کہ جب تک قیام امن کا فیصلہ نہیں ہوتا، مافیا مسائل پر بات نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلے ڈان قبل از جنگ حالات کی طرف واپس لوٹنا چاہتا تھا۔

ایمی لیو بارزینی نے ڈان کارلیون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"یہ سب ٹھیک ہے"۔ اس کا لہجہ تلخ تھا۔"لیکن بات اس سے بھی آگے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈان کارلیون کی مدد کے بغیر سولوزو اور ٹاٹا گلیا اپنے نئے کاروبار میں قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ ڈان کارلیون کے انکار سے اسے بہت صدمہ پہنچا تھا۔ یہ غلطی یقیناً

ڈان کی نہیں ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ جوجج اور سیاست داں منشیات کے معاملے میں ڈان کارلیون سے رشوت قبول کرلیں گے۔ وہ دوسروں سے اس سلسلے میں بات بھی نہیں کریں گے۔ سولوزو اس کے بغیر اپنا کام شروع نہیں کرسکتا تھا۔ یہ ہم سب جانتے ہیں اور اس کاروبار کے بغیر ہم سب قلاش ہو جائیں گے۔ اور اب جب کہ ججوں نے، پولیس والوں نے اپنی قیمتیں بڑھادی ہیں تو ہمارے لیے منشیات کے کاروبار کے چکر میں پھنسے اپنے کسی آدمی کو چھڑانا بہت مشکل ہے۔ اگر کسی سسلوی کو بھی بیس سال کی سزا ہوگئی تو ایسی صورت میں وہ بھی اومارتا[1] کو توڑ سکتا ہے۔ پولیس اور جج ڈان کارلیون کے قابو میں ہیں۔ انکار کر کے ڈان نے ہمارے منہ کا نوالہ چھین لیا ہے۔ وقت بہت بدل چکا ہے۔ اگر ڈان کارلیون نے نیویارک کے سارے ججوں کو خرید لیا ہے تو اس کا فائدہ ہمیں بھی اٹھانے دینا چاہیے۔ اس خدمت کا معاوضہ لیا جاسکتا ہے لیکن انکار نہیں کیا جاسکتا"۔

بارزینی کی بات ختم ہونے کے بعد بھی محفل میں خاموشی طاری رہی۔ حدود کا تعین ہو چکا تھا۔ قبل از جنگ کے حالات کی طرف واپسی نہیں ہوسکتی تھی۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ بارزینی نے یہ واضح اشارہ دے دیا تھا کہ اگر امن نہ قائم ہوا تو وہ کارلیون خاندان کے خلاف ٹاٹاگلیا کا ساتھ دے گا۔ اس نے یہ بات بھی کہہ دی کہ ہمارے کاروبار اور ہماری زندگی ایک دوسرے کے تعاون پر منحصر ہے۔ اس نے ڈان کے منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے کے انکار کو حملہ آوری کے معنی پہنا دیے تھے۔ اس نے واضح کر دیا تھا کہ جس طرح بے سبب کسی سے مدد نہیں مانگی جاتی ہے اسی طرح بے سبب انکار بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ڈان نے نرم لہجے میں اور نہایت شائستگی سے اپنے دفاع میں کہا "میں نے بے سبب انکار نہیں کیا تھا۔ آپ سب لوگ مجھے جانتے ہیں، میں نے کبھی تعاون سے دست کشی نہیں کی ہے لیکن اس بار مجھے انکار کرنا پڑا۔ کیوں؟ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ منشیات کا یہ کاروبار آنے والے وقت میں ہم سب کو برباد کر دے گا۔ ملک میں اس کاروبار کی مخالفت

---

[1] مافیا کے راز فاش نہ کرنے کا عہد

بہت شدت سے ہے۔ یہ شراب یا جوئے جیسا کاروبار نہیں ہے، جسم فروشی جیسا بھی نہیں، جس سے سرکار اور مذہب عوام کو روکتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں ججوں اور قانون کے دیگر محافظوں پر دباؤ ڈال سکتا ہوں تو اس خود فریبی اور خوش فہمی پر میں فخر کرسکتا ہوں لیکن کاش یہ سچ ہوتا۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ میرے کچھ روابط ہیں لیکن جب لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ انھیں میں منشیات کے کاروبار کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہوں تو وہ لوگ میری مخالفت میں کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ اس کاروبار سے متنفر ہیں اور کسی طرح اس میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔ ایک پولیس کا عام سپاہی بھی جو ہر طرح کے جرائم میں ہماری مدد کرتا ہے، منشیات کا نام سن کر صاف انکار کر دے گا۔ اس لیے اگر میں آپ کی ایسی کوئی خدمت کروں تو یہ اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارنے جیسا عمل ہوگا۔ اس کے باوجود اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ اپنے مسائل کو سلجھانے کے لیے میرا ایسا کرنا ضروری ہے تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں۔''

اس بار کارلیون کی بات ختم ہونے پر خاموشی نہیں رہی۔ لوگ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ ڈان نے بہت اہم بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔ منشیات کے کاروبار کو وہ اپنا تحفظ دینے کو تیار تھا۔ وہ سولوزو کی بنیادی تجویز کو قبول کر رہا تھا بشرطیکہ اس پر سارے ملک کے ڈان متفق ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ وہ خود عملاً اس کاروبار سے دور رہے گا اور سرمایہ بھی نہیں لگائے گا۔ وہ صرف قانون کے محافظوں پر اپنے روابط کا استعمال کرے گا۔

اس پر لاس اینجلس کا ڈان فرینک فالکن بولا۔ ''ہم لوگوں کو اس کاروبار میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ لوگ اگر آزادانہ اس کاروبار میں لگ گئے تو مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ اس کاروبار میں اتنا پیسا ہے کہ لوگ اس لالچ کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس لیے اس کاروبار میں مافیا خاندانوں کا شامل ہونا ضروری ہے اور اگر ہم اس سے دور رہتے ہیں تو یہ بے قابو کاروبار بہت مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اس پر ہمارا کنٹرول رہے تو ہم اسے بہت منظم طریقے سے چلا سکیں گے۔ اس کاروبار میں شمولیت بری نہیں لیکن کنٹرول بہت ضروری ہے۔ اس کا تحفظ ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم معمولی جرائم پیشہ

لوگوں کو من مانی کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں"۔

ڈیٹرائٹ کا ڈان جوزف زولاچی، جسے ڈان کارلیون سے قربت کا شرف حاصل تھا، انصاف پسندی کے تقاضے کے تحت اپنے دوست کی توقع کے خلاف بولا۔"میں منشیات کے کاروبار سے دلچسپی نہیں رکھتا۔کئی برس تک میں اپنے آدمیوں کو اضافی رقم دیتا رہا کہ وہ اس کاروبار میں نہ پھنسیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔کیونکہ وہ تھوڑے سے پیسے کے لیے بیس گنے منافع کا دھندا نہیں چھوڑ سکتے۔وہ اسے ذیلی کاروبار کی حیثیت سے اختیار کیے ہوئے ہیں۔اس لیے ان کے اصل کام ان کی توجہ حاصل نہیں کر پاتے۔منشیات کے کاروبار میں بہت دولت ہے۔اسی لیے اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔اسے روکنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔اس لیے اس کاروبار کے وقار کو بحال رکھنے کے لیے اس پر ہمارا اختیار ہونا ضروری ہے۔میں نہیں چاہتا کہ ہمارے آدمی من مانی کریں اور ہمیں کسی بڑی مصیبت میں پھنسا دیں"۔

زولاچی کی تقریر کی سب نے حمایت کی۔اس نے نشانے پر تیر چلایا تھا اور تمام لوگوں پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔سبھی ڈانوں نے منشیات کے کاروبار کو برا بتایا لیکن یہ بھی اعتراف کیا کہ اسے صحیح راستے پر چلانے کے لیے کوئی طریقہ چاہیے۔آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کاروبار کی اجازت دی جائے گی اور ڈان کارلیون اس کے لیے ہر ممکن تحفظ فراہم کرے گا۔یہ بھی قبول کیا گیا کہ اس کا بیشتر کام بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندان کریں گے۔ اس مسئلے کے حل ہو جانے کے بعد انھوں نے دیگر مسائل کی طرف توجہ دی۔یہ طے کیا گیا کہ لاس ویگاس اور میامی ایسے آزاد شہر قرار دیے جائیں جہاں ہر خاندان کو کوئی بھی کام کرنے کی آزادی ہو۔یہ بھی طے کیا گیا کہ ایسے شہروں میں تشدد کی وارداتیں نہ ہوں۔اپنی اپنی سپاہ کو بھی یہاں کسی طرح کی انتقامی کارروائی سے روکا جائے۔اور ضرورت پڑنے پر ہر خاندان ایک دوسرے کی مدد کرے۔یہ گفتگو دوپہر کے کھانے تک چلتی رہی۔

آخر میں ڈان بارزینی میٹنگ ختم کرنے کے خیال سے بولا"تو یہ ہوئی ساری بات، ہم نے امن قائم کیا ہے۔میں اس کے لیے ڈان کارلیون کو مبارک باد دیتا ہوں۔ہم انھیں برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ اپنے قول سے منحرف ہونے والے نہیں ہیں۔اگر

ہم میں کوئی اختلاف ہوا تو ہم پھر مل سکتے ہیں لیکن دوبارہ ایسی صورت حال پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خوش ہوں کہ یہ نازک مسئلہ بخوبی حل ہو گیا''۔

صرف فلپ ٹاٹا گلیا اب بھی فکر مند تھا۔ دوبارہ جنگ شروع ہونے پر سانٹنو کارلیون کا قتل کرنے کے سبب عدم تحفظ کا احساس سب سے زیادہ اسے تھا۔ اتنی دیر بعد پہلی بار اس نے زبان کھولی۔ اس نے کہا۔ ''میں نے یہاں ہونے والی ہر بات سے اتفاق کیا ہے۔ میں اپنے ہر نقصان کو بھول جانے پر تیار ہوں لیکن میں ڈان کارلیون سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے کوئی شخصی انتقام لینے کی کوشش نہیں کرے گا۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب اس کی حالت مستحکم ہو جائے گی تو کیا وہ یاد رکھے گا کہ اس نے ہماری دوستی کی قسم کھائی ہے۔ مجھے کیسے یقین ہو کہ تین چار سال بعد وہ یہ سوچنا شروع نہیں کر دے گا کہ اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی تھی۔ اسے اس کی مرضی کے خلاف اس معاہدے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ کیا ہمیں ہر لمحہ ایک دوسرے سے محتاط رہنا پڑے گا؟ یا ہم سچ مچ امن کی امید کر سکتے ہیں؟ کیا ڈان کارلیون ہمیں اس کا یقین دلا سکتے ہیں''؟

یہ سن کر ڈان کارلیون تقریر کے لیے کھڑا ہوا۔ یہ تقریر ایک عرصے تک یاد رکھنے کے لائق تھی۔ اس نے پھر ثابت کر دیا تھا کہ اس سے زیادہ دانش مند اور دوربین سیاست داں ان میں سے کوئی نہیں تھا۔

''ہم لوگ ذہانت سے کام نہیں لے سکتے''۔ اس نے کہا۔ ''تو پھر ہم میں اور جنگل کے جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ ہم عقل رکھتے ہیں۔ ہم اپنی بات دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ آخر میں کیوں دوبارہ یہ جھگڑا شروع کروں گا۔ یہ تشدد، یہ مظالم۔ میرا بیٹا مر چکا ہے۔ یہ میری بدقسمتی تھی اور اس بدقسمتی کو مجھے قبول کرنا ہے۔ میرے اردگرد موجود بے گناہ دنیا کو میری بدقسمتی کا انجام کیوں بھگتنا پڑے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ میں کبھی انتقام لینے کی کوشش نہیں کروں گا''۔

''مجھے یہ بات کہنے دیجیے کہ ہم سب کو ہمیشہ اپنے مفادات کا خیال رکھنا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو احمق نہیں بننا چاہتے، جو دوسروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بننا نہیں چاہتے۔ اس ملک میں ہماری قسمت نے ہمارا بڑا ساتھ دیا ہے۔ ہمارے بیشتر بچے اچھی زندگی

گزار رہے ہیں۔ آپ کے بچے پروفیسر ہیں، سائنس داں ہیں، موسیقار ہیں۔ اور یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ شاید آپ کی اولادوں کی اولادیں اور ترقی کریں۔ ہم میں سے کوئی اپنے بچوں کو اپنے نقشِ قدم پر چلتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہ زندگی بہت مشکل ہے۔ اب میرے پوتے ہو چکے ہیں۔ شاید ان کے بیٹے کسی دن گورنر بنیں یا صدر بنیں۔ امریکہ میں ناممکن کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن ہمیں بھی وقت کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ خون اور قتلِ عام کا زمانہ گزر چکا ہے۔ ہمیں دوسرے تاجروں کی طرح ہوشیار بننا ہے۔ پھر ہم زیادہ دولت کما سکتے ہیں اور اسی میں ہماری آنے والی نسلوں کی بھلائی ہے"۔

"اور جہاں تک ہمارے کاموں کا سوال ہے، ہم ان لوگوں کے ذمہ دار نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہماری زندگیوں کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو جنگ شروع کرتے ہیں اور اپنی دولت کی حفاظت کے لیے چاہتے ہیں کہ ہم سے لڑیں۔ کون کہے گا کہ ہم ان قوانین کی پابندی کریں جو انھوں نے اپنے مفادات کے تحفظ اور ہمیں نقصان پہنچانے کے لیے بنائے ہیں۔ اور جب ہم اپنے مفادات کی حفاظت میں لگے ہوتے ہیں تو وہ کون ہوتے ہیں جو ہمارے کاموں میں دخل دیتے ہیں۔ ہمارے شخصی مسائل ہیں۔ ہم اپنے لیے اپنی دنیا خود سنبھالیں گے۔ کیونکہ یہ ہماری دنیا ہے اس لیے بیرونی مداخلت سے بچنے کے لیے ہمیں متحد رہنا ہوگا۔ ورنہ ہماری ناک میں نکیل ڈال کر ہمیں غلام بنا لیا جائے گا"۔

"یہی سبب ہے کہ میں اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لینے کا جذبہ اپنے دل سے نکال رہا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے خاندان کی سربراہی کی ذمہ داری جب تک میرے پاس ہے، بغیر کسی سبب کے یہاں موجود کسی فرد کی طرف میری انگلی نہیں اٹھے گی۔ میں سب کی بھلائی کے لیے کوئی بھی قربانی دینے کو تیار ہوں۔ یہاں جو لوگ مجھ سے واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ میں اپنے عہد سے پھرا نہیں کرتا"۔

"لیکن میرا ایک مفاد ہے۔ جس کا یہاں بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے ایک بیٹے کو ملک چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ اس پر سولوزو اور پولیس کپتان کے قتل کا الزام لگایا جا رہا تھا۔ اب مجھے ایسا انتظام کرنا ہے کہ وہ حفاظت کے ساتھ اپنے گھر لوٹ سکے اور اس

پر سے یہ الزام ہٹ سکے۔ یہ کام میرا ہے اور اسے میں ہی کروں گا۔ شاید اس کے لیے مجھے حقیقی مجرم کی تلاش کرنی پڑے یا حکام کو اس کی بے گناہی کا ثبوت دینا پڑے۔ یا گواہوں اور جاسوسوں کو مجبور کرنا پڑے کہ وہ کہہ دیں کہ پہلے وہ جھوٹ بول رہے تھے۔ فی الحال یہ کام میرا ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں اپنے بیٹے کو گھر بلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا''۔

''میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اس معاملے کو ہمدردی سے لیں اور ایسا کوئی کام نہ کریں اور نہ کسی کو کرنے دیں جس سے میرے بیٹے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اگر کسی نے ایسا کام کیا تو میں اسے معاف نہیں کر سکوں گا۔ اس کے علاوہ میں امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کبھی نہیں کروں گا''۔

اتنا کہہ کر کارلیون اپنی جگہ سے چل کر فلپ ٹاٹا گلیا کے پاس پہنچا۔ ٹاٹا گلیا اس کے استقبال کے لیے کھڑا ہو گیا۔ دونوں گلے ملے اور ایک دوسرے کے گال کا بوسہ لیا۔ باقی لوگوں نے اس پر تحسین و آفریں کی صدائیں بلند کیں۔

چونکہ ڈان کا ایک بیٹا فریڈی مغرب میں مولی نری خاندان کے تحفظ میں تھا، اس لیے ڈان کارلیون اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے مغرب کے ڈان اینتھونی مولی نری کے پاس بیٹھ گیا۔ مولی نری کی باتوں سے ڈان نے محسوس کیا کہ فریڈی وہاں خوش ہے اور ہوٹل کا کام بڑی ہوشیاری سے چلا رہا ہے۔ وہ لڑکیوں میں بے حد مقبول ہے۔ ہوٹل چلانے کی صلاحیت اس میں اتنی اچھی ہے جیسے وہ اسی کام کے لیے پیدا ہوا ہو۔ ڈان کارلیون کو یہ خبر سن کر حیرت ہوئی۔ اس نے اینتھونی مولی نری سے کہا کہ کارلیون خاندان اس کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

محفل برخاست ہونے کے بعد شام ڈھلے ڈان کارلیون، ٹام ہیگن اور باڈی گارڈوں کے ساتھ لانگ بیچ پر پہنچے۔ گھر آنے کے بعد ڈان نے ہیگن سے کہا۔ ''میرے ڈرائیور لمپونی پر نظر رکھو۔ میرا خیال ہے اسے ترقی کے مواقع ملنے چاہئیں''۔ ہیگن اس بات کو سن کر حیرت میں پڑ گیا۔ لمپونی کے منہ سے سارا دن ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا، نہ ہی اس نے ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔ اس نے ڈان کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ جب وہ بینک سے باہر نکلے تھے تو کار گیٹ کے پاس کھڑی تھی۔ اس نے سب کچھ ٹھیک کیا تھا۔ ڈان کے اس حکم سے ظاہر تھا

کہ انھوں نے وہ کچھ دیکھ لیا ہے جو ہیگن نہیں دیکھ پایا۔

ڈان نے ہیگن کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ وہ کھانے کے بعد آئے اور اپنے ساتھ کلے مین زا اور ٹے سیو کو بھی لائے۔ ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی کہ دونوں کیپورزائم کو دوپہر کی میٹنگ کی روداد بتا دی جائے۔

(۲)

دس بجے ڈان اپنے دفتر میں تینوں کا انتظار کر رہا تھا۔ ان کے آنے کے بعد ڈان نے کہا۔ ''ہم نے آج امن قائم کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ میں نے انھیں اس کا یقین دلایا ہے۔ لیکن ہمارے دوست اتنے بھروسے کے نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ ہم نہیں چاہتے کہ پھر کوئی چونکانے والا حادثہ ہو جائے''۔

پھر ڈان ہیگن سے مخاطب ہوا۔ ''بوشے شیو خاندان کے آدمیوں کو چھوڑ دیا تم نے''؟

''گھر آتے ہی میں نے کلے مین زا کو کہہ دیا تھا۔ وہ رہا ہو چکے ہیں''۔ ہیگن نے کہا۔

کاریلون اپنے کیپورزائم کلے مین زا کی طرف مڑا۔ اس نے بھی ہیگن کی تائید کی۔ میں انھیں آزاد کر دیا ہے۔ لیکن گاڈ فادر کیا کوئی سسلوی ان جیسا احمق بھی ہو سکتا ہے''؟

ڈان کاریلون مسکرایا۔ ''وہ احمق نہیں بے حد چالاک ہیں۔ اپنی جان کی ضمانت دے کر وہ بہت دولت کما رہے ہیں اور پھر دنیا میں بوشے شیو جیسے آدمیوں کی وجہ سے مصیبت نہیں آتی۔ ہاں یہ بات میں مانتا ہوں کہ ان کے پاس سسلوی لوگوں جیسا ذہن نہیں ہے''۔

جنگ ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ سب اچھے موڈ میں تھے۔ ڈان کاریلون نے سب کو اپنے ہاتھ سے جام پیش کیے۔ اپنا جام اٹھانے سے پہلے ڈان نے ایک سگار سلگا لیا۔

ڈان کاریلون نے بات شروع کی۔ ''سونی کے قتل کے بارے میں میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ میں اس وقت تک کے لیے یہاں امن چاہتا ہوں جب تک مائیکل بحفاظت تمام گھر نہ آ جائے۔ یہ کام سب سے زیادہ ضروری ہے''۔

''ہر شخص کو اپنی زندگی میں ایک غلطی کرنے کا موقع ملنا چاہیے اور میں اس موقعے کا استعمال کر چکا ہوں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مال کے آس پاس کی ساری زمین خرید

لی جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک کلو میٹر کی دوری سے کوئی آدمی اپنی کھڑکی سے سر نکال کر میرے باغیچے میں جھانکے۔ میں چاہتا ہوں کہ مال کے چاروں طرف باڑھ لگا دی جائے اور چوبیس گھنٹے نگرانی کی جائے۔ باڑھ میں ایک گیٹ بنایا جائے جو آمد و رفت کا واحد راستہ ہو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اب میں ایک قلعے میں رہنا چاہتا ہوں۔ اب میں شہر نہیں جاؤں گا۔ آپ مجھے ریٹائرڈ سمجھ سکتے ہیں۔ میں اپنے باغیچے میں مصروف رہنا چاہتا ہوں۔ اب کسی طرح کی لاپرواہی نہیں چاہتا۔ عورتیں اور بچے لاپرواہی گوارا کر سکتے ہیں، مرد نہیں۔ یہ کام آپ صبر سکون سے کریں۔ ہم گھبراہٹ میں تیاری کریں گے تو ہمارے دوست ہم پر شک کرنے لگیں گے۔ یہ سب کچھ ایسے کرنا ہے جس سے کسی کو کوئی شک نہ ہو"۔

مستقبل میں اپنے کاروبار کا بیشتر حصہ تم تینوں کی ذمہ داری میں دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ سانتینو کے دستے کو ختم کر دیا جائے۔ اس کے آدمیوں کو تم دونوں اپنے دستوں میں شامل کر لو۔ اس سے ہمارے دوستوں کو یقین ہو جائے گا کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ ٹام تم کچھ آدمیوں کو لاس ویگاس بھیجو، جو رپورٹ دیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ فریڈی وہاں کیا کر رہا ہے؟ اس سلسلے میں میں تفصیلی معلومات چاہتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ شاید میں اپنے بیٹے کو پہچان نہیں پاؤں گا۔ سنا ہے وہ نوجوان لڑکیوں میں اتنی دلچسپی لیتا ہے جتنی کسی مرد کو نہیں لینا چاہیے۔ ویسے بھی کاروبار سنبھالنے کی صلاحیت اس میں نہیں تھی۔ لیکن پھر بھی معلوم کرو کہ اس کے لیے اب کیا کیا جا سکتا ہے"؟

ہیگن نے دھیرے سے کہا۔ "کیا ہم آپ کے داماد کو وہاں بھیج دیں۔ کارلو نوادا کا ہی رہنے والا ہے۔ وہ اس علاقے سے اچھی طرح واقف ہے"۔

ڈان نے انکار میں سر کو جنبش دی۔ "نہیں میری بیوی اپنے بچوں کے بغیر اکیلی ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کونی اور اس کے شوہر کو بھی یہیں مال پر گھر دے دیا جائے اور کارلو کو کوئی اہم کام دے دیں۔ شاید اس کے ساتھ میں ضرورت سے زیادہ سخت برتاؤ کر رہا تھا اور پھر مجھے بیٹوں کی بھی تو کمی ہے۔ اسے جوئے کے کام سے نکال لو اور یونین کے کام میں لگا دو۔ اس میں کاغذی کام کاج بہت کم اور باتیں بنانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسے باتیں بنانا آتا بھی بہت ہے"۔ ڈان کے لہجے میں نفرت کا شائبہ تھا۔

ہیگن نے کہا۔"اوکے۔ میں اور کلے مین زا سب لوگوں کو پرکھتے ہیں اور ویگاس میں کام کرنے کے لیے آدمیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ کیا میں فریڈی کو کچھ دن کے لیے گھر بلالوں"؟

ڈان نے انکار کیا اور سخت لہجے میں کہا۔"کس لیے؟ میری بیوی اب بھی کھانا تیار کر سکتی ہے۔ اسے وہیں رہنے دو۔" تینوں نے بے چینی سے پہلو بدلے۔ انھیں نہیں معلوم تھا کہ ڈان اپنے بیٹے سے ناراض ہے اور اس ناراضگی کا ضرور کوئی سبب تھا جو ان کے علم میں نہیں تھا۔

ڈان کارلیون نے ایک طویل سانس لی۔"اس برس میں اپنے باغیچے میں کچھ ہری مرچیں اور ٹماٹر اگانا چاہتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کو بھی تحفتاً دوں گا۔ اب میں امن اور آرام چاہتا ہوں بس۔ آپ لوگ چاہیں تو ایک ایک جام اور لے سکتے ہیں"۔

یہ رخصت ہونے کا اشارہ تھا۔ ہیگن کلے مین زا اور ٹیسیو کے ساتھ ان کی کاروں تک گیا۔ اس نے ڈان کی ہدایات کی تکمیل کے لیے ان سے ملاقات کا وقت طے کیا اور واپس آگیا۔ ڈان اس کا منتظر تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اور ٹائی اتار لی تھی اور صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔

اس نے ہیگن کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بولا۔"ہاں کانسی گلیوری۔ کیا آج میرے کسی کام سے تمھیں اختلاف ہے"؟

ہیگن نے کچھ رک کر جواب دیا۔"نہیں، لیکن آج کے تمام کام آپ کی فطرت سے میل نہیں کھاتے۔ آپ نہ تو یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سانتھو کیسے مرا اور نہ اس کے قتل کا انتقام لینا چاہتے ہیں۔ مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا۔ آپ نے امن برقرار رکھنے کا عہد لیا ہے تو امن برقرار رہے گا۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ دشمنوں کی جو جیت آج ہوئی ہے، آپ اسے نظرانداز کر دیں گے۔ اس مسئلے کو آپ نے پہیلی بنا دیا ہے۔

ڈان کے چہرے پر اطمینان نظر آیا۔"اوروں کے مقابلے میں تم مجھے کچھ زیادہ ہی عظیم سمجھتے ہو۔ حالانکہ تم سسلوی نہیں ہو لیکن میں نے تمھیں ان جیسا ہی بنا دیا ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے، سچ ہے۔ اس پہیلی کا حل ہے اور وہ حل عنقریب تمھاری سمجھ میں آجائے گا۔ تم جانتے ہو کہ لوگ میرے وعدے پر اعتبار کرتے ہیں اور اپنا وعدہ مجھے نبھانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری ہدایات پر پوری طرح عمل ہو لیکن ٹام سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم

مائیکل کو جلد از جلد گھر بلا سکیں۔ جتنی قانونی مدد ہمیں مل سکتی ہے اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ مجھے پرواہ نہیں کہ اس کام میں کیا کچھ خرچ ہوگا۔ ہاں جب وہ گھر لوٹے تو وہ پوری طرح محفوظ ہو۔ تم ماہر وکیلوں سے مشورہ کرو۔ میں تمھیں کچھ ججوں کے نام بتا دوں گا جو اس معاملے میں تمھارے کام آئیں گے۔ اس وقت تک ہمیں ہر طرح کی عہد شکنی سے محتاط رہنا ہے"۔

"ہمارے پاس انتظار کا وقت بھی نہیں ہے۔ سسلی میں بھی بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں مائیکل کسی مشکل میں پھنس سکتا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں ہر ممکن احتیاط برتنے کو کہا ہے لیکن یہ سب زیادہ دیر تک کارآمد نہیں ہوں گے۔ یہ ایک سبب ہے جس کی وجہ سے قیام امن کو میں نے ضروری سمجھا۔ بارزینی کے دوست سسلی میں بھی ہیں اور وہاں مائیکل کی موجودگی کا سراغ لگالیں گے۔ کہو اب تمھیں اپنی پہیلی کا حل مل گیا؟ مجھے اپنے خاندان کے تحفظ کے لیے قیام امن کی تجویز رکھنی پڑی ہے"۔

ہیگن نے ڈان سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے یہ اطلاعات کہاں سے فراہم ہوئیں۔ وہ حیران بھی نہیں ہوا۔ اس نے ڈان سے پوچھا۔ جب میں ٹاٹا گلیا کے آدمیوں سے ملوں تو کیا یہ گذارش کروں کہ منشیات کے کاروبار میں لگائے جانے والے آدمی ایسے ہوں جن کا پہلے سے پولیس میں کوئی ریکارڈ نہ ہو"؟

ڈان کے شانوں میں جنبش ہوئی۔ "اتنی عقل تو ان کے پاس ہوگی۔ تم ذکر کردینا۔ لیکن اصرار مت کرنا۔ ہم سے جو ہو سکے گا ہم کریں گے۔ لیکن اگر وہ ایسے لوگوں کو کام پر لگائیں گے جن پر پہلے سے شبہ ہے تو ہم کچھ کہیں گے نہیں۔ بارزینی یہ بات کہے بغیر بھی سمجھ جائے گا۔ وہ خود بھی کسی مصیبت میں پھنسنا نہیں چاہے گا"۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ شروع سے ٹاٹا گلیا اور سولوزو کی پشت پر تھا"؟

ہیگن نے حیرت سے کہا۔

"ٹاٹا گلیا تو طوائفوں کا دلال ہے۔ وہ سانتنو سے کبھی نہیں جیت سکتا تھا۔ اس لیے تو میں جاننا نہیں چاہتا کہ کیا ہوا تھا۔ اتنا جاننا کافی ہے کہ بارزینی کا بھی اس میں ہاتھ تھا"۔ ڈان کارلیون نے کہا۔

ہیگن سوچنے لگا۔ ڈان اسے ضروری اشارے دے رہا تھا لیکن پھر بھی کوئی بہت ضروری بات رہ گئی تھی۔ ہیگن سمجھ رہا تھا کہ وہ اہم بات کیا ہے لیکن اس کا اظہار وہ گستاخی پر محمول کر رہا تھا۔ اس نے ڈان کو شب بخیر کہا اور جانے کے لیے اٹھا لیکن ڈان اس سے اپنی آخری بات کہنا چاہتا تھا۔

''یاد رکھنا ٹام، تمھیں مائیکل کو گھر بلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعداد کا استعمال کرنا ہے''۔ ڈان نے کہا۔ ''اور ایک بات اور۔ ٹیلی فون کمپنی سے ایسا انتظام کرو کہ مجھے ہر مہینے ان سب کالوں کی لسٹ ملے جو کلے مین زا اور ٹیسیو کی ہوں یا ان کے پاس آئی ہوں۔ مجھے ان پر شبہ نہیں ہے لیکن ایسی باتوں کی معلومات رکھنا بے حد ضروری ہے''۔

ہیگن نے حامی بھری اور باہر نکل گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ڈان کسی ذریعے سے اس پر بھی نظر رکھ رہا ہوگا۔ پھر اپنے اس شبہ پر اسے خود شرم آئی۔ لیکن ایک بات واضح طور پر سامنے آنے لگی تھی کہ ڈان کے انوکھے اور الجھے ہوئے ذہن میں مستقبل کا کوئی عظیم منصوبہ بن رہا تھا۔ اور میدان جنگ سے آج ڈان کو جو پیچھے ہٹنا پڑا تھا، وہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔ ایک مصلحت تھی اور پھر ایک اور ایسا سیاہ اسرار تھا جس کا ذکر ابھی تک کسی نے نہیں کیا تھا اور خود اس کی بھی ہمت نہیں پڑی تھی کہ وہ اس کے بارے میں زبان کھولے اور جس کا ذکر ڈان نے بھی کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ یہ تمام باتیں مستقبل میں آنے والے کسی عظیم انقلاب کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

اکیس

اس سے پہلے کہ ڈان کار لیون مائیکل کو واپس امریکہ بلانے کا کوئی محفوظ انتظام کر پاتا، ایک برس بیت گیا۔ اس بیچ سارا خاندان کوئی معقول طریقہ سوچنے کے لیے سر پھوڑتا رہا۔ اب تو خاندانی معاملات میں کارلو ریجی کی بھی سنی جاتی تھی۔ وہ کونی کے ساتھ مال پر ہی رہائش پذیر تھا۔ اس بیچ کونی دوسرے بچے کی ماں بن چکی تھی۔ مائیکل کی واپسی کا کوئی طریقہ ابھی تک ڈان کار لیون کو پسند نہیں آیا تھا۔

آخر کار بوشے شیو خاندان کے ایک بدبختانہ مسئلے نے ان کا مسئلہ حل کر دیا۔ بوشے شیو خاندان میں ایک پچیس سالہ نوجوان تھا۔ وہ امریکہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام فیلکس تھا۔ وہ اتنا ذہین تھا کہ اس خاندان میں کوئی اس کا ثانی نہیں تھا۔ اس نے اپنے خاندان کے خاکروبی کے کام میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور ایک امریکی لڑکی سے شادی کر کے اپنے اور اپنے خاندان کے درمیان اختلاف کی خلیج کو اور وسیع کر لیا تھا۔ رات کے اسکول میں پڑھ کر وہ وکیل بن گیا تھا۔ دوران تعلیم وہ ڈاک خانے میں کلرکی کرتا تھا اور اس کے تین بچے بھی ہو گئے تھے۔

فیلکس بوشے شیو نے دیگر کئی نوجوانوں کی طرح سمجھا تھا کہ محنت کے ساتھ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد کام اسے اپنے آپ مل جائے گا اور وہ آرام سے اپنی زندگی گزار سکے گا لیکن ایسا ہو نہیں سکا۔ وہ بہت خود دار تھا اور اپنے خاندان سے کسی طرح کی مدد نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس کا ایک دوست تھا جو وکیلوں کی ایک بڑی کمپنی میں ملازم تھا۔ اس نے

فیلکس کو اپنی مدد کرنے پر راضی کرلیا۔ ویسے وہ بظاہر قدرے الجھی ہوئی لیکن قانون کے دائرے کے اندر کی بات تھی، جس کا تعلق بہ باطن دو اسپین کی ایک سازش سے جڑا ہوا تھا۔ اس سازش کے ظاہر ہونے کا امکان نہیں کے برابر تھا اور فیلکس نے یہ خطرہ مول لے لیا۔

اس احمقانہ کہانی کا اختصار یہ تھا کہ سازش کا پتہ چل گیا۔ فیلکس کے وکیل دوست نے اسے کسی طرح کی مدد دینے سے انکار کر دیا۔ ان تاجروں نے بھی سارا الزام فیلکس پر مڑھ دیا جن کی مدد کے لیے فیلکس نے یہ قدم اٹھایا تھا۔ وہ تاجر عدالت میں اپنے قصور کا اعتراف کر کے وعدہ معاف گواہ بن گئے۔ ایسی شہادتیں پیش کی گئیں جس سے فیلکس کا تعلق مافیا سے جوڑا گیا۔ ان شہادتوں سے فیلکس مایوس ہو گیا۔ فیلکس کو تین سال کی سزا ہو گئی۔ اس کے خاندان والوں نے اس سلسلے میں کسی دوسرے خاندان سے مدد نہیں مانگی کیونکہ فیلکس نے اس صاف انکار کر دیا تھا۔

تین سال کی سزا کاٹنے کے بعد فیلکس سیدھا اپنے گھر آیا اور ایک سال تک پرامن طریقے سے زندگی گزاری۔ اس کے بعد اس نے ثابت کر دیا کہ اس کی رگوں میں بھی سسلوی خون ہے۔ اس نے کسی طرح ایک ریوالور حاصل کیا اور اپنے وکیل دوست کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں تاجروں کو تلاش کیا اور اطمینان سے انھیں بھی مار ڈالا۔ قتل کیے جانے کے وقت وہ دونوں ایک ریستوراں سے کافی پی کر باہر نکل رہے تھے۔ لاشیں باہر چھوڑ کر ریستوراں میں اس نے کافی کا آرڈر دیا اور وہیں پولیس اور اپنی گرفتاری کا انتظار کرنے لگا۔

اس کے مقدمے کا فیصلہ جلد ہی ہو گیا۔ اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کا امکان ہی نہیں تھا۔ تین آدمیوں کے قاتل کو جلد از جلد پھانسی پر چڑھا دیا جانا چاہیے تھا۔ ایسے آدمی کو گورنر سے بھی معافی نہیں مل سکتی تھی لیکن بوشیٹو خاندان اوپر کی عدالتوں میں اپیل کر کے بے دریغ پیسہ خرچ کر رہا تھا۔ اب انھیں فیلکس پر فخر تھا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ فیصلہ بدلا نہیں جا سکا۔ فیلکس کی سزائے موت ٹالی نہیں جا سکی تھی۔

بوشیٹو خاندان نے اس امید میں ساری بات ہیگن کو بتائیں کہ شاید ڈان اس بیچارے کے لیے کچھ کر سکے اور پھر ہیگن نے ڈان کو اس مسئلے کی طرف متوجہ کیا۔ ڈان نے فیلکس کے لیے کچھ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ کوئی جادوگر نہیں تھا۔ لوگ اسے ناممکن کام کرنے کو کہتے تھے لیکن اگلے دن ڈان نے ہیگن کو اپنے دفتر میں طلب کیا اور اسے

باریکی سے سارے مقدمے کا جائزہ لینے کو کہا۔ اس کے بعد ڈان نے بوشے شیو خاندان کے سربراہ کو گفتگو کرنے کے لیے اپنے گھر بلایا۔

اس کے بعد جو نتیجہ نکلا وہ ڈان کی دانش ورانہ فکر کا کمال تھا۔ ڈان کارلیون نے بوشے شیو خاندان کے سربراہ کو اس بات کی ضمانت دی کہ فیلکس کے بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری وہ لیتا ہے۔ اس کام کے لیے ایک بڑی رقم انھیں فوراً دے دی جائے گی۔ بدلے میں فیلکس کو سولوزو اور پولیس کپتان میک کلسکی کے قتل کا الزام بھی اپنے سر لینا ہوگا۔

کئی باتوں کا انتظام اب بھی کیا جانا تھا۔ فیلکس کو یہ جرم قابلِ یقین انداز میں قبول کرنا تھا۔ یعنی اسے اس جرم کی باریک سے باریک تفصیل کا علم ہونا چاہیے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے پولیس کپتان کو منشیات کے کاروبار کے چکر میں بھی لپیٹنا تھا۔ سولوزو کے ڈرائیور کو بھی منایا جانا تھا کہ وہ فیلکس کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کرلے۔ اس کام میں بڑے حوصلے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ فیلکس اور مائیکل میں زمین اور آسمان کا فرق تھا لیکن یہ بات ڈان کارلیون سنبھال سکتا تھا۔ پھر چونکہ فیلکس تعلیم یافتہ تھا اور تعلیم کی اہمیت کو سمجھتا تھا اس لیے اس کے اندر یہ فطری خواہش تھی کہ اس کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ڈان کارلیون پورا خرچ دینے کے لیے خوشی سے تیار تھا۔ پھر بوشے شیو خاندان کو بھی یہ یقین دلانا ضروری تھا کہ فیلکس اپنے پہلے جرائم سے گلو خلاصی حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی سزا میں تخفیف ہوسکتی تھی۔ نیا جرم قبول کرنے سے اس کی حالت پر کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔

سب انتظامات کرلیے گئے۔ پورا پیسہ ادا کردیا گیا اور جیل میں فیلکس سے مل کر اسے ساری تفصیل سمجھا دی گئی۔ آخر اس منصوبے پر عمل ہوا اور فیلکس کے ذریعے اس نئے جرم کا اعتراف کرلیے جانے کی خبریں سارے ملک کے اخبارات نے سرخیوں میں شائع کیں۔ منصوبہ پوری طرح کامیاب رہا لیکن احتیاط ڈان کارلیون کی فطرتِ ثانیہ تھی۔ چار مہینے بعد جب تک فیلکس بوشے شیو پھانسی پر نہیں چڑھ گیا تب تک اس نے مائیکل کو گھر بلانے کی اجازت نہیں دی۔

فیلکس کو اپنی مدد کرنے پر راضی کر لیا۔ ویسے وہ بظاہر قدرے اچھی ہوئی لیکن قانون کے دائرے کے اندر کی بات تھی، جس کا تعلق بہ باطن دوا بیچے پن کی ایک سازش سے جڑا ہوا تھا۔ اس سازش کے ظاہر ہونے کا امکان نہیں کے برابر تھا اور فیلکس نے یہ خطرہ مول لے لیا۔

اس احمقانہ کہانی کا اختصار یہ تھا کہ سازش کا پتہ چل گیا۔ فیلکس کے وکیل دوست نے اسے کسی طرح کی مدد دینے سے انکار کر دیا۔ ان تاجروں نے بھی سارا الزام فیلکس پر مڑھ دیا جن کی مدد کے لیے فیلکس نے یہ قدم اٹھایا تھا۔ وہ تاجر عدالت میں اپنے قصور کا اعتراف کر کے وعدہ معاف گواہ بن گئے۔ ایسی شہادتیں پیش کی گئیں جس سے فیلکس کا تعلق مافیا سے جوڑا گیا۔ ان شہادتوں سے فیلکس مایوس ہو گیا۔ فیلکس کو تین سال کی سزا ہو گئی۔ اس کے خاندان والوں نے اس سلسلے میں کسی دوسرے خاندان سے مدد نہیں مانگی کیونکہ فیلکس نے اس صاف انکار کر دیا تھا۔

تین سال کی سزا کاٹنے کے بعد فیلکس سیدھا اپنے گھر آیا اور ایک سال تک پرامن طریقے سے زندگی گزاری۔ اس کے بعد اس نے ثابت کر دیا کہ اس کی رگوں میں بھی سسلوی خون ہے۔ اس نے کسی طرح ایک ریوالور حاصل کیا اور اپنے وکیل دوست کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں تاجروں کو تلاش کیا اور اطمینان سے انہیں بھی مار ڈالا۔ قتل کیے جانے کے وقت وہ دونوں ایک ریستوراں سے کافی پی کر باہر نکل رہے تھے۔ لاشیں باہر چھوڑ کر ریستوراں میں اس نے کافی کا آرڈر دیا اور وہیں پولیس اور اپنی گرفتاری کا انتظار کرنے لگا۔

اس کے مقدمے کا فیصلہ جلد ہی ہو گیا۔ اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کا امکان ہی نہیں تھا۔ تین آدمیوں کے قاتل کو جلد از جلد پھانسی پر چڑھا دیا جانا چاہیے تھا۔ ایسے آدمی کو گورنر سے بھی معافی نہیں مل سکتی تھی لیکن بوشے شیو خاندان اوپر کی عدالتوں میں اپیل کر کے بے دریغ پیسہ خرچ کر رہا تھا۔ اب انہیں فیلکس پر فخر تھا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ فیصلہ بدلا نہیں جا سکا۔ فیلکس کی سزائے موت ٹالی نہیں جا سکی تھی۔

بوشے شیو خاندان نے اس امید میں ساری بات ہیگن کو بتائیں کہ شاید ڈان اس بیچارے کے لیے کچھ کر سکے اور پھر ہیگن نے ڈان کو اس مسئلے کی طرف متوجہ کیا۔ ڈان نے فیلکس کے لیے کچھ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ کوئی جادوگر نہیں تھا۔ لوگ اسے ناممکن کام کرنے کو کہتے تھے لیکن اگلے دن ڈان نے ہیگن کو اپنے دفتر میں طلب کیا اور اسے

باریکی سے سارے مقدمے کا جائزہ لینے کو کہا۔ اس کے بعد ڈان نے بوشے شیو خاندان کے سربراہ کو گفتگو کرنے کے لیے اپنے گھر بلایا۔

اس کے بعد جو نتیجہ نکلا وہ ڈان کی دانش ورانہ فکر کا کمال تھا۔ ڈان کارلیون نے بوشے شیو خاندان کے سربراہ کو اس بات کی ضمانت دی کہ فیلکس کے بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری وہ لیتا ہے۔ اس کام کے لیے ایک بڑی رقم انھیں فوراً دے دی جائے گی۔ بدلے میں فیلکس کو سولوزو اور پولیس کپتان میک بسکی کے قتل کا الزام بھی اپنے سر لینا ہوگا۔

کئی باتوں کا انتظام اب بھی کیا جانا تھا۔ فیلکس کو یہ جرم قابلِ یقین انداز میں قبول کرنا تھا۔ یعنی اسے اس جرم کی باریک سے باریک تفصیل کا علم ہونا چاہیے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے پولیس کپتان کو منشیات کے کاروبار کے چکر میں بھی لپیٹنا تھا۔ سولوزو کے ڈرائیور کو بھی منایا جانا تھا کہ وہ فیلکس کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کرلے۔ اس کام میں بڑے حوصلے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ فیلکس اور مائیکل میں زمین اور آسمان کا فرق تھا لیکن یہ بات ڈان کارلیون سنبھال سکتا تھا۔ پھر چونکہ فیلکس تعلیم یافتہ تھا اور تعلیم کی اہمیت کو سمجھتا تھا اس لیے اس کے اندر یہ فطری خواہش تھی کہ اس کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ڈان کارلیون پورا خرچ دینے کے لیے خوشی سے تیار تھا۔ پھر بوشے شیو خاندان کو بھی یہ یقین دلانا ضروری تھا کہ فیلکس اپنے پہلے جرائم سے گلو خلاصی حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی سزا میں تخفیف ہوسکتی تھی۔ نیا جرم قبول کرنے سے اس کی حالت پر کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔

سب انتظامات کرلیے گئے۔ پورا پیسہ ادا کردیا گیا اور جیل میں فیلکس سے مل کر اسے ساری تفصیل سمجھا دی گئی۔ آخر اس منصوبے پر عمل ہوا اور فیلکس کے ذریعے اس نئے جرم کا اعتراف کرلیے جانے کی خبریں سارے ملک کے اخبارات نے سرخیوں میں شائع کیں۔ منصوبہ پوری طرح کامیاب رہا لیکن احتیاط ڈان کارلیون کی فطرتِ ثانیہ تھی۔ چار مہینے بعد جب تک فیلکس بوشے شیو پھانسی پر نہیں چڑھ گیا تب تک اس نے مائیکل کو گھر بلانے کی اجازت نہیں دی۔

بائیس

(۱)

سونی کی موت کے ایک سال بعد بھی لوسی مین سینی اسے بہت یاد کرتی رہی۔ یہ یاد بے سبب نہیں تھی۔ اس کا جذباتیت سے بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے اس سے پہلے دوسرے مردوں سے بھی رشتے استوار کیے تھے لیکن سونی وہ تنہا مرد تھا جو اس کی جنسی خواہش کو پورا کرنے کا اہل ثابت ہوا تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ اب مستقبل میں اسے کوئی ایسا مرد میسر نہ آسکے گا جو اس کی تشنگی کا مداوا بن سکے گا۔

آج ایک سال بعد وہ نوادا کی معطر فضاؤں میں غسل آفتابی لے رہی تھی۔ اس کے پیروں کے پاس بھورے بالوں والا نوجوان دراز تھا جو اس کے پیروں کی انگلیوں سے کھیل رہا تھا۔ اتوار کا دن تھا اور وہ ہوٹل کے سوئمنگ پول کے کنارے لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے آس پاس لوگ بکھرے ہوئے تھے لیکن پھر بھی نوجوان کا ہاتھ اس کی عریاں رانوں تک پہنچ گیا تھا۔

"جولس، باز آ جاؤ"۔ لوسی نے کہا۔ "میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر کم از کم دوسروں کی طرح ایسی بیہودہ حرکتیں نہیں کرتے"۔

جولس ہنسا۔ "میں لاس ویگاس کا ڈاکٹر ہوں"۔ اس نے لوسی کی رانوں کے جوڑ کے پاس گدگدی کی اور اسے حیرت ہوئی کہ معمولی سی گدگدی نے اسے کس حد تک مشتعل کر دیا تھا۔ لوسی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ لوسی فطرتاً ایک سادہ لوح لڑکی تھی، پھر آخر میں اسے

پٹانے میں کیوں ناکام ہو رہا ہوں؟ ڈاکٹر نے سوچا۔ وہ اس کا جواب چاہتا تھا۔ اس کے ہاتھ کے نیچے ایک زندہ انسانی جسم تھا جسے ایک اور زندہ جسم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جولس سی گل نے فیصلہ کیا کہ آج رات وہ اپنے اپارٹمنٹ میں اسے جیتنے کی کوشش کرے گا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوسی بغیر کسی سازش کے اس کے قبضے میں آ جائے لیکن اگر وہ کامیاب نہ ہوا تو اس کے ترکش میں ابھی بہت سے تیر تھے۔

''جولس مت کرو، پلیز باز آ جاؤ جولس''۔ لوسی کراہ رہی تھی۔

''او کے جانِ من''۔ جولس بولا۔ اس نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا اور کچھ دیر آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔ وہ اس کے بدن سے نکلنے والی حدت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب لوسی نے اس کے بال ٹھیک کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تو اس نے اس کی کلائی تھام لی۔ بظاہر وہ اس کے ساتھ کھیل رہا تھا لیکن دراصل وہ بہت غور سے صورت حال کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کا اندازہ صحیح نکلا۔ آج رات وہ اسے فتح کرے گا اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ آئی تو وہ اسے دور کرے گا۔

(۲)

لوسی مین سینی نے سونی کے قتل کی خبر اخبار میں پڑھی تھی۔ اسی رات اس نے ڈھیر ساری نیند کی گولیاں کھا کر خودکشی کی کوشش کی تھی۔ گولیاں کھا کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لفٹ کے دروازے کے پاس جا کر گر گئی۔ بعد میں اسے وہیں سے اسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔ سونی سے اس کے تعلقات کا علم کسی کو نہیں تھا۔ اس لیے اس کی اس حالت کی ایک چھوٹی سی خبر ہی چھوٹے موٹے اخباروں میں چھپ سکی۔

جب وہ اسپتال میں پڑی تھی تو ٹام ہیگن اس سے ملنے اور اسے تسلی تشفی دینے وہاں پہنچا تھا۔ پھر ٹام ہیگن نے ہی لاس ویگاس کے اس ہوٹل میں اس کے لیے ملازمت کا انتظام کیا تھا جسے سونی کا بھائی فریڈی چلاتا تھا۔ ٹام ہیگن نے ہی اسے بتایا تھا کہ سونی نے اس کے لیے ایک ایسا انتظام کیا تھا کہ اسے ہر سال ایک طے شدہ رقم ملتی رہے۔ اس نے لوسی سے پوچھا تھا کہ جس دن سونی کی موت ہوئی تھی، کیا وہ اس رات اس کے پاس

آنے والا تھا۔ لوسی نے انکار کیا۔ اس نے بتایا کہ اپنا کام ختم کرنے کے بعد بے سبب بھی سونی کا انتظار کرنا اس کا معمول تھا۔ چاہے وہ آئے یا نہ آئے۔ اس نے ہیگن کو یہ بھی بتایا کہ وہ دنیا کا واحد شخص تھا جس سے وہ پیار کرسکتی تھی۔ ''میں کسی اور سے پیار کر ہی نہیں سکتی''۔ ہیگن اس کی یہ بات سن کر مسکرایا ہی نہیں بلکہ حیران بھی ہوا تھا۔

ہیگن نے اس کے لاس ویگاس جانے کا سارا انتظام کر دیا۔ کرائے کا ایک فلیٹ اس کے لیے وہاں پہلے ہی لیا جاچکا تھا۔ وہ خود اسے ہوائی اڈے پر چھوڑنے آیا تھا۔ اس نے لوسی سے وعدہ لیا تھا کہ زندگی میں چاہے کتنی ہی دشواری کیوں نہ آئے وہ کبھی خودکشی کی کوشش نہیں کرے گی اور اپنی مشکلوں میں اسے ضرور یاد کرے گی۔

ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے لوسی نے جھجکتے ہوئے ہیگن سے پوچھا۔ ''جو کچھ تم کر رہے ہو کیا سونی کے والد کو اس کی خبر ہے''؟

ہیگن مسکرایا۔ ''میں جو کچھ کر رہا ہوں، اسی کی ہدایت پر کر رہا ہوں۔ گاڈ فادر ذرا قدامت پسند ہیں۔ وہ اپنے بیٹے کی قانونی بیوی کے خلاف نہیں جاسکتے لیکن وہ محسوس کرتے ہیں کہ تم ایک معصوم لڑکی ہو اور سونی کو اپنا قدم بہت سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیے تھا۔ تمہاری خودکشی کی کوشش سے وہ کانپ گئے تھے''۔ اس نے لوسی کو یہ بھی بتایا کہ ڈان اس کی زندگی کو خوش و خرم بنانا چاہتے ہیں۔ ''اور ہاں، ایک بات اور۔ ڈان کی خواہش ہے کی تم وہاں رہ کر فریڈی پر نظر رکھنا اور فریڈی کے باس یعنی ہوٹل کے مالک پر بھی۔ ڈان کو ذرا فکر رہتی ہے فریڈی کی''۔ لوسی دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔ تو ڈان بھی بدلے میں کچھ چاہتے ہیں کہ میں ان کے بیٹے کی جاسوسی کروں۔ بہرحال اس میں میرا کیا جاتا ہے۔ اور اس نے ٹام سے ہاں کہہ دی۔

لاس ویگاس میں آخر اس کی ملاقات ہوٹل کے ڈاکٹر جولس سی گل سے ہوگئی۔ ایک معمولی سی بیماری کے سلسلے میں دونوں کی ملاقات ہوئی جو رفتہ رفتہ دوستی میں تبدیل ہوگئی۔ کچھ دن بعد ڈاکٹر نے اسے شام کو تفریح کرنے کی دعوت دی۔ لوسی مان تو گئی لیکن اس نے جولس سے صاف صاف کہہ دیا۔ ''تم مایوس ہوگے ڈاکٹر، اس لیے کہ تفریح کے بعد میں تمہارے ساتھ ہم بستری نہیں کروں گی''۔

ڈاکٹر بھی خوش دلی سے مسکرایا۔ ''کوئی بات نہیں۔ مجھے بھی آج رات آرام ہی کرنا ہے''۔

اس شام ڈاکٹر نے لوسی کے ساتھ ڈنر کھایا اور اس کے بعد جب وہ اسے واپس اس کے کمرے تک لا رہا تھا تو اس نے اس کا بوسہ لیا۔ لوسی پہلے تو کچھ نہ بولی۔ مگر جب ڈاکٹر کی گرفت میں گرمی آ گئی تو اس نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا۔ "پلیز جولس، مت کرو۔ میں نے پہلے ہی منع کر دیا تھا"۔

ڈاکٹر دل ہی دل میں حیران تھا کہ آخر لوسی کیوں ہم بستری سے انکار کرتی ہے۔ وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے دل میں اسی خواہش ہے لیکن کوئی بات ہے جو اسے اس خواہش کو پورا کرنے سے روکتی ہے۔ شاید سونی سے اس کا عشق بہت شدت کا تھا یا پھر کوئی اور نفسیاتی بات ہے جس وجہ سے وہ اپنے آپ کو روکے رکھتی ہے۔

بہرحال ڈاکٹر اور لوسی میں دوستی، بے تکلفی اور ہلکا ہلکا پیار بڑھتا جا رہا تھا اور آج جب دونوں دوپہر میں صرف نہانے کا لباس پہنے سوئمنگ پول کے پاس لیٹے تھے تو ڈاکٹر نے یہ طے کر لیا تھا کہ آج خواہ کچھ بھی ہو وہ لوسی کے ساتھ زبردستی کرے گا اور اسے پانے کی کوشش ضرور کرے گا۔ لوسی اپنی گود میں ٹکے ڈاکٹر کے سر کو سہلائے جا رہی تھی۔ اچانک اس کے جذبات بے قابو ہو گئے اور اس نے جھک کر ڈاکٹر کا بوسہ لے لیا۔ جولس نے موقع غنیمت جان کر لوسی کو کھڑا کیا اور اپنی بانہوں میں سمیٹے اس سامنے والے کیبن میں لے آیا جہاں دونوں ایک دوسرے سے چمٹ گئے۔ اب لوسی شدت جذبات سے بے قابو تھی اور چند لمحوں ہی میں ڈاکٹر اس کو برہنہ کر کے بستر پر لٹا چکا تھا لیکن چند لمحے بعد ہی لوسی ایک مستی کی چیخ کے ساتھ نقطہ عروج کو پار کر چکی تھی اور ڈاکٹر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو جولس پلیز۔ میں منع کرتی تھی تمہیں۔ میں اپنے آپ کو روک نہیں سکی"۔

"نہیں۔ تم میری فکر نہ کرو پگلی"۔ ڈاکٹر نے اس کو چومتے ہوئے کہا۔ "سمجھ گیا ہوں کہ کیا وجہ تھی جو تم ہم بستری سے کتراتی رہی ہو اور مجھے تم پر ہنسی آ رہی ہے۔ ارے پگلی یہ تو معمولی سا نقص ہے جو چھوٹے سے آپریشن سے دور ہو جائے گا اور پھر ڈاکٹر نے لوسی کو اس کے نقص کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا اور کہا۔ "میں ایک دوسرے سرجن سے تمہیں ٹھیک کروا دوں گا"۔

چند ہی دن بعد لوسی کا آپریشن ہو گیا۔

(۳)

دوسری صبح جب ڈاکٹر لوسی کو دیکھنے اسپتال گیا تو اس نے دیکھا کہ دو اور مرد لوسی کے گرد بیٹھے اس سے ہنس بول رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کو تو وہ فوراً پہچان گیا۔ یہ جانی فونٹین تھا۔ لوسی نے اس کا تعارف کروایا اور بتایا کہ جانی کو فریڈی نے خبر کر دی تھی۔

جانی کی بھرآئی آواز سن کر جولس چونکا۔ باتوں باتوں میں اس نے جانی کو آمادہ کر لیا کہ ایک بار وہ اپنا گلا جولس کو بھی دکھا دے۔ جانی جولس کی اس پیش کش کو بکواس سمجھ رہا تھا۔ آخر وہ ایک سے ایک بڑے ماہر ڈاکٹر کو دکھا چکا تھا اور سب نے یہی بتایا تھا کہ اس کا گلا شراب نوشی، سگریٹ اور عمر کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔ بہر حال جولس کے کہنے پر وہ راضی ہو گیا۔

اور جولس نے جانی کے گلے میں اگتے ہوئے ایک گوشت کے مسے کو جانی کی آواز کا ذمہ دار قرار دیا۔ دو دن کے اندر جولس کی نگرانی میں جانی کے گلے کا آپریشن ہو چکا تھا۔

(۴)

آپریشن کے ایک مہینے بعد لوسی مین سینی ویگاس ہوٹل کے پاس ایک پل پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کاکٹیل کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی گود پر رکھے جولس کا سر سہلا رہی تھی۔

''اپنا حوصلہ بڑھانے کی کوشش مت کرو''۔ جولس اسے چڑھاتا ہوا بولا۔ ''ہمارے کمرے میں شیمپین ہمارا انتظار کر رہی ہے''۔

''لیکن اتنی جلدی کیا یہ سب کرنا ٹھیک ہو گا''؟ لوسی نے پوچھا۔

''ڈاکٹر میں ہوں''۔ جولس نے کہا۔ ''آج کی رات ہی وہ رات ہے۔ جانتی ہو ڈاکٹری کی تاریخ میں پہلا سرجن ہوں گا جس نے اس آپریشن کی کامیابی کا تجربہ خود کیا ہو۔ سمجھیں''؟

''لیکن اگر آج بھی میں تمہیں مطمئن نہیں کر سکی''؟ لوسی مسکراتی ہوئی بولی۔

''میں اپنے کام سے مطمئن ہوں۔ محنت کا کام بھلے ہی ڈاکٹر کیلنر نے کیا ہو لیکن

اس کی منصوبہ بندی میری تھی۔ آؤ اب چلیں۔ ہمیں آج ساری رات تجربے میں گذارنی ہے"۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں پہنچے جہاں اب وہ دونوں ایک ساتھ رہنے لگے تھے۔ لوسی کو بڑی حیرت ہوئی۔ شیمپین اور کھانے کے ساتھ زیورات کا ایک ڈبہ بھی وہاں موجود تھا جس میں ہیرے کی ایک انگوٹھی بھی تھی۔

"اس سے اندازہ لگالو کہ اپنے کام پر مجھے کتنا بھروسا ہے"۔ جولس نے کہا۔ "اب ذرا تم اس انگوٹھی کی مالکن بن کر جلدی سے دکھادو"۔

جولس اس کے ساتھ بڑی نزاکت سے پیش آیا۔ پہلے تو لوسی بہت خوف زدہ ہوئی لیکن پھر وہ اطمینان سے ہر کام میں حصہ لینے لگی۔ اس کے بدن سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے تھے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

پہلی بار جولس نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی۔ "کیسا رہا"۔

"بہت اچھا"۔ لوسی بڑبڑائی۔

دونوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا اور وہ پھر ایک دوسرے میں مدغم ہو جانے کی کوشش کرنے لگے۔

تیئیس

(۱)

سسلی میں اپنی جلاوطنی کے پانچ مہینے گزار چکنے کے بعد مائیکل کو اپنے والد کے کردار اور مقصد کے بارے میں ساری باتیں سمجھ میں آنے لگیں۔ وہ لوکا براسی جیسے لوگوں کو، کلے مین زا جیسے ظالم کیپوررزائم کو، اپنی ماں کی ڈان کے آگے خودسپردگی اور مجبوریوں کو کچھ کچھ سمجھنے لگا تھا۔ کیونکہ سسلی پہنچ کر ہی اس پر یہ بات منکشف ہوئی تھی کہ اگر اس کے والد نے شروع سے جدوجہد نہ کی ہوتی تو وہ لوگ آج کس حال میں ہوتے؟ اور کیا صورت حال پیدا ہو جاتی؟ اس کی سمجھ میں یہ بات بھی آئی کہ ڈان ہمیشہ یہ کیوں کہتا تھا کہ ہر آدمی کا صرف ایک ہی مقدر ہوتا ہے۔ اب جا کر وہ یہ بھی سمجھ سکا تھا کہ قانون اور حاکموں سے کیوں نفرت کی جاتی ہے اور انھیں کیوں حقارت سے دیکھا جاتا ہے جو مافیا سے غداری کرتے ہیں۔

پرانے کپڑے پہنے ہوئے مائیکل کو پالیرمو سے بحری جہاز کے ذریعے جزیرہ سسلی کے اندرونی حصے میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اس حصے پر مافیا کا اقتدار تھا۔ وہاں کے مافیا کا سربراہ چند پرانی خدمات کے بدلے میں اس کے والد کا بڑا احسان مند تھا۔ اسی علاقے میں کارلیون نامی گاؤں تھا، جہاں سے ہجرت کرنے کے بعد ڈان نے اسے اپنے نام کا ایک حصہ بنا لیا تھا۔ لیکن اب اس گاؤں میں ڈان کا کوئی رشتہ دار زندہ نہیں تھا۔ عورتیں بوڑھی ہو کر مر چکی تھیں اور مرد یا تو انتقام کی قربان گاہ پر چڑھ چکے تھے یا وہاں سے برازیل اور امریکہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مائیکل کو معلوم ہوا کہ اس بے حد غریب دیہی علاقے میں دنیا

کے کسی بھی حصے کے مقابلے سب سے زیادہ قتل ہوتے ہیں۔

مائیکل کی رہائش کا انتظام مافیا سربراہ کے چچا کے گھر مہمان کے طور پر کیا گیا تھا۔ چچا کی عمر ستر سال کے اوپر تھی اور وہ اس علاقے کا ڈاکٹر بھی تھا۔ مافیا کے سربراہ کی عمر بھی اس وقت ساٹھ کے آس پاس تھی۔ اس کا نام ڈان تو ماسنو تھا اور وہ سسلی کے ایک بڑے خاندان کی جائداد کا نگراں تھا۔ اس کا کام تھا کہ جس زمین پر زراعت نہیں ہو رہی اس پر غریب لوگ قبضہ نہ کریں۔ جب کوئی غریب کسان اسے قانون کی دہائی دیتا جس کے تحت اسے بنجر زمین خریدنے کا حق تھا تو نگراں اسے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دیتا اور وہ خوف زدہ ہو کر خاموش ہو جاتا۔ یہ کام بہت آسان تھا۔

ڈان تو ماسنو اس علاقے کے آبی ذرائع اور متعلقہ حکام پر بھی قابو رکھتا تھا کہ رومن سرکار اس علاقے میں کوئی نیا تالاب وغیرہ نہ بنوا سکے۔ اس سے پانی کی قلت ختم ہو سکتی تھی اور ان کے پانی کے فروخت کا کاروبار اس سے متاثر ہو سکتا تھا۔ ویسے ڈان تو ماسنو پرانے خیالات کا مافیا چیف تھا اور منشیات اور جسم فروشی کے کاروبار سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسی وجہ سے وہ پالیرمو جیسے بڑے شہروں کے مافیا سربراہوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو بہت پیچھے پاتا تھا۔ ان نئے لوگوں کو جو امریکی مافیا سے متاثر تھے، کسی بھی کاروبار میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی تھی۔

تو ماسنو ایک بھاری بھر کم شخصیت کا مالک تھا۔ اس کا خوف ناک چہرہ دیکھ کر ہی لوگ ڈرتے تھے۔ اس کے تحفظ میں مائیکل کو کسی طرح کا خطرہ نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی اس حقیقت کو پوشیدہ رکھا گیا تھا کہ وہ کون تھا، اس لیے مائیکل کی زندگی ڈان کے چچا ڈاکٹر ٹازا کی چار دیواری تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔

ڈاکٹر ٹازا چھ فٹ لمبا اور سن جیسے سفید بالوں والا سسلوی شخص تھا۔ اس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی لیکن اب بھی وہ کمسن طوائفوں پر اپنی قوت کی نمائش کے لیے ہر ہفتے پالیرمو جاتا تھا۔ ڈاکٹر ٹازا کو دوسرا شوق مطالعے کا تھا۔ وہ جو کچھ پڑھتا تھا اس کو اپنے علاقے کے لوگوں کو سناتا ضرور تھا۔ ایسے لوگ بیشتر ایسے مریض ہوتے تھے، جو یا تو ان پڑھ مزدور ہوتے تھے یا چرواہے۔ مقامی لوگ ڈاکٹر کو احمق سمجھتے تھے۔ کتابوں سے ان لوگوں کو

کیا فائدہ پہنچنے والا تھا۔

شام کو ڈاکٹر ٹازا، ڈان توماسنو اور مائیکل اس بڑے باغیچے میں بیٹھا کرتے تھے جو سنگ مرمر کے دیو قد مجسموں سے مزین تھا۔ ڈاکٹر ٹازا کو مافیا کی کہانیاں سنانے کا بہت شوق تھا اور مائیکل کی شکل میں اسے اچھا سامع مل گیا تھا۔ کبھی کبھی ڈان ٹوماسنو شراب کے نشے میں اپنے نجی تجربات کی کہانیاں سناتا۔ ڈاکٹر ٹازا کی کہانیاں کہانیاں ہوتی تھیں، جب کہ ڈان کی کہانیاں حقیقت۔

باغیچے میں ہونے والی ان محفلوں میں مائیکل کو اس ماحول سے واقفیت ہوئی جس میں اس کے والد کی پرورش ہوئی تھی۔ اسے معلوم ہوا کہ ابتدا میں مافیا کا مطلب تھا پناہ دینے والا۔ پھر یہ ایسی خفیہ تنظیموں کا نام ہو گیا جو ان بادشاہوں سے لڑنے کے لیے بنی تھیں جنھوں نے صدیوں تک ملک اور اس کے باشندوں کو اپنے جوتے کے نیچے دبا کر رکھا تھا۔ سسلی وہ جگہ تھی جہاں تاریخ میں سب سے زیادہ عصمت دری اور آبروریزی ہوئی تھی۔ وہاں کے زمین دار طبقے نے شہزادوں نے اور کیتھولک چرچ کے پادریوں نے وہاں کے غریب عوام کو پوری طرح اپنے استعمال کی چیز سمجھ رکھا تھا۔ پولیس بھی ان با اختیار لوگوں کی غلام تھی اور ان کی وجہ سے ہی سماج میں ان کی عزت تھی۔ سسلی میں کسی کو پولیس کہنا سب سے بڑی گالی مانا جاتا تھا۔

ڈاکٹر ٹازا پالیرمو میں ہر ہفتے جس قحبہ خانے میں جاتا تھا وہاں اس نے مائیکل کو بھی لے جانا چاہا لیکن مائیکل نے انکار کر دیا۔ سولوزو کے قتل کے بعد چونکہ اسے فوراً فرار اختیار کرنا پڑا تھا اس لیے اس کے ٹوٹے ہوئے جبڑے کا مناسب علاج نہیں ہو سکا تھا۔ جو کیپٹان میک لسکی کے ذریعے اس کے چہرے کے بائیں حصے میں مارے گئے گھونسے کی یادگار تھا۔ جبڑے کی ہڈیاں اس طرح ایک دوسرے میں الجھ گئی تھیں کہ اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اسے اپنے چہرے سے ہمیشہ بڑی دلچسپی رہی تھی۔ درد کی تو اسے پرواہ نہیں تھی۔ اس کے لیے ڈاکٹر ٹازا نے بھی اسے کچھ گولیاں دے دی تھیں لیکن اسے اپنے چہرے کی بدصورتی کا خیال ضرور تھا۔ ڈاکٹر ٹازا نے اس کے چہرے کا علاج کرنے کو کہا تھا لیکن مائیکل نے منع کر دیا تھا۔ اسے یہاں رہتے ہوئے اتنا وقت ہو گیا تھا کہ یہ بات سمجھ سکتا تھا کہ ڈاکٹر

ٹازا سارے سسلی میں سب سے واہیات ڈاکٹر تھا۔ اسے ڈاکٹری کی کتابوں سے سخت نفرت تھی۔ اس نے ڈاکٹری کی سند ایک مافیا چیف کی مدد سے حاصل کی تھی۔ اسی سے پتہ چلتا تھا کہ سسلی کی رگوں میں مافیا کا زہر کہاں تک پھیلا ہوا تھا۔ وہاں قابلیت کی کوئی قیمت نہیں تھی، جو پیشہ آپ پسند کریں، مافیا چیف اسے آپ کو تحفے میں دے سکتا تھا۔

ایک صبح مائیکل نے کارلیون سے دور پہاڑیوں تک لمبی سیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمیشہ کی طرح دو چرواہے اس کے ساتھ تھے۔ کسی باہر کے آدمی کا اس علاقے میں گھومنا بہت خطرناک تھا۔ مقامی لوگ بھی تنہا گھومتے ہوئے گھبراتے تھے۔ اس خطے میں ڈاکو بہت سرگرم تھے۔ پھر مافیا کا خون خرابہ اس حد تک تھا کہ ہر شخص کی زندگی خطرے میں تھی۔ اتوار کی صبح وہ گھر سے نکلا۔ دونوں باڈی گارڈ اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ ان میں ایک سیدھا سادا اور کمزور عقل کا تھا جو بیشتر خاموش رہتا تھا۔ اس کا چہرہ ہر طرح کے جذبات سے عاری تھا۔ اس کا نام کرالو تھا۔ دوسرا نسبتاً تجربہ کار اور کم عمر تھا۔ اس کا نام فیبریزیو تھا۔ بحریہ کی ملازمت کے دوران اس نے اپنے سینے پر ایک گودنا گدوایا تھا، جس میں ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر اس کے دوست کو چاقو سے مارتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ یہ گودنا بھی فیبریزیو کی ایک خصوصیت تھی۔ اس لیے کہ بیشتر اطالوی گودنے سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے اور نہ انھیں اس کے مواقع میسر تھے۔

اس کی خواہش ماجبارا کے ساحلی گاؤں تک پیدل جانے کی تھی۔ وہاں سے بذریعے بس وہ شام کو کارلیون واپس آجانا چاہتا تھا۔ دونوں چرواہوں کے پاس پنیر اور ڈبل روٹی سے بھرے جھولے تھے جو راستے میں بھوک مٹانے کے لیے تھے۔ اپنی بندوقیں وہ کھلے عام اس طرح لے کر چل رہے تھے جیسے شکار جیسی تفریح پر نکلے ہوں۔

وہ صبح بہت خوب صورت تھی۔ مائیکل کو اپنے بچپن کے وہ دن یاد آنے لگے جب وہ گرمیوں میں گیند کھیلنے کے لیے باہر جایا کرتا تھا۔ چاروں طرف معطر فضا تھی۔ ٹوٹے جبڑے کا زخم تو ٹھیک ہو چکا تھا لیکن اس کا منہ مستقلاً ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اس کی ایک طرف کی آنکھ کھنچ گئی تھی اور اس کی ناک ہر وقت بہتی رہتی تھی۔ اسے مقامی لوگوں کی طرح زور سے اپنے ناک صاف کرنی پڑتی تھی، جس سے اسے کراہت محسوس ہوتی تھی۔

اس دن وہ ساحل تک نہیں پہنچ سکا۔ پندرہ میل چلنے کے بعد وہ کھانا کھانے کے خیال سے سبزہ سے بھرے ایک باغ میں رکے۔ فیبریزیو بتا رہا تھا کہ کس طرح وہ ایک نہ ایک دن امریکہ پہنچ جائے گا۔ کھانے کے بعد وہ سائے میں لیٹ کر آرام کرنے لگے۔ فیبریزیو نے اپنی قمیص کے بٹن کھول لیے اور پیٹ کو اس طرح پھلانے پچکانے لگا کہ اس پر گدے گودنے کا منظر حقیقی لگنے لگا۔ عورت مرد کا جوڑا ایک دوسرے میں مدغم متحرک ہو گیا تھا۔ وہ سب اس منظر سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ اسی درمیان مائیکل اس حادثہ کا شکار ہو گیا جسے سسلی میں 'تھنڈر بولٹ'[1] کے نام سے جانا جاتا تھا۔

باغ سے دور سرسبز میدان تھے۔ سڑک سے لگا ہوا ایک قدیم رومن انداز کا بنگلہ تھا۔ اس کے ستون سنگ مرمر کے تھے۔ یہاں سے کچھ دیہی لڑکیاں باہر نکل رہی تھیں۔ ان کے ساتھ سیاہ کپڑوں میں دو معمر عورتیں بھی تھیں، جو ان کے دائیں بائیں چل رہی تھیں۔ یہ لوگ پاس کے گاؤں سے آئے تھے اور ان کا کام شاید اس محل نما عمارت کی صفائی تھا۔ اس وقت وہ باغیچے میں پھول چننے جا رہی تھیں۔ باغیچے میں موجود لوگوں سے قطعی بے خبر وہ پھول توڑنے میں منہمک تھیں۔

وہ سب ستے کپڑے کی فراک پہنے تھیں جو ان کے جسموں سے چپکی ہوئی تھیں۔ سب کم عمر تھیں لیکن ان کی جسمانی ساخت کسی مکمل عورت جیسی تھی۔ تین چار لڑکیاں مل کر ایک لڑکی کو مسلسل چھیڑے جا رہی تھیں اور اسے باغیچے کی مختلف سمتوں میں دوڑانے لگیں۔ اس لڑکی کے بائیں ہاتھ میں انگوروں کا ایک گچھا تھا۔ اس کا جسم جوانی کے نشے میں پھوٹ پڑنے کو تھا۔

اچانک وہ رک گئی۔ اس نے ایک درخت کے سائے میں لیٹے لوگوں کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے واپس بھاگنے کا ارادہ کیا۔ وہ اتنی قریب آ چکی تھی کہ لیٹے ہوئے لوگ اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

اس کے چہرے کا ہر حصہ بیضوی تھا۔ آنکھیں، بھویں، گال، چہرے کی ساخت، اس کی

---

[1] سچے اور جذباتی عشق کی ایک مقامی اصطلاح جو کارلیون گاؤں اور آس پاس کے علاقوں میں رائج تھی۔

جلد ریشم جیسی نرم و نازک تھی۔ اس کی لمبی پلکوں کے سائے، اس کی آنکھوں اور رخساروں پر پڑ رہے تھے اور گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ انگور کی طرح رس بھرے تھے۔

وہ اتنی خوب صورت تھی کہ فیبریزیو کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ ''جی سس کرائسٹ، میری روح اب تیرے حوالے۔ میں مر رہا ہوں''۔ اس نے یہ الفاظ مذاق میں کہے تھے لیکن اس کے منہ سے نکلی ہوئی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ لڑکی نے شاید یہ جملے سن لیے تھے۔ وہ پلٹ اور دوڑتی ہوئی اپنی سہیلیوں کی طرف جانے لگی۔ سوتی فراک کے نیچے اس کے جسم کی ایک ایک حرکت نظر آ رہی تھی۔ اپنی سہیلیوں کے پاس پہنچ کر جب وہ رکی تو اس کا چہرہ کسی پھول کی طرح کھلا ہوا لگ رہا تھا۔ اس نے اپنی باہیں پھیلائیں۔ انگوروں سے بھرے ہاتھ سے اس نے درختوں کے جھرمٹ کی طرف اشارہ کیا اور جب ان کے ساتھ کی معمر عورتیں انھیں برا بھلا کہنے لگیں تو وہ کھلکھلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

مائیکل کارلیون نے محسوس کیا کہ اس بیچ وہ بے ارادہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اسے چکر سا آنے لگا تھا۔ اس کے خون کی گردش تیز ہو گئی تھی اور جسم کانپ رہا تھا۔

پھر اس کے کانوں میں دونوں چرواہوں کے قہقہے لگانے کی آوازیں آئیں۔

''تمھیں تو پیار ہو گیا''۔ فیبریزیو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ پھر کرالو نے بھی دوستانہ انداز میں اسے تسلی دی۔ ''حوصلہ رکھو حوصلہ''۔

مائیکل کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کار سے ٹکرا گیا تھا۔ فیبریزیو نے اسے شراب کی بوتل پکڑا دی۔ مائیکل نے ایک بڑا گھونٹ لیا تو اس کے حواس کچھ ٹھکانے آئے۔

''کیا بک رہے ہو تم دونوں''؟ اس نے کہا۔

دونوں پھر ہنسے۔ پھر کرالو ایک دم سنجیدہ ہو گیا اور بولا ''تھنڈر بولٹ کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ جب پیار ہو جاتا ہے تو وہ سب کو نظر آنے لگتا ہے لیکن اس مین شرمندہ ہونے کی کیا بات ہے۔ لوگ تو تھنڈر بولٹ کا شکار ہونے کے لیے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ تم تو خوش قسمت انسان ہو''۔

مائیکل اس بات سے خوش نہیں تھا کہ اس کے دل میں موجزن جذبات

اتنی آسانی سے پڑھ لیے گئے تھے۔لیکن وہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب اس نے یہ بات محسوس کی۔ یہ کیفیت نوعمری کے عشق جیسی نہیں تھی اور نہ ہی اس پیار جیسی جس کی بنیاد صلاحیت یا اچھا سلوک ہوتا ہے۔اس کے اندر بہ جبر حاصل کر لینے کا ایک جذبہ سر اٹھا رہا تھا۔اس لڑکی کا چہرہ اس کے ذہن و دماغ پر اس طرح مسلط ہو گیا تھا کہ اس نے سوچا اگر یہ لڑکی وہ حاصل نہ کر سکا تو اس کی یاد ایک جن کی طرح اس کے تعاقب میں رہے گی۔اپنی جلاوطنی کے ان دنوں میں اس نے ہمیشہ کے کو یاد کیا تھا۔حالانکہ وہ محسوس کرتا تھا کہ ان کی دوبارہ ملاقات ممکن نہیں ہے۔نہ محبت کرنے والوں کی شکل میں اور نہ دوستوں کی شکل میں۔وہ ایک قاتل تھا،اس کا تعلق اب مافیا سے تھا لیکن اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد کے کا خیال اس کے دل سے محو ہو گیا تھا۔

فیبریزیو نے کہا۔"میں گاؤں جا کر معلوم کرتا ہوں کہ وہ کون ہے؟ شاید وہ ہماری توقع سے زیادہ آسانی سے حاصل ہو جانے والی لڑکی ہو۔"

کرالو نے احمقانہ انداز میں اپنے سر کو جنبش دی۔مائیکل خاموش رہا۔دونوں چرواہے باڈی گارڈ اس راستے پر چلنے لگے جو گاؤں کی طرف جاتا تھا اور جس طرف وہ لڑکیاں گئی تھیں۔مائیکل بھی ان کے پیچھے چل رہا تھا۔

یہ گاؤں روایتی انداز میں درمیان میں فوارے والے ایک بڑے چبوترے کے چاروں طرف بسا ہوا تھا لیکن چونکہ شاہراہ یہاں سے گزرتی تھی اس لیے یہاں کچھ اسٹور، کچھ شراب کی دکانیں اور ایک چھوٹا سا کیفے تھا،جس کی چھوٹی سی ٹیریس پر تین میزیں بچھی ہوئی تھیں۔ چرواہوں نے ایک میز سنبھال لی۔مائیکل بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔وہاں لڑکیوں کا سایہ تک نظر نہیں آ رہا تھا۔گاؤں ویران تھا۔آس پاس یا تو چھوٹے چھوٹے بچے کھیل رہے تھے یا ایک گدھا بھٹک رہا تھا۔

کیفے کا مالک ان کا آرڈر لینے ان کے پاس آ گیا۔وہ ایک پستہ قد اور بھاری بھرکم جسم کا مالک تھا۔بڑی میٹھی آواز میں وہ مخاطب ہوا اور ان کے سامنے پنیر کی ایک پلیٹ لا کر رکھ دی۔

"آپ لوگ یہاں اجنبی معلوم ہوتے ہیں"؟ وہ بولا"میری شراب چکھ کر

دیکھیے۔انگور میرے اپنے باغ کے ہیں اور شراب خود میرے بیٹے کشید کرتے ہیں۔وہ اس میں سنترہ اور لیموں بھی ملاتے ہیں۔یہ اٹلی کی بہترین شراب ہے“۔

ان کے کہنے پر وہ شراب کا ایک جگ لے آیا۔شراب برانڈی جیسی مقوی تھی اور اس کے دعوے سے کہیں زیادہ لذت دار۔فیبریزیو نے اس سے کہا۔”تم تو یہاں کی ساری لڑکیوں کو جانتے ہوگے۔ابھی ابھی ہم نے سڑک کی طرف سے آتی ہوئی کچھ خوب صورت لڑکیاں دیکھی تھیں۔ان میں سے ایک کی وجہ سے ہمارا یہ دوست بیمار ہوگیا ہے“۔اس نے مائیکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کیفے کے مالک نے دلچسپی سے مائیکل کی طرف دیکھا۔پہلے اسے اس کا چہرہ بہت عمومی لگا اور اس نے اس پر دوسری نظر ڈالنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی۔لیکن پیار کے شکار آدمی کی تو بات ہی کچھ اور ہو جاتی تھی۔اس نے مائیکل کو مخاطب کر کے کہا۔”میری شراب کی کچھ بوتلیں اپنے ساتھ آج گھر لے جانا میرے دوست۔اس سے تمھیں رات میں نیند کو بلانے میں مدد ملے گی“۔

پھر اس نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔”نہیں میں ایسی کسی لڑکی کو نہیں جانتا“۔ اور وہ ٹیریس سے نکل کر کیفے کے اندر چلا گیا۔

تینوں خاموشی سے جرعہ جرعہ شراب پیتے رہے۔انھوں نے جگ خالی ہونے کے بعد مزید شراب کا آرڈر دیا لیکن کیفے کا مالک وہاں نظر نہیں آیا۔فیبریزیو اٹھ کر کیفے کے اندر داخل ہوا۔جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔وہ مائیکل سے بولا۔ ”بات وہی نکلی جس کا مجھے شبہ تھا۔جس لڑکی کی ہم بات کر رہے ہیں وہ اسی کی بیٹی ہے اور اب وہ کیفے کے پیچھے بیٹھا غصے میں کھول رہا ہے۔وہ ہمیں نقصان پہنچانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کارلیون کی طرف واپس چل دینا چاہیے“۔

یہاں رہتے ہوئے مائیکل کو کئی مہینے ہوگئے تھے لیکن وہ ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ پایا کہ سسلوی سیکس کے نام پر اتنا کیوں بھڑکتے ہیں۔مائیکل کی خواہش ایک سسلوی کے لیے قابل اعتراض تھی لیکن دونوں چرواہے اس بات کو بڑی لاپرواہی سے لے رہے تھے۔ فیبریزیو نے کہا۔”وہ حرامی بوڑھا کہہ رہا تھا کہ اس کے دو جوان بیٹے ہیں اور انھیں بلانے کے

لیے صرف ایک سیٹی بجانی ہوگی۔اب چل پڑو یہاں سے''۔

مائیکل نے سرد مہری سے انھیں دیکھا۔اب تک وہ ایک امن پسند شریف نوجوان نظر آرہا تھا اور یہ پہلا موقع تھا جب کسی نے مائیکل کارلیون کی نظروں میں اس کے مستقبل کا عکس دیکھا۔ڈان توماسنو جو مائیکل کی حقیقت سے واقف تھا۔اس کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتا تھا اور احترام میں اسے ہمیشہ اپنے مساوی وقعت دیتے ہوے اس کے ساتھ پیش آتا تھا۔لیکن ان گنوار چرواہوں نے مائیکل کے بارے میں جو رائے قائم کی تھی وہ سمجھ داری کی نہیں تھی۔مائیکل کی اس سرد نگاہ نے ان کے ہوش ٹھکانے لگا دیے تھے۔انھوں نے ہنسنا بند کر دیا تھا۔مائیکل کا سفید چہرہ اس وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی آتش فشاں پھوٹ پڑنے کی تیاری کر رہا ہو۔

جب مائیکل نے دیکھا کہ دونوں کے چہروں پر اس کے لیے مناسب احترام جھلک آیا ہے تو اس نے کہا۔"جاکر اس شخص کو میرے پاس لے آؤ''۔

وہ بالکل نہیں ہچکچائے۔انھوں نے اپنی لوپارا بندوق اپنے کندھے پر ٹانگی اور پھر کیفے میں داخل ہو گئے۔کچھ دیر بعد کیفے کے مالک کے دائیں بائیں چلتے ہوے وہ باہر نکلے۔وہ موٹا آدمی خوف زدہ نہیں تھا اور ابھی تک اپنے غصے کو قابو میں کیے ہوے تھا۔

مائیکل نے اپنی کرسی پر پیچھے کی طرف جھک کر غور سے اس شخص کے چہرے کا معائنہ کیا۔پھر وہ نرم اور شائستہ لہجے میں بولا۔"میں معافی چاہتا ہوں۔میں یہاں اجنبی ہوں اور یہاں کے رسم و رواج سے واقف نہیں ہوں،لیکن مجھے اتنا کہنے کی اجازت دیجیے کہ آپ کی یا آپ کی بیٹی کی توہین کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے''۔

چرواہے باڈی گارڈ بہت متاثر ہوے۔اس سے پہلے انھوں نے مائیکل کا یہ لہجہ کبھی نہیں سنا تھا۔وہ کہنے کو افسوس ظاہر کر رہا تھا لیکن اس کی آواز میں رعب اور اقتدار کا جذبہ تھا۔کیفے کے مالک نے کندھے جھٹکائے۔وہ سمجھ گیا کہ اس کے سامنے کوئی معمولی غریب کسان نہیں ہے۔اس نے مائیکل سے پوچھا۔"تم کون ہو اور میری بیٹی سے تم کیا چاہتے ہو''؟

مائیکل بلا تکلف بولا۔"میں ایک امریکن ہوں اور اپنے ملک کی پولیس سے بچنے کے لیے پوشیدہ طور پر یہاں رہ رہا ہوں۔میرا نام مائیکل ہے۔تم یہ اطلاع پولیس کو دے کر فائدہ اٹھا

سکتے ہو لیکن اس کے نتیجے میں تمہاری بیٹی کو شوہر تو ملے گا ہی نہیں وہ اپنے باپ سے بھی محروم ہو جائے گی۔ میں کسی بھی صورت تمہاری بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں۔ تمہاری اجازت سے اور تمہارے خاندان کے تحفظ میں۔ پورے دھوم دھام اور عزت و احترام کے ساتھ۔ میں ایک معزز شخص ہوں۔ میں اس ملنا چاہتا ہوں۔ اس سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور اگر دونوں کی رضامندی ہوگئی تو ہم شادی کر لیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو تم مجھے دوبارہ کبھی نہیں دیکھو گے۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری بیٹی کو بھلا آدمی نہ لگوں۔ اس بات کا تو کسی کے پاس کوئی جواب نہیں۔ جب مناسب وقت آئے گا تو میں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا''۔

تینوں حیرت سے مائیکل کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فیبریزیو مسحور سی آواز میں بولا ''یہ تو اصلی پیار ہے''۔

پھر پہلی بار کیفے کے مالک کے چہرے پر بے یقینی کے آثار نظر آئے۔ بالاخر وہ بولا ''کیا تم دوستوں کے دوست ہو''۔

سسلی کا رہنے والا کوئی بھی شخص مافیا کا نام بہ آواز بلند نہیں لیتا، اس لیے وہ اشارتاً مائیکل سے دراصل یہ دریافت کر رہا تھا کہ کیا اس کا تعلق مافیا سے ہے؟

''نہیں''۔ مائیکل نے کہا۔ ''میں یہاں اجنبی ہوں''۔

کیفے کے مالک نے پھر اسے دیکھا۔ اس نے اس کے ٹوٹے جبڑے پر نگاہ ڈالی۔ اسے یاد آیا کہ کیسے اس کے محافظوں نے کیفے میں آ کر اس سے کہا تھا کہ ان کا مالک اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ کیفے کے مالک نے غرا کر کہا تھا کہ وہ اس حرام زادے کو اپنے کیفے سے دفع ہوتے دیکھنا چاہتا ہے۔ جواباً ان میں سے ایک نے کہا تھا ''میری بات مانو۔ بہتر یہی ہوگا کہ تم خود سے چل کر ان سے بات کر لو۔ اور کسی جذبے سے مجبور ہو کر وہ آ گیا۔ اب یہی بات اسے احساس دلا رہی تھی کہ اس اجنبی سے شائستگی سے پیش آیا جائے۔ وہ دھیرے سے بولا ''اگلی اتوار کو دوپہر کے بعد آنا۔ میرا نام وٹیلی ہے اور میرا گھر سامنے پہاڑی پر ہے۔ لیکن تم یہیں کیفے پر آنا۔ وہاں تمہیں میں لے جاؤں گا''۔

فیبریزیو نے کچھ کہنا چاہا لیکن مائیکل نے اس کی طرف نگاہ ڈالی تو اس کی زبان جیسے اس کے منہ میں جم گئی۔ اس بات کا اثر وٹیلی پر بھی ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس لیے جب مائیکل

نے اٹھ کر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اسے تھام لیا اور مسکرایا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس ایک ہفتے کے دوران میں مائیکل کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور اگر وہ مطمئن نہ ہوا تو اس کا استقبال اپنے دو بیٹوں کے ساتھ کرے گا، جو خود بھی لوپارا بندوق رکھتے تھے۔ پھر ڈان سے بھی تو اس کی راہ و رسم تھی۔ لیکن اس کے اندر سے آواز آ رہی تھی کہ جلد ہی اس کی قسمت کھلنے والی ہے اور یہ اچھا بھی تھا۔ کچھ مقامی نوجوان پہلے ہی مکھیوں کی طرح اس کی بیٹی کے ارد گرد بھنبھنانے لگے تھے اور یہ ٹوٹے جبڑے والا نوجوان بڑی آسانی سے انھیں راستے سے ہٹا سکتا تھا۔ خیر سگالی کے تحت وتیلی نے اپنی بنائی ہوئی مخصوص شراب کی ایک بوتل کے ساتھ انھیں رخصت کیا۔ اس نے دیکھا کہ پی گئی شراب کا بل چرواہوں نے ادا کیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مائیکل ان چرواہوں سے اہم کوئی شخص ہے۔

مائیکل کو اب سیر سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی۔ انھوں نے ایک گیراج تلاش کر کے ایک کار کرائے پر لی اور واپس کاریون آ گئے۔

ڈاکٹر ٹازا کو چرواہوں نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔ اس شام جب سب لوگ باغیچے میں بیٹھے ہوئے تھے تو ڈاکٹر نے ڈان توماسنو کو بتایا کہ ہمارا دوست تھنڈر بولٹ کا شکار ہو گیا ہے۔

ڈان توماسنو کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ وہ بولا ''کاش ایسا عشق پالرمو کے کچھ نوجوانوں کو ہو سکے کہ مجھے کچھ سکون ملے''۔ وہ مافیا کے ان نئے گروہوں کا تذکرہ کر رہا تھا جو بڑے شہروں میں سر اٹھا رہے تھے اور پرانے لوگوں کے امن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

مائیکل نے توماسنو سے کہا ''میں چاہتا ہوں کہ تم ان چرواہوں سے کہہ دو کہ اتوار سے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ میں اس لڑکی کے افراد خاندان کے ساتھ ڈنر پر مدعو ہوں اور ایسے موقعے پر میں انھیں اپنے آس پاس نہیں دیکھنا چاہتا''۔

ڈان توماسنو نے انکار میں سر ہلا دیا۔ ''یہ مطالبہ مت کرو۔ تمھارے والد نے تمھاری ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ ایک بات میں نے اور سنی ہے کہ تم نے شادی کی بات بھی کی ہے۔ جب تک میں تمھارے والد کو خبر کرنے کے لیے کسی کو اس کے پاس نہیں بھیج پاتا، اس وقت تک میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا''۔

مائیکل کاریون بہت محتاط انداز میں بولا ''ڈان توماسنو، تم میرے والد کو جانتے

ہو۔ وہ ایسا انسان ہے جو انکار سن کر غصے سے ابل جاتا ہے لیکن میری نہیں وہ بہت بار سن چکا ہے۔ اپنے لیے باڈی گارڈ کی ضرورت کو میں سمجھتا ہوں، کیونکہ میں تمہارے لیے کوئی مشکل نہیں کھڑی کرنا چاہتا۔ اس لیے اگر وہ اتوار کو میرے ساتھ رہیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر میں شادی کرنا چاہتا ہوں تو میں شادی کروں گا۔ کیونکہ جب میں اپنے باپ کو اپنے نجی معاملات میں دخل نہیں دینے دیتا تو اگر میں نے تمھیں ایسی دخل اندازی کی اجازت دی تو یہ میرے والد کی توہین ہوگی''۔

ڈان نے ایک لمبی سانس لی۔''اچھا، پھر تو شادی ہو کر رہے گی۔ وہ معزز خاندان کی اچھی لڑکی ہے۔ اگر تم انھیں بے عزت کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کا باپ تمھیں مار ڈالنا چاہے گا اور پھر تم بھی خون بہانے پر مجبور ہو گے۔ پھر اس خاندان کو میں اچھی طرح جانتا ہوں، اس لیے میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا''۔

مائیکل بولا۔''شاید وہ میرا چہرہ دیکھنا پسند نہ کرے اور وہ بہت کم سن ہونے کے سبب مجھے زیادہ عمر کا سمجھ سکتی ہے''۔ اس نے دیکھا دونوں آدمی اسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ ''مجھے تحفے خریدنے کے لیے کچھ رقم چاہیے اور کار کی بھی ضرورت پڑے گی''۔

ڈان نے منظوری میں سر ہلایا۔''فیبریزیو ہر چیز کا انتظام کر دے گا۔ وہ ہوشیار لڑکا ہے۔ بحریہ میں اسے بہت کچھ سکھایا گیا تھا۔ صبح میں تمھیں پیسے دے دوں گا اور تمہارے والد کو اطلاع بھی دوں گا۔ یہ تو مجھے کرنا ہی ہوگا''۔

مائیکل نے ڈاکٹر ٹازا سے کہا۔''تم مجھے کوئی ایسی دوا دے سکتے ہو جس سے ہمیشہ بہنے والی یہ ناک سیکھ سکے۔ میں اس لڑکی کے سامنے ہر وقت ناک پونچھنا نہیں چاہتا''۔

''جب تم لڑکی سے ملنے جاؤ گے تو میں اس میں ایک دوا لگا دوں گا''۔ ڈاکٹر ٹازا نے کہا۔''اس سے تمھاری جلد کچھ سن ہو جائے گی لیکن فکر مت کرو۔ ابھی اس لڑکی کا بوسہ لینے میں بہت وقت لگے گا''۔ ڈان یہ بات سن کر ہنس پڑا۔

اتوار تک مائیکل کو ایک الفا کار مل گئی۔ کار پرانی تھی لیکن چل رہی تھی۔ وہ لڑکی اور اس کے خاندان والوں کے لیے تحفہ جات خریدنے کے لیے پالیرمو کا بھی ایک چکر اسی میں لگا آیا۔ اس کو معلوم ہوا کہ لڑکی کا نام اپولونیا ہے۔ ہر شب میں وہ اس کے دل کش نام اور

حسین چہرے کو یاد کرتا رہتا تھا۔ اس کو خاصی مقدار میں شراب پیے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔ گھر کی بوڑھی ملازمہ کو اس نے ہدایت کر رکھی تھی کہ رات میں اس کے بستر کے پاس شراب کی ایک بوتل رکھ دیا کرے۔ ہر رات وہ اس بوتل کو خالی کر دیتا تھا۔

اتوار کے دن جب چرچ کی گھنٹیاں بجنے لگیں تو وہ اپنی کار میں بیٹھ کر اس گاؤں پہنچا اور اسے کیفے کے سامنے روکا۔ کرالو اور فیبریزیو اپنی بندوق کے ساتھ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ مائیکل نے ان سے کہہ دیا کہ وہ کیفے میں ہی رکیں اور اس کے ساتھ وٹیلی کے گھر نہ جائیں۔ کیفے بند تھا لیکن وٹیلی برآمدے میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

سب نے مصافحہ کیا۔ پھر مائیکل نے تحفوں کے تینوں پیکٹ سنبھال لیے اور وٹیلی کے ساتھ اس کے گھر کی طرف چل دیا۔ پہاڑی پر بنا وٹیلی کا گھر گاؤں کے دوسرے گھروں کے مقابلے میں کافی بڑا تھا۔ وٹیلی خاندان غالباً غریبی کا ستایا ہوا نہیں تھا۔

گھر کے اندر وٹیلی کے دونوں بیٹے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے قویٰ مضبوط تھے۔ وٹیلی کی بیوی بھی ہٹی کٹی تھی۔ اپولونیا کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

مائیکل سے سب کا تعارف کرایا گیا، جسے مائیکل نے سنا بھی نہیں۔ وہ سب ایک کمرے میں بیٹھ گئے۔ کمرے میں فرنیچر کی بہتات تھی۔ وہ زیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن سسلی کے معیار کے مطابق بڑا تھا۔

مائیکل نے سینور وٹیلی اور سینورا وٹیلی کو ان کے تحفے نذر کیے۔ باپ کے لیے وہ سونے کا سگار کٹر لایا تھا اور ماں کے لیے مہنگے کپڑے کا سوٹ۔ لڑکی کا پیکٹ ابھی اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ تحفے شکریے کے ساتھ قبول کر لیے گئے۔ ویسے تحفوں کی ابھی ضرورت نہیں تھی۔

وٹیلی نہایت اپنے پن کے ساتھ بولا "یہ مت سمجھنا کہ ہم لوگ اتنے گئے گزرے ہیں کہ آسانی سے اجنبی لوگوں کو اپنے گھر میں داخل ہونے دیتے ہیں لیکن تمھاری سفارش خود ڈان توماسنو نے کی ہے اور اس علاقے میں اس بھلے آدمی کی بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس لیے ہم تمھارا استقبال کرتے ہیں۔ لیکن اتنا بتا دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری بیٹی کے بارے میں تمھارے ارادے سنجیدہ ہیں تو ہمیں تمھارے خاندان کے بارے میں معلومات ہونی چاہییں"۔

مائیکل نے اس بات کی تائید میں سر کو جنبش دی اور نرم لہجے میں بولا ''میرے بارے میں آپ جب بھی کچھ جاننا چاہیں گے میں آپ کو بتا دوں گا''۔

سینوروتیلی نے اپنا ہاتھ اٹھایا ''میں بات چیت کو پیچیدہ بنانے کا عادی نہیں ہوں۔ پہلے مجھے اس کی ضرورت پڑنے دو۔ فی الحال ڈان تو ماسنو کے دوست کی حیثیت سے میں تمھیں خوش آمدید کہتا ہوں''۔

مائیکل نے ناک کے اندر دوا لگائی ہوئی تھی، لیکن پھر بھی اسے لڑکی کے کمرے میں موجود ہونے کی خوشبو آ گئی۔ وہ گھوما۔ اپولونیا پشت کے دروازے کے پاس ستون سے ٹکی کھڑی تھی۔ خوشبو تیز پھولوں جیسی تھی لیکن وہ اپنے بالوں میں کچھ لگائے ہوئے نہیں تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ اس نے ایک اچٹتی نظر مائیکل پر ڈالی۔ آہستہ سے مسکرائی اور آنکھیں نیچی کر لیں۔ اس کے بعد آ کر وہ شرماتی ہوئی اپنی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

مائیکل کی سانس پھر تیز چلنے لگی۔ اس کے دل میں اس لڑکی کو جلد از جلد حاصل کر لینے کی خواہش شدت اختیار کرنے لگی۔ اطالوی مرد کی جنسی قوت کا احساس اسے پہلی بار ہو رہا تھا۔ اس وقت وہ ایسے کسی بھی مرد کا قتل کر سکتا تھا جو اس لڑکی کو ہاتھ لگاتا اور اپنا بنانے کی کوشش کرتا۔ وہ یوں جھپٹنا چاہتا تھا جیسے کوئی بھوکا کھانے پر جھپٹتا ہے یا جیسے کوئی کنجوس سونے کے سکوں پر گرتا ہے۔ اسے اس لڑکی کو اپنا بنانے، اس کا مالک بننے، اسے اپنے گھر میں بند کر کے رکھنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ جب اس نے اپنے ایک بھائی کی طرف مسکرا کر دیکھا تو اسے برا لگا۔ لڑکی کے خاندان والے غور سے تھنڈر بولٹ کے اس بے مثال نمونے کو دیکھ رہے تھے۔ جب تک ان کی شادی نہیں ہو جاتی، اس وقت تک یہ نوجوان ان کی بیٹی کا غلام بن کر رہنے والا تھا۔ البتہ شادی کے بعد صورت حال اس کے برعکس ہو سکتی تھی۔

مائیکل نے پالیرمو سے اپنے لیے بھی کپڑے خریدے تھے اور اب وہ کوئی بے ڈھب سا کسان نہیں لگ رہا تھا۔ خاندان نے صاف محسوس کیا کہ ضرور یہ بھی کوئی ڈان ہے۔ اپنے ٹوٹے ہوئے جبڑے کے باوجود وہ برا نہیں لگ رہا تھا۔ اور پھر دوسری طرف سے اس کا چہرہ اتنا خوب صورت لگنے لگتا تھا کہ اس وہ ٹوٹا ہوا جبڑا بھی خوب صورت لگنے لگتا تھا۔

اور پھر وہ تو اس دنیا میں تھا جہاں چہرے کی ایسی خرابی کو دلیری کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

مائیکل نے لڑکی کی جانب دیکھا۔ اس کے ہونٹوں کی سرخی دامن دل کھینچتی تھی۔ وہ اس کا نام لیے بغیر بولا۔ "اس دن میں نے سنترے کے کنج کے پاس تمھیں دیکھا تھا، لیکن تم بھاگ گئی تھیں۔ کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو؟"

لڑکی نے صرف ایک لمحے کے لیے اپنی نظریں اوپر کیں اور انکار میں سر کو جنبش دی۔ مائیکل رعب حسن سے متاثر ہو رہا تھا۔ اس کی ماں نے لڑکی کو سخت لہجے میں ہدایت کی۔

"اپولونیا، بیچارے سے بات چیت کرو۔ یہ تم سے ملنے کے لیے میلوں دور سے چل کر آیا ہے"۔ لیکن لڑکی کی لمبی پلکیں اس کے رخساروں پر جھکی رہیں۔ مائیکل نے سنہرے کاغذ میں لپٹا تحفے کا پیکٹ اسے دیا۔ لڑکی نے پیکٹ اپنی گود میں رکھ لیا۔ اس کے باپ نے کہا۔

"اپولونیا، پیکٹ کھول کر دیکھو"۔ لیکن لڑکی کے ہاتھوں کو جنبش نہ ہوئی۔ ماں نے آگے بڑھ کر پیکٹ کھولا۔ اندر سے زیور کا ایک ڈبہ برآمد ہوا۔ وہ ہچکچائی۔ ایسی کوئی چیز اس نے کبھی اپنے ہاتھوں میں نہیں لی تھی اور اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ڈبہ کس طرح کھلے گا۔ لیکن اندازے سے اس نے ڈبہ کھول کر تحفہ باہر نکال لیا۔

یہ سونے کا ہار تھا۔ اسے دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے۔ صرف اس لیے نہیں کہ یہ قیمتی تحفہ تھا بلکہ اس لیے بھی کہ یہاں کے رسم و رواج کے مطابق سونے کا تحفہ خواہش کی سنجیدگی کی سند ہوتی تھی۔ یہ تحفہ بہ الفاظ دیگر شادی کی درخواست تھی۔ انھیں اجنبی پر اب کسی طرح کا شبہ نہیں رہ گیا تھا۔

اس کے بعد ایک دو دن کے وقفے سے مائیکل اپولونیا سے باتیں کرتا رہا۔ ہر ملاقات گذشتہ ملاقات کے مقابلے میں زیادہ بے تکلف ہوتی گئی۔ دو ہفتے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مائیکل ہر ملاقات میں اسے تحفے دیتا۔ ملاقاتوں کے اس سلسلے میں انھیں مکمل تنہائی میسر نہیں آسکی۔ اس سے مائیکل کی خواہشات کا لاوا پکتا رہا۔

اس بیچ ڈان تو ماسنو کو امریکہ سے یہ اجازت مل گئی تھی کہ مائیکل اپنے نجی فیصلوں کے لیے خود مختار ہے، اس لیے اس نے بھی اس معاملے میں دلچسپی لینی شروع کر دی اور جلد ہی اپولونیا اور مائیکل شادی کے مقدس رشتے میں بندھ گئے۔ اس ڈان تو ماسنو، مائیکل کے

دونوں باڈی گارڈوں، ڈاکٹر ٹازا اور اپولونیا کے تمام اقارب نے شرکت کی۔ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اس شادی کے تذکرے عام نہ ہونے پائیں۔

لیکن یہ بات چھپ نہیں سکی۔ شادی کے بعد مائیکل کی تفریحات نے اس خبر کو عام کرنے میں مدد دی۔ بالآخر ڈان توماسنو کو مجبوراً مائیکل کو آگاہ کرنا پڑا کہ تمھیں کارلیون خاندان کے دشمنوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ ان کی رسائی کے تانے بانے سسلی تک آکر ملتے ہیں۔ مائیکل کی رہائش گاہ پر پہرے کا انتظام اور سخت کردیا گیا تھا اور مائیکل نے اپنی تفریحات کو محدود کرلینا ہی مناسب سمجھا۔

ایک رات گاؤں کی ایک بوڑھی عورت جو مائیکل کے یہاں ملازمہ تھی، باغیچے میں اس کے لیے ایک لذیذ پکوان تیار کرکے لے آئی۔ واپس لوٹنے سے پہلے اس نے مائیکل سے کہا۔ ''لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں، کیا وہ سچ ہے؟ کیا تم نیویارک شہر کے ڈان کارلیون، گاڈ فادر کے بیٹے ہو''؟

یہ راز اتنا عام ہوگیا تھا، یہ محسوس کرکے ڈان توماسنو کے چہرے پر نفرت کی پرچھائیاں نظر آئیں لیکن وہ بوڑھی عورت اتنی معصومیت سے سوال کررہی تھی کہ مائیکل اس سے جھوٹ نہ بول سکا۔ وہ اثبات میں سر کو جنبش دیتے ہوئے بولا ''تم میرے والد کو جانتی ہو''؟

ملازمہ کا نام فلوسنا تھا۔ اس کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ مائیکل نے آج پہلی بار اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ بولی۔ ''گاڈ فادر نے ایک بار میری جان بچائی تھی''۔

وہ ابھی کچھ اور کہنا چاہتی تھی، اس لیے مائیکل اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے مسکرایا۔ ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ ''کیا یہ سچ ہے کہ لوکا براسی مرچکا ہے''؟

مائیکل نے اشارے میں حامی بھری۔ یہ دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوئی کہ بوڑھی عورت کے چہرے پر درد کی لکیریں گہری ہوگئیں۔ وہ بولی۔ ''خدا اسے معاف کرے لیکن خدا اس کی روح کو ایک طویل عرصے تک عذاب میں مبتلا رکھے''۔

لوکا کے لیے مائیکل کا پرانا تجسس پھر بیدار ہوگیا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ جو کہانی ہیگن اور سونی اسے کبھی بتاتے تھے، اسے یہ عورت جانتی ہے۔ اس نے ملازمہ کے لیے شراب تیار کی اور اسے بیٹھ جانے کو کہا۔ ''مجھے میرے والد اور لوکا براسی کے بارے میں

تفصیل سے بتاؤ"۔ وہ دھیرے سے بولا۔ تھوڑا بہت تو ان کے بارے میں مجھے معلوم ہے لیکن یہ بتاؤ کہ یہ دونوں دوست کیسے بن گئے؟ اور لوکا براسی میرے والد کا اتنا معتمد کیسے بنا؟ گھبراؤ نہیں۔ تم جو جانتی ہو مجھے صاف صاف بتادو"۔

فلوسنا کا جھریوں سے بھرا چہرہ ڈان تو ماسنو کی طرف گھوما۔ اس نے بھی اشارے سے اسے بتا دینے کی اجازت دے دی اور وہ شام فلوسنا نے باغ میں ہی گذار دی۔

(۲)

باغیچے میں بیٹھے ڈان تو ماسنو اور ڈاکٹر ٹازا کی موجودگی میں مائیکل کو بوڑھی ملازمہ نے جو کہانی سنائی اس کا خلاصہ کچھ اس طرح تھا۔

تیس سال پہلے نیویارک شہر کے ٹینتھ ایوینیو علاقے میں جہاں بیشتر اطالوی رہتے تھے، فلوسنا نرس کا کام کرتی تھی۔ وہاں کی عورتیں تو ہمیشہ حاملہ رہتی تھیں اس لیے اس کا کاروبار خوب چلتا تھا۔ اس کا شوہر ان دنوں اشیائے خورد و نوش کی دکان کا مالک تھا۔ وہ جوے کا عادی تھا، اس لیے مستقبل کے لیے اس نے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھا تھا۔

ایک رات جب سارے لوگ نیند میں ڈوبے ہوئے تھے، اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ ذرا بھی نہیں گھبرائی، اس لیے کہ اس گنہگار دنیا میں قدم رکھنے کے لیے بچے ایسے ہی اوٹ پٹانگ وقت کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس نے کپڑے پہنے اور دروازہ کھولا۔ خلاف توقع باہر لوکا براسی کھڑا تھا۔ اس کی شہرت ان دنوں بھی کم نہیں تھی۔ سارا علاقہ اس کے نام سے دہشت زدہ تھا۔ یہ بھی سب کو معلوم تھا کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے، اس لیے فلوسنا ڈر گئی۔ وہ سمجھی کہ شاید اس کے شوہر سے لوکا کی کھٹ پٹ ہو گئی، اس لیے اسے اس کا مزہ چکھانے آیا ہے۔

لیکن لوکا براسی وہاں اسی کام سے آیا تھا، جس کام سے اور لوگ اتنی رات گئے فلوسنا کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے۔ اس نے بتایا کہ ایک عورت کو بچہ ہونے والا ہے۔ اس عورت کا گھر اس علاقے سے کافی دور تھا اور وہ اسے لینے آیا تھا۔ فلوسنا نے محسوس کیا کہ کہیں کچھ گڑبڑ ہے۔ اس رات براسی کا مہیب چہرہ پاگلوں جیسا ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر شیطان سوار ہو۔ اس نے مخالفت کرنی چاہی کہ وہ صرف ان عورتوں کے بچہ پیدا کراتی ہے جس

کے کیس سے وہ واقف ہو لیکن براسی نے مٹھی بھر نوٹ اس کے ہاتھ پر رکھ دیے اور بڑی بے رخی سے اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ خوف کے مارے وہ انکار نہیں کر سکی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔

گلی میں ایک کار کھڑی تھی۔ جس کا ڈرائیور بھی براسی کی ہی شکل کا تھا۔ انھیں لانگ آئی لینڈ کے پل کے اس پار ایک مکان تک پہنچنے میں صرف آدھا گھنٹہ صرف ہوا۔ یہاں لوکا براسی اپنے گروہ کے ساتھ رہتا تھا۔ باورچی خانے میں کچھ اور بدمعاش تھے جو تاش کھیل رہے تھے۔ براسی فلوسنا کو پہلی منزل کے ایک کمرے میں لے گیا جہاں پلنگ پر ایک حسین لڑکی لیٹی تھی، جو دیکھنے میں آئرش لگ رہی تھی۔ اس کا چہرہ درد سے کھنچا ہوا تھا، بال سرخ تھے اور پیٹ خوب پھولا ہوا تھا۔ لڑکی بہت خوف زدہ تھی۔ براسی کے خوفناک چہرے پر ہنوز نفرت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

اس کہانی کی تفصیلات کو مختصر کیا جائے تو لوکا براسی اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے دو آدمیوں نے فلوسنا کی مدد کی اور بچہ پیدا ہو گیا۔ اس وقت تک وہ لڑکی تھک ہار کر گہری نیند سو چکی تھی۔ براسی کو بلایا گیا۔ فلوسنا نے نوزائیدہ بچے کو ایک تولیے میں لپیٹ دیا تھا۔ اس نے بچے کو براسی کی طرف بڑھایا اور بولی۔ ''اگر تم اس کے باپ ہو تو اسے سنبھالو۔ میرا کام پورا ہوا''۔

براسی نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ ''ہاں میں اس کا باپ ہوں''۔ اس نے کہا۔ ''لیکن میں نہیں چاہتا کہ ایسی نسل کو کوئی بچہ زندہ رہے۔ تہ خانے میں جا کر اسے آتش دان میں جھونک دو''۔

ایک لمحہ فلوسنا نے سوچا کہ شاید اس نے براسی کی بات ٹھیک سے نہیں سنی ہے۔ وہ 'نسل' لفظ کے استعمال سے الجھن میں پڑ گئی۔ براسی نے کیا یہ بات اس لیے کہی تھی کہ لڑکی اطالوی نہیں تھی؟ یا یہ ہو سکتا ہے کہ لڑکی کوئی جسم فروش ہو یا وہ یہ کہنا چاہتا ہو کہ اپنے نطفے سے پیدا ہونے والے بچے کو وہ زندہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ وہ بولی۔ ''بچہ تمھارا ہے جو جی میں آئے کرو''۔ اور اس نے بچہ اسے پکڑانے کی کوشش کی۔

اسی وقت لڑکی جاگ گئی۔ اس نے کروٹ بدل کر ان کی طرف دیکھا۔ اس نے براسی کو بچے کو فلوسنا کی گود میں دیتے ہوئے دیکھا۔ وہ نقاہت سے بولی۔ لوکا۔۔۔

لوک ۔ ۔ ۔ ۔ میں معافی مانگتی ہوں'' ۔ براسی نے اس لڑکی کی طرف دیکھا۔

بڑا خوفناک منظر تھا۔ وہ دونوں جنگلی جانور لگ رہے تھے۔ دونوں نفرت کی آگ میں جل رہے تھے۔ براسی پھر فلوسنا سے مخاطب ہوا اور بولا ''جو میں کہتا ہوں، کرو۔ میں تمھیں دولت ۔ ۔ ۔ دوں گا''۔

گھبراہٹ میں فلوسنا کے منہ سے الفاظ ادا نہ ہو سکے۔ اس نے انکار میں سر ہلایا۔ آخر بڑی مشکل سے وہ کہہ پائی'' ۔ یہ کام تم ہی کرو۔ باپ تم ہو۔ تمھاری مرضی ہے جو چاہو کرو'' ۔ براسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اپنی قمیص کے اندر سے چاقو نکالا ''میں تمھارا گلا کاٹ دوں گا'' وہ بولا۔

وہ بے جان ہو گئی۔ کیونکہ اگلی بات اسے بس یہی یاد تھی کہ تہ خانے میں آتش دان کے سامنے وہ کھڑے تھے۔ تولیے میں لپٹا ہوا بچہ فلوسنا کے ہاتھ میں تھا۔ شاید ایک آدمی نے بڑھ کر آتش داں کا دروازہ کھولا تھا اور سامنے صرف آگ نظر آ رہی تھی۔ وہ اس گرم اور بدبودار تہ خانے میں براسی کے ساتھ تنہا کھڑی تھی۔ براسی نے اپنا چاقو پھر نکال لیا تھا۔ اس بات میں شبہ نہیں تھا کہ وہ فلوسنا کا قتل کر سکتا تھا۔

کہانی کے اس موڑ پر پہنچ کر فلوسنا چپ ہو گئی۔ اس نے اپنے سوکھے ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیے اور مائیکل کی طرف دیکھا۔ مائیکل سمجھ گیا کہ وہ اپنے اس عمل کو دہرانا نہیں چاہتی۔ اس نے دھیرے سے پوچھا۔ ''تو تم کو براسی کا کہنا ماننا پڑا''؟

فلوسنا نے سر ہلا کر حامی بھری۔

کئی بار خدا کو یاد کرنے اور شراب کا پورا گلاس اپنے گلے سے اتارنے کے بعد وہ اپنی کہانی کو آگے جاری رکھنے پر تیار ہو پائی۔

اسے ڈھیر سارے روپے دیے گئے اور گھر واپس بھیج دیا گیا۔ وہ جانتی تھی کہ جو کچھ ہوا تھا اس کے بارے میں ایک لفظ کہنے سے اس کی جان جا سکتی تھی۔ دو دن بعد براسی نے بچے کی آئرش ماں کو بھی قتل کر دیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ خوف زدہ فلوسنا گاڈ فادر کے پاس پہنچی اس اسے ساری کہانی کہہ سنائی۔ گاڈ فادر نے اسے خاموش رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ وہ سب سنبھال لے گا۔ اس وقت تک لوکا براسی ڈان کارلیون کے لیے کام نہیں کرتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ڈان کارلیون کچھ کر پاتا، براسی نے کانچ کے ایک ٹکڑے سے اپنا

گلا کاٹ کر جیل میں خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ اسے جیل کی کوٹھری سے نکال کر اسپتال بھیج دیا گیا اور جب تک وہ ٹھیک ہوا ڈان نے سارا انتظام کر لیا تھا۔ پولیس براسی کے خلاف عدالت میں کچھ بھی ثابت نہیں کر سکی اور لوکا براسی کو بری کر دیا گیا۔

ڈان کارلیون کی یقین دہانی کے باوجود کہ اب اسے نہ تو لوکا براسی کچھ کہے گا اور نہ پولیس، فلوسنا کا سکون اسے واپس نہ مل سکا۔ وہ اب اپنا کام بھی نہیں کر پاتی تھی۔ آخر اس نے اپنے شوہر کو آمادہ کیا کہ وہ اپنی دکان بیچ دے اور اٹلی لوٹ چلے۔ اس کا شوہر مان گیا۔ فلوسنا نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا اور اسے اپنی بیوی سے پوری ہمدردی تھی۔ امریکہ میں اس نے جو کمایا تھا وہ سب اٹلی میں آ کر تباہ کر دیا، اس لیے اس کے انتقال کے بعد فلوسنا کو نوکری کرنی پڑی۔

اس طرح فلوسنا نے اپنی کہانی مکمل کی۔ اس نے شراب کا ایک گلاس اور پیا اور مائیکل سے بولی۔ ''خدا کرے تمہارے والد کی خوب شہرت ہو۔ میں جب بھی ضرورت مند ہوتی ہوں، وہ مجھے پیسے بھیج دیتا ہے۔ اسی نے مجھے براسی سے بچایا تھا۔ اسے کہنا کہ میں ہر رات اس کی زندگی کے لیے دعا کرتی ہوں اور کہنا کہ وہ موت سے کبھی نہ ڈرے''۔

''کیا اس کی کہانی سچ ہے''۔ اس کے چلے جانے کے بعد ڈان تو ماسنو سے مائیکل نے پوچھا۔

ڈان نے اس کا اقرار کیا۔

شاید یہی سبب تھا کہ کوئی بھی اس کو یہ کہانی سنانے کو تیار نہیں تھا، مائیکل نے اپنے آپ میں سوچا۔

دوسری صبح وہ ڈان تو ماسنو سے اس سلسلے میں دوبارہ بات کرنا چاہتا تھا لیکن اسے معلوم ہوا کہ اسے ایک خصوصی پیغام ملا ہے، جس کی وجہ سے اسے فوراً پالیرمو جانا پڑا ہے۔ اس شام جب ڈان تو ماسنو واپس آیا تو بہت افسردہ تھا۔ وہ مائیکل کو ایک طرف تنہائی میں لے گیا اور اپنے حواس مجتمع کر کے اس خبر کو سنانے کی ہمت کرنے لگا جو وہ سن کر آیا تھا۔

سانٹنو کارلیون کو قتل کر دیا گیا تھا۔

چوبیس

(۱)

صبح کی ہلکی گلابی دھوپ مائیکل کی خواب گاہ میں داخل ہو چکی تھی۔ اپولونیا کا ریشمی نرم بدن اس کی بانہوں میں کسا ہوا تھا۔ مائیکل نے اس پر پیار بھری نگاہ ڈالی۔ اتنے مہینوں سے وہ دلفریب جسم کا مالک تھا لیکن آج بھی اس کا حسن اسے مسحور کیے دے رہا تھا۔

وہ اٹھی اس کمرے سے ملحق غسل خانے میں چلی گئی۔ مائیکل اپنے عریاں جسم پر دھوپ کی گرمی محسوس کرتے ہوئے پلنگ پر لیٹا رہا۔ اس نے ایک سگریٹ جلا لی۔ اس حویلی میں گزرنے والی یہ ان کی آخری صبح تھی۔ ڈان توماسنو نے ایسا انتظام کیا تھا جس کے تحت انھیں سسلی کے جنوبی ساحل پر ایک دوسرے شہر میں بھیجا جانے والا تھا۔ اب اپولونیا جو چند ماہ کی حاملہ تھی کچھ دن اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد اسے بھی اس نئی جگہ پر جانا تھا جہاں مائیکل کو خفیہ طور پر رہنا تھا۔

پچھلی رات اپولونیا کے خواب گاہ میں چلے جانے کے بعد باغیچے میں مائیکل اور ڈان توماسنو کی ملاقات ہوئی تھی۔ ڈان بے حد فکر مند اور مایوس تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ وہ مائیکل کے تحفظ کے لیے فکر مند ہے۔ اس نے بتایا کہ پالیرمو کے مافیا کے کچھ لوگ خود اس کا قتل کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ لیکن توماسنو کو قتل کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

ڈان توماسنو نے بتایا کہ دونوں چرواہے کرالو اور فیبریزیو اس کے باڈی گارڈ کی

حیثیت سے کار میں اس کے ساتھ جانے والے تھے۔ اس نے خاص طور پر کہا کہ وہ اپنے اس مقصد کی خبر وہ ڈاکٹر ٹازا کو نہ بتائے ورنہ وہ پالیر مو میں کہیں بھی بک دے گا۔

مائیکل کو تو ماسنو کی دشواریوں کا علم تھا۔ وہ غیر محفوظ تھا اور ہر وقت مسلح پہرے میں رہتا تھا۔ اور جب کہ خود مائیکل کے لیے وہ خطرہ محسوس کر رہا تھا، اس لیے مائیکل کا دوسری جگہ چلے جانا ہی بہتر تھا۔

دھوپ میں اب تیزی آ گئی تھی۔ مائیکل نے اپنا سگریٹ بجھا دیا اور اٹھ کر اپنی قمیص، پتلون اور سسلیوں کے ذریعے پہنی جانے والی پیک کیپ پہن لی۔ وہ ننگے پاؤں کھڑکی کے پاس پہنچا۔ لان کی کرسی پر بیٹھا فیبریزیو اونگھ رہا تھا۔ اس کی بندوق سامنے میز پر رکھی ہوئی تھی۔

''کار لے آؤ''۔ اس نے فیبریزیو کو آواز دے کر کہا ''میں پانچ منٹ میں تیار ہوتا ہوں۔ کرالو ہے''؟

فیبریزیو اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کی قمیص سامنے سے کھلی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے اس کے سینے کا گودنا دھوپ میں چمک رہا تھا۔

''کرالو باورچی خانے میں کافی پی رہا ہے'' وہ بولا۔ ''کیا تمھاری بیوی بھی تمھارے ساتھ جائے گی''؟

مائیکل نے اسے گھور کر دیکھا۔ اسے لگا، پچھلے کچھ ہفتے سے فیبریزیو کی نظر ہر جگہ اپولونیا کے تعاقب میں رہتی ہے، جیسے وہ ہمت نہ کر پا رہا ہو کہ اپنے ڈان کے مہمان کی بیوی کو چھیڑے۔ سسلی میں موت کو دعوت دینے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ کسی کی بیوی کو چھیڑ دیا جائے۔ مائیکل نے سرد لہجے میں فیبریزیو کو جواب دیا ''نہیں وہ پہلے اپنے گھر جا رہی ہے۔ وہ کچھ دن بعد میرے پاس پہنچے گی''۔

اس نے فیبریزیو کو جلدی جلدی پتھروں کے بنے جھونپڑے کی طرف جاتے دیکھا، جس کا استعمال گیراج کے طور کیا جاتا تھا۔ مائیکل غسل خانے میں گیا۔ اپولونیا وہاں سے نکل چکی تھی۔ شاید وہ ناشتہ تیار کر رہی تھی۔ اسے کچھ دن اپنے والدین کے ساتھ رہنا تھا۔ بعد میں ڈان تو ماسنو اسے مائیکل کے پاس پہنچانے کا انتظام کرنے والا تھا۔

بوڑھی فلوسنا اس کے لیے کافی لائی اور بڑے تکلف کے بعد اسے الوداع کہا۔

کرالو کمرے میں آیا اور مائیکل سے بولا۔ ''کار باہر آ گئی ہے۔ میں بیگ لے چلوں''؟

''نہیں۔ میں خود لے آؤں گا تم چلو''۔ مائیکل نے کہا اور پوچھا۔ ''اپولونیا کہاں ہے''؟

کرالو کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ ''وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہے اور اسے چلانے کی تیاری کر رہی ہے۔ امریکہ پہنچنے تک وہ پوری امریکن بن چکی ہوگی''۔

سسلی میں تو کسی گاؤں کی لڑکی کو کار چلانے کی کوشش کرنے کی بات تک کبھی کسی نے نہیں سنی تھی لیکن مائیکل کبھی کبھی اپولونیا کو فصیل کے اندر کار چلا لینے دیا کرتا تھا۔ حالانکہ اس وقت وہ یقینی طور پر اس کے پاس ہوتا تھا۔ کیونکہ اپولونیا کو جب بریک دبانا ہوتا تو اکثر ایکسی لیٹر دبا دیا کرتی تھی۔

مائیکل نے کرالو سے کہا۔ ''فیبریزیو کو بلا لو اور کار میں میرا انتظار کرو''۔ وہ کمرے سے نکل کر خواب گاہ کی طرف چلا۔ اس کے بیگ پہلے تیار تھا۔ اسے اٹھانے سے پہلے اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ کار کمرے کے پاس کھڑی ہونے کے بجائے پورٹیکو میں زینے کے پاس کھڑی ہے۔ اپولونیا کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ اسٹیرنگ وہیل پر تھے۔ کرالو کار کی پچھلی سیٹ پر کھانے کا سامان رکھ رہا تھا۔ پھر مائیکل کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا کہ فیبریزیو شاید اپنے کسی ذاتی کام سے گیٹ سے باہر جا رہا ہے۔ کیا کر رہا ہے یہ کم بخت۔ اس نے سر گھما کر اپنے پیچھے کی طرف دیکھا اور باورچی خانے میں جا کر فلوسنا کو آخری بار الوداع کہنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ملازمہ سے پوچھا۔ ''ڈاکٹر ٹازا کیا ابھی سو رہا ہے''؟

فلوسنا نے ناک چڑھائی اور بولی۔ ''بوڑھا مرغ سورج کا سامنا نہیں کر سکتا۔ وہ کل رات پالیرمو گیا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا ہے''۔

مائیکل ہنس پڑا اور باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا کہ اپولونیا کار میں سے ہاتھ ہلا کر اسے اشارہ کر رہی تھی۔ بڑی مشکل سے وہ سمجھ سکا کہ وہ چاہتی تھی کہ مائیکل وہیں رکے اور وہ کار چلا کر اس کے پاس لائے۔ کرالو ہنستا ہوا کار کے پاس کھڑا تھا۔ اس کی بندوق اس کے کندھے پر لٹک رہی تھی۔ لیکن فیبریزیو ابھی تک کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ تبھی مائیکل کی نظر حویلی سے باہر جانے والے گیٹ کی طرف اٹھ گئی اور اس نے دیکھا کہ فیبریزیو تیز تیز قدموں سے حویلی

کے باہر جا رہا تھا۔ اس نے ایک بار گھوم کر دیکھا اور اس کی نظریں مائیکل سے چار ہو گئیں۔ اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سی بات تھی۔ جیسے کسی مفرور کی نگاہوں میں ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کہ مائیکل اسے آواز دیتا وہ گیٹ سے باہر جا چکا تھا اور اچانک مائیکل کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔ وہ اپولونیا کی طرف گھوم گیا، جو کار چلانے ہی جا رہی تھی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ اپولونیا نے جیسے ہی کار اسٹارٹ کی، اس میں رکھا بم پھٹ گیا اور وہ اتنا طاقت ور تھا کہ خود مائیکل دس فٹ دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح بیہوش ہوتا، یہ منظر اس کی آنکھیں دیکھ چکی تھیں کہ کار کے پہیوں کے سوا کچھ نہ بچا تھا۔ اس کے دشمن اسے تو نہیں لیکن اپولونیا کو مارنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

(۲)

اسے ہوش آیا تو کمرے میں چاروں طرف تاریکی تھی۔ وہاں جو آوازیں سنائی دے رہی تھیں وہ اتنی ہلکی تھیں کہ اسے صرف شور سنائی دے رہا تھا۔ کوئی قریب ہی کرسی پر بیٹھا اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ اس کی آواز اب اسے صاف سنائی دینے لگی تھی۔ آواز کہہ رہی تھی۔ ''شکر ہے اب اس کی زندگی خطرے سے باہر ہے''۔

روشنی جلائی گئی تو مائیکل کی آنکھیں چندھیانے لگیں۔ اس نے گردن دوسری طرف کر لی۔ اسے اپنا جسم بوجھل اور بے جان لگ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس پر جھکا ہوا آدمی ڈاکٹر ٹازا تھا۔

''مجھے ایک منٹ اپنا معائنہ کر لینے دو، پھر میں روشنی بجھا دوں گا''۔ ڈاکٹر ٹازا دھیرے دھیرے بولا۔ وہ ایک چھوٹی ٹارچ مائیکل کی آنکھوں میں چمکا رہا تھا۔ ''تم ٹھیک ہو جاؤ گے''۔ وہ بولا اور پھر کمرے میں موجود کسی اور آدمی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ''تم بلاؤ اسے''۔

ڈان توماسنو بستر کے پاس ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اب مائیکل اسے صاف دیکھ سکتا تھا۔ ڈان توماسنو کہہ رہا تھا۔ ''مائیکل تم میری بات سن رہے ہو؟ کیا تم آرام کرنا چاہتے ہو''؟

اسے کچھ کہنے کے مقابلے ہاتھ سے اشارہ کرنا زیادہ آسان لگا۔ اس لیے اس نے ایسا

ہی کیا۔ ڈان تو ماسنو بولا ''کیا کیراج سے کار فیبریز یو نکال کر لایا تھا''؟

بغیر کچھ سمجھے مائیکل مسکرا دیا۔ اس مسکراہٹ کو حامی بھرنے کا اشارہ سمجھا گیا لیکن یہ ایک خون کو سرد کر دینے والی مسکراہٹ تھی۔ ڈان تو ماسنو نے کہا ''فیبریز یو غائب ہو گیا ہے۔ میری بات سنو مائیکل۔ تم یہاں ایک ہفتے سے بے ہوش پڑے ہو۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟ سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ تم مر چکے ہو، اس لیے انھوں نے تمھاری تلاش بند کر دی ہے لیکن اب تم غیر محفوظ ہو۔ میں نے تمھارے والد کو اطلاع بھجوا دی ہے۔ اس نے ہمیں ہدایت دی ہے اور بہت جلد تم امریکہ واپس جانے والے ہو۔ تم یہاں آرام کرو۔ یہاں پہاڑیوں کے درمیان تم محفوظ ہو۔ یہ میرا ایک خاص فارم ہاؤس ہے۔ تمھاری اطلاع کے لیے بتا دوں کہ پالیرمو کے مافیا گروہ سے میری صلح ہو گئی ہے۔ وہ لوگ دراصل تمھارے چکر میں تھے اور سارا جھگڑا تمھاری وجہ سے ہی کر رہے تھے۔ وہ لوگ مارنا تمھیں چاہتے تھے لیکن ڈراما میرے مارنے کا کر رہے تھے۔ یہ بات تمھیں معلوم ہونی چاہیے، اس لیے بتا دی۔ باقی سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو اور تم جلد از جلد صحت یاب ہونے کی کوشش کرو''۔

اب مائیکل کو سب کچھ یاد آ رہا تھا۔ اسے یاد آیا کہ اس کی بیوی کی موت ہو چکی تھی۔ کرالو مر چکا ہے۔ اسے بوڑھی ملازمہ فلوسنا کا خیال آیا۔ اس نے سرگوشی میں پوچھا ''فلوسنا''؟

ڈان نے دھیرے سے جواب دیا ''اسے کچھ نہیں ہوا ہے، دھماکے سے اس کی ناک میں معمولی سی چوٹ آئی ہے۔ تم اس کی فکر مت کرو''۔

''میرے والد کو پیغام بھجوا دو کہ میں اس کے بیٹے کی حیثیت سے گھر واپس لوٹنا چاہتا ہوں۔ مائیکل نے نقاہت کے باوجود کہا۔

مائیکل کے مکمل صحت یاب ہونے میں ایک ماہ کا وقت اور لگ گیا۔ اس کی واپسی کے ضروری انتظامات اور ضروری کاغذات کی تیاری میں مزید دو ماہ صرف ہوئے۔ اس کے بعد وہ پالیرمو سے ہوائی جہاز کے ذریعے روم پہنچا اور پھر روم سے نیو یارک کے لیے روانہ ہو گیا۔

اس دوران فیبریز یو کا کوئی پتہ نہیں لگایا جا سکا۔

پچیس

کالج سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد کے ایڈمس نیو ہیمپ شائر کے ایک اسکول میں پڑھانے لگی۔ مائیکل کے غائب ہونے کے بعد ابتدائی چھ مہینے تک وہ ہر ہفتے اس کی ماں کو ٹیلی فون کر کے اس کے بارے میں پوچھتی رہتی تھی۔ مسز کارلیون کا انداز گفتگو ہمیشہ دوستانہ رہتا اور آخر میں وہ یہ ضرور کہتیں کہ تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ تم مائیکل کو بھول جاؤ اور اپنے لیے کوئی اچھا سا شوہر تلاش کر لو۔ کے ان کی باتوں کا برا نہیں مانتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ مائیکل کی ماں اس کی حالت سے ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے۔

پہلی بار چھٹیاں ہوئیں تو اس نے کچھ کپڑے خریدنے اور اپنی چند سہیلیوں سے ملنے کے لیے نیویارک جانے کا ارادہ کیا۔ وہ نیویارک میں کوئی اچھی سی ملازمت بھی تلاش کرنا چاہتی تھی۔ تقریباً دو سال سے وہ تنہائی کی زندگی گزار رہی تھی۔ اب اس نے لانگ بیچ فون کرنا بھی بند کر دیا تھا۔ اس کے باوجود اسے یہ یقین تھا کہ مائیکل اسے خط ضرور لکھے گا۔ لیکن اس کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی۔ یہ سوچ کر وہ اکثر اداس ہو جاتی۔

اس نے صبح کی ٹرین پکڑی اور دوپہر تک نیویارک پہنچ گئی۔ اس کی سہیلیاں ملازمت کرتی تھیں۔ وہ انھیں ملازمت کے اوقات میں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے ان سے ملاقات کرنے کا وقت رات میں رکھا۔ سفر سے وہ تھک چکی تھی اور خریداری کے لیے جانے کی ہمت بھی اس میں نہیں تھی۔ وہ اس وقت ہوٹل کے کمرے میں لیٹی یہ سوچ رہی تھی کہ کتنی بار اس نے اور مائیکل نے لطف حاصل کرنے کے لیے ہوٹل کے اس کمرے کا

استعمال کیا تھا۔ یہ سب یاد کر کے من اور بھی اداس ہو گیا۔ اپنی انھیں یادوں کے سبب اسے لانگ بیچ فون کرنے کا خیال آیا۔

فون پر ایک موٹی مردانی آواز سنائی دی۔ کے نے کہا کہ وہ مسز کاریون سے بات کرنا چاہتی ہے۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسے مسز کاریون کی آواز سنائی دی۔ ''کون بول رہا ہے''؟

کے ہڑبڑا گئی۔ ''میں کے ایڈمس ہوں مسز کاریون''۔ وہ بولی۔ ''شاید آپ مجھے بھول گئی ہیں''۔

''نہیں نہیں میں نہیں بھولی''۔ مسز کاریون بولیں۔ ''کیا بات ہے اب تم فون نہیں کرتی ہو۔ شادی ہو گئی تمھاری''؟

''نہیں''۔ کے نے کہا۔ ''میں ذرا مصروف رہی''۔ اسے حیرت تھی کہ مسز کاریون اس کے فون نہ کرنے سے ناراض تھیں۔ ''مائیکل کی کوئی اطلاع ملی، وہ ٹھیک تو ہے''؟

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسز کاریون نے کہا۔ ''مائیکل گھر آ گیا ہے۔ کیا اس نے تمھیں فون نہیں کیا''؟

کے کا دل بیٹھنے لگا۔ اس کی جی چاہا کہ وہ رونے لگے۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز میں لرزش تھی۔ ''وہ کب واپس آیا''؟

''اسے واپس آئے چھ مہینے ہو چکے ہیں''۔ مسز کاریون نے جواب دیا۔

''اوہ''۔ اس کے منہ سے نکلا۔ اسے معلوم کر کے شرم محسوس ہوئی کہ مائیکل کی ماں کو معلوم ہو گیا تھا کہ مائیکل نے اس کے ساتھ لاپرواہی کا سلوک کیا ہے۔ اسے مائیکل پر غصہ آنے لگا۔ اسے اس کی ماں پر غصہ آنے لگا۔ اسے سارے غیر ملکی لوگوں پر غصہ آنے لگا۔ ان اطالویوں میں تھوڑی سی بھی انسانیت بھی نہیں ہے کہ محبت میں تعلقات خراب بھی ہو گئے تو کم از کم دوستانہ تعلقات ہی استوار رکھیں۔ اگر وہ اسے اپنے پہلو میں نہیں دیکھنا چاہتا، اگر وہ اس سے شادی کرنا نہیں چاہتا تو کیا اسے یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ ایک دوست کی حیثیت سے میں اس کے لیے فکرمند ہوں۔ کیا اس نے اسے بھی کوئی دیسی سیدھی سادی اطالوی لڑکی سمجھ لیا تھا جو اپنی دوشیزگی کسی کی نذر کر کے ٹھکرائے جانے پر خودکشی کر لیتی ہیں۔

اس نے اپنی آواز پر قابو رکھا اور فون پر کہا۔ ''اوہ.. بہت بہت شکریہ۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مائیکل گھر لوٹ آیا ہے اور خیریت سے ہے۔ اب میں آپ کو کبھی تکلیف نہیں دوں گی''۔

ٹیلی فون پر مسز کارلیون کی آواز ایسی آئی جیسے کے نے جو کچھ کہا اس کا ایک لفظ بھی انھوں نے نہیں سنا۔ ''تم مائیکل سے ملنا چاہتی ہو؟ تم یہاں آ جاؤ۔ وہ حیران ہو جائے گا۔ تم ٹیکسی میں بیٹھ کر آنا اور گیٹ پر موجود آدمی اس کا کرایہ ادا کر دے گا۔ تم ٹیکسی والے سے کہنا کرایہ دوگنا ادا کیا جائے گا۔ ورنہ وہ اتنی دور لانگ بیچ آنے کے لیے تیار نہیں ہوگا لیکن کرایہ تم مت دینا''۔

''میں ایسا نہیں کر سکتی مسز کارلیون''۔ کے نے کہا۔ ''اگر مائیکل کو مجھ سے ملنا ہوتا تو وہ کب کا میرے گھر فون کر چکا ہوتا۔ واضح ہے کہ اب وہ مجھ سے تعلقات پھر سے استوار کرنے کا خواہش مند نہیں ہے''۔

مسز کارلیون نے جلدی سے جواب دیا۔ ''تم اچھی لڑکی ہو۔ تم دلکش اور حسین ہو۔ لیکن تمھارا ذہن ٹھیک نہیں ہے''۔ وہ ہنسی۔ ''تم مجھ سے ملنے یہاں آ جاؤ، مائیکل سے نہیں۔ میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ تم فوراً آؤ اور ٹیکسی کا کرایہ مت دینا۔ میں تمھارا انتظار کروں گی''۔ فون بند ہو گیا اور وہ لانگ بیچ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

جس ٹیکسی کو اس نے روکا، وہ لانگ بیچ جانے کے لیے اس وقت تک آمادہ نہیں ہوا جب تک اس نے دوگنا کرائے کی بات نہ کی۔ لانگ بیچ تک ایک گھنٹے کا سفر تھا۔ پچھلی بار کے مقابلے میں اب یہاں کافی تبدیلی آ چکی تھی۔ اب چاروں طرف خاردار تاروں کی باڑھ لگی ہوئی تھی اور مال پر داخلے کے لیے ایک آہنی گیٹ لگ گیا تھا۔ سرخ پینٹ اور سفید قمیص پہنے ایک آدمی گیٹ سے باہر نکلا۔ اس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو پیسے دیے۔ کے ٹیکسی سے اتری اور مال کو پار کر کے بیچ کے مکان کی طرف بڑھی۔

مسز کارلیون نے خود دروازہ کھولا اور اتنے پیار سے گلے لگا کر اس کا استقبال کیا کہ وہ حیران رہ گئی۔ پھر بڑے تعریفی انداز سے کے کو دیکھا۔ ''تم بہت خوب صورت لڑکی ہو''۔ وہ بولیں۔ ''میرے لڑکے احمق ہیں''۔ اس نے کے کو دروازے کے اندر کھینچ لیا اور باورچی خانے میں لے گئی۔ وہاں کھانے کا سامان پہلے ہی نکال رکھا تھا اور اسٹوو پر کافی بن

رہی تھی۔ ''مائیکل ابھی آنے ہی والا ہے''۔ مسز کاریون نے کہا۔ ''تمھیں دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوگی''۔

دونوں بیٹھ گئیں۔ معمر خاتون نے زبردستی اسے کھانا کھلایا اور بڑے اشتیاق سے اس سے کچھ سوالات پوچھے۔ اسے بہت خوشی ہوئی کہ کے اسکول ٹیچر ہے اور نیویارک میں اپنی سہیلیوں سے ملنے آئی تھی۔ کے کی عمر چوبیس سال تھی۔ وہ اس طرح سر ہلا رہی تھی جیسے ان تمام باتوں سے انھیں اتفاق ہو۔ کے کچھ گھبرا رہی تھی لیکن پھر بھی ان کے سوالوں کے جواب دیتی رہی۔

کے نے مائیکل کو باورچی خانے کی کھڑکی سے دیکھا۔ گھر کے سامنے ایک کار آ کر رکی اور دو آدمیوں کے ساتھ وہ کار سے اترا۔ وہ دونوں میں سے ایک سے بات کرنے کے لیے سیدھا ہوا۔ کے کو اس کے چہرے کا بایاں حصہ نظر آ رہا تھا۔ وہ پچکا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آنکھوں کا حسن تباہ نہیں ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر کے کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ اسے مائیکل کو ایک سفید رومال اپنی ناک سے لگاتے دیکھا۔ اور پھر گھوم کر وہ گھر کے اندر داخل ہوگیا۔

اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پھر اس نے باورچی خانے کی طرف اس کے بڑھتے قدموں کی آہٹ سنی۔ چند لمحوں میں وہ اپنی ماں اور کے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔ وہ دھیرے سے مسکرایا لیکن یہ مسکراہٹ چہرے کے اسی حصے میں نظر آئی جو مجروح نہیں ہوا تھا۔ کے شاید نہایت سرد مہری سے صرف ''ہلو، کیسے ہو''؟ کہنے کا ارادہ کیے ہوئے تھی کہ یکایک وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کی بانہوں میں سما گئی۔ مائیکل نے اس کے آنسوؤں سے گیلے گال کا بوسہ لیا اور اسے اس وقت تک بھینچے رکھا جب تک اس نے رونا بند نہ کر دیا۔ پھر وہ اسے اپنے ساتھ کار تک لے آیا۔ اپنے باڈی گارڈ کو دور رہنے کا اشارہ کیا اور اسے کار میں بٹھا کر باہر چلا گیا۔ کے رومال سے اپنے آنسو پونچھ کر اپنا بگڑا ہوا میک اپ درست کرنے لگی۔

''میں رونا نہیں چاہتی تھی لیکن تمھیں دیکھ کر۔۔۔۔ مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ دراصل انھوں نے تمھیں اتنی بری طرح زخمی کیا''۔ کے بولی۔

مائیکل ہنسا۔ اس نے اپنے چہرے کے بگڑے ہوئے حصے پر ہاتھ پھیرا۔ "تم اس کی بات کر رہی ہو۔ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ بس ذرا سی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن اب تو میں گھر واپس آ گیا ہوں۔ اب اس کا علاج کروالوں گا۔ میں تمھیں خط بھی نہیں لکھ سکا"۔ مائیکل نے کہا۔ "کوئی اور بات کرنے سے پہلے یہ سمجھ لو تم کہ میں مجبور تھا"۔

"اوکے"۔ کے نے کہا۔

"شہر میں میرے پاس ایک جگہ ہے"۔ مائیکل نے کہا۔ "وہاں چلنا ٹھیک ہوگا یا کسی ریستوراں میں چل کر۔۔۔ ڈنر لیں"؟

"مجھے بھوک نہیں ہے"۔ اس نے کہا۔

تھوڑی دیر دونوں خاموش رہے۔ کار نیویارک کی طرف دوڑتی رہی۔ "تمھیں ڈگری مل گئی"؟ مائیکل نے پوچھا۔

"ہاں"۔ کے بولی۔ "اب میں اپنے ہی شہر میں ایک اسکول میں پڑھاتی ہوں۔ کیا وہ آدمی پکڑا گیا، جس نے اس پولیس افسر کا قتل کیا تھا، کیا اسی لیے تمھارا گھر لوٹنا ممکن ہو سکا"۔

چند لمحے مائیکل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "ہاں، وہ گرفتار ہوگیا ہے"۔ وہ دھیرے سے بولا۔ "نیویارک کے سارے اخباروں میں یہ خبر چھپی تھی۔ تم نے پڑھا تھا اس کے بارے میں"۔

کے کو اس بات سے اطمینان ہوا کہ مائیکل نے یہ نہیں کہا کہ اصل قاتل وہ خود ہے۔ وہ ہنسی۔ "ہمارے شہر میں صرف نیویارک ٹائمز آتا ہے۔ یہ خبر صفحہ نواسی[1] پر کہیں چھپی ہوگی۔ اگر میں نے یہ خبر پڑھی ہوتی تو تمھاری ماں کو فون ضرور کیا ہوتا"۔ وہ ایک لمحے کو رکی۔ پھر بولی۔ "عجیب بات ہے۔ جیسی باتیں تمھاری ماں کیا کرتی تھی، اس سے تو مجھے پوری طرح یقین ہوگیا تھا کہ تم نے ہی وہ قتل کیا ہے۔ اب بھی تمھارے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہم کافی پی رہے تھے تو وہ مجھے اس آدمی کے بارے میں بتا رہی تھیں جس نے یہ قبول کیا کہ پولیس افسر کا خون اس نے ہی کیا تھا اور ان کی باتوں سے مجھے لگا کہ جیسے انھیں اس آدمی کے اس اعتراف پر شبہ ہے"۔

---

[1] امریکہ میں بیشتر اخبار بے حد ضخیم ہوتے ہیں۔ بعض تو سو صفحات سے بھی زاید کے ہوتے ہیں۔

مائیکل نے کہا۔ ''شاید میری ماں کو بھی یہی شک ہو کہ اصل قاتل میں ہی ہوں''۔
''تمھاری اپنی ماں کو''۔ کے نے حیرت سے کہا۔
مائیکل ہنسنے لگا۔ ''مائیں پولیس والوں سے کم نہیں ہوتیں۔ وہ فوراً بری بات پر یقین کر لیتی ہیں''۔
مائیکل نے کار کو ملبری اسٹریٹ کے ایک گیراج میں کھڑا کر دیا۔ گیراج کا مالک اس کا شناسا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ کے کو کونے میں بنی ایک کتھئی رنگ کے پتھروں سے بنی عمارت تک لے گیا۔ مائیکل کے پاس چابی تھی۔ اندر جا کر کے نے دیکھا کہ وہ کسی دولت مند کا نہایت ہی نفیس گھر ہے۔ مائیکل اسے اوپر لے آیا۔ وہاں ایک بڑا باورچی خانہ تھا اور ایک خواب گاہ تھی۔ ایک کونے میں بار تھا۔ مائیکل نے دونوں کے لیے گلاس تیار کیے اور کے سے پوچھا۔ ''کیا خواب گاہ میں چل کر پئیں''؟
کے نے اپنے گلاس سے ایک لمبا گھونٹ لیا اور مسکراتی ہوئی بولی۔ ''ٹھیک ہے''۔
خواب گاہ میں کے کے لیے ہم بستری کا لطف پہلے جیسا ہی تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مائیکل اب پہلے کی طرح تکلف نہیں برت رہا تھا۔ لیکن کے نے کوئی شکایت نہیں کی۔ سب ٹھیک ہو جائے گا، اس نے سوچا۔ پورے دو سال کے بعد مائیکل کے ساتھ ہم بستری اسے عین فطری محسوس ہوئی۔ اسے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کبھی دور گیا ہی نہ ہو۔
''تم نے مجھے خط کیوں نہیں لکھا''؟ کے نے پوچھا۔ ''مجھ پر اعتماد تو کیا ہوتا''۔ وہ اس کے جسم کے ساتھ چمٹتی ہوئی بولی۔ ''میں بھی چپ رہنا سیکھ لیتی۔ اپنا منہ بند رکھنا ہم لوگوں کو بھی آتا ہے''۔ نیم تاریکی میں مائیکل دھیرے سے ہنسا۔ ''میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم میرا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد بھی تم میرا انتظار کرو گی۔
کے جلدی سے بولی۔ ''میں نے کبھی یقین نہیں کیا کہ ان دونوں کا قتل تم نے کیا تھا۔ کبھی کبھی تمھاری ماں کی باتیں سن کر میرا یقین متزلزل ہونے لگتا تھا۔ لیکن میرا دل اس بات کو ماننے کو تیار نہیں ہوتا تھا۔ میں تمھیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں''۔
اسے مائیکل کی آہ سنائی دی۔ ''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں نے کسی کا قتل کیا

ہے یا نہیں''۔وہ بولا۔''یہ بات تمھیں سمجھ لینی چاہیے۔
کے اس کے سرد لہجے سے سناٹے میں آ گئی۔وہ بولی۔''تو تم مجھے اب بتا دو کہ تم نے قتل کیا تھا یا نہیں''؟
مائیکل اٹھ کر بیٹھ گیا۔اس نے ایک سگریٹ جلائی۔''اب میں تم سے کہوں کہ مجھ سے شادی کر لو تو میرے اس سوال کے جواب میں کیا مجھے تمھارے کسی سوال کا جواب دینا ضروری ہوگا''؟
''مجھے پرواہ نہیں۔میں تم سے محبت کرتی ہوں۔اس لیے مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں۔اگر تم بھی مجھے پیار کرتے ہو تو میرے سامنے سچائی دہرانے سے تمھیں ڈرنا نہیں چاہیے۔تمھیں یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ میں پولیس کو کچھ بتا دوں گی''۔
مائیکل کچھ کھویا کھویا سا بولا۔''جانتی ہو جب میں گھر لوٹا تھا تو میں اپنے خاندان کو دیکھ کر، اپنے والدین، اپنی بہن کونی اور ٹام کو دیکھ کر خوش نہیں ہوا تھا۔گھر آنا اچھی بات تھی لیکن میرے اندر کوئی فرق محسوس نہیں ہوا تھا۔پھر آج رات جب میں گھر لوٹا اور تمھیں باورچی خانے میں دیکھا تو مجھے پہلی بار گھر واپس آنے کی خوشی ہوئی۔کیا اسی کا نام پیار ہے''؟
''میرے لیے اتنا ہی کافی ہے''۔کے نے کہا۔
تھوڑی دیر بعد وہ پھر ایک دوسرے سے ہم آغوش ہو گئے۔اس بار مائیکل کا رویہ کچھ نرم تھا۔وہ اٹھا اور باہر سے دونوں کے لیے شراب لے آیا۔وہ پلنگ کے پاس پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔''اب کچھ سنجیدہ بات چیت ہو جائے''۔وہ بولا۔''مجھ سے شادی کرنے کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے''؟
کے مسکرائی۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بستر پر آنے کو کہا۔
مائیکل بھی مسکرایا اور بولا۔''سنجیدگی سے بات کرو۔جو کچھ ہوا اس کے بارے میں میں تمھیں کچھ نہیں بتا سکتا۔اب میں اپنے والد کے لیے کام کر رہا ہوں۔مجھے اپنے خاندان کے زیتون کے تیل کا کاروبار سنبھالنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔اس کاروبار کے اپنے کچھ اصول و ضوابط ہیں، جس کی پابندی مجھے کرنا ہے۔تم یہ جانتی ہو کہ میرے خاندان کی کئی لوگوں سے دشمنی ہے۔میرے والد کے بے شمار دشمن ہیں۔ممکن ہے اس کے نتیجے میں تمھیں عین نوجوانی میں

بیوی گی کا دکھ اٹھانا پڑے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میں روز تمھیں یہ بھی نہیں بتا سکوں گا کہ میرے دفتر میں کیا ہوا؟ تمھیں میں اپنے کاروبار کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم میری بیوی بنو گی لیکن میری کاروباری زندگی کی شریک نہیں بن سکو گی۔ کم سے کم برابر کا درجہ تمھیں نہیں مل پائے گا، اس لیے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے''۔

کے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر رکھے لیمپ کو آن کر دیا اور ایک سگریٹ جلا لی۔ وہ تکیے کے سہارے ٹکی ہوئی دھیرے سے بولی۔ ''تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ قتل کے کئی جرائم میں تم ملوث ہو اور مجھے تمھاری زندگی کے اس پہلو کے بارے میں کچھ نہیں پوچھنا ہے۔ اس بارے میں مجھے کچھ سوچنا بھی نہیں ہے۔ بالکل ان دہشت انگیز فلموں کی طرح جن میں کوئی دیو کسی خوب صورت لڑکی سے پوچھتا ہے کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گی''؟ اسی وقت کے کی نظر مائیکل کے چہرے پر مرکوز ہوئی۔ وہ بولی۔ ''اس طرف تو واقعی میرا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں''۔

''مجھے معلوم ہے''۔ مائیکل ہنستا ہوا بولا۔ ''مجھے اپنے ٹوٹے جبڑے سے کوئی شکایت نہیں، سوائے اس کے کہ اس کی وجہ سے میری ناک بہنے لگی ہے''۔

''تم مجھے سنجیدگی سے بات کرنے کے لیے کہہ رہے ہو''۔ کے نے آگے کہا۔ ''اگر ہم نے شادی کر لی تو کیسی زندگی جینی ہوگی مجھے؟ تمھاری ماں جیسی۔ ایک اطالوی عورت جیسی، جس کا کام صرف بچے پیدا کرنا اور گھر کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی دن کچھ ہو گیا تو ممکن ہے تمھیں جیل بھیج دیا جائے''؟

''نہیں، یہ ممکن نہیں ہے''۔ مائیکل نے کہا۔ ''یہ ہو سکتا ہے کہ کسی دن میرا قتل کر دیا جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے جیل بھیج دیا جائے''۔

کے ہنسی۔ اس ہنسی میں فخر اور تضحیک کی آمیزش تھی۔ ''لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہو تم''؟ اس نے پوچھا۔

مائیکل نے آہ بھری۔ ''یہی وہ باتیں ہیں جن کے بارے میں میں تم سے بات نہیں کر سکتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں''۔

کے تھوڑی دیر چپ بیٹھی رہی۔ ''واپسی کے اتنے مہینے تک تم نے مجھ سے بات

تک نہیں کی اور اب تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ کیوں؟ کیا میری ہم نشی اور میرے ساتھ ہم بستری اتنی پر لطف ہے''؟

مائیکل نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔''ہاں، لیکن جب یہ لطف مجھے مل ہی رہا ہے تو اس کے لیے شادی کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھو مجھے فوراً تمھارا جواب نہیں چاہیے۔ ہم دونوں ملتے رہیں گے۔ تم اپنے والدین سے بھی بات چیت کرلو''۔

''تم نے مجھ سے یہ نہیں بتایا کہ تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو''؟ کے نے پوچھا۔

مائیکل ہاتھ میں رومال پکڑے رہا۔''اوکے، میں بتاتا ہوں۔ تم وہ واحد لڑکی ہو جس سے میں نے کبھی پیار محسوس کیا ہے۔ میں نے تمھیں فون اس لیے نہیں کیا تھا کیونکہ جو کچھ ہوا تھا، اس کے بعد میں سمجھتا تھا کہ اب تم کو مجھ سے دلچسپی نہیں ہوگی۔ یہ سچ ہے کہ اس کے بعد بھی میں تمھارے پیچھے پڑ کر تمھیں منا سکتا تھا لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اب میں تم پر اعتماد کرکے تمھیں ایک بات بتاتا ہوں۔ لیکن اس بات کو تمھیں کبھی بھی دہرانا نہیں ہے۔ اپنے والدین کے سامنے بھی نہیں۔ اگر سب کچھ ٹھیک سے ہوا تو آنے والے پانچ برسوں میں کارلیون خاندان کی کوئی بات غیر قانونی نہیں رہ جائے گی۔ لیکن اس بات کو ممکن بنانے کے لیے ہمیں بہت سی مصیبتیں اٹھانی ہوں گی۔ نوبت یہ بھی آسکتی ہے کہ تم بیوہ ہو جاؤ۔ اب سنو میں تم سے شادی کیوں کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے بچے تمھارے اشتراک سے پیدا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے بچوں پر برا اثر پڑے۔ جیسے مجھ پر میرے والد کا پڑا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے والد نے دانستہ مجھ پر اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کی۔ ایسا انھوں نے کبھی نہیں کیا۔ وہ تو یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ میں خاندانی کاروبار میں حصہ لوں۔ وہ تو چاہتے تھے کہ میں پروفیسر، ڈاکٹر یا ایسا ہی کوئی معزز شخص بنوں۔ لیکن حالات بگڑ گئے اور مجھے اپنے خاندان کے لیے لڑنا پڑا۔ مجھے اس لیے لڑنا پڑا کہ میں اپنے والد سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اپنے والد کا خادم ہوں۔ اپنے والد سے زیادہ قابل احترام مجھے آج تک کوئی نہیں لگا۔ وہ ایک اچھے شوہر اور اچھے باپ ہیں اور ان لوگوں کے اچھے خیر خواہ ہیں جن کا ساتھ ان کی قسمت نے نہیں دیا۔ ان کی زندگی کا ایک اور بھی پہلو ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ میرے بچوں کے ساتھ بھی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ ان پر اپنی ماں کا یعنی تمھارا اثر پڑے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ معزز امریکی شہری بنیں۔ ممکن ہے وہ یا

ان کے بچے آگے چل کر سیاست میں قدم رکھیں۔کیا معلوم ان میں سے کوئی امریکہ کا صدر بن جائے۔کیوں نہیں ہوسکتا ایسا؟ کالج میں تاریخ میرا ایک موضوع رہا ہے۔ہم نے امریکہ کے سارے صدروں کے پس منظر کا مطالعہ کیا تھا۔ان میں سے بیشتر کے والد اور دادا ایسے تھے جو اچھی قسمت کے تھے اور انھیں پھانسی پر نہیں لٹکایا گیا تھا۔لیکن میں اتنے پر ہی قناعت کرلوں گا کہ میرے بچے ڈاکٹر، موسیقار یا ٹیچر بن جائیں۔خاندانی کاروبار میں وہ وہ کبھی نہیں آئیں گے۔جب تک وہ اپنی عمر کو پہنچیں گے، میں ریٹائر ہو چکا ہوں گا اور پھر تم اور میں کسی امریکی گاؤں کی سیدھی سادی زندگی کا حصہ بن چکے ہوں گے۔ایک تجویز کی حیثیت سے یہ باتیں تمھیں کیسی لگتی ہیں"؟

"بہت اچھی، لیکن وہ بیوہ ہو جانے والا حصہ تم فراموش کر گئے"۔

اس کا امکان بہت کم ہے"۔مائیکل نے کہا۔"وہ تو میں نے تمھارے سامنے کچھ زیادہ سچائی بگھارنے کے لیے کہا تھا۔تاکہ اس امکان پر بھی تمھاری نظر رہے"۔

"لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا"۔کے نے کہا۔"مجھے یقین نہیں آتا کہ تم اس طرح کے آدمی ہو۔میں جانتی ہوں تم ایسے نہیں ہو۔یہ سب میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔یہ سب کیسے ہو سکتا ہے"؟

"میں تمھیں اور صفائی دینا نہیں چاہتا۔دراصل ان باتوں کا تم سے تعلق نہیں ہے۔ہماری شادی ہونے کے بعد بھی تمھارا ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا"۔

کے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"یہ کہو کہ تم کو مجھ پر اعتماد نہیں کہ اپنی راز کی باتیں مجھے بتا سکو اور جس پر اعتماد نہ ہو اسے بیوی بنانا بے معنی بات ہے۔تمھارے والد تمھاری ماں پر اعتماد کرتے ہیں، یہ بات مجھے اچھی طرح معلوم ہے"۔

"ہاں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے والد میری ماں کو ہر بات بتاتے ہیں۔پھر میرے والد کا میری ماں پر اعتماد کرنے کا ایک سبب ہے۔وہ سبب یہ نہیں کے دونوں نے شادی کی تھی، بلکہ یہ ہے کہ میری ماں نے میرے باپ کے لیے چار بچے جنم دیے اور ایسے حالات میں، جہاں بچے کو جنم دینا غیر محفوظ تھا۔اس نے بچوں کی پرورش کی اور انھیں اس وقت تحفظ دیا جب لوگ میرے والد پر گولیاں برسا رہے تھے۔میری ماں میرے والد کی صدفی صد وفادار تھی اور اس کا ثبوت اس نے چالیس سال تک دیا ہے۔جب تم اتنا کچھ کر

چکو گی تو ممکن ہے میں وہ باتیں تمھیں بتا سکوں، جن کا جاننا تمھارے لیے قطعی غیر ضروری ہے"۔

"کیا شادی کے بعد ہمیں مال پر ہی رہنا ہوگا"؟

"ہاں، لیکن ہمارا علیحدہ گھر ہوگا جہاں میرے والدین کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔ ہمارے زندگی صرف ہماری ہوگی۔ جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا، ہمیں رہنا مال پر ہی پڑے گا"۔

"یعنی مال کے باہر رہنا تمھاری زندگی کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے"؟

کے کی ملاقات جب سے مائیکل سے ہوئی تھی، اس نے اسے کبھی غصہ میں نہیں دیکھا تھا۔ آج وہ اسے غصے میں دیکھ رہی تھی۔ یہ غصہ تھا جس کا اظہار آواز، حرکت اور باتوں سے نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ غصہ اسے صاف محسوس ہو رہا تھا اور اس میں کوئی ایسی بات تھی جو خون کو سرد کر دینے والی تھی۔

"تم اخبار میں چھپنے والی خبروں سے بے حد متاثر ہو"۔ مائیکل بولا "میرے والد اور کارلیون خاندان کے بارے میں تمھارے خیالات غلط ہیں۔ میں یہ آخری صفائی دے رہا ہوں کہ میرے والد ایک تاجر ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی پرورش اور ان کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لیے محنت کر رہے ہیں۔ جس سماج میں ہم رہتے ہیں وہ اس کے اصولوں کو نہیں مانتے، کیونکہ یہ اصول انھیں ایسی زندگی جینے پر مجبور کر سکتے ہیں جو ان جیسی غیر معمولی شخصیت کے شایان شان نہ ہو۔ تمھیں یہ اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ میرے والد اپنے آپ کو ان تمام لوگوں کے ہم پلہ سمجھتے ہیں جو صدر ہیں، وزیر اعظم ہیں، سپریم کورٹ کے جج ہیں، کسی صوبے کے گورنر ہیں۔ انھیں اس بات سے انکار ہے کہ یہ لوگ ان پر حکمراں ہیں۔ وہ دوسروں کے بنائے ہوئے اصولوں میں بندھ کر زندہ نہیں رہنا چاہتے۔ ان کا مقصد ہے اپنی خصوصی قوت کے سہارے سماج میں رہنا۔ جن اصولوں پر گامزن ہیں وہ انھیں موجودہ سماج میں جاری و ساری اصول وضوابط سے بہتر مانتے ہیں"۔

کے بڑی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "لیکن یہ تو ٹھیک نہیں ہے"۔ اس نے کہا۔ "اگر ہر شخص اس طرح سوچنے لگے تو کام کیسے چلے گا؟ پھر سماج کہاں ہوگا؟ اس طرح ہم پھر پتھروں کے عہد میں پہنچ جائیں گے۔ مائیکل ایمان داری سے بتاؤ کہ جو باتیں

تم کر رہے ہو کیا اصولی طور پر تم انھیں قبول بھی کرتے ہو"؟

مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔"میں وہ باتیں بتا رہا ہوں جو میرا باپ مانتا ہے۔میں مانتا ہوں کہ تمھیں اور ان بچوں کو جنھیں ہم پیدا کریں گے، میں سماجی تحفظ نہیں دے سکوں گا لیکن میں اپنی قسمت کو ان لوگوں کے ہاتھوں نہیں سونپنا چاہتا جن کی قابلیت یہ ہے کہ وہ کچھ لوگوں کو بے وقوف بنا کر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔

"لیکن تم نے اپنے ملک کے لیے لڑنے کا عہد کیا تھا۔تم تو جنگ کے ہیرو تھے، پھر بدل کیسے گئے"؟ کے نے پوچھا۔

"اس کے کئی اچھے جواب میں تمھیں دے سکتا ہوں۔شاید یہ تبدیلی مجھ میں اس لیے آئی کہ میں نے دیکھا کہ میری ضرورت میرے ملک سے زیادہ میرے باپ کو ہے۔اس لیے میں اپنے والد کی طرف ہو گیا۔اب تم فیصلہ کرو کہ تم میری طرف ہونا چاہتی ہو یا نہیں"؟

"مجھے شادی کے بارے میں علم نہیں لیکن تمھارے جانے کے بعد میں نے پورے دو سال کسی مرد کی ہم بستری کے بغیر گزارے ہیں اور اب میں تمھیں آسانی سے نہیں چھوڑوں گی۔ یہاں میرے پاس آؤ"۔

وہ دونوں پھر بستر پر لیٹ گئے۔روشنی بند ہوتے ہی کے سرگوشی میں بولی۔"کیا تمھیں میری اس بات پر یقین ہے کہ تمھارے جانے کے بعد سے لے کر آج تک میں نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ ہم بستری نہیں کی ہے"؟

"ہاں ہے"۔مائیکل نے کہا۔

"اور تم۔۔۔۔کیا تم نے کسی دوسری عورت کو چھوا ہے"؟

"ہاں"۔اس نے کہا۔"لیکن گذشتہ چھ مہینے سے نہیں"۔

یہ بات سچ تھی۔اپولونیا کی موت کے بعد کے پہلی عورت تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا تھا۔

چھبیس

مائیکل نے کے سے شادی کرنے کے بعد اپنے چہرے کا آپریشن کروالیا تھا اور اب وہ پوری طرح سے کارلیون خاندان کے معاملات میں دخل انداز تھا۔ اس نے لاس ویگاس فون کر کے اپنے بھائی فریڈی کو اطلاع دی تھی کہ وہ وہاں پہنچ رہا ہے۔ اس نے جانی فونٹین، لوسی اور ڈاکٹر جولس کو بھی میٹنگ میں بلوایا تھا۔

ستائیس

(۱)

مائیکل کارلیون شام کو وہاں پہنچا۔ یہ اس کی ہدایت تھی کہ ہوائی اڈے پر اسے لینے کوئی نہ آئے۔ اس کے ساتھ صرف دو لوگ تھے۔ ٹام ہیگن اور ایک نیا باڈی گارڈ البرٹ نیری۔

مائیکل اور اس کے ساتھیوں کے لیے ہوٹل کا سب سے عالی شان سوٹ تیار کیا گیا تھا۔ وہاں وہ لوگ پہلے سے ہی موجود تھے جن سے مائیکل ملنا چاہتا تھا۔

فریڈی نے گلے مل کر اپنے بھائی کا استقبال کیا۔ مائیکل نے دیکھا کہ وہ اپنے قیمتی سوٹ میں کسی فلم ایکٹر سے کم خوب صورت نہیں لگ رہا تھا۔ چار سال پہلے نیویارک چھوڑتے وقت فریڈی کا جو چہرہ تھا، آج وہ اس سے یکسر مختلف تھا۔

فریڈی بولا۔ "اب چہرہ ٹھیک ہو جانے کے بعد تم بہت خوب صورت لگنے لگے ہو۔" آخر اپنی بیوی کا کہنا مان ہی لیا تم نے۔ کے کیسی ہے؟ وہ یہاں کب آ رہی ہے"؟ اس نے پوچھا۔

مائیکل مسکرایا۔ "کے ابھی ہی میرے ساتھ آئی ہوتی لیکن اس کے پھر بچہ ہونے والا ہے اور پہلے بچے کی نگہداشت بھی اسے کرنی ہوتی ہے۔ میں بھی کل رات یا پرسوں صبح واپس چلا جاؤں گا"۔

پہلے تم نہا دھو کر کچھ کھا پی لو۔ جن لوگوں سے تم ملنا چاہتے ہو، میں نے سب کو یہاں بلایا ہے۔ تمھارے کہتے ہی میں انھیں لے آؤں گا"۔

"موگرین سے میں سب سے آخر میں ملوں گا۔ ٹھیک ہے؟ جانی فونٹین اور نینو سے

کہو کہ وہ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں اور لوسی مین سینی اور اس کے ڈاکٹر دوست کو بھی بلالو۔ کھانے کے وقت کچھ بات چیت کریں گے"۔ وہ ہیگن سے مخاطب ہوا "ٹام کیا کسی اور کو بھی بلانا ہے"؟

ہیگن نے انکار میں سر ہلایا۔ فریڈی نے جتنے پیار سے مائیکل کے ساتھ برتاؤ کیا تھا، ٹام کے ساتھ نہیں کیا تھا۔ ہیگن اس کا سبب جانتا تھا۔ فریڈی اپنے باپ کے غصے کا شکار بنا تھا اور وہ اس کا ذمہ دار کانسی گلیوری کو ہی سمجھتا تھا۔ ہیگن اس کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن کم ازکم اسے یہ تو معلوم ہوتا کہ باپ بیٹے میں خفگی کا سبب کیا ہے۔ ڈان واضح طور پر کچھ کہتا نہیں تھا لیکن اپنی خفگی کو چھپاتا بھی نہیں تھا۔

(۲)

نصف شب میں مائیکل کے سوٹ میں لگائی گئی خصوصی ڈنر ٹیبل کے گرد سب لوگ جمع ہوئے۔ اس دوران ہر شخص کی توجہ مائیکل پر مرکوز تھی۔ اس بات کو سب نے محسوس کیا کہ اس کا رکھ رکھاؤ، لہجہ اور بات کرنے کا انداز ڈان سے کتنا ملتا جلتا ہے۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے احترام اپنے آپ پیدا ہو رہا تھا۔ حالانکہ مائیکل کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ ہیگن نے ہمیشہ کی طرح خود کو پس منظر میں ہی رکھا۔ نیے باڈی گارڈ البرٹ نیری سے کوئی واقف نہیں تھا۔ اس نے کھانا بھی نہیں کھایا اور دروازے کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کھانے کے بعد ویٹروں کو رخصت کر دیا گیا۔ مائیکل نے جانی کو پہلے مخاطب کیا۔ "سنا ہے تمھاری آواز پہلے کی طرح بالکل ٹھیک ہوگئی ہے۔ مبارک ہو"۔

"شکریہ"۔ وہ بولا۔ وہ یہ سننے کے لیے بیتاب تھا کہ مائیکل کا اس سے ملنے کا سبب کیا ہے؟ اس سے کس طرح کے تعاون کی امید کی جائے گی۔

مائیکل نے سب کو ایک ساتھ مخاطب کیا "کارلیون خاندان یہاں لاس ویگاس میں آنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ ہم اپنا زیتون کے تیل کا کاروبار بیچ رہے ہیں اور ہمیشہ کے لیے یہاں آرہے ہیں۔ ڈان نے، میں نے اور ہیگن نے کافی غور وخوض کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ

یہاں ہمارے خاندان کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم ابھی یا اگلے ہی سال آ جائیں گے۔ کاروبار جمانے میں دو، تین یا چار سال بھی لگ سکتے ہیں۔ اس ہوٹل اور کیسینو کے کافی شیئر ہمارے دوستوں کے نام ہیں، اس لیے یہی ہمارا مرکز ہوگا۔ موگرین اپنے شیئر ہمیں فروخت کر دے گا اور پھر صدفی صد یہ جگہ کاریون خاندان کی ہو جائے گی''۔

فریڈی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ ''مائیکل، تمھیں یقین ہے کہ موگرین اپنے شیئر بیچ دے گا۔ اس نے مجھ سے تو کبھی ایسی بات کہی نہیں اور پھر یہ اس کا پسندیدہ کاروبار ہے''۔

مائیکل آہستہ سے بولا ''میں اسے ایک ایسی پیشکش کروں گا جسے وہ ٹھکرائے گا نہیں''۔

یہ الفاظ عمومی لہجے میں ادا کیے گئے تھے لیکن ان کا اثر لامحدود تھا۔ یہ ڈان کا پسندیدہ جملہ تھا۔ جسے مائیکل کی زبان سے سنتے ہوئے کسی کو عجیب سا محسوس نہ ہوا۔ مائیکل جانی فونٹین کی طرف گھوما ''ابتدا میں ڈان تمھاری مدد پر بہت منحصر ہوگا۔ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ جوا کھیلنے والوں کو متوجہ کرنے کے لیے تفریحی پروگراموں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ ایک ایسے معاہدے پر دستخط کرو گے، جس کے تحت تم سال میں پانچ بار ایک ہفتے کے لیے یہاں آیا کرو گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمیں تمھارے فلمی دوستوں کا تعاون بھی ملے گا۔ تم نے ان لوگوں پر بہت احسان کیے ہیں۔ اب ان احسانات کا بدلہ حاصل کرنے کا وقت آ گیا ہے''۔

''ضرور''۔ جانی بولا۔ ''میں اپنے گاڈ فادر کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ تم جانتے ہی ہو مائیک''۔ لیکن اس کے لہجے میں اشتیاق کی جھلک تھی۔

مائیکل مسکرایا اور بولا۔ ''اس معاہدے سے تمھیں یا تمھارے دوستوں کو کوئی مالی نقصان نہیں ہوگا۔ ہم ہر آدمی کی محنت کا پورا معاوضہ دیں گے۔ شاید تمھیں میری بات کا یقین نہ ہو، اس لیے میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ یہ میری نہیں ڈان کی خواہش ہے''۔

جانی جلدی سے بولا ''مائیک، مجھے تمھاری بات پر پورا بھروسا ہے۔ لیکن اس وقت یہاں دس اور ہوٹل کیسینو بن رہے ہیں۔ جب تک تم یہاں قدم رکھو گے ممکن ہے بہت دیر ہو چکی ہو''۔

ٹام ہیگن نے کہا۔ ''کاریون خاندان کے ایسے دوست ہیں جو یہاں کے تین ہوٹلوں کو مالی مدد دے رہے ہیں''۔ جانی فوراً سمجھ گیا کہ اس کا کیا مطلب تھا۔

''ٹھیک ہے''۔ جانی نے کہا ''میں سب انتظام کر دوں گا''۔

اب مائیکل لوسی اور جولس سی گل سے مخاطب ہوا۔ ''تمھارے ہم پر بہت احسان ہیں ڈاکٹر۔ سنا ہے تمھارے اوپر کوئی الزام ہے جس کی وجہ تمھیں آپریشن کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب کہ یہ کام تمھیں بہت پسند ہے''؟

''آپ نے ٹھیک سنا ہے''۔ جولس نے کہا۔ ''لیکن آپ اس سلسلے میں میری کوئی مدد نہ کرسکیں گے۔ آپ میں کتنی ہی طاقت ہو، اس طبی عمل میں ہیر پھیر آپ نہیں کروا سکتے''۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو، لیکن میرے کچھ مشہور اور اہم دوست لاس ویگاس میں ایک بہت بڑا اسپتال بنوا رہے ہیں۔ وہ بطور سرجن تمھارا تقرر کر سکتے ہیں اور پھر تمھارے جیسا باصلاحیت سرجن انھیں ملے گا کہاں؟ یہ تو ایک طرح سے ان پر تمھارا احسان ہو گا۔ اس لیے ذرا انتظار کرو۔ ہم نے سنا ہے تم اور لوسی شادی کرنے والے ہو''؟

''بشرطیکہ میں مستقبل میں کسی قابل ہو سکوں''۔

''مائیکل اگر تم نے یہ اسپتال نہ بنوایا تو میں بڑھاپے میں بھی کنواری مروں گی''۔ لوسی مین سینی نے کہا۔

سب نے قہقہہ لگایا۔ لیکن جولس خاموش رہا۔ وہ مائیکل سے بولا ''اگر میں وہ ملازمت قبول کرلوں تو ساتھ میں کوئی شرط تو نہیں لگائی جائے گی''؟

مائیکل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''بالکل نہیں، مجھ پر تمھارا احسان ہے اور میں اس احسان کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں''۔

''مائیکل، پلیز ناراض مت ہونا''۔ لوسی دھیرے سے بولی۔

مائیکل مسکرایا۔ ''میں ناراض نہیں ہو رہا ہوں''۔ وہ جولس کی طرف مڑا۔ ''لیکن ایسی احمقانہ بات تمھیں نہیں کرنی چاہیے تھے۔ کارلیون خاندان تمھارے لیے لوگوں پر زور ڈال رہا ہے اور امید ہے کہ ہمیں کامیابی ملے گی۔ اس کے بدلے میں تم سے کچھ نہیں مانگ رہا۔ میں کوئی شرط نہیں لگا رہا لیکن تم کم از کم ہمارے تعلقات کو دوستانہ تو سمجھ سکتے ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ جو کچھ تم اپنے کسی بھی اچھے دوست کے لیے کر سکتے ہو وہ میرے لیے بھی کرو گے۔ یہی میری شرط ہے، لیکن تم چاہو تو اس سے بھی انکار کر سکتے ہو''۔

ٹام ہیگن نے سر جھکا لیا اور مسکرایا۔ شاید خود ڈان بھی بات کو اس سے زیادہ اچھی طرح نہیں کہہ سکتا تھا۔

جولس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "مائیکل میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تمھارا اور تمھارے والد کا احسان مند ہوں۔ بھول جاؤ کہ ابھی میں نے کوئی بات کہی تھی"۔

مائیکل کے سر کو جنبش ہوئی۔ "ٹھیک ہے، جب تک اسپتال بن کر تیار نہیں ہو جاتا، اس وقت تک کے لیے تم چار ہوٹلوں کے لیے میڈیکل ڈائریکٹر مقرر کیے جاتے ہو۔ اپنے لیے اسٹاف رکھ لو۔ تمھاری تنخواہ بھی بڑھائی جا رہی ہے، لیکن اس سلسلے میں تم بعد میں ٹام سے بات کر لینا۔ اور لوسی، میں تمھارے سپرد بھی ایک بہت ہی اہم کام کرنا چاہتا ہوں۔ ہوٹلوں میں جتنی دکانیں ہوں گی، ان سب کی انچارج تم ہوگی۔ مطلب یہ کہ اگر جولس تم سے شادی نہ بھی کرے تو تم ایک دولت مند بڑھیا بن کر زندہ رہ سکتی ہو"۔

فریڈی بہت غصے میں اپنے سگار کا کش پر کش لیے جا رہا تھا۔ مائیکل اس کی طرف مڑا اور دھیرے سے بولا "میں صرف ڈان کا پیغام رساں ہوں فریڈی۔ وہ تم سے کیا کروانا چاہتے ہیں، وہ خود بتائیں گے لیکن جو کچھ بھی وہ تمھیں کرنے کو کہیں گے، وہ اتنا اہم ضرور ہو گا کہ تم خوش ہو جاؤ"۔

"تو پھر وہ مجھ سے ناراض کیوں ہیں"؟ فریڈی نے پوچھا "صرف اس لیے کہ کیسینو میں نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن اس کا ذمہ دار موگرین ہے۔ آخر ڈان مجھ سے کیا چاہتے ہیں"؟

"تم اس کی فکر مت کرو"۔ مائیکل بولا اور جانی فونٹین کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "نینو کہاں ہے؟ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"۔

"وہ بہت بیمار ہے اور اپنے کمرے میں پڑا ہے لیکن یہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اسے سینی ٹوریم میں داخل کر دینا چاہیے۔ یہ کہتا ہے کہ نینو اپنی جان لینے کی کوشش کر رہا ہے"۔

مائیکل حیران ہوا "وہ تو بہت اچھا آدمی ہے۔ میں نے اسے کبھی کوئی غلط کام کرتے نہیں دیکھا۔ کبھی کوئی غلط بات کہتے نہیں سنا۔ بڑا موجی ہے وہ تو۔ ہاں شراب بہت پیتا ہے"۔

"ہاں"۔ جانی بولا "وہ بہت پیسہ کما رہا ہے۔ فلموں میں کام کرنے کے عوض بھی اور گانے کے لیے بھی۔ اس کی بڑی مانگ ہے۔ اسے اب ایک فلم کے پچاس ہزار ڈالر ملتے

ہیں، لیکن وہ سب خرچ کر ڈالتا ہے۔ اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ بہت مشہور ہو گیا ہے، لیکن یہ سچ ہے کہ اس نے میری معلومات میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا ہے۔ نہ جانے اب وہ شراب پی پی کر جان دینے کی تیاری کیوں کر رہا ہے"؟

جولس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر آہٹ ہوئی۔ اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بالکل دروازے کے پاس بیٹھے آدمی نے اٹھ کر دروازہ کھولنے کی کوشش نہیں کی۔ دروازہ ہیگن نے کھولا۔ موگرین اپنے دو باڈی گارڈوں کے ساتھ ہیگن کو ایک طرف ڈھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔

موگرین ایک خطرناک آدمی تھا۔ وہ کئی قتل کر چکا تھا اور ہوٹل میں ہر آدمی اس سے ڈرتا تھا۔ فریڈی کے حواس پر بھی وہ خوف کی طرح مسلط تھا۔ وہ آتے ہی مائیکل کارلیون سے بولا۔ "میں تم سے بات چیت کرنے کے لیے انتظار کر رہا تھا۔ کل مجھے بہت کام ہے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ آج ہی بات کر لوں تمھارا کیا خیال ہے"؟

مائیکل کارلیون نے دوستانہ انداز میں مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ "ضرور"۔ اور اس نے ہیگن سے کہا۔ "مسٹر گرین کو شراب دو ٹام"۔

جولس نے دیکھا کہ البرٹ نیری نام کا آدمی بہت غور سے موگرین کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ دروازے کے پاس کھڑے اس کے باڈی گارڈوں کی طرف بالکل دھیان نہیں دے رہا تھا۔

موگرین نے اپنے باڈی گارڈوں سے کہا۔ "سب کو کیسینو میں لے جاؤ اور ہوٹل کے خرچ پر جوا کھلواؤ"۔

جولس، لوسی اور جانی فونٹین اٹھ کھڑے ہوئے لیکن البرٹ نیری اسی وقت اپنی جگہ سے ہلا جب مائیکل نے اسے وہاں سے جانے کے لیے کہا۔

لوگوں کے جانے کے بعد کمرے میں فریڈی، ٹام ہیگن، موگرین اور مائیکل کارلیون رہ گئے۔

موگرین نے شراب کا گلاس میز پر رکھ دیا اور اپنے غصے کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ "یہ میں کیا سن رہا ہوں کہ کارلیون خاندان ہوٹل میں میرے شیئر خریدنا چاہتا

ہے۔ میں تم لوگوں کو خرید لوں گا۔ تم لوگ مجھے نہیں خرید سکتے''۔

مائیکل اسے سمجھاتا ہوا بولا۔''تمھارا کیسینو نقصان میں چل رہا ہے۔ تمھارے کاروبار کے طریقے میں کہیں کوئی کھوٹ ہے۔ شاید ہم اسے بہتر طریقے سے چلا سکیں''؟

گرین بڑی خوفناک ہنسی ہنسا۔''بھاڑ میں جاؤ تم لوگ۔ تمھارے خراب دنوں میں میں نے فریڈی کو یہاں رکھ کر تم پر احسان کیا اور اب تم مجھے ہی چکر دے رہے ہو۔ لیکن مجھے کوئی نہیں گرا سکتا۔ میری کے پیچھے بہت سے دوست ہیں''۔

مائیکل ابھی بھی سمجھا رہا تھا۔''تم نے فریڈی کو اس لیے یہاں رکھا تھا کہ اپنے ہوٹل کی خستہ حالت کو سنبھالنے کے لیے کارلیون خاندان نے تمھیں ایک خطیر رقم دی تھی۔ کیسینو چلانے کے لیے بھی رقم تمھیں کارلیون خاندان نے ہی مہیا کی تھی، چونکہ مولی نری خاندان نے فریڈی کے تحفظ کی ضمانت دی تھی اور اس کو یہاں رکھنے کے لیے انھوں نے تمھاری بہت مدد کی تھی، اس لیے یہ سب ممکن ہوا۔ تمھارے احسان کا بدلہ کارلیون خاندان چکا چکا ہے۔ ہم تمھارے شیئر تمھارے ذریعے ہی طے کی ہوئی کسی معقول رقم پر خریدنے کو تیار ہیں۔ اس میں نامناسب کیا ہے؟ تمھیں کیسینو میں نقصان ہو رہا ہے اور ہم اسے خرید کر تم پر مہربانی کر رہے ہیں۔

''کارلیون خاندان میں اب اتنی سکت نہیں رہ گئی ہے۔ گاڈ فادر بیمار ہے اور دوسرے خاندانوں نے نیویارک میں تم لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تم آسانی سے یہاں قدم جما لو گے۔ میرا مشورہ ہے کہ یہ کوشش کبھی مت کرنا مائیک''۔ موگرین نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''شاید اسی لیے تم نے سمجھ لیا تھا کہ تم لوگوں کے سامنے فریڈی کے منہ پر طمانچہ مار سکتے ہو''؟ مائیکل نے آہستہ سے کہا۔

فریڈی کارلیون کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔''اوہ مائیک، وہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ مو نے کوئی بدتمیزی نہیں کی تھی۔ بس کبھی کبھی غصہ آ جاتا ہے۔ ہم دونوں بہت اچھے دوست ہیں۔ ہے نا، مو''؟

موگرین فکرمند تھا۔''ہاں، کیوں نہیں۔ اس ہوٹل کو چلانے کے لیے کبھی کبھی مجھے

ایسا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے فریڈی پر غصہ اس لیے آ گیا تھا کیونکہ وہ ہماری سب کاکٹیل ویٹریس کو اپنے اشاروں پر نچا رہا تھا اور سارا انتظام گڑبڑ ہو رہا تھا۔ پھر ہم دونوں میں تکرار ہو گئی اور میں اس کا دماغ درست کر دیا تھا"۔

مائیکل نے بڑی سنجیدگی سے اپنے بھائی سے پوچھا۔"کیا تمہارا دماغ اب درست ہو گیا ہے فریڈی"؟

فریڈی نظریں نیچی کیے ہوئے اپنے بھائی کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ موگرین ہنس کر یوں بولا۔"سالا، ایک ساتھ دو دو کو لے کر اپنے بستر میں گھس رہا تھا۔ فریڈی میں مانتا ہوں کہ ان لڑکیوں کی خواہش تمہاری طرح کوئی دوسرا پوری نہیں کر سکتا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم ان کے دماغ خراب کرو۔ وہ لڑکی جو تمہارے ساتھ ایک بار ہم بستر ہو لے، پھر اسے کوئی دوسرا مرد مطمئن نہیں کر سکتا"۔

ہیگن نے دیکھا کہ یہ بات سن کر مائیکل کو بہت حیرت ہوئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ شاید یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے ڈان ناخوش ہے۔ ڈان سیکس کے معاملے میں بہت قدامت پسند تھا۔ اپنے بیٹے کی ایسی حرکتیں، ایک ساتھ دو دو لڑکیوں کے ساتھ ہم بستر ہونا، اس کی نظر میں کمینہ پن تھا اور پھر سب کے سامنے موگرین کا تھپڑ کھا کر اپنی توہین کرانا بھی کارلیون خاندان کے وقار کو مجروح کرنے کی بات تھی۔ ڈان کے ناراض ہونے کا سب سے بڑا سبب شاید یہی تھا۔

مائیکل اپنی کرسی سے اٹھا اور بات ختم کرنے کے انداز میں بولا۔"مجھے کل نیویارک واپس جانا ہے، اس لیے اپنی قیمت سوچ لینا"۔

"بدتمیز، تم سمجھتے ہو کہ تم ایسے ہی مجھے میرے کاروبار سے بے دخل کر دو گے۔ تم سے زیادہ آدمی میں اس وقت مار چکا تھا، جب تم ٹھیک سے اپنے پاؤں پر کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ اب میں نیویارک جا کر خود ہی ڈان سے بات کروں گا"۔ موگرین غصے میں ابلنے لگا۔

فریڈی کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے ٹام ہیگن سے کہا۔ "ٹام تم کانسی گلیوری ہو۔ تم ڈان سے گفتگو کر سکتے ہو اور اسے مشورہ بھی دے سکتے ہو"۔

اور اب مائیکل نے شخصیت کا خون کر دینے والا اپنا روپ پیش کیا۔"ڈان تقریباً

ریٹائر ہو چکا ہے"۔ وہ بولا۔" خاندانی کاروبار اب میں دیکھتا ہوں اور ٹام کو میں نے کانسی گلیوری کے عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ یہ دو مہینے کے بعد اپنے خاندان سمیت مال سے چلا جائے گا اور یہاں کا قانونی کام سنبھالے گا۔ اس لیے جو کچھ بھی تمھیں کہنا ہے مجھ سے ہی کہنا ہو گا"۔

کسی نے جواب نہیں دیا۔ مائیکل بالکل رسمی انداز میں بولا۔" فریڈی، تم میرے بڑے بھائی ہو۔ میں تمھارا احترام کرتا ہوں، لیکن مستقبل میں پھر کبھی خاندان کے کسی دشمن کی حمایت کرنے کی کوشش مت کرنا۔ میں اس بار ڈان سے یہ بات نہیں بتاؤں گا"۔ پھر وہ موگرین کی طرف مڑا۔" جو لوگ تمھاری مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہوں، ان کی کبھی توہین مت کرو۔ تم اپنی صلاحیتیں یہ معلوم کرنے میں صرف کرو کہ کیسینو کو نقصان کیوں ہو رہا ہے۔ کارلیون خاندان کی خطیر رقم اس میں لگی ہوئی ہے اور اسے اس رقم کا معقول منافع نہیں مل رہا ہے لیکن پھر بھی میں یہاں تمھاری توہین کرنے نہیں بلکہ تعاون کا ہاتھ بڑھانے آیا ہوں۔ اگر تم اس دست تعاون پر تھوکنا چاہتے ہو تو مرضی تمھاری، میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا"۔

اس نے ایک بار بھی اپنی آواز اونچی نہیں کی تھی لیکن پھر بھی اس کے الفاظ نے موگرین اور فریڈی کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ مائیکل میز سے اٹھ گیا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب سب لوگ یہاں سے جا سکتے ہیں۔ ہیگن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور دونوں شب بخیر کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔

(۳)

اگلی صبح مائیکل کارلیون کو موگرین کا پیغام مل گیا۔ وہ کسی بھی قیمت پر ہوٹل میں اپنا حصہ فروخت کرنے کو تیار نہیں تھا۔ یہ پیغام فریڈی نے کر آیا تھا۔ بغیر کسی طرح کا ردعمل ظاہر کیے مائیکل اپنے بھائی سے بولا۔" نیویارک لوٹنے سے پہلے میں نینو سے ملنا چاہتا ہوں"۔

نینو کے سوٹ میں انھوں نے جانی فونٹین کو ناشتہ کرتے پایا۔ جولس خواب گاہ میں نینو کا معائنہ کر رہا تھا۔ بالآخر وہ الگ ہٹا۔

نینو کی حالت دیکھ کر مائیکل سناٹے میں آ گیا۔ مائیکل اس کے پلنگ کے

کنارے بیٹھ گیا اور بولا۔ "نینو، تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ ڈان تمھارے بارے میں اکثر پوچھتے رہتے ہیں"۔

نینو ہنسا۔ "ان سے کہہ دینا کہ میں مر رہا ہوں اور یہ بھی کہنا کہ شو بزنس زیتون کے کاروبار سے بھی زیادہ بھیانک ہے"۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گے"۔ مائیکل بولا۔ "اگر ہم لوگ تمھاری کوئی مدد کر سکتے ہوں تو بے تکلف کہہ دو"۔

نینو نے انکار میں سر ہلایا۔ "کچھ نہیں، میرے سلسلے میں اب کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا"۔

مائیکل تھوڑی دیر اس سے تسلی کی باتیں کرتا رہا۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ فریڈی ان لوگوں کو رخصت کرنے ایرپورٹ تک آیا لیکن مائیکل کے کہنے پر جہاز کے پرواز کرنے سے پہلے ہی واپس چلا گیا۔ مائیکل ٹام ہیگن اور رالبرٹ نیری کے ساتھ ہوائی جہاز پر سوار ہو گیا تو نیری کی طرف گھوم کر بولا۔ "اس کی پیمائش تو کر لی ہے نا تم نے"؟

نیری نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اور یہاں نشان بھی لگا دیا ہے"۔

اٹھائیس

(۱)

نیویارک واپس آتے ہوئے مائیکل نے ہوائی جہاز میں تھوڑی دیر آرام کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔ اس کی زندگی کا سب سے دشوار اور فیصلہ کن موڑ قریب آ رہا تھا۔ اس مرحلے کو اب اور نہیں ٹالا جا سکتا تھا۔ سب کچھ تیار تھا۔ ہر طرح کی احتیاط ملحوظ رکھی جا رہی تھی۔ دو سال سے صرف ایک ہی منصوبے پر عمل ہو رہا تھا۔ اور اب مزید تاخیر کرنا بے سود تھا۔ گذشتہ ہفتے جب ڈان نے اپنے کیپوروزائم، کلانسی گلیوری اور خاندان کے دوسرے افراد کے سامنے عملی زندگی سے اپنی سبک دوشی کا اعلان کیا تھا تو مائیکل سمجھ گیا تھا کہ اس کے والد کا یہ بتانے کا اپنا مخصوص طریقہ تھا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے، جس کا انھیں انتظار تھا۔ حساب برابر کرنے کا وقت۔

اسے گھر واپس آئے تین سال ہو چکے تھے۔ کے سے اس کی شادی کو بھی دو سال ہو چکے تھے۔ تین سال تک اس نے خاندانی کاروبار کے اسرار و رموز سمجھنے میں صرف کیے تھے۔ اس دوران اس کا بیشتر وقت ٹام ہیگن کے ساتھ گزرا تھا۔ ڈان کے ساتھ کئی بار اس کی تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ حقیقت میں اب جا کر اسے معلوم ہوا تھا کہ کارلیون خاندان کتنا متمول، دولت مند اور طاقت ور تھا۔ یہ جان کر اسے حیرت نہیں ہوئی تھی۔ نیویارک میں ان کی زمین جائداد ہر حصے میں بکھری ہوئی تھی۔ وہ کئی کمپنیوں کو براہ راست چلاتے تھے۔ کئی بینکوں تک میں ان کے شیئر تھے۔ اس کے علاوہ جوے کے کاروبار سے انھیں آمدنی بہت زیادہ ہوتی تھی۔

مائیکل نے بغیر کسی دھوم دھام خاموشی سے شادی کر لی تھی۔ اور اپنی بیوی کو رہنے کے لیے مال کی ایک عمارت میں لے آیا تھا۔ مائیکل کو یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ کے کتنی آسانی سے اس کے والدین اور مال پر رہنے والے دوسرے لوگوں سے گھل مل گئی تھی۔ عام سسلوی بیویوں کی طرح وہ جلد ہی حاملہ بھی ہوگئی تھی اور اب وہ دو برسوں میں اس کے دوسرا بچہ پیدا ہونے والا تھا۔

کے ہوائی اڈے پر اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔ وہ جب کبھی باہر سے واپس آتا، کے اس کا استقبال کرنے ضرور آتی تھی۔ اس سے دونوں کو خوشی ہوتی تھی لیکن آج وہ بات نہیں تھی، کیونکہ آج سے سفر کے ختم ہونے کا مطلب تھا کہ جس کام کو کرنے کی اسے تین سال سے تربیت دی جا رہی تھی، اسے کر ڈالنے کا وقت آ گیا ہے۔ ڈان اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ کیپورزائم اس کے منتظر ہوں گے۔ مائیکل جا کر انھیں ہدایت دے گا۔ اسے وہ فیصلے کرنے ہوں گے جو اس کے اور اس کے خاندان کی بقا کی ضمانت بن سکیں۔

(۲)

کونی کا یہ معمول سا بن گیا تھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کو لے کر صبح ہی کے ایڈمس کے پاس آ جاتی تھی۔ کے کونی کو پسند بھی کرتی تھی۔ اس کو کونی کا اپنے بھائی سے پیار بہت اچھا لگتا تھا۔ کونی نے کے کو کئی اطالوی کھانے تیار کرنے کے طریقے سکھائے تھے لیکن وہ اکثر مائیکل کے لیے کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے ہی لے آتی تھی۔

اس دن ہمیشہ کی طرح اس نے کے سے پوچھا کہ مائیکل کا اس کے شوہر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا مائیکل سچ مچ کارلو کو پسند کرتا ہے۔ ظاہر تو وہ یہی کرتا تھا۔ کارلو کا خاندان سے پہلے کچھ جھگڑا بھلے تھا لیکن پچھلے برسوں میں سب کچھ ٹھیک ہوگیا تھا۔ وہ اپنا نیا کام بہت سلیقے سے کر رہا تھا۔ اسے بڑی محنت کرنی پڑتی تھی اور بہت زیادہ وقت دینا پڑتا تھا۔ کونی ہمیشہ کہتی تھی کہ کارلو مائیکل کو بہت پسند کرتا ہے لیکن مائیکل کو تو سب پسند کرتے تھے۔ ویسے ہی جیسے ڈان سب کا پسندیدہ تھا۔ مائیکل تو اب جیسے ڈان کی ہی ایک شکل تھا۔ یہ بات بڑی اچھی تھی کہ خاندان کا کاروبار مائیکل اپنے ہاتھ میں لے رہا تھا۔

کے کو پہلے ہی شبہ تھا کہ خاندان کے تعلق سے جب بھی کونی اپنے شوہر کا ذکر کرتی تھی تو وہ ہمیشہ کارلو کے بارے میں کوئی اچھی بات سننے کی متمنی رہتی تھی۔ کے احمق ہوتی اگر اتنا نہ سمجھتی کہ کونی کے لیے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ مائیکل کا کارلو کے بارے میں کیا خیال ہے۔ سونی کے قتل کے بعد کبھی گھر میں اس موضوع پر بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ کے کونی سے بھی اس کے بڑے بھائی کے بارے میں بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔

سونی کی بیوی ساندرا اپنے بچوں کے ساتھ اپنے والدین کے پاس فلوریڈا چلی گئی تھی۔ سونی نے اپنے نام کوئی جائداد نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن اس کی بیوی اور بچوں کے لیے سارا انتظام کر دیا گیا تھا۔

ایک رات کے کے پوچھنے پر مائیکل نے بڑی بے دلی سے بتایا کہ سونی کا قتل کس طرح ہوا تھا۔ کارلو نے اپنی بیوی کو پیٹا تھا اور کونی نے اپنی ماں کو فون کر دیا تھا۔ فون سونی نے سن لیا تھا اور غصے میں پاگل ہو کر دوڑ پڑا تھا۔ اس لیے فطری تھا کہ کونی اور کارلو یہ سوچ کر پریشان رہتے تھے کہ خاندان سونی کی موت کے لیے بالواسطہ طور پر انھیں ذمہ دار سمجھتا ہے۔ لیکن ان کے رویے سے ایسا ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اس کا ثبوت یہی ہے کہ ان لوگوں کے رہنے کا انتظام مال پر کیا گیا اور کارلو کو پلے سے اہم کام سونپا گیا۔ میاں بیوی کے درمیان اب جھگڑے بھی بند ہو چکے تھے۔

”تو پھر تم کسی شام ان دونوں کو یہاں مدعو کیوں نہیں کرتے؟ اپنی بہن کو یقین کیوں نہیں دلاتے“؟ کے بولی۔ ”نے چاری ہر وقت اس کے لیے فکرمند رہتی ہے کہ اس کے شوہر کے بارے میں پتہ نہیں تمہارا کیا خیال ہے۔ سے تسلی دو اور کہو کہ وہ یہ بے ہودہ باتیں اپنے ذہن سے نکال دے“۔

”میں ایسا نہیں کر سکتا“۔ مائیکل نے کہا۔ ”ہمارے خاندان میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں کیا جاتا“۔

”تو جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے کیا میں اسے بتا سکتی ہوں“؟ کے نے پوچھا۔

وہ یہ دیکھ کر الجھن میں پڑ گئی کہ جو ہر اعتبار سے بہت مناسب کام تھا اس کے بارے میں سوچنے کے لیے مائیکل نے بہت زیادہ وقت لگایا تھا۔ آخر وہ بولا۔ ”میرا خیال

ہے یہ باتیں تمھیں نہیں کہنی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فکرمند تو وہ پھر بھی رہے گی اور اس کے لیے میں کچھ نہیں کرسکتا"۔

کے نے محسوس کیا کہ جس گرم جوشی سے وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے وہ سلوک اپنی بہن کے ساتھ نہیں کرتا۔ حالانکہ کونی اس سے بے حد پیار کرتی تھی۔ "تم سونی کی موت کا ذمہ دار کونی کو تو نہیں سمجھتے ہونا"؟ کے نے بڑی بے چینی سے پوچھا۔

"بالکل نہیں"۔ مائیکل نے آہ بھری۔ "وہ میری چھوٹی بہن ہے اور میں اسے پسند کرتا ہوں۔ مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ کارلو سدھر گیا ہے لیکن دراصل وہ غلط قسم کا شوہر ہے۔ ایسی باتیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ چھوڑو انھیں"۔

بحث کرنا کے کا مزاج نہیں تھا، اس لیے وہ خاموش ہوگئی۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ دنیا بھر میں وہ اکلوتی ہے جو مائیکل کی کسی خواہش کو بدل سکتی ہے لیکن ایسا بار بار کرنے سے اس کی یہ طاقت کم ہوسکتی تھی۔

جب مائیکل اپنے ٹوٹے جبڑے کے ساتھ سسلی سے لوٹا تھا تو خاندان کے ہر فرد نے اس سے کہا تھا کہ وہ آپریشن کروالے۔ مائیکل کی ماں تو ہمیشہ اس کے پیچھے پڑی رہتی تھی۔ ایک بار اتوار کو جب ڈنر پر مال میں رہائش پذیر تمام لوگ آئے ہوئے تھے تو وہ مائیکل پر بہت ناراض ہوئی تھی۔ تم تو فلمی غنڈے کی طرح لگتے ہو۔ خدا کے لیے اپنا اور اپنی بیوی کا خیال کرتے ہوئے اسے ٹھیک کراؤ تاکہ کسی شرابی آئرش کی طرح تمھاری بہتی ہوئی ناک بھی بند ہوسکے"۔

ڈان جو ہر شخص کو غور سے دیکھ رہا تھا، کے سے بولا۔ "تمھیں اس کی بہتی ہوئی ناک سے کوئی پریشانی ہے"؟

کے نے انکار میں سر ہلایا۔ ڈان اپنی بیوی سے بولا۔ "لڑکا تمھارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ تمھیں اب ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے"۔ معمر خاتون خاموش ہوگئی۔ اس لیے نہیں کہ وہ اپنے شوہر سے ڈرتی تھی بلکہ اس لیے کہ دوسروں کے سامنے بحث ومباحثہ اس کے شوہر کی توہین تھی۔

ڈان کی پیاری بیٹی کونی اسی وقت باورچی خانے سے نکل کر آئی اور بولی۔

''میرے خیال سے تمھیں اپنے چہرے کا علاج کروالینا چاہیے۔اس حادثے سے پہلے تم کتنے خوب صورت آدمی تھے۔ بولو مائیکل تم آپریشن کرالو گے نا''؟

مائیکل نے لاپرواہی سے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

کونی اپنے والد کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی۔اسے کہو کہ یہ آپریشن کرالے۔''وہ ڈان سے بولی، مگر ڈان نے اس کو ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔''یہ سب لوگ بھوک سے بیتاب ہو رہے ہیں۔ پہلے کھانا لاؤ پھر بات کرنا''۔کونی اپنے شوہر کی طرف گھومی اور بولی۔''کارلو تم مائیکل سے کہو کہ وہ آپریشن کروالے۔شاید وہ تمھاری بات مان لے''۔اس کے لہجے سے ایسا ظاہر ہو رہا تھا جیسے مائیکل اور کارلو ریجی میں بہت گہرے دوستانہ مراسم ہوں۔

کارلو شراب کا ایک گھونٹ لے کر بولا۔''مائیک کو کچھ کرنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا''۔کارلو جب سے مال پر آیا تھا، اس میں بہت تبدیلی آ گئی تھی۔اب وہ اپنی اہمیت سمجھتا تھا اور اسی کے مطابق گفتگو میں حصہ لیتا تھا۔

کے کو اس کے چہرے سے کوئی پریشانی نہیں تھی۔اسے اس کی ناک بہنے سے البتہ تشویش تھی لیکن اس نے اس سلسلے میں مائیکل سے کبھی کچھ نہیں کہا تھا۔

جب کے کو پہلا بچہ ہوا تو مائیکل کے پوچھنے پر اسے بڑی حیرت ہوئی۔''تم چاہتی ہو کہ میں آپریشن کروالوں''؟

کے نے حامی بھری۔''تم جانتے ہو کہ بچوں کی کیا فطرت ہوتی ہے۔جب تمھارا بیٹا ہو جائے گا اور یہ سمجھنے کے قابل ہو جائے گا کہ تمھارے چہرے میں کوئی نقص ہے تو اسے اچھا نہیں لگے گا۔میں نہیں چاہتی کہ ہمارا بچہ تمھارا بگڑا ہوا چہرہ دیکھے۔ورنہ سچ کہتی ہوں کہ مجھے تمھارا آپریشن نہ کرانے کے فیصلے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔

''ٹھیک ہے''۔مائیکل نے مسکرا کر کہا۔''میں آپریشن کروالوں گا''۔

اس نے آپریشن کروالیا اور وہ کامیاب بھی رہا۔اب تو اس کے گال پر آپریشن کا نشان بھی مشکل سے نظر آتا تھا۔آپریشن سے خاندان کے سب لوگ خوش ہوئے لیکن سب سے زیادہ کونی خوش ہوئی۔وہ مائیکل کو دیکھنے روزانہ اسپتال جاتی تھی اور کارلو کو بھی زبردستی ساتھ

لے جاتی تھی۔ جب مائیکل گھر آیا تو کونی نے اسے گلے لگا لیا اور اس کا بوسہ لیا اور خوش ہوتے ہوئے بولی۔ ''اب تم میرے پہلے جیسے بھائی لگ رہے ہو''۔

لیکن ڈان اس سے بالکل متاثر نہیں تھا۔ اس نے صرف اتنا کہا تھا۔ ''کیا فرق پڑتا ہے''؟

کے مائیکل کی احسان مند تھی۔ وہ جانتی تھی کہ مائیکل نے یہ آپریشن پوری طرح اپنی مرضی کے خیاف کرایا ہے۔ اس لیے کرایا تھا کہ کے نے اس سے ایسا کہا تھا اور کے دنیا کی واحد ہستی تھی جو اس کی مرضی کے خلاف اس سے کوئی کام کرا لینے کی سکت رکھتی تھی۔

مائیکل کے لاس ویگاس سے واپسی والے دن روکو لمپونی کے کو ایر پورٹ لے جانے کے لیے مال پر پہنچا۔ مائیکل جب بھی کہیں سے واپس آتا تھا تو اسے ایر پورٹ پر ریسیو کرنا کے کا معمول تھا۔

اس نے مائیکل، ہیگن اور البرٹ نیری کو ساتھ ساتھ جہاز سے اترتے دیکھا۔ کے کو نیری اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کا چہرہ اسے لوکا براسی کی یاد دلاتا تھا۔ سب سے پہلے نیری نے ہی اسے دیکھا اور پھر مائیکل کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے بھی اس کی طرف متوجہ کیا۔

کے آگے بڑھ کر اپنے شوہر کی بانہوں میں سما گئی۔ اس نے اس کا بوسہ لیا۔ وہ ٹام اور کے کے ساتھ کار میں سوار ہوا۔ البرٹ نیری کہیں چلا گیا تھا۔ کے نے یہ نہیں دیکھا کہ نیری دو اور لوگوں کے ساتھ دوسری کار میں بیٹھ چکا تھا اور ان کی کار کے ساتھ ساتھ ہی وہ مال تک آئے تھے۔

کے نے مائیکل سے یہ نہیں پوچھا کہ ویگاس میں کام کیسا رہا لیکن جب اس نے کہا کہ شام میں اسے ساری باتیں ڈان کو تفصیل سے بتانی ہوں گی تو وہ کچھ ملول ہو گئی۔

''مجھے افسوس ہے''۔ مائیکل بولا۔ ''لیکن یہ سب اب تمھاری زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس لیے اسے افسردگی سے نہیں خوشی سے قبول کرو۔ کل رات ہم شہر چلیں گے۔ کوئی فلم دیکھیں گے اور وہیں کھانا کھائیں گے''۔ اس نے کے کا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ کے کو سات مہینے کا حمل تھا۔ ''بچہ پیدا ہونے کے بعد تم پھر پھنس جاؤ گی۔ حیرت

ہے کہ تم امریکی عورتوں کے برعکس سسلوی عورتوں کی طرح ہو۔ دو سال میں دو بچے''؟

کے طنز سے بولی۔''اور تم اطالوی نہیں امریکی ہو۔ گھر میں تمھاری پہلی شام ہے اور تم اسے کاروبار کی نذر کر رہے ہو''۔ لیکن ایسا کہتے وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''آدھی رات سے پہلے لوٹ آؤں گا''۔ وہ بولا۔''لیکن اگر تھک جاؤ تو میرا انتظار نہ کرنا''۔

''میں انتظار کروں گی''۔ کے نے کہا۔

(۳)

ڈان کی رہائش گاہ پر ہونے والی اس میٹنگ میں ڈان کے علاوہ مائیکل، ٹام ہیگن، کارلو ریجی اور دونوں کیپورزائم کلیمن زا اور ٹیسیو شریک تھے۔

ماحول گذشتہ دنوں جیسا پرسکون نہیں تھا۔ جب سے ڈان کارلیون نے اپنی سبک دوشی کا اعلان کیا تھا اور مائیکل نے خاندان کا کاروبار سنبھالا تھا، ماحول میں کچھ افسردگی سی چھا گئی تھی۔ خاندان کی سربراہی ضروری نہیں کہ باپ کے بعد بیٹا ہی سنبھالے۔ کسی اور خاندان میں کلیمن زا اور ٹیسیو جیسے طاقت ور کیپورزائم ہوتے تو ڈان کا عہدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہوتے یا اب تک خاندان سے الگ ہٹ کر اپنا خاندان بنانے کی اجازت انھیں ضرور مل گئی ہوتی۔

جب سے ڈان نے پانچ خاندانوں کے درمیان امن قائم کیا تھا، کارلیون خاندان کی طاقت بہت کم ہوگئی تھی۔ اب نیویارک میں بارزینی خاندان متفقہ طور پر سب سے طاقت ور خاندان تھا۔ ٹاٹاگلیا خاندان سے دوستانہ روابط استوار کر کے اس نے وہ مقام حاصل کر لیا تھا جو کبھی کارلیون خاندان کو حاصل تھا۔ ان کی ہمت یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ وہ کارلیون خاندان کے علاقوں میں دراندازی کرنے سے بھی نہیں جھجکتے تھے۔

حالانکہ ڈان کی چابک دستی اور دانش وری کا ہر شخص معترف تھا لیکن سونی کے قتل کا بدلہ نہ لینے کی وجہ سے اس کا وقار بہت مجروح ہوا تھا۔ کہا جا رہا تھا کہ ایسا فیصلہ صرف کمزوری کے تحت ہی کیا جا سکتا ہے۔

ہال میں موجود سبھی لوگ مائیکل کو پسند کرتے تھے۔ کارلو ریجی مائیکل کو پسند کرتا

تھا لیکن سونی کی طرح اس سے بھی ڈرتا تھا۔ کلے مین زا بھی اس لیے اس کا مداح تھا کہ اس نے بہت خوش اسلوبی سے سولوزو اور میک لسکی کو ٹھکانے لگا دیا تھا لیکن وہ اس میں ڈان کی خصوصیات نہیں پاتا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ اسے کارلیون خاندان سے الگ ہو کر اپنا علیحدہ خاندان بسانے کی اجازت دی جائے گی لیکن ڈان نے اشارہ دیا تھا کہ ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔

لیکن ڈان اور ٹام ہیگن مائیکل کی صلاحیتوں سے پوری طرح مطمئن تھے۔ اگر ڈان کو اس کی اہلیت پر ذرا بھی شبہ ہوتا تو وہ ریٹائر ہونے کا فیصلہ کبھی نہ کرتا۔ گذشتہ دو برسوں سے ہیگن مائیکل کا استاد تھا اور اسے حیرت ہو رہی تھی کہ مائیکل کتنی تیزی سے سب کچھ سمجھ رہا تھا۔ آخر تھا تو وہ اپنے باپ کا ہی بیٹا۔

کلے مین زا اور ٹے سیو مائیکل سے کچھ ناراض تھے کیونکہ اس نے ان کی سپاہ میں کمی کر دی تھی اور سونی کی سپاہ کو تحلیل کر دیا تھا۔ اب کارلیون خاندان کے پاس کچھ کرنے والے دو دستے اور ان میں بھی پہلے سے کم سپاہ تھی۔ بارزینی اور ٹاٹا گلیا کی بڑھتی ہوئی طاقت کے سامنے ان کی طاقت بہت کم ہو گئی تھی۔ وہ امید کر رہے تھے کہ ڈان اس میٹنگ میں اب تک ہونے والی غلطیوں کو ٹھیک کرے گا۔

ابتدا مائیکل نے کی۔ اس نے اپنے ویگاس کے سفر کے بارے میں بتایا کہ موگرین نے شیئر بیچنے سے انکار کر دیا ہے لیکن ہم اسے ایک ایسی پیش کش کریں گے جس سے وہ انکار نہیں کر سکے گا۔ مائیکل بولا۔ ”آپ لوگ پہلے ہی جانتے ہیں کہ ہم لوگ اپنا کاروبار لاس ویگاس منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم وہاں چار ہوٹل اور کیسینو تعمیر کریں گے لیکن یہ سب فوراً نہیں ہو سکتا۔ ہمیں حالات سدھارنے کے لیے وقت چاہیے“۔ وہ کلے مین زا سے بولا۔ ”کلے مین زا، میں چاہتا ہوں تم اور ٹے سیو بغیر کوئی سوال پوچھے اور بغیر کوئی تنازعہ کھڑا کیے بغیر ایک سال تک میرا ساتھ دو۔ اس سال کے آخر میں تم لوگوں کو کارلیون خاندان سے علیحدہ ہو کر اپنے خاندان کی بنیاد ڈالنے کی اجازت ہو گی۔ یہ کہنے کی شاید ضرورت نہیں ہے کہ ہماری دوستی پھر بھی برقرار رہے گی۔ میں اپنے والد کے دوست کی حیثیت سے کبھی تمہارے وقار کے لیے خطرہ نہیں بنوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم صرف میرا کہنا مانو اور بالکل فکر نہ کرو۔ ایسی

کوشش چل رہی ہے جس سے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن کاموں کو تم لوگ ناممکن سمجھتے ہو انھیں ممکن بنتے دیکھنے کے لیے کچھ دن انتظار کرنا ہوگا''۔

''اگر موگرین تمھارے والد سے گفتگو کرنا چاہتا تھا تو تم اسے بات کرنے کیوں نہیں دیتے۔ ڈان کسی کو بھی منا سکتا ہے۔ اس کے دلائل کے سامنے آج تک کبھی کوئی نہیں ٹھہرا''۔ ٹے سیو نے کہا۔

''میں سبک دوش ہو چکا ہوں''۔ ڈان نے جواب دیا۔ ''اور اگر میں نے کوئی دخل اندازی کی تو مائیکل کے وقار میں کمی آئے گی۔ پھر اس سنے میں بھی بات نہیں کرنا چاہتا''۔

ٹے سیو کو وہ بات یاد آئی جس کے مطابق ایک رات ویگاس ہوٹل میں موگرین نے فریڈی کارلیون کو تھپڑ مار دیا تھا۔ اسے دال میں کچھ کالا نظر آنے لگا۔ موگرین کی مصیبت آچکی تھی۔ اس نے سوچا، کارلیون خاندان کو اسے منانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے''۔

''کیا کارلیون خاندان نیویارک میں اپنا کاروبار بالکل بند کر رہا ہے''؟ کارلو ریجی نے پوچھا۔

مائیکل نے اثبات میں سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔ ''ہم زیتون کے تیل کا کاروبار فروخت کر رہے ہیں۔ ہمارے بس میں جو کچھ ہے وہ ہم ٹے سیو اور کلے مین زا کو سونپ رہے ہیں۔ لیکن کارلو تمھیں فکر نہ کرنی چاہیے۔ تم تو نوادا میں ہی پیدا ہوئے ہو اور اس علاقے اور وہاں کے لوگوں کو خوب جانتے پہچانتے ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب ہم وہاں پہنچ جائیں گے تو تم میرا دایاں ہاتھ بن کر دکھا دو گے''۔

کارلو کے چہرے پر احسان مندی کے جذبات نظر آئے۔ اس نے سوچا کہ اب اس کے دن بدلنے والے ہیں۔

مائیکل نے آگے کہا۔ ''اب ٹام ہیگن کانسی گلیوری کے عہدے پر نہیں ہے۔ وہ ویگاس میں ہمارا قانونی مشیر ہوگا اور دو مہینوں کے اندر وہ وہاں جا کر رہائش اختیار کرے گا۔ اس کی حیثیت اب صرف ایک وکیل کی ہوگی۔ میں ٹام کا احترام کرتا ہوں لیکن ہوگا وہی جو میں کہہ رہا ہوں اور اگر مجھے مشوروں کی ضرورت ہوگی تو میرے لیے میرے والد سے بہتر مشیر کون ہو سکتا ہے''؟

''یعنی ایک سال میں ہم لوگ آزاد ہوں گے''؟ کلے مین زا نے کہا۔
''شاید اس سے بھی کم وقت لگے''۔ مائیکل بولا۔''ویسے تم ہمارے خاندان کا ایک حصہ بن کر بھی رہ سکتے ہو۔ اس کا انحصار تمھاری اپنی خواہش پر ہے لیکن اس وقت ہماری ساری طاقت ویگاس منتقل ہو چکی ہو گی۔ اس لیے بہتر یہی ہو گا کہ تم لوگ خود اپنے آپ کو سنبھالو''۔
ٹے سیو دھیرے سے بولا۔''اگر ایسی بات ہے تو ہمیں اپنے دستے میں نئے لوگوں کی بھرتی کی اجازت ملنی چاہیے۔ بارزینی خاندان کے بدمعاش ہمارے علاقوں میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں انھیں سبق سکھانا چاہیے''۔
مائیکل نے انکار میں سر ہلایا۔''نہیں کوئی فائدہ نہیں۔ ابھی خاموشی ہی بہتر ہے۔ ایسی باتوں پر ان سے گفتگو ٹھیک رہے گی اور ہمارے یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا''۔
ٹے سیو پھر بھی خاموش نہ ہوا۔ وہ اب ڈان کی طرف گھوم گیا۔''ڈان ایک پرانے خادم کی حیثیت سے مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجیے۔ مائیکل جو کچھ کہہ رہا ہے میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔ بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندان آپ لوگوں کے یہاں سے چلے جانے کو فرار سمجھیں گے اور پھر وہ ہمیں پوری طرح دبا لیں گے۔ میں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ لاس ویگاس میں آپ اچھی طرح سے جم سکیں گے۔ وہاں بھی وہ طاقت کام آئے گی جو آپ یہاں جتائیں گے۔ میں تو کہتا ہوں کہ پہلے یہاں سیاہ بڑھائیں۔ اپنے علاقے واپس جیتیں، سونی کی موت کا بدلہ لیں، اس کے بعد آگے کی سوچیں''۔
''ایسا کیسے ہو سکتا ہے''۔ ڈان نے نفی میں سر ہلایا۔''تم کو معلوم ہے میں نے صلح قائم رکھنے کی قسم کھائی تھی''۔
''اس سے کیا ہوتا ہے۔ اب مائیکل سربراہ خاندان ہے اور وہ آپ کی قسم کا پابند نہیں قرار دیا جا سکتا ہے''۔
اور اب دوبارہ مائیکل بولا اور اس بار اس کی آواز تیز اور سخت تھی۔''ٹے سیو، اس وقت ایسے انتظامات ہو رہے ہیں اور ایسی باتیں چل رہی ہیں جو تمھارے ہر سوال کا جواب، ہر شک کو دور کر دیں گی۔ اگر تمھیں یقین نہیں ہے مجھ پر تو ڈان سے پوچھ لو''۔

آخر بات ٹے سیو کی سمجھ میں آ گئی کہ وہ اپنی حدود سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اگر اس نے ڈان سے کچھ پوچھنے کا حوصلہ کیا تو مائیکل اس کا دشمن بن جائے گا۔ آخر وہ بولا۔ ''میں یہ سب اپنے لیے نہیں بلکہ خاندان کی خوش حالی کے لیے کہہ رہا تھا۔ اپنی فکر میں خود کر سکتا ہوں''۔

مائیکل نے دوستانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ ''ٹے سیو، میں نے کبھی تم پر شک نہیں کیا لیکن مجھ پر یقین رکھو۔ مجھے اپنے والد کی سرپرستی حاصل ہے۔ میں اتنا نکما ثابت نہیں ہوونگا۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا''۔

میٹنگ ختم ہو گئی۔ اس کے نتائج کے تحت کلے مین زا اور ٹے سیو کو اپنے اپنے خاندان بسانے کی اجازت دی گئی۔ ٹے سیو کے لیے بکلن کا علاقہ اور کلے مین زا کے لیے مین ہٹن کا علاقہ طے کیا گیا۔

دونوں کیپورزائم وہاں سے رخصت ہوے تو وہ پوری طرح سے مطمئن نہیں تھے۔ وہ کچھ پریشان تھے۔ کارلو ریجی اس امید سے پیچھے کھڑا رہا کہ اب وہ خاندان کا ہی ایک فرد ہے لیکن اسے فوراً پتہ چل گیا کہ مائیکل کا فی الحال ایسا سمجھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ البرٹ نیری نے اسے شانے سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ اس نے دیکھا کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا تو نیری بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شراب کے دوران ٹام ہیگن نے مائیکل سے کہا۔ ''تم مجھے باہر کیوں نکال رہے ہو''؟

مائیکل کو حیرت ہوئی۔ ''لاس ویگاس میں تم میرے خاص آدمی ہو گے۔ میرے قانونی مشیر بننے میں تمھیں کیا اعتراض ہے''؟

ہیگن کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ آئی۔ ''میں اس سلسلے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں روکو لمپونی کی بات کر رہا ہوں جو پوشیدہ طور پر سپاہ میں اضافہ کر رہا ہے۔ میں نیری کی بات کر رہا ہوں جس کے ساتھ تمھارا براہ راست رابطہ قائم ہے۔ جب کہ اس کے لیے درمیان میں کسی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ شاید تمھارے علم میں نہیں ہے کہ روکو لمپونی کی سرگرمیاں کیا ہیں''؟

''تمھیں روکو لمپونی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا''؟ مائیکل کی آواز بے حد نیچی تھی۔

''فکر مت کرو۔ یہ راز ابھی فاش نہیں ہوا ہے۔ اس کے بارے میں ابھی میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ میری پوزیشن ہی ایسی ہے کہ ان باتوں کے بارے میں جان

سکوں۔تم نے روکولمپونی کو آزادی دی ہے،اس لیے اپنی چھوٹی سی بادشاہت قائم کرنے کے لیے اسے آدمی چاہیئیں۔اس کے بھرتی ہونے والے ہر آدمی کی اطلاع مجھے مل جاتی ہے۔ پاہ کو ضرورت سے زیادہ معاوضہ دیا جارہا ہے۔ویسے لمپونی کا تمھارا انتخاب غلط نہیں ہے۔وہ کام بڑے اچھے انداز میں کررہا ہے''۔

''کیا خاک اچھا انداز ہے،جب کہ تمھیں اس کی اطلاع ہورہی ہے۔فی الحال یہ بتادوں کہ روکولمپونی کا انتخاب میرا نہیں ڈان کا ہے''۔

''ٹھیک ہے،لیکن مجھے کیوں باہر رکھا جارہا ہے''؟

مائیکل نے واضح طور پر کہا۔''ٹام تم دوران جنگ اچھے کانسی گلیوری ثابت نہیں ہوئے۔جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں اس سے حالات بگڑ سکتے ہیں۔ہمیں لڑنا پڑسکتا ہے اور میں تمھیں جنگ سے دور رکھنا چاہتا ہوں''۔

ہیگن کا چہرہ سرخ ہوگیا۔اگر یہی بات اسے ڈان نے کہی ہوتی تو وہ چپ چاپ اسے قبول کرلیتا لیکن ایسا فیصلہ کرنے والا مائیک کون ہوتا ہے؟اس نے سوچا۔

''ٹھیک ہے''۔وہ بولا۔لیکن اتفاق سے میں ٹے سیو کا ہم خیال ہوں۔میرا خیال ہے کہ تم جو کچھ کررہے ہو غلط کررہے ہو۔تم کمزوری سے چال چل رہے ہو،طاقت سے نہیں۔یہ ہمیشہ برا ہوتا ہے۔بارزینی تو بھیڑیا ہے۔وہ تمھیں ادھیڑ کر رکھ دے گا اور کوئی کارلیون خاندان کی مدد کو نہیں آئے گا''۔

آخر کار ڈان بولا۔''ٹام بات صرف مائیکل کی نہیں ہے۔ان معاملات میں میرا بھی مشورہ شامل ہے۔کچھ ایسے کام ہیں جنھیں کرنا پڑسکتا ہے اور جن کے لیے میں اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا نہیں چاہتا۔یہ میری خواہش ہے،مائیکل کی نہیں۔میں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تم برے کانسی گلیوری ہو لیکن میں نے ہمیشہ سوچا کہ سونی بہت برا ڈان تھا۔وہ دل کا اچھا تھا لیکن جب مجھ پر مصیبت ٹوٹی تو وہ سربراہی کی صفات سے عاری تھا۔اور یہ کس نے سوچا تھا کہ فریڈی عورتوں کا چہیتا بن جائے گا۔اس لیے برا مت مانو،تمھاری طرح مائیکل پر بھی مجھے پورا اعتماد ہے۔کچھ اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے کچھ باتیں تمھیں بتائی نہیں گئی ہیں تاکہ جب وہ ہوں تو تمھارا ان سے کوئی تعلق نہ رہے۔ویسے میں نے

مائیکل کو کہا تھا کہ لمپونی کا خفیہ دستہ تمھاری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مجھے تمھاری صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے"۔

لیکن ٹام مجھے امید نہیں تھی کہ یہ بات تم جان جاؤ گے"۔ مائیکل ہنس کر بولا۔

ہیگن جانتا تھا کہ اس کے دل سے گرد ملال صاف کی جا رہی ہے۔ "شاید میں کوئی مدد کر سکوں"۔ وہ بولا۔

مائیکل نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "نہیں ٹام اب تم آرام کرو"۔

ٹام نے اپنا گلاس خالی کیا لیکن جانے سے پہلے اپنی خفت مٹانے کے لیے بولا۔ "تم تقریباً اپنے والد جیسے ہی ہو لیکن ایک بات تمھیں اب بھی سیکھنی ہے"۔

"کون سی"؟ مائیکل نے پوچھا۔

"یہی کہ کسی سے انکار کیسے کیا جاتا ہے۔ اس طرح کہ اسے برا نہ لگے"۔

مائیکل نے اعتراف میں سر ہلایا۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں یاد رکھوں گا"۔

جب ہیگن چلا گیا تو مائیکل پر مذاق لہجے میں ڈان سے مخاطب ہوا۔ "آپ نے مجھے سب کچھ سکھا دیا لیکن یہ نہیں سکھایا کہ لوگوں کو کس طرح انکار کیا جائے کہ انھیں برا نہ لگے"۔

ڈان اپنی بڑی میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔ "جن لوگوں سے آپ کو محبت ہو انھیں آپ کسی بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کم از کم ہر بار نہیں۔ یہی راز ہے کہ جب تم ان سے کسی بات کا انکار کرو تو وہ انھیں اقرار جیسا لگے یا پھر صورت حال ایسی پیدا کرو جس سے وہ خود اپنی زبان سے تمھاری مرضی دہرا دیں۔ یہ سب سیکھنے میں وقت لگے گا۔ اور پریشانی بھی اٹھانی ہوگی لیکن میں پرانے وقتوں کا آدمی ہوں۔ تم نئے ہو اس لیے میرے تجربوں کو آزمانا تمھارے لیے ضروری نہیں ہے"۔

"آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ ٹام کی چھٹی ٹھیک ہے"؟

"اسے اس معاملے میں نہ الجھانا ہی بہتر ہے"۔

"میرے خیال میں اب آپ کو یہ بتانے کا وقت آ گیا ہے"۔ مائیکل نے کہا۔ "کہ میں جو کچھ کرنے جا رہا ہوں وہ صرف سونی اور اپولونیا کی موت کا انتقام لینے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ سب اب ضروری ہو گیا۔ ٹے سیو اور ٹام نے بارزینی خاندان کے بارے میں

جن خیالات کا اظہار کیا، وہ درست ہیں“۔

”ہاں“۔ ڈان نے کہا۔”انتقام ایسا کھانا ہے جو ٹھنڈا ہونے کے بعد زیادہ لذیذ اور خوش ذائقہ ہو جاتا ہے“۔ وہ بولا۔”اگر مجھے یہ نہ معلوم ہوتا کہ امن کے قیام کے بنا تم گھر نہیں لوٹ سکتے تو میں کبھی امن کی بات نہ کرتا۔ بارزینی نے دیکھ، تمہیں وہاں بھی قتل کرانے کی کوشش کی۔ ممکن ہے اس کا انتظام امن مذاکرات سے پہلے کیا گیا ہو اور بعد میں وہ اسے روک نہ پایا ہو“۔

”لیکن میں بچ گیا“۔

”ہاں، اور اب انتظار کا کوئی فائدہ نہیں۔ شروعات کب کر رہے ہو“؟

”میں کے کے بچہ ہونے کا منتظر ہوں۔ صرف اس لیے کہ کہیں کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ پہلے ٹام لاس ویگاس جا کر جم جائے تاکہ اس سلسلے سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے۔ میرا خیال ہے کہ شروعات ایک سال بعد ہوگی“۔

”تم نے ہر طرح کی تیاری کر لی ہے“؟ ڈان نے پوچھا۔ اس نے یہ پوچھتے ہوئے مائیک کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

مائیکل بولا۔”ان تمام باتوں کی آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ ساری ذمہ داری میں لے رہا ہوں۔ اب تو میں آپ کا بھی انکار نہیں سنوں گا۔ اگر آپ نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں خاندان چھوڑ کر اپنے راستے پر نکل لوں گا اور۔۔۔۔ آپ پر کوئی بات نہیں آئے گی“۔

ڈان تھوڑی دیر چپ رہا۔ پھر آہ بھرتے ہوئے بولا۔”ایسا ہی سہی۔ شاید اسی لیے میں نے سبک دوشی اختیار کر لی۔ شاید اسی لیے میں سب کچھ تمہیں سونپ دیا ہے۔ میں نے زندگی میں اپنے حصے کا کام کر دیا ہے۔ اب اور کچھ کرنے کی مجھ میں سکت نہیں ہے“۔

(۴)

اسی سال کے ایڈمس کے دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ وہ جب اسپتال سے گھر آئی تو اس کا شہزادیوں جیسا استقبال ہوا۔ کونی نے بچے کو اٹلی کی بنی سلک کی شال تحفے میں دیتے ہوئے کہا۔”یہ کارلو لایا ہے۔ اسے خریدنے کے لیے اس نے سارا نیویارک چھان مارا تھا“۔

کے نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ سمجھ گئی کہ کارلو کا ذکر کونی نے اس لیے کیا ہے کہ یہ بات میں مائیکل کو بھی بتا دوں۔

اسی سال نینو ویلنتی برین ہیمریج کا شکار ہو کر مر گیا۔ اخبار کی سرخیوں میں اس کی موت کی خبریں چھپیں۔ اس کی بے شمار تصویریں اخبارات و رسائل کی زینت بنیں۔ ایک اخبار نے یہ بھی لکھا کہ مشہور گلوکار جانی فونٹین نے خود کو اس کی موت کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے اپنے دوست کو سینی ٹوریم میں داخل ہونے کے لیے مجبور کرنا چاہیے تھا۔ نینو کی آخری رسوم میں فریڈی کے علاوہ کارلیون خاندان کا کوئی فرد شریک نہیں ہوا۔ لوسی اور جولس شامل ہوئے۔ ڈان نے جانے کی تیاری کی تھی لیکن اس بیچ اسے دل کا ایک ہلکا سا دورہ پڑ گیا اور اسے ایک مہینے اسپتال میں رہنا پڑا۔ البرٹ نیری کو خاندان کے نمائندے کی حیثیت سے آخری رسوم میں شرکت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ نینو کی آخری رسوم کے دو دن بعد موگرین کو ہالی وڈ میں اس وقت گولی مار دی گئی جب وہ ایک طوائف کے گھر میں رنگ رلیاں منا رہا تھا۔ البرٹ نیری اس واقعے کے ایک مہینے بعد تک نیویارک میں نظر نہیں آیا۔ سیر و تفریح کے بعد جب وہ واپس لوٹا تو دھوپ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ مائیکل کارلیون نے مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا۔ کچھ تعریفی کلمات ادا کیے اور اسے بتایا کہ مستقبل میں اسے خاندانی کاروبار کا حصہ پابندی سے ملتا رہے گا۔ نیری مطمئن تھا۔ وہ خوش تھا کہ وہ ایک ایسی دنیا میں رہتا ہے جہاں جو آدمی خوش اسلوبی سے اپنا کام انجام دیتا ہے اسے اس کی مناسب قیمت فوراً مل جاتی ہے۔

اُنتیس

(۱)

مائیکل کارلیون نے ہر امکان پر بہت گہری نظر رکھی تھی۔ اس کے منصوبے میں کوئی خامی نہیں تھی۔ یہ وہی منصوبہ تھا جس پر ڈان نے امن کی مدت میں بارہا غور وخوض کیا تھا اور جسے چند ترمیمات کے بعد مائیکل نے عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ بہت اطمینان سے اپنی تیاریوں کے ساتھ اس سال کے گزرنے کا انتظار کر رہا تھا، لیکن تیاری کے لیے اسے پورے سال کا وقت نہیں ملا۔ اور اس کی قسمت اس کی راہ میں دیوار بن کر حائل ہوگئی۔ یہ رکاوٹ کسی اور وجہ سے نہیں خود ڈان کارلیون کی وجہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ عظیم ڈان کارلیون کی وجہ سے۔

(۲)

ایک صبح جب دھوپ خوش گوار تھی اور خاندان کی تمام عورتیں چرچ گئی ہوئی تھیں، ڈان کارلیون نے اپنی باغبانی کی پوشاک پہنی اور باغیچے میں آ گیا۔ کہنے کو تو وہ اپنی صحت کے لیے باغبانی میں دلچسپی لیتا تھا لیکن یہ بات سچ نہیں تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ اسے باغبانی سے پیار تھا۔ صبح صبح اپنا باغیچہ دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ اپنی مرچ اور ٹماٹروں کی فصل دیکھ کر اسے سسلی کا اپنا بچپن یاد آتا تھا۔

ڈان کیاریوں میں پانی دے رہا تھا۔ دھوپ تیز ہونے سے پہلے وہ اپنا کام

پورا کرلینا چاہتا تھا۔کیونکہ پانی کی کمی سے پتیاں دھوپ میں جھلس جاتی تھیں۔

سورج چڑھ رہا تھا لیکن ڈان ساری کیاریوں میں پانی دے چکا تھا۔کچھ پودوں کو باندھ کر کھڑا کرنا تھا، اس لیے وہ کام میں لگ گیا۔

اس کام کو ختم کو کے وہ واپس گھر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

یکا یک اس نے محسوس کیا جیسے سورج اس کے سر سے بہت قریب آ گیا ہے۔آنکھوں میں چکا چوندھ سی پیدا ہوگئی۔مائیکل کا بڑا لڑکا باغیچے میں بھاگتا ہوا ڈان کی طرف آیا اور اسے یوں لگا جیسے لڑکے اور اس کے بیچ ایک چندھیا دینے والی دیوار حائل ہوگئی ہے۔لیکن ڈان دھوکہ کھانے والا نہیں تھا۔وہ بہت پرانا کھلاڑی تھا۔اس زرد دیوار کی پشت پر اس کی موت کھڑی تھی جو اس پر حملہ کرنے والی تھی۔ڈان نے ہاتھ کے اشارے سے لڑکے کو دور رہنے کا اشارہ کیا۔اسی لمحے اس کے سینے میں ایک ہتھوڑے جیسا حملہ ہوا۔اس کا دل جیسے ہوا کے لیے ترس گیا اور وہ آگے جھکا اور زمین پر گر گیا۔

اپنے دادا کو یوں گرا دیکھ کر لڑکا اپنے باپ کو بلانے کے لیے گھر کی طرف بھاگا۔مائیکل اور کچھ آدمی جلدی سے وہاں پہنچے۔انھوں نے ڈان کو اٹھایا اور دھوپ سے برامدے میں لے آئے۔مائیکل ڈان کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ تھام لیے۔ایک اور آدمی نے ڈاکٹر اور ایمبولینس کے لیے فون کر دیا۔

بہت مشکل سے ڈان نے اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے آنکھیں کھولیں۔دل کے شدید دورے سے اس کے چہرے کی رنگت سیاہی مائل ہوگئی تھی۔پھر اس نے اپنے خوب صورت باغیچے پر ایک نظر ڈالی اور زیر لب کہا۔"زندگی کتنی حسین ہے"۔

وہ گھر کی عورتوں کے آنسو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ان کے چرچ سے لوٹنے کے پہلے ایمبولینس یا ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اس کی موت ہوگئی۔لوگ اسے گھیرے ہوئے تھے اور اس کا سب سے پیارا بیٹا اس کا جانشین مائیکل اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔

شاہانہ شان سے اس کی آخری رسوم ادا کی گئیں۔نیویارک کے پانچوں مافیا خاندانوں کی طرف سے اور ٹے سیو اور کلے مین زا کے نوتشکیل خاندانوں سے ان کے ڈانوں اور کانسی گلیوری نے آخری رسوم میں شرکت کی۔مائیکل کے منع کرنے کے باوجود جانی فونٹین بھی

آیا اور اس کی آمد کی خبر اخباروں میں موٹی سرخیوں میں چھپیں۔ فونٹین نے اخبار والوں کو بیان دیا کہ وٹو کاریون اس کا گاڈ فادر تھا اور وہ اس جیسے عظیم آدمی سے اپنی زندگی میں نہیں ملا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اسے ایسے عظیم المرتبت انسان کو اپنا خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسے اس کی کوئی فکر نہیں کہ دنیا اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے''؟

آخری رسوم مال کے گھر پر پرانے رسم و رواج سے ہوئیں۔ امیریگو بوناسیرا نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی محنت سے کام نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنے گاڈ فادر کی نعش کو اتنے پیار سے تیار کیا جیسے کوئی ماں دلھن کو شادی کے لیے تیار کرتی ہے۔ ہر آدمی کے منہ سے نکلا کہ موت کے بعد بھی ڈان کے چہرے سے اس کی عظمت اور ہمت کے نقوش نہیں گئے۔ یہ بوناسیرا کے فن کی تحسین تھی۔ صرف وہ جانتا تھا کہ حقیقت میں موت نے ڈان کے چہرے کو کتنا بگاڑا تھا۔

ڈان کے پرانے پرانے دوست آئے۔ نازورن اپنی بیوی، بیٹی، اس کے شوہر اور بچوں کے ساتھ آیا۔ لوسی مین سینی لاس ویگاس سے فریڈی کے ساتھ آئی۔ ٹام ہیگن اور اس کے بیوی بچے آئے۔ سان فرانسسکو، لاس اینجلس، بوسٹن اور کلیولینڈ کے ڈان آئے۔ ڈان کے بیٹوں کے علاوہ روکو لمپونی، البرٹ نیری، کلے مین زا اور ٹے سیو تابوت کو کندھا دینے والے تھے۔ مال پر ساری عمارتوں کو نذرانہ عقیدت کے طور پر خوشبودار پھولوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔

مال کے گیٹ کے باہر اخبار نویس اور فوٹو گرافر موجود تھے۔ ایک طرف ایک چھوٹا سا ٹرک کھڑا تھا، جس میں ایف بی آئی کے آدمی تھے اور مووی کیمرے سے اس تاریخی واقعے کے ہر لمحے کو قید کیا جا رہا تھا۔ کچھ اخبار والوں نے زبردستی اندر جانے کی کوشش کی تو انھیں معلوم ہوا کہ گیٹ پر سخت پہرہ ہے اور دعوت نامہ دکھائے بغیر کوئی اندر نہیں جا سکتا۔ پھر بھی ان کے ساتھ مہذب اور شائستہ سلوک کیا جا رہا تھا۔ ان کے لیے ناشتہ بھیجا گیا۔ انھوں نے باہر نکلنے والوں سے کچھ بات کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ایک لفظ نہیں بولا۔

مائیکل کارلیون نے تقریباً سارا دن کے، ٹام ہیگن اور فریڈی کے ساتھ گزارا۔ اس کے پاس لوگ اظہار تعزیت کے لیے لائے جا رہے تھے۔ مائیکل سب سے اچھی طرح مل رہا تھا۔ البتہ اسے برا اس وقت لگتا جب کوئی اسے ڈان یا گاڈ فادر کے نام سے مخاطب کر دیتا تھا۔

بعد میں کلے مین زا اور ٹیسیو جواندر کے آدمی تھے، اس کے پاس آ گئے اور مائیکل نے انھیں اپنے ہاتھ سے شراب پیش کی۔ کچھ کاروباری گفتگو بھی ہوئی۔ مائیکل نے بتایا کہ مال کی ساری عمارتیں فروخت ہونی ہیں اور ان سے بہت منافع ہونے والا ہے۔ یہ ڈان کی دور اندیشی کا ایک اور ثبوت تھا۔

وہ سے جانتے تھے کہ اب سارا اقتدار مغرب میں منتقل ہونے والا ہے اور کارلیون خاندان نیویارک سے اپنی قوت سمیٹ رہا ہے۔ یہ کام اپنی تکمیل کے لیے ڈان کی سبک دوشی یا اس کی موت کا انتظار کر رہا تھا۔

دس سال بعد یہ پہلا موقع تھا جب گھر میں اتنے لوگ جمع ہوئے تھے۔ اس سے پہلے وہاں اتنے آدمی کونی کارلیون اور کارلو ریجی کی شادی پر آئے تھے۔ مائیکل کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا اور باہر باغیچے میں دیکھنے لگا۔ آج سے دس سال پہلے جب وہ باغیچے میں بیٹھا تھا تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایک دن ڈان بنے گا۔ اس کے والد نے مرنے سے پہلے کہا تھا۔ ''زندگی کتنی خوب صورت ہے''۔ مائیکل کو یاد نہیں آیا کہ اس کے والد نے کبھی موت کے بارے میں اپنی زبان سے ایک لفظ نکالا ہو، جیسے وہ موت کا احترام کرتا رہا ہو۔

پھر قبرستان جانے کا وقت ہوا۔ عظیم ڈان کے دفن کرنے کا وقت۔ مائیکل کے کے ساتھ تعزیت کرنے والوں سے ملا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں سابقہ کیپورزائم تھے اور ان کے پیچھے سپاہ کا ایک دستہ۔ ان لوگوں کے پیچھے وہ لوگ تھے جنھوں نے گاڈ فادر کی زندگی میں اس سے کوئی فیض حاصل کیا تھا۔ بیکر نازورن، بیوہ کولومبو اور اس کے بیٹے اور بے شمار لوگ، جن پر ڈان نے محبت سے حکمرانی کی تھی۔ یہاں تک کہ اس کے دشمن بھی آخری رسوم میں خراج عقیدت پیش کرنے آئے تھے۔

آخری رسوم کے بعد دوسری صبح کارلیون خاندان سے متعلق تمام لوگ مال پر جمع ہوئے۔ ڈان کے خالی مکان میں مائیکل نے سب کا استقبال کیا۔ لائبریری کا کمرہ بھر گیا۔ وہاں دونوں کیپورزائم کلمے مین زا اور ٹے سیو تھے، روکو لمپونی تھا، کارلو ریچی تھا، ٹام ہیگن تھا اور البرٹ نیری تھا جو مائیکل سے زیادہ قریب رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ڈان کی موت خاندان کی بہت بڑی بدبختی ثابت ہوئی تھی۔ اس کے بغیر لگتا تھا کہ ان کی بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندانوں سے مقابلہ کرنے کی آدھی قوت ختم ہوگئی ہے۔ کمرے میں موجود ہر شخص یہ جانتا تھا اور وہ سب یہ سننا چاہتے تھے کہ مائیکل اب کیا کہے گا؟ ان کی نظر میں ابھی وہ نیا ڈان نہیں تھا۔ ابھی اسے خود کو اس عظیم عہدے کا اہل ثابت کرنا تھا۔

نیری نے مائیکل کو شراب دی۔ ایک گھونٹ لینے کے بعد مائیکل بولا ''میں یہاں موجود ہر شخص کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں ان کے جذبات کو سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سب لوگ میرے والد کا احترام کرتے تھے۔ آپ میں سے کچھ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ جو کچھ ہوا، اس کا ہمارے منصوبوں پر کیا فرق پڑنے والا ہے۔ اس کا جواب ہے کہ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سب کچھ حسب سابق چلتا رہے گا''۔

کلمے مین زا نے اپنا اختلاف ظاہر کرنے کے لیے انکار میں سر ہلایا بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندان خطرناک حملہ کرنے والے ہیں مائیک، یا تو تمھیں ان کے ساتھ لڑنا ہوگا یا صلح کرنی ہوگی''۔

ہر شخص نے یہ محسوس کیا کہ کلمے مین زا نے مائیکل کو ڈان کہنا تو کجا، اسے احترام سے بھی مخاطب نہیں کیا تھا۔

''انتظار کرو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے''۔ مائیکل بولا ''پہلے انھیں امن میں خلل ڈالنے دو''۔

ٹے سیو نرم لہجے میں بولا ''ایسا تو وہ پہلے ہی کر چکے ہیں مائیکل''۔ آج انھوں نے بکلن علاقے میں دو جگہ اپنا کاروبار شروع کیا ہے۔ مجھے اس علاقے کے پولیس کپتان نے یہ بات بتائی ہے۔ ایک مہینے بعد مجھے بکلن میں پاؤں رکھنے کو نہیں ملے گا''۔

مائیکل نے کچھ سوچتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ "تم نے اس سلسلے میں کچھ کیا"؟

"نہیں، میں تمھارے لیے کوئی مسئلہ کھڑا کرنا نہیں چاہتا"۔

"ٹھیک ہے، ابھی خاموش رہو اور یہی بات میں آپ سب سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ ابھی خاموش رہیے۔ کوئی چھیڑے بھی تو ردعمل ظاہر مت کیجیے۔ مجھے ہوا کا رخ دیکھنے کے لیے چند ہفتوں کا وقت دیجیے۔ پھر میں سب سے کوئی اچھا سودا کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر ہم ایک میٹنگ کریں گے جس میں آخری فیصلہ کیا جائے گا"۔

اس نے لوگوں کی حیرت پر توجہ نہیں دی۔ البرٹ نیری انھیں باہر کا راستہ دکھانے لگا۔ مائیکل نے بلند آواز میں کہا۔ "ٹام تم تھوڑی دیر ٹھہرو"۔

ہیگن اس کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا جو مال کی طرف کھلتی تھی۔ اس نے نیری، دونوں کیپوریزائم، کارلو ریزی اور روکو لمپونی کو حفاظت کے ساتھ گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا۔ پھر وہ مائیکل کی طرف گھوما اور بولا۔ "کیا تمام سیاسی روابط تم نے اپنے قبضے میں کر لیے ہیں"؟

مائیکل نے قدرے مایوسی سے سر ہلایا۔ "سارے نہیں۔ مجھے ابھی اور چار مہینے کا وقت درکار تھا۔ ڈان اور میں یہی کام کر رہے تھے لیکن کانگریس کے کچھ اراکین اور تقریباً سارے جج میرے قبضے میں ہیں۔ یہاں کی مختلف پارٹیوں کے بڑے لوگ بڑی آسانی سے ہمارے قبضے میں آ گئے ہیں۔ کارلیون خاندان لوگوں کے تصور سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے۔ مجھے امید ہے میں سب کچھ ایک دم سکہ بند طریقے سے ٹھیک کر لوں گا"۔ وہ مسکرایا۔ "میرے خیال میں اب تک ساری کہانی تمھاری سمجھ میں آ گئی ہو گی"؟

ہیگن نے حامی بھری۔ "یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ صرف اتنا میں نہیں سمجھ سکا کہ تم مجھے عمل سے باہر کیوں رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن بعد میں میں نے اپنا سسلوی جامہ پہنا تو یہ بھی میری سمجھ میں آ گیا"۔

ڈان کا کہنا تھا کہ تم سمجھ جاؤ گے لیکن اب یہ سستی میں گوارا نہیں کر سکتا۔ مجھے یہاں تمھاری ضرورت ہے۔ کم سے کم اگلے چند ہفتوں کے لیے۔ تم ویگاس فون کر کے اپنی بیوی کو مطلع کر دو۔ کہہ دینا صرف چند ہفتوں کی بات ہے"۔ مائیکل نے ہنس کر کہا۔

"تمھارے خیال میں وہ تم پر کیسے جھپٹیں گے"؟

مائیکل نے ایک آہ بھری۔ ''ڈان نے مجھے ہدایات دی تھیں کہ وہ کسی بہت ہی قریبی آدمی کا سہارا لیں گے۔ بارزینی میرے کسی ایسے قریبی آدمی کے توسط سے مجھے ختم کرنے کی کوشش کرے گا جس پر اس کے خیال سے مجھے شبہ بھی نہ ہو''۔

''قریبی آدمی، جیسے میں''؟ ہیگن مسکرایا۔

مائیکل بھی مسکرایا۔ ''تم آئرش ہو، وہ تم پر بھروسا نہیں کریں گے''۔

''میں جرمن امریکی ہوں''۔

''ان کے لیے تم آئرش ہو۔ وہ تمھارے پاس نہیں آئیں گے۔ وہ نیری کے پاس بھی نہیں پھٹکیں گے، کیونکہ نیری پولیس میں رہ چکا ہے اور پھر تم دونوں مجھ سے بہت قریب بھی ہو۔ وہ یہ جوا نہیں کھیل سکتے۔ روکو بھی میرے قریب ہے۔ میرا خیال ہے وہ کلے مین زا، ٹے سیو یا کارلو ریجی سے رابطہ کریں گے''۔

''میرا شک تو کارلو ریجی پر ہے''۔

''دیکھیں گے، اب زیادہ وقت نہیں لگے گا''۔

اگلی صبح جب مائیکل اور ہیگن ناشتہ کر رہے تھے تو ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ مائیکل نے لائبریری جا کر فون سنا۔ واپس آ کر وہ ہیگن سے بولا۔ ''ایک ذریعے سے سب طے ہو گیا ہے۔ میں ایک ہفتہ بعد بارزینی سے مل رہا ہوں۔ چونکہ ڈان کا انتقال ہو چکا ہے، اس لیے امن معاہدے کی تجدید کرنی ہوگی''۔ وہ ہنسا۔

''تمھیں ذریعہ بن کر فون کس نے کیا''؟ ہیگن نے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس نے بھی ایسا کیا ہے اسی نے غداری کی ہے۔

مائیکل کے چہرے پر ایک اداس سی مسکراہٹ آئی۔ ''ٹے سیو''۔ وہ بولا۔

اس کے بعد انھوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا۔ کافی پیتے ہوئے ہیگن کے سر میں جنبش ہوئی۔ ''میں قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ یہ کام کلے مین زا یا کارلو ریجی کرے گا۔ ٹے سیو کے بارے میں تو میں نے سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ سب سے اچھا آدمی ہے''۔

''وہی سب سے زیادہ سمجھ دار بھی ہے''۔ مائیکل بولا۔ ''اور اس نے وہی کیا جو اس کی نظر میں سمجھ داری کا کام تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ بارزینی کے توسط سے میرا قتل کروا

دے گا اور کارلیون خاندان پر قبضہ کرلے گا اور اگر اس نے میرے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ میں تو جیت ہی نہیں سکتا''۔

ہیگن ایک لمحے کو ٹھٹکا، پھر اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔''وہ کسی حد تک ٹھیک سمجھ رہا ہے''۔

''حالات تو دگرگوں ہی نظر آتے ہیں''۔ مائیکل نے کہا۔''لیکن میرا باپ واحد آدمی تھا جو سیاسی روابط کی قوت کو سمجھتا تھا اور یہ قوت دس خاندانوں پر بھاری پڑنے والی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے والد کی یہ قوت بیشتر میرے ہاتھ میں آ گئی ہے لیکن یہ بات صرف مجھے معلوم ہے''۔ وہ اطمینان سے ہیگن کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔''میں انھیں مجبور کروں گا کہ وہ مجھے ڈان کہہ کر پکاریں لیکن مجھے ٹے سیو کا بڑا افسوس ہو رہا ہے''۔

''تم نے بارزینی سے ملنا قبول کر لیا ہے''؟

''ہاں، ٹھیک ایک ہفتے بعد بکلن میں، جو ٹے سیو کا علاقہ ہے، جہاں میں محفوظ رہوں گا''۔ وہ طنز سے ہنسا۔

ہیگن بولا۔''لیکن اس وقت تک محتاط رہنا''۔

مائیکل پہلی بار ہیگن سے سرد لہجے میں بولا۔''اس طرح کے مشورے لینے کے لیے مجھے کانسی گلیوری کی ضرورت نہیں ہے''۔

کارلیون اور بارزینی خاندانوں کی متعینہ ملاقات تک ایک ہفتے میں مائیکل نے ہیگن کو دکھا دیا کہ وہ کتنا محتاط رہ سکتا ہے۔ اس نے مال سے باہر قدم نہیں رکھا اور وہ نیری کی غیر موجودگی میں کسی سے نہیں ملا۔ صرف ایک پریشان کن صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ کونی اور کارلو کے سب سے بڑے لڑکے کی چرچ میں کنفرمیشن[1] تھی اور کے نے مائیکل کو لڑکے کا گاڈ فادر بننے کے لیے کہا تھا، جسے مائیکل نے نامنظور کر دیا تھا۔

''میں کوئی ہمیشہ تم سے فرمائش نہیں کرتی''۔ کے نے کہا۔''میری خاطر یہ بات منظور کر

---

[1] Confirmation۔ عیسائیوں کی یہ رسم مسلمانوں کے عقیقے جیسی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بچے کو چرچ کا رکن بنا لیا جاتا ہے۔

لو۔ یہ کونی کی شدید خواہش ہے۔ کارلو بھی بہت چاہتا ہے۔ یہ بات ان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مائیکل پلیز"۔

اسے نظر آ رہا تھا کہ مائیکل اس ضد پر اس سے ناراض تھا اور وہ اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ اس لیے جب اس نے 'ہاں' کہی تو وہ بڑی حیران ہوئی "ٹھیک ہے، لیکن میں یہاں سے کہیں جا نہیں سکتا۔ انھیں کہہ دو کہ فادر کو یہیں بلا لیں۔ جو خرچ ہو گا میں دے دوں گا۔ اگر چرچ والے کوئی بکھیڑا کریں تو ہیگن اسے سلجھا دے گا"۔

اس طرح بار زینی سے متعینہ ملاقات سے ایک دن پہلے مائیکل کارلیون کونی اور کارلو کے لڑکے کا گاڈ فادر بن گیا۔ اس نے لڑکے کو ایک بہت قیمتی سونے کی گھڑی تحفے میں دی۔ کارلو کے گھر میں ایک پارٹی ہوئی جس میں ٹے سیو، کلے مین زا، ہیگن اور روکو لمپونی کے علاوہ مال پر رہنے والے سب لوگوں کو بلایا گیا تھا۔ ان میں ڈان کی بیوہ بھی شامل تھی۔ کونی تو اتنی خوش تھی کہ بار بار اپنے بھائی اور بھابھی کو گلے لگا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر کارلو ریجی تک جذباتی ہو گیا تھا۔

"میرے خیال میں اب کارلو اور مائیکل کے درمیان گہری دوستی کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔ کونی نے جذباتی ہوتے ہوئے کے سے کہا تھا۔

اور کے نے اپنی نند کو اپنی بانہوں میں کس لیا تھا۔ "ہاں، مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے"۔

تیس

البرٹ نیری بروکس پر واقع اپنے فلیٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے اپنی پولیس کی پرانی نیلے رنگ کی وردی کو برش سے صاف کر رہا تھا۔ اس نے بلا نکال کر اسے پالش کرنے کے لیے علیحدہ رکھ دیا۔ ہولسٹر میں لگی ریوالور کرسی کی پشت پر لٹک رہی تھی۔ برسوں سے چھوڑے ہوئے کام کو کرنے میں آج اسے بہت مزہ آ رہا تھا۔

نیری پہلے پولیس میں تھا اور بہت ایمان دار پولیس میں مانا جاتا تھا۔ وہ اکلوتا پولیس افسر تھا جس سے سب لوگ خوف زدہ رہتے تھے۔ اس لیے کہ وہ ملزموں سے پیش آتے وقت پولیس کے عام طریقے استعمال نہیں کرتا تھا۔ وہ غصے میں بے قابو ہو جاتا اور مجرم کو خود ہی سزا دینے پر آمادہ ہو جاتا۔ اس کی ان عادتوں کی وجہ سے کئی بار اس کا تبادلہ ہو چکا تھا۔ ایک بار جب اس کی ڈیوٹی ہر لیم میں تھی تو ایک حبشی علاقے سے پولیس کے بلائے جانے پر وہ وہاں پہنچا۔ اسے معلوم ہوا کہ ویکس بیلس نام کے خوف ناک غنڈے نے ایک بارہ سال کی لڑکی اور تیس سال کی عورت کو پکڑ کر ان کا چہرہ چاقو سے لہولہان کر دیا تھا۔ نیری جب وہاں پہنچا تو وہ خوف زدہ ہونے کی جگہ اسے بھی چاقو دکھانے لگا۔ نیری کو غصہ آ گیا۔ اس نے اس چاقو چھین لیا اور اس پر اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ سے دو وار کیے۔ اس کے پہلے ہی وار پر غنڈے کے سر سے خون بہنے لگا۔ اس پر نیری کے افسران نے اس پر یہ الزام لگایا کہ دوسرا وار ضروری نہیں تھا۔ اس پر اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام لگایا

گیا۔ بدقسمتی سے ویکس بینس اسپتال میں مرگیا۔

نیری کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس پر مقدمہ چلا اور سزا ہوگئی۔ نیری کو افسوس تھا کہ اسے مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس فیصلے سے نیری کو پورے سماج سے نفرت ہوگئی۔ اسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں رہی کہ وہ جیل میں بند کیا جانے والا ہے۔ کتنے افسوس کی بات تھی کہ کسی نے ان دو مجبور عورتوں پر دھیان نہیں دیا جن کی بینس نے درگت بنا دی تھی۔ بلکہ اس غنڈے کو قابو میں کرنے والے کو سزا دی گئی تھی۔

نیری جیل سے نہیں ڈرتا تھا لیکن اس کے سسر نے یہ محسوس کیا کہ نیری ایک سال بھی جیل میں بحفاظت نہیں رہ سکے گا۔ یا تو وہ کسی قیدی کو مار ڈالے گا یا کوئی قیدی اس کی جان لے لے گا۔ اس نے اپنے داماد کے لیے کچھ کرنے کو اپنا فرض سمجھا۔ کارلیون خاندان سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ اس نے ان سے مل کر نیری کے مقدمے کی دوبارہ سماعت کا انتظام کرایا۔

کارلیون خاندان کو البرٹ نیری اور اس کے غصے کی کہانی کا علم تھا۔ وہ اس کی دلیری کو نظرانداز نہیں کرسکے۔ وہ جانتے تھے کہ نیری وردی میں ہو یا نہیں، اس میں اپنا خوف طاری کردینے کی صلاحیت تھی اور کارلیون خاندان کو تو ایسے نوجوان کی تلاش رہتی ہی تھی۔

کلے مین زا نے ہیگن کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ ہیگن نے سارے مقدمے کو دیکھا اور کلے مین زا کی باتیں سنیں۔ اس نے کہا۔ ”ہمیں دوسرا لوکا براسی مل گیا ہے“۔

کلے مین زا نے اس بات سے اتفاق کیا۔ ”میں نے بھی یہی سوچا تھا“۔ مائیکل کو خود اس طرف دھیان دینا چاہیے۔

کارلیون خاندان کی دخل اندازی کا نتیجہ یہ ہوا کہ نیری کو باعزت بری کردیا گیا۔

نیری احمق نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب صرف اس کے سسر کی وجہ سے نہیں ہوا ہے۔ اس نے اپنے سسر سے معلوم کیا اور اپنے خیر خواہوں کا شکریہ ادا کرنے لانگ بیچ پہنچا۔ اس کی مائیکل سے ملاقات کا انتظام پہلے ہی کیا جاچکا تھا۔ مائیکل اس سے لائبریری میں ملا۔

نیری نے شکریے کے کچھ کلمات ادا کیے لیکن جس گرم جوشی سے مائیکل نے اس کا شکریہ قبول کیا اس سے اسے بہت حیرت ہوئی۔

"جو کام تم نے کیا تھا"۔ مائیکل بولا "اس کے لیے تمھیں سزا نہیں میڈل ملنا چاہیے تھا۔ ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ تمھارے جیسے آدمی کے لیے کچھ کرنا ہمارا فرض تھا"۔

دونوں میں بڑی دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ نیری بہت کم بولتا تھا لیکن مائیکل میں نہ معلوم کیا بات تھی کہ اس نے اس کے سامنے اپنا سب کچھ بیان کر دیا۔ مائیکل اس سے صرف پانچ سال بڑا تھا۔ لیکن نیری اس سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے اس کا باپ سامنے ہو۔

آخر میں مائیکل نے کہا۔ "تمھیں جیل سے چھڑانے کے بعد منجدھار میں چھوڑ دینا بے معنی بات ہوگی۔ میں تمھارے لیے کچھ کام نکال سکتا ہوں۔ ہمارا لاس ویگاس میں کاروبار ہے۔ تمھارا تجربہ ہوٹل کے تحفظ میں بہت کام آ سکتا ہے یا اگر تمھیں خود کے کاروبار میں کوئی دلچسپی ہو تو میں تمھیں بینک سے قرض بھی دلوا سکتا ہوں"۔

نیری جیسے مائیکل کے احسان سے دب گیا۔ اس نے کچھ تکلف کے بعد کہا۔ "عدالت کا حکم ہے کہ ابھی میں یہ علاقہ چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا"۔

مائیکل جلدی سے بولا۔ "یہ سب بیکار کی باتیں ہیں۔ ہم اس کا انتظام کر دیں گے۔ بلکہ ہم تمھارا پولیس میں سے ریکارڈ ہی غائب کرا دیں گے"۔

نیری خود پولیس میں رہ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رشوت میں بڑی رقم دے کر یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ حیران تھا کہ کوئی اس کے لیے یہ مصیبت اٹھانے کو تیار ہے۔

"جب مجھے مدد کی ضرورت ہوگی تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا"۔ نیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ مائیکل نے کہا اور گھڑی دیکھی۔ نیری نے سمجھا کہ یہ اسے رخصت ہونے کا اشارہ ہے۔ وہ جانے کے لیے اٹھا لیکن اس کے بعد وہ ایک اور حیرانی سے دوچار ہوا۔

"دوپہر کے کھانے کا وقت ہے"۔ مائیکل کہہ رہا تھا "میرے ساتھ چلو اور لنچ میرے افراد خاندان کے ساتھ کرو"۔

وہ دن نیری کے لیے ایک یادگار دن تھا۔ ڈان کارلیون اس سے بہت محبت سے ملا اور یہ جان کر تو اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ نیری کے والدین سسلی کے جس

گاؤں کے رہنے والے تھے وہ کارلیون سے چند منٹ کی دوری پر تھا۔ کھانا بے حد لذیذ تھا۔ شراب اعلیٰ قسم کی تھی اور بات چیت میں بے حد اپنا پن تھا۔ نیری کو لگا جیسے وہ اپنے لوگوں کے درمیان آ گیا ہو۔ حالانکہ اس کا یہاں آنا محض اتفاق تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس خاندان کا ایک رکن بن سکتا تھا اور ایسا ہونے سے اسے بہت خوشی ملے گی۔

مائیکل اور ڈان اسے باہر تک چھوڑنے آئے تھے۔ ڈان نے اس سے مصافحہ کیا اور کہا۔ "تم بہت اچھے آدمی ہو۔ میں اپنے اس بیٹے کو زیتون کے تیل کے کاروبار میں ڈال رہا ہوں۔ میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اور ریٹائر ہونا چاہتا ہوں۔ اسی کا اصرار تھا کہ میں تمہارے معاملے میں دلچسپی لوں۔ میں نے اسے کہا کہ اپنے کام سے کام رکھو لیکن یہ مانا نہیں۔ اس نے تمہاری بہت تعریف کی۔ اس نے بتایا کہ تم سسلی کے ہو اور تمہارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں مانا جب تک تمہارے لیے کچھ کرنے کی مجھ سے ہاں نہیں کروا لی۔ میں تمہیں یہ اس لیے بتا رہا ہوں کیونکہ اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس کا خیال ٹھیک تھا اور اس لیے بھی کہ اگر مستقبل میں کبھی ہم تمہارے لیے کچھ کر سکے تو بتانا۔ سمجھے۔۔۔ ہم ہر طرح کے تعاون کے لیے تیار ملیں گے۔"

تین دن سے بھی کم وقت میں نیری نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے محسوس کیا کہ جس کام کے لیے سماج نے اس پر نکتہ چینی کی تھی اور قانون نے اسے سزا دی تھی، کارلیون خاندان اس کام کا مداح ہے۔ سماج کی نظر میں اس کی اہمیت نہیں تھی لیکن کارلیون خاندان کی نظر میں وہ بہت اہم تھا۔

وہ مائیکل کے پاس پھر آیا اور صاف طور پر کہا کہ وہ ویگاس میں کام کرنا نہیں چاہتا لیکن وہ نیویارک میں رہتے ہوئے خاندان کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہے۔ مائیکل نے اس کی بات مان لی اور اصرار کیا کہ وہ پہلے سیر و سیاحت پر جائے۔ اسے خاندان کے خرچ پر میامی بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ خاندان کے ہی ایک ہوٹل میں ٹھہرا۔ اسے ایک سال کی تنخواہ پیشگی دے دی گئی تھی تاکہ وہ اطمینان سے یہ وقت گزار سکے۔

اس بار نیری نے پہلی بار عیش و عشرت کا ذائقہ چکھا۔ کیونکہ پہلے ہی ہدایات پہنچ چکی تھیں کہ ہوٹل میں اس کا خاطر خواہ استقبال ہو۔ ہوٹل کے نائٹ کلب کے منیجر نے اسے خوب صورت

لڑکیاں پیش کیں۔ جب نیری نیویارک واپس پہنچا تو اس کے نظریہ زندگی میں انقلاب آ چکا تھا۔

اسے کلے مین زا کی تحویل میں دے دیا گیا اور پوری ہوشیاری سے جانچا پرکھا گیا۔ چونکہ نیری پہلے پولیس میں تھا اس لیے اس کئی تجربے کئے گئے اور وہ ہر امتحان میں کھرا اترا۔

کلے مین زا اس کی تعریف کے پل باندھنے لگا۔ آخر نیری کی دریافت کا سہرا اسی کے سر تھا۔ پھر نیری کو یہ اعزاز دیا گیا کہ اسے براہ راست مائیکل کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ ایک بار ہیگن نے بھی مذاق کے طور پر کہا تھا "مائیکل تمھیں ہمارا کھویا ہوا لوکا براسی مل گیا ہے"۔

مائیکل نے اس کی تائید کی تھی۔ نیری اب اس کا آدمی تھا۔ جب وہ اپنے والد سے تربیت لے رہا تھا تو اس سے ایک بار پوچھا تھا۔ "آپ نے لوکا براسی جیسے جانور کا استعمال کس طرح کیا"؟

ڈان نے بتایا تھا۔ "اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو موت کو دعوت دیتے ہیں اور ایسے آدمی کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی مل ہی جاتا ہے۔ لیکن ایسے لوگ دوسروں کو بھی بھاری نقصان پہنچاتے ہیں۔ لوکا براسی ایسا ہی آدمی تھا۔ مگر وہ ایسا غیر معمولی تھا۔ جسے کافی عرصہ تک کوئی نہیں مار سکا۔ اکثر ایسے لوگ ہمارے کسی کام کے نہیں ہوتے لیکن براسی ہم سب کے لیے ایک طاقتور ہتھیار بن گیا تھا۔ وہ موت سے نہیں ڈرتا تھا بلکہ اسے دعوت دیتا تھا۔ تو تم ایسے شخص بن جاؤ جس کے ہاتھ سے وہ مرنا نہیں چاہے۔ چونکہ اسے کوئی اور خوف نہیں لاحق ہوگا سوائے اس کے کہ کہیں وہ تمھارے ہاتھوں نہ مارا جائے۔ تو وہ تمھارا غلام بن جائے گا"۔

ڈان نے موت سے پہلے مائیکل کو یہ سبق سکھایا تھا اور اس سبق کو وہ نیری کو لوکا براسی بنانے کے لیے استعمال کر رہا تھا۔

اور اب آخر کار بروکس کے فلیٹ میں البرٹ نیری اپنی پولیس کی وردی پھر پہننے جا رہا تھا۔ اس نے احتیاط سے اسے صاف کیا۔ پھر اس نے ہولسٹر کو پالش کیا۔ ٹوپی کو جھاڑ کر صاف کیا اور جوتوں پر پالش کی۔ نیری نے بڑے انہماک سے یہ سب کام کیا تھا۔ دنیا میں اس نے اپنی جگہ تلاش کر لی تھی۔ مائیکل کارلیون نے اس پر مکمل اعتماد کیا تھا اور آج وہ اس کے اعتماد کی عزت رکھنے والا تھا۔

اکتیس

(۱)

اسی دن دو کاریں لانگ بیچ پر کھڑی تھیں۔ ایک کارکونی، اس کی ماں اور دونوں بچوں کو ایرپورٹ لے جانے کی منتظر تھی۔ کارلو ریزی کا خاندان چھٹیاں منانے لاس ویگاس جا رہا تھا۔ کونی کی مخالفت کے باوجود مائیکل نے یہ حکم دے دیا تھا۔ اس نے یہ سمجھانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ کارلیون بارز کی میٹنگ سے پہلے وہ سب کو وہاں سے بھیج دینا چاہتا تھا۔ دراصل یہ میٹنگ بھی ایک راز تھی۔ جس کا صحیح علم خاندان کے ہر شخص کو نہیں تھا۔

دوسری کار کے اور اس کے بچوں کے لیے تھی۔ جو نیو ہیمپ شائر میں کے کے والدین کے پاس جا رہی تھی۔ مائیکل کہیں نہیں جا رہا تھا۔ اس لیے کہ مال پر اس کا رہنا ضروری تھا۔

پچھلی رات اچانک مائیکل نے کارلو کو اطلاع پہنچائی تھی کہ کچھ دنوں کے لیے مال پر اس کا رہنا ضروری ہے اور یہ کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے پاس اس ہفتے کے آخر تک پہنچ سکتا ہے۔ کونی کو بہت غصہ آیا تھا۔ اس نے اپنے بھائی سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ شہر گیا ہوا تھا۔ اب بھی اس کی نظریں مال پر اسے تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ اندر ٹام ہیگن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اور اسے پریشان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کونی نے کار میں بیٹھنے سے پہلے کارلو ریزی کا بوسہ لیا اور کہا۔ "اگر دو دن میں تم وہاں نہیں پہنچے تو میں تمھیں لینے واپس آ جاؤں گی"۔

"میں ضرور پہنچ جاؤں گا"۔ کارلو نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی۔

"مائیکل تمھیں کیوں روک رہا ہے"؟ اس کے لہجے میں تشویش کی جھلک تھی۔

کارلو نے کہا۔" وہ مجھے ہمیشہ کوئی خاص سونپنے کا وعدہ کرتا رہا ہے۔ شاید اسی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہو" کارلو کو اس رات بارزینی سے طے شدہ ملاقات کا کوئی علم نہیں تھا۔

کونی کار میں بیٹھ گئی اور کار روانہ ہوگئی۔ پہلی کار چلے جانے کے بعد اپنے بیوی بچوں کو رخصت کرنے مائیکل وہاں آیا۔ کارلو نے بھی آکر انھیں رخصت کیا۔ آخر وہ دوسری کار بھی وہاں سے چلی گئی۔

"کارلو مجھے افسوس ہے کہ میں تمھیں یہاں روک رہا ہوں، لیکن میں تمھیں دو دن سے زیادہ نہیں روکوں گا"۔ مائیکل نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ کارلو نے جلدی سے کہا۔

"بہت اچھا۔ تم فون کے پاس ہی رہنا۔ جب مجھے وقت ہوگا میں تمھیں بلالوں گا۔۔۔۔۔ او کے"۔

"او کے"۔ کارلو بولا اور اپنے گھر آگیا۔ اس نے ایک وہسکی کی بوتل نکال لی اور ٹیلی فون کے پاس بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ یہ انتظار کافی طویل ثابت ہوا۔ دوپہر بعد وہاں اور کاریں پہنچنے لگیں۔ اس نے ایک کار سے کلے مین زا اور دوسری کار سے ٹے سیو کو نکلتے دیکھا۔ دونوں مائیکل کے گھر میں چلے گئے۔ کلے مین زا تھوڑی دیر بعد وہاں سے نکل کر چلا گیا لیکن ٹے سیو باہر نکلتے نظر نہیں آیا۔

کارلو نے سیر کے لیے مال کا ایک چکر لگایا۔ وہاں کے محافظ دستوں کو وہ اچھی طرح جانتا تھا اور بیشتر سے اس کی دوستی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس دن وہاں کسی کا ایک بھی شناسا گارڈ نہیں تھا۔ وہ سب اس کے لیے اجنبی تھے۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ گیٹ پر خود روکو لمپونی تعینات تھا اور کارلو خوب جانتا تھا کہ اگر کوئی غیر معمولی بات ہونے والی نہ ہوتی تو اتنی معمولی ڈیوٹی پر خود روکو لمپونی تعینات نہیں ہوتا۔

روکو اسے دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرایا۔ کارلو فکرمند تھا۔ روکو نے اس سے کہا۔

"ارے تم تو ڈان کے ساتھ سیر کے لیے جانے والے تھے"؟

کارلو نے کندھے ہلاتے ہوئے کہا۔ "مائیکل نے مجھے دو دن اور یہاں رکنے کے لیے کہا ہے۔ اسے مجھ سے کوئی کام ہے"۔

"مجھ سے بھی کام ہے"۔ روکو بولا۔ پھر کہنے لگا۔ "میں گیٹ کی حفاظت پر مامور ہوں۔ ٹھیک ہے بھائی۔ وہ باس ہے"۔ اس کے لہجے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مائیکل کو ڈان کارلیون جیسا باصلاحیت نہ سمجھتا ہو۔

کارلو نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا۔ "مائیکل جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے"۔ وہ بولا۔ روکو نے وہ جھڑکی سکون سے قبول کر لی۔ کارلو واپس اپنے گھر آ گیا۔ سچ مچ کوئی بات تھی لیکن روکو کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اصل بات کیا ہے۔

اپنے ڈرائینگ روم کی کھڑکی سے مائیکل نے کارلو کو مال پر گھومتے ہوئے دیکھا۔ ہیگن اس کے لیے برانڈی کی ایک بوتل لے آیا۔ مائیکل نے گلاس لے کر چسکیاں لیں۔ ہیگن آہستہ سے بولا۔ "مائیکل اب جاؤ۔ وقت ہو گیا ہے"۔

مائیکل نے ایک آہ بھری۔ "کاش وقت ایسی تیزی سے نہ گزرتا۔ کاش ڈان کچھ دن اور زندہ رہتے"۔

"کوئی گڑبڑ ہونے والی نہیں ہے۔ تمھارے تمام انتظامات پختہ اور مکمل ہیں"۔

مائیکل کھڑکی کے پاس سے گھوما۔ "اس منصوبے کا بیشتر حصہ ڈان کا بنایا ہوا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ڈان اتنے ہوشیار آدمی تھے لیکن شاید تمھیں تھا"۔

"ان کا کوئی ثانی نہیں ہے"۔ ہیگن بولا۔ "سب سلسلے مربوط ہیں۔ اس لیے تمھیں فکرمند نہیں ہونا چاہیے"۔

"دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟ ٹیسیو اور کلے مین زا آ گئے ہیں"؟

"ہاں"۔ ہیگن نے کہا۔

مائیکل نے اپنا برانڈی کا گلاس خالی کیا۔ "کلے مین زا کو میرے پاس بھیج دو۔ میں اسے خود ہدایات دوں گا۔ ٹیسیو سے میں بالکل ملنا نہیں چاہتا۔ اسے صرف یہ کہہ دو کہ اس کے ساتھ بارزینی سے ملنے جانے کے لیے میں آدھے گھنٹے میں تیار ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد کلے مین زا کے آدمی اسے سنبھال لیں گے"۔

ہیگن نے دبی آواز میں کہا۔ "ٹے سیو کو بچا لینے کا کیا کوئی طریقہ نہیں ہے"؟
"نہیں"۔ مائیکل نے کہا۔

(۲)

سفیلو شہر کی گلی میں ایک پارلر تھا۔ یہاں دوپہر کے کھانے میں بڑی بھیڑ ہوتی تھی لیکن اس کے فوراً بعد سناٹا ہو جاتا تھا۔ کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے بھٹی میں جھانکا۔ پنیر ابھی پگھلا نہیں تھا۔ اس نے نظریں سیدھی کیں تو سامنے ایک نوجوان کو کھڑے دیکھا جو کہہ رہا تھا۔ "مجھے ایک سلائس دے دو"۔

کاؤنٹر مین نے ایک ٹھنڈی سلائس اٹھائی اور اسے گرم ہونے کے لیے بھٹی میں رکھ دیا۔ گاہک کاؤنٹر پر کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ اسٹور اس وقت تک بالکل خالی ہو چکا تھا۔ کاؤنٹر والے آدمی نے بھٹی کا دروازہ کھولا اور اس میں سے گرم سلائس نکال کر کاغذ کی ایک پلیٹ پر رکھی لیکن وہ نوجوان پیسے دینے کے بجائے بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"سنا ہے تمہارے سینے پر بہت خوب صورت گودنا گدا ہوا ہے"۔ نوجوان بولا۔ "تمہارے گلے کے پاس اس کا کچھ حصہ نظر آ رہا ہے۔ ذرا یہ گودنا مجھے بھی دکھاؤ"۔

کاؤنٹر والا سہم گیا۔ اس کا چہرہ ایسا ہو گیا تھا جیسے اسے لقوہ مار گیا ہو۔

"اپنی قمیص کھولو"۔ نوجوان دہاڑا۔

کاؤنٹر والے آدمی نے انکار میں سر ہلایا۔ "میرے سینے پر کوئی گودنا نہیں ہے"۔ انگریزی بولنے کا اس کا لہجہ غیر ملکیوں جیسا تھا۔ "گودنے والا آدمی وہ ہے جس کی ڈیوٹی رات میں ہوتی ہے"۔

نوجوان نے قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ بڑا خوف ناک اور سفاک تھا۔ "قمیص کھولو میں خود دیکھ لوں گا"۔

کاؤنٹر والا آدمی یکا یک پیچھے ہٹنے لگا۔ جیسے وہ بھٹی کے پاس سے نکل کر عمارت کے عقبی دروازے سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ اسی وقت نوجوان نے اپنا ہاتھ اوپر کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پستول تھا۔ گولی اس کے سینے میں لگی۔ وہ بھٹی سے ٹکرایا۔ نوجوان نے دوسرا

فائر کیا تو وہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ نوجوان اس کے قریب پہنچا اور سامنے سے اس کی قمیص پھاڑ دی۔ اس کا سینہ خون آلود تھا لیکن گودنا پھر بھی نظر آ رہا تھا جس میں ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے والے عاشق کو چاقو سے مارتا دکھائی دے رہا تھا۔ کاؤنٹر والے آدمی نے بڑی مشکل سے اپنا ایک ہاتھ اوپر کیا جیسے اپنے آپ کو اگلے وار سے بچانا چاہتا ہو۔

نوجوان نے کہا۔ ”فیبریزیو مائیکل کارلیون یاد کر رہا تھا تجھے“۔

اس نے ایک پھر اپنا پستول والا ہاتھ اوپر کیا۔ اس کی کھوپڑی پر پستول رکھ کر ایک فائر اور کیا اور باہر آ گیا۔ قریب ہی ایک کار اس کا انتظار کر رہی تھی۔ دروازہ کھلا اور اس کے بیٹھتے ہی کار تیزی سے روانہ ہو گئی۔

سسلی کا غدار چرواہا فیبریزیو مر چکا تھا۔

(۳۱)

گیٹ پر لگے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ روکو لمپونی نے فون سنا۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ ”آپ کا مال تیار ہے“۔ اور فون کٹ گیا۔ روکو فوراً ایک کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ اس نے جونس بیچ پل پار کیا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں سونی کارلیون کا قتل ہوا تھا۔ پھر وہ وانٹا گ ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا۔ اس نے اپنی کار وہیں کھڑی کر دی۔ ایک اور کار اس کی منتظر تھی۔ اندر دو لوگ اور بیٹھے تھے۔ وہ سب سن رائز ہائی سے پر ایک ہوٹل کے پاس پہنچے۔ کار کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی۔ روکو لمپونی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے بنگلے کی طرف بڑھا۔ اس کے پاؤں کی ایک ٹھوکر سے ہی دروازہ اکھڑ کر دور جا گرا اور روکو کمرے کے اندر پہنچ گیا۔ جہاں ستر سالہ فلپ ٹاٹا گلیا مادر زاد برہنہ بستر کے پاس کھڑا تھا۔ پاس ہی ایک جوان لڑکی چادر اوڑھے لیٹی تھی۔ روکو نے بلا تاخیر ٹاٹا گلیا کا نشانہ لے کر یکے بعد دیگرے چار فائر کیے۔ پھر وہ گھوما اور دوڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ ساتھ کے دونوں آدمیوں نے اسے وانٹا گ اسٹیشن پر اتار دیا۔ وہاں سے وہ اپنی کار میں بیٹھ کر نہایت اطمینان سے مال پر آ گیا۔ ایک لمحے کو وہ مائیکل سے ملنے اندر گیا اور پھر گیٹ پر آ کر اپنی پرانی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

(۴)

البرٹ نیری پولیس کی وردی میں اپنے فلیٹ سے باہر نکلا۔ نوکری چھوٹنے کے بعد اس کے افسران اس سے پولیس کا بلا لینا بھول گئے تھے۔ جو اس وقت بہت کام آ رہا تھا۔ ریوالور سے لیس وہ سچ مچ کا پولیس مین لگ رہا تھا۔

ایک کار باہر کھڑی انتظار کر رہی تھی...... جس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ نیری پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار وہاں سے روانہ ہو گئی۔

ففتھ ایوینیو کی ۵۵ ویں گلی پر پہنچ کر کار ایک جگہ رکی اور نیری باہر نکلا۔ وہ ایوینیو کی طرف چلنے لگا۔ اتنے عرصے بعد پھر سے وردی پہن کر گشت لگاتے ہوئے چلنا اسے بڑا عجیب لگ رہا تھا۔ وہاں خوب بھیڑ تھی۔ وہ چلتا ہوا سینٹ پیٹرک کیتھیڈرل کے سامنے واقع راک فیلر سینٹر پہنچا۔ ففتھ ایوینیو پر اسے وہ کار نظر آ گئی جسے وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ اس جگہ پر اکلوتی کار تھی اور ایسی جگہ کھڑی تھی جہاں گاڑی کھڑی کرنا ممنوع تھا۔ نیری نے دھیرے دھیرے چلنا شروع کر دیا۔ وہ وہاں وقت سے پہلے پہنچ گیا تھا۔ اس نے اپنی فرضی چالان کاپی میں کچھ لکھنے جیسی ایکٹنگ کی اور کار کے ایکدم قریب ہو گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے کار کو کھٹکھٹایا۔ ڈرائیور کو کار آگے بڑھانے کے لیے کہا۔ ڈرائیور نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔

نیری ڈرائیور کی کھلی کھڑکی کی طرف پہنچا۔ ڈرائیور غنڈہ جیسا نظر آنے والا کوئی آدمی تھا اور ایسے آدمیوں کی مرمت کرنے کا نیری کو بڑا شوق تھا۔ نیری دانستہ اس کی توہین کرنے کی غرض سے بولا۔ "اب ہٹتے ہو یہاں سے یا میں تمہارے منہ پر چالان ٹھونسوں"؟

"تم اپنے تھانے میں معلوم کر لو اور اگر میرا چالان کر کے خوش ہونا چاہتے ہو تو کر دو چالان"۔ ڈرائیور نے کہا۔

"چلتے بنو یہاں سے۔ ورنہ میں تمہیں کار سے باہر گھسیٹ کر تمہارا منہ توڑ دوں گا"۔

ڈرائیور کے ہاتھ میں ایک جھٹکے سے دس ڈالر کا نوٹ آ گیا۔ اس نے نوٹ کو موڑ کر نیری کی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی۔ نیری پیچھے ہٹ گیا اور اس نے ڈرائیور کو باہر نکلنے کو کہا۔

ڈرائیور باہر آ گیا۔

"اپنا لائسنس اور رجسٹریشن دکھاؤ"۔ نیری بولا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ ڈرائیور کار کو وہاں سے دور لے جائے گا لیکن اب اس کے یہاں سے ہٹنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ اپنی آنکھوں کی کور سے اس نے دیکھا کہ تین بھاری بھرکم آدمی پلازا سے گلی کی طرف آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک خود بارزینی تھا اور دو اس کے باڈی گارڈ۔ وہ یہاں سے سیدھا مائیکل کارلیون سے ملنے کے لیے جانے والا تھا۔ اس نے کسی پولیس مین کو ڈرائیور سے الجھتے دیکھ لیا تھا۔ اس کا ایک باڈی گارڈ یہ دیکھنے کو آگے بڑھا کہ بارزینی کی کار کے ساتھ کیا پریشانی ہے؟

"کیا بات ہے"؟ اس آدمی نے ڈرائیور سے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں، صرف چالان ہو رہا ہے"۔ ڈرائیور نے کہا۔ "یہ آدمی پولیس اسٹیشن میں نیا معلوم ہو رہا ہے"۔

دوسرے باڈی گارڈ کے ساتھ بارزینی گاڑی کے پاس آیا۔ وہ چلایا۔ "یہ کیا مصیبت ہے"؟

نیری نے چالان کاٹا اور ڈرائیور کو اس کے کاغذات واپس لوٹا دیے۔ اپنی چالان کاپی جیب میں رکھی اور بڑی پھرتی سے ریوالور نکال لی۔

اس سے پہلے کہ باقی تین لوگ کوئی حرکت کر پاتے، اس نے تین گولیاں بارزینی کی چوڑی چھاتی میں اتار دیں اور مڑ کر بھیڑ میں شامل ہو گیا اور سڑک کی دوسری طرف پہنچ گیا جہاں اس کی کار اس کا انتظار کر رہی تھی۔ نیری کار میں بیٹھ کر وہاں سے فرار ہو گیا۔ چیلسی پارک کے قریب پہنچ کر اس نے کار روکی اور پولیس کی وردی اتار کر دوسرے کپڑے پہن لیے۔ سامنے ایک دوسری کار تھی، جس کا دروازہ کھلا اور وہ اندر بیٹھ گیا۔

ایک گھنٹے بعد وہ حفاظت کے ساتھ مال پہنچ کر مائیکل کارلیون کو اپنے کام کی رپورٹ دے رہا تھا۔

(۵)

ٹے سیو ڈان کے پرانے مکان کے ایک کمرے میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ شام

ن اندر آیا۔ ''مائیکل تیار ہے''۔ اس نے کہا ''تم بارزینی کو فون کر کے بتا دو کہ وہ روانہ جائے''۔

ٹے سیو اٹھ کر فون کے پاس پہنچا۔ اس نے بارزینی کے دفتر فون لگایا اور بولا ''ہم نا کے لیے روانہ ہو رہے ہیں''۔ اس نے فون رکھ دیا اور ہیگن کی طرف دیکھ کر مسکرایا ''امید ، مائیکل آج ہمارے لیے کوئی اچھا مال خرید کر دکھائے گا''۔

''کیوں نہیں''۔ ہیگن کے لہجے میں غیر معمولی سنجیدگی تھی۔ ''ضرور''۔ پھر وہ ٹے سیو ساتھ مائیکل کے گھر پہنچا۔ دروازے پر ایک باڈی گارڈ نے انھیں ٹوکا۔ ''باس کا کہنا ہے کہ تم دونوں چلو وہ دوسری کار میں آئے گا''۔

ٹے سیو سٹپٹایا اور ہیگن کی طرف دیکھنے لگا۔ ''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو انتظام چوپٹ ہو جائے گا''۔

اس لمحے تین اور باڈی گارڈ ان کے آس پاس نظر آئے۔ ہیگن دھیرے سے بولا۔ ''میں بھی تمھارے ساتھ نہیں جا سکتا ٹے سیو''۔

پلک جھپکتے کیپو رزائم سب کچھ سمجھ گیا۔ اس نے صورت حال کو قبول کر لیا۔ ایک لمحے کے لیے ہی وہ بے چین ہوا لیکن فوراً سنبھل گیا۔ وہ ہیگن سے بولا ''مائیکل سے کہہ دینا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ کاروباری نقطہ نظر سے تھا۔ نجی طور پر میں ہمیشہ اسے پسند کرتا رہا ہوں''۔

ہیگن نے اقرار میں سر ہلایا۔

ٹے سیو پل بھر کو ٹھٹکا اور پھر دھیرے سے بولا ''ٹام کیا تم پرانی دوستی کے ناطے مجھے بچا سکتے ہو''؟

''نہیں، میں کچھ نہیں کر سکتا''۔

اس نے ٹے سیو کو باڈی گارڈوں کے ذریعے گھرا جاتے اور کار کی طرف لے جائے جاتے دیکھا۔ وہ بے چین ہو اٹھا۔ ٹے سیو کارلیون خاندان کا سب سے ہوشیار کیپو رزائم تھا۔ ڈان کارلیون نے لوکا براسی کے بعد اگر کسی پر مکمل اعتماد کیا تھا تو وہ ٹے سیو تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اتنا ہوش مند آدمی اپنی زندگی کے اس موڑ پر فیصلے کی کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا تھا۔

(۶)

کارلو ریزی جواب بھی مائیکل کارلیون سے ملاقات کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اتنی آمد و رفت دیکھ کر پریشان تھا۔ بظاہر کوئی نہایت اہم واقعہ وقوع پذیر ہو رہا تھا اور اسے اس سے لاعلم رکھا گیا تھا۔ اس نے بڑی بے صبری سے مائیکل کو فون کیا۔ ایک باڈی گارڈ نے فون کا جواب دیا۔ اس نے اسے مائیکل کا پیغام دیا کہ وہ ابھی خاموشی سے انتظار کرے۔ جلد ہی اسے بلایا جائے گا۔

کارلو نے ریسیور رکھا اور بیٹھ گیا۔ مائیکل سے ملاقات کے بعد وہ شہر جا کر ایک گرل فرینڈ سے ملنے جانا چاہتا تھا اور اسے یہ تاخیر اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ کارلو نے دروازہ کھولا اور خوف سے اس کی جان آدھی ہوگئی۔ دروازے پر مائیکل کارلیون کھڑا تھا اور وہ ایسا فرشتہ اجل معلوم ہو رہا تھا جیسا اس نے اکثر خوابوں میں دیکھا تھا۔

مائیکل کے پیچھے ہیگن اور روکو لمپونی کھڑے تھے۔ سب کے چہروں پر سنجیدگی تھی، جیسے وہ کسی قریبی دوست کو کوئی بہت بری خبر سنانے آئے ہوں۔ تینوں کمرے میں داخل ہوئے۔ کارلو ریزی انھیں ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ وہ پہلا جھٹکا برداشت کر چکا تھا لیکن پھر بھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی دل کے شدید دورے سے گذرا ہو۔ پھر مائیکل کے الفاظ نے تو اس کی جان ہی نکال دی۔

''تمھیں سانتینو کی موت کا بدلہ چکانا ہے''۔ مائیکل بولا۔

کارلو نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے کچھ ایسا ظاہر کیا جیسے اس کی بات اس کے سمجھ ہی میں نہ آئی ہو۔ ہیگن اور لمپونی ذرا دور کھڑے ہو گئے اور اب دونوں آمنے سامنے تھے۔

''بارزینی خاندان کے کہنے پر سونی کی موت کا انتظام تم نے کیا تھا''؟ مائیکل نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔ ''تم نے جو ڈراما میری بہن کے ساتھ کیا تھا کیا بارزینی خاندان کے یہ یقین دلانے پر کیا تھا کہ سونی تو مر جائے گا اور یہ راز کسی کو معلوم نہیں ہو سکے گا''۔

کارلو کی خوف سے گھگھی بندھ گئی۔ "میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں۔ مائیکل میرے ساتھ ایسا سلوک مت کرو۔ پلیز مائیکل میرے ساتھ ایسا مت کرو"۔

مائیکل بہت آہستگی سے بولا۔ "بارزینی مر چکا ہے۔ فلپ ٹاٹا گلیا بھی مر چکا ہے۔ میں خاندان کے تمام پرانے حساب آج رات چکا دینا چاہتا ہوں۔ اس لیے یہ مت کہو کہ تم بے گناہ ہو۔ تمھارے لیے اچھا ہوگا کہ تم اپنا جرم قبول کرلو"۔

ٹام ہیگن اور روکو لمپونی حیرت سے مائیکل کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ مائیکل ابھی اپنے باپ کے برابر حوصلہ رکھنے والا آدمی نہیں بن سکا۔ اس غدار سے اقبال جرم کا کیا مطلب؟ اس کا جرم تو پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے۔

اسے ابھی تک جواب نہیں ملا تھا۔ مائیکل بہت پیار سے بولا۔ "اتنا ڈرو مت۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں اپنی بہن کو بیوہ بناؤں گا۔ میں تمھارے بچوں میں سے ایک کا گاڈ فادر بھی ہوں۔ نہیں تمھاری سزا صرف یہ ہوگی کہ اب تمھیں خاندان کے ساتھ کام کرنے کی اجازت نہ ملے۔ میں تمھیں ہوائی جہاز پر سوار کرادوں گا اور تمھیں ہمیشہ کے لیے اپنے بیوی بچوں کے پاس لاس ویگاس بھیج دیا جائے گا۔ میں کونی کو خرچ بھیج دیا کروں گا بس۔ لیکن یہ مت کہتے رہو کہ تم بے گناہ ہو۔ میری صلاحیتوں کی توہین مت کرو اور مجھے غصہ مت دلاؤ۔ تم سے کس نے رابطہ قائم کیا تھا۔ ٹاٹا گلیا نے یا خود بارزینی نے"؟

کارلو کی آنکھوں میں زندگی کی امید جاگ اٹھی۔ اسے یہ سوچ کر راحت ملی کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ وہ زیر لب بولا۔ "بارزینی نے"۔

"گڈ۔۔۔ گڈ"۔ مائیکل بولا۔ "اب تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔ تمھیں ایئر پورٹ لے جانے کے لیے ایک کار تمھارا انتظار کر رہی ہے"۔

سب سے پہلے کارلو ہی دروازے سے باہر نکلا۔ اس کے پیچھے وہ تینوں تھے۔ اب رات ہو چکی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح مال مصنوعی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ باہر کار تھی۔ خود اس کی اپنی کار۔ اس نے ڈرائیور کو نہیں پہچانا۔ کوئی پچھلی سیٹ پر ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔ لمپونی نے اگلا دروازہ کھولا اور کارلو کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مائیکل نے کہا۔ "میں تمھاری بیوی کو فون کر دوں گا کہ تم یہاں سے روانہ ہو چکے ہو"۔

کار وہاں سے چل پڑی۔ کارلو نے یہ دیکھنے کے لیے سر گھمایا کہ پیاد و پچھلی سیٹ پر بیٹھے آدمی کو جانتا ہے۔ وہ کلے مین زا تھا۔ اگلے ہی لمحے کلے مین زا نے بڑی ہوشیاری سے ریشمی ڈوری کا پھندا کارلو ریزی کی گردن میں ڈال دیا اور ڈوری کو کھینچنا شروع کر دیا۔ پھندا کارلو ریزی کی گردن کی کھال کاٹتا ہوا اندر دھنسنے لگا۔ کارلو مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا لیکن کلے مین زا ڈوری اس وقت تک کھینچتا رہا جب تک کہ کارلو کی جان نہیں نکل گئی۔

(۷)

اب کارلیون خاندان کی فتح مکمل اور یقینی ہو چکی تھی۔ ان چوبیس گھنٹوں میں کلے مین زا اور روکو لمپونی نے اپنی سپاہ کو شہر میں قہر برپا کرنے کی کھلی چھوٹ دے دی تھی۔ کارلیون خاندان سے غداری کرنے والے ہر فرد کو تلاش کر کے ختم کر دیا گیا۔ البرٹ نیری کو ٹیسیو کی جگہ کیپو رزائم بنا دیا گیا تھا۔ بارزینی کے آدمیوں کے تمام کاروبار بند کرا دیے گئے۔ اس کے دو بہت اہم آدمیوں کو ملبری اسٹریٹ کے ایک ریستوران میں قتل کر دیا گیا۔ کئی دوسرے لوگ بھی اس سلسلے کے تحت موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔

اس ایک خونیں حملے سے مائیکل کارلیون نے کارلیون خاندان کی کھوئی ہوئی عظمت اور نیویارک کے تمام خاندانوں میں اپنا اقتدار قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ مائیکل کارلیون کی یہ یقینی فتح ہوتی اگر اس کی بہن کونی کارلیون پاگلوں کی طرح رونے دھونے نہ لگی ہوتی۔

کونی اپنی ماں اور بچوں کے ساتھ ویگاس سے فوراً واپس لوٹ آئی۔ وہاں پہنچتے ہی وہ کسی کے روکے نہ رکی اور سیدھی مائیکل کارلیون کے پاس پہنچی۔ جب وہ مائیکل کے گھر پہنچی تو مائیکل اپنی بیوی کے کے ساتھ ڈرائنگ روم میں تھا جو آج ہی ہیمپ شائر سے واپس آئی تھی۔ کے نے آگے بڑھ کر ہمدردی میں کونی سے بغل گیر ہونے کی کوشش کی لیکن کونی نے پہلے ہی اپنے بھائی کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ ”حرام زادے“۔ وہ چلائی۔ ”تو نے میرے شوہر کو مار ڈالا۔ تو نے میرے والد کے مرنے کا انتظار کیا تاکہ کوئی تجھے روک نہ سکے اور پھر اسے مار ڈالا۔ تو نے اس کی جان لی۔ تو نے اس پر سونی کے قتل کا جھوٹا الزام لگایا۔ تجھے

ایک لمحے کو بھی میرا خیال نہ آیا، تو نے میری کچھ پرواہ نہیں کی۔ اب میں کیا کروں گی۔ کیا کروں گی میں‘‘؟ وہ رو رہی تھی۔ مائیکل کے دو باڈی گارڈ اس کے پیچھے آ کھڑے ہوئے اور اس کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔

کے دہشت زدہ لہجے میں بولی۔ ’’کونی تم اپنے آپ میں نہیں ہو۔ ایسی باتیں مت کرو‘‘۔

کونی قدرے سنبھل چکی تھی لیکن اس کے لہجے میں جیسے زہر گھل گیا ہو۔ ’’تم کیا سمجھتی ہو کہ یہ کیوں اتنی سرد مہری سے مجھ سے پیش آتا تھا‘‘۔ وہ کے سے مخاطب ہوئی۔ ’’کیوں اس نے کارلو کو مال پر رکھا؟ اس نے شروع ہی سے طے کر لیا تھا کہ یہ میرے شوہر کا قتل کرے گا لیکن جب تک پاپا زندہ تھے، اس کی ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے ایسی جسارت کی تو پاپا اسے روک لیں گے۔ یہ انتظار کرتا رہا اور پھر ہمیں دھوکے میں رکھنے کے لیے ہمارے بچے کا گاڈ فادر بھی بن گیا۔ حرامزادہ۔ قاتل۔ تم سمجھتی ہو کہ تم اپنے شوہر سے واقف ہو۔ جانتی ہو میرے شوہر کے ساتھ اس نے اور کتنے لوگوں کا قتل کیا ہے۔ ذرا اخبار پڑھ کر دیکھو۔ بارزینی۔ ٹاٹا گلیا اور جانے کتنے اور کون کون۔ میرے بھائی نے ان سب کو ٹھکانے لگا دیا ہے‘‘۔

اس پر پھر ہسٹیریا جیسا دورہ پڑنے لگا۔ اس نے مائیکل کے منہ پر تھوکنے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ خشک ہو چکا تھا۔

’’اسے گھر لے جاؤ اور اس کے لیے ڈاکٹر بلواؤ‘‘۔ مائیکل نے حکم دیا۔ دونوں باڈی گارڈ فوراً کونی کو بانہوں سے پکڑ کر اسے عمارت سے باہر لے گئے۔ کے دہشت زدہ سی کھڑی تھی۔ وہ اپنے شوہر سے بولی۔ ’’ایسا کیوں کہا اس نے؟ وہ ایسا کیوں سمجھتی ہے مائیکل‘‘؟

مائیکل نے کندھے جھٹکے۔ ’’پاگل ہو گئی ہے‘‘۔

کے نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ ’’مائیک یہ سچ نہیں ہے، کہہ دو یہ سچ نہیں ہے‘‘؟

مائیکل نے فکر مند ہوتے ہوئے انکار میں سر ہلایا۔ ’’یقیناً یہ سچ نہیں ہے۔ مجھ پر یقین کرو‘‘۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے اعتماد سے بات نہیں کی تھی۔ اس نے سیدھے

کے کی آنکھوں میں جھانکا۔ کے مسکرائی اور اس کی بانہوں میں سما گئی۔

''ہم دونوں کو شراب کی ضرورت ہے''۔ کے نے کہا اور برف لینے کے لیے باورچی خانے میں چلی گئی۔ وہیں اس نے بیرونی گیٹ کھلنے کی آواز سنی۔ وہ باہر کمرے میں آئی تو اس نے باڈی گارڈوں کے ساتھ کلے مین زا، البرٹ نیری اور روکو لمپونی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ مائیکل اس کی طرف پشت کیے تھا۔ اسی لمحے کلے مین زا نے نہایت احترام سے اس کے شوہر کو مخاطب کیا۔ ''ڈان مائیکل''۔

کے نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا۔ اس وقت اس کے چہرے پر رومن بادشاہوں جیسا جاہ و جلال تھا۔ ایسے بادشاہ جیسا، جسے اپنی رعایا پر زندگی اور موت کا اختیار ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے چہرے پر غرور کا شائبہ تک نہ تھا۔ اس کے کیپو رزائم نہایت احترام سے اس کے سامنے دست بستہ کھڑے تھے۔ اسی لمحے کے کو یہ یقین آ گیا کہ کونی نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ سب حرف بہ حرف سچ تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی اور خوب جی بھر کر روئی۔

بتیس

کارلیون خاندان کی خونیں فتح تکمیل کو نہ پہنچی جب تک آنے والے ایک برس میں بڑی نازک سیاسی چالیں چل کر مائیکل کارلیون نے یہ ثابت نہ کر دیا کہ وہ امریکہ کا سب سے طاقت ور مافیا سربراہ ہے۔ اس ایک برس میں مائیکل نے اپنا وقت اپنے لانگ بیچ کے دفتر اور لاس ویگاس میں مساوی تقسیم کیا۔ سال کے اختتام پر اس نے نیویارک کے تمام کاروبار اور جائدادیں فروخت کر کے مستقلاً لاس ویگاس منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اسی لیے جب وہ آخری بار نیویارک آیا تو اپنے سارے خاندان کو بھی ساتھ لے آیا تھا۔

اب کارلیون خاندان کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔ کلے مینزا اپنا علیحدہ خاندان بسا چکا تھا اور کارلیون خاندان کا کیپورزائم روکو لمپونی تھا۔ نوادا میں کارلیون خاندان کے تمام ہوٹلوں کے تحفظ کی ذمہ داری البرٹ نیری کے پاس تھی۔ ہیگن بھی وہاں کا ایک لازمی حصہ بنا ہوا تھا۔

وقت نے پرانے زخموں کو بھرنے میں بڑی مدد کی۔ کونی کارلیون کی اپنے بھائی سے مصالحت ہو گئی۔ وہ خوفناک الزام لگانے کے ایک ہفتے بعد ہی مائیکل سے معافی مانگنے آ گئی تھی۔ اس نے اسے یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس نے جو کچھ کہا تھا اس میں سچائی نہیں تھی۔

کونی کارلیون نے بہت آسانی سے ایک نیا شوہر تلاش کر لیا۔ اس نے ماتمی سال بھی پورا نہیں ہونے دیا۔ کارلیون خاندان کے پاس ایک نوجوان سکریٹری کی حیثیت سے کام کرنے آیا کرتا تھا۔ کونی نے جلد ہی اس کے ساتھ اپنا بستر گرم کرنا شروع کر دیا۔ وہ لڑکا

بہت اچھے اطالوی خاندان کا تھا اور اس نے امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ ڈان کی بہن سے اس کی شادی اس کے روشن مستقبل کی ضمانت بن گئی۔

مائیکل کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ کے کو نوادا میں رہنا بہت اچھا لگا تھا۔ اسے وہاں کی قدرتی خوب صورتی سے پیار ہو گیا تھا۔ مائیکل بھی وہاں زیادہ فطری زندگی گذار رہا تھا۔ اب وہ باڈی گارڈوں کے نرغے میں نہیں رہتا تھا۔ گھر میں بھی اصلی ملازم تھے، باڈی گارڈ نہیں۔ مائیکل نے یہاں عمارات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا تھا۔ وہ شہری انتظامیہ کا بھی رکن تھا اور یہاں اس کے کام کی تعریف ہونے لگی تھی۔ مقامی سیاست میں اس کا کافی دخل ہو گیا۔ اس کی زندگی کا زاویہ بدل گیا تھا۔ کے نیویارک چھوڑ کر لاس ویگاس کو مستقل رہائش گاہ بنانے سے بہت خوش تھی۔ اسے نیویارک سے نفرت ہو گئی تھی۔ اس نے سارا سامان پیک کیا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی مریض اسپتال سے رخصت ہو کر اپنے گھر جا رہا ہو۔

آخری دن صبح ہوتے ہی کے سو کر اٹھی۔ باہر ان ٹرکوں کا شور تھا جو سامان لاد کر وہاں سے لے جانے والے تھے۔ دوپہر بعد کی پرواز سے کارلیون خاندان ہمیشہ کے لیے وہاں سے جانے والا تھا۔

جب کے غسل خانے سے نکلی تو اس نے مائیکل کو تکیوں سے سر ٹکائے ہوئے سگریٹ پیتے دیکھا۔ اس نے کے کو دیکھ کر پوچھا۔ ''تم روزانہ چرچ کیوں جاتی ہو؟ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اتوار کے علاوہ بھی چرچ جانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم بالکل میری ماں کی عادتیں سیکھ رہی ہو''۔

مائیکل نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نرم نرم ران پر ہاتھ پھیرا تو کے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ ''ایسا مت کرو۔ میں چرچ کی تیاری کر رہی ہوں''۔ اس نے کہا۔ مائیکل نے اسے چھوڑ دیا اور مسکراتا ہوا بولا۔ ''تم اگر پکی کیتھولک ہو تو بچوں کو یہ چھوٹ کیوں دے رکھی ہے کہ وہ جب چاہیں چرچ نہ جائیں''؟

وہ کچھ بے چین ہو گئی۔ اس نے کہا۔ ''ان کے سامنے ابھی ساری زندگی پڑی ہے''۔ بات کو مختصر کرنے کی نیت سے اس نے کہا۔ ''گھر لوٹ جانے کے بعد میں انھیں

زیادہ چرچ بھیجا کروں گی''۔ وہ باہر چلی گئی۔ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ کے گیٹ کے پاس کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھی۔ بیوہ کے سیاہ ملبوس میں اس کی ساس پہلے سے کار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ کے نے انھیں تعظیم دی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ انھوں نے پوچھا۔ ''تم نے ناشتہ تو نہیں کیا ہے نا''؟

''نہیں''۔ کے نے کہا۔

خاتون کے سر میں خفیف سی جنبش ہوئی۔ اس دن چرچ میں ایک خصوصی انعقاد تھا، جس میں کچھ کھائے پیے بغیر ہی جانا ہوتا تھا۔ ایک بار پہلے کے یہ بات بھول گئی تھی، اس لیے انھوں نے اس کے بارے میں پوچھ کر اپنی تسلی کی تھی۔

''تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے''۔ مسز کارلیون نے پوچھا۔

''ہاں''۔ کے نے مختصر سا جواب دیا۔

چرچ چھوٹا سا تھا۔ کے اپنی ساس کے ساتھ اندر پہنچی۔ معمر خاتون آگے جا کر بیٹھ گئیں۔ کے کچھ دیر کھڑی رہی۔ آخری لمحے میں اسے ہمیشہ تکلف ہونے لگتا تھا۔ وہ کچھ خوف زدہ بھی ہو جاتی تھی۔

آخر اس نے مقدس پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوئیں اور صلیب کا نشان بنایا۔ اس نے اپنی گیلی انگلیوں کو اپنے خشک ہونٹوں سے مس کیا۔ صلیب پر مصلوب حضرت عیسیٰؑ کے سامنے جلتی موم بتیاں جھلملا رہی تھیں۔ کے وہاں سے ہٹی اور آگے بڑھ کر اپنی قطار میں ایک جگہ بیٹھ گئی۔ اس دن کے خصوصی انعقاد کے لیے وہ اپنا نام پکارے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے اپنا سر ایسے جھکایا ہوا تھا جیسے خدا سے دعا مانگ رہی ہو۔ لیکن ذہنی طور پر وہ اس کے لیے تیار نہیں تھی۔

چرچ کی ہلکی روشنیوں اور پرسکون ماحول میں ہی وہ اپنے شوہر کی دوسری زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ایک سال پہلے کے اس خوفناک دن کے بارے میں سوچ رہی تھی جب مائیکل نے اسے پوری طرح یقین دلایا تھا کہ اس نے اپنی بہن کے شوہر کا قتل نہیں کیا تھا۔ اس نے مائیکل کو اس عمل کے لیے نہیں بلکہ اس جھوٹ کے لیے چھوڑا تھا جو اس نے اس کے سامنے بولا تھا۔ اگلی صبح وہ اپنے بچوں کو لے کر اپنے والدین کے

پاس چلی گئی تھی۔ اس نے کسی سے ایک لفظ نہیں کہا تھا۔ وہ یہ تک نہیں جانتی تھی کہ وہ کرنا کیا چاہتی تھی۔ مائیکل اس بات کو سمجھ گیا تھا۔ پہلے دن اس نے اسے فون کیا تھا اور پھر اس نے بھی اسے تنہا چھوڑ دینا ٹھیک سمجھا۔ ایک ہفتے بعد ایک دن ٹام ہیگن اس کے گھر پہنچا۔

اس دن اس نے ٹام ہیگن کے ساتھ اپنی زندگی کا سب سے اذیت ناک وقت گزارا۔ وہ دونوں چہل قدمی کرتے ہوئے جنگل کی طرف چلے گئے تھے۔ کے سے غلطی یہ ہوئی کہ اس نے ہیگن کے ساتھ بڑی بے اعتنائی کا برتاؤ کیا اور یہ برتاؤ اس کے مزاج سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ''کیا مائیکل نے تمہیں یہاں مجھے دھمکی دینے کو بھیجا ہے''؟ اس نے پوچھا تھا۔ ''میں تو یہ امید کر رہی تھی کہ آپ لوگوں کی سیاہ مشین گنیں ہاتھ میں لے کر کار سے نکلتے ہی مجھے پکڑ کر واپس لے جائیں گے''۔

ہیگن نے آج پہلی بار اسے غصے میں دیکھا تھا۔ وہ ترش لہجے میں بولا۔ ''اس سے زیادہ بیہودہ اور بچکانی بات میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنی۔ اور تم جیسی عورت سے تو میں اس کی امید کر ہی نہیں سکتا تھا''۔

وہ گاؤں جانے والی سڑک پر واپس آ گئے۔ ہیگن نے دھیرے سے پوچھا۔ ''تم بھاگ کیوں آئیں''؟

''کیونکہ مائیکل نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ کونی کے بچے کا گاڈ فادر بن کر اس نے مجھے بیوقوف بنایا۔ اس نے مجھے دھوکا دیا۔ میں اس طرح کے آدمی سے پیار نہیں کر سکتی۔ میں ایسے ماحول میں نہیں رہ سکتی۔ میں اسے اپنے بچوں کا باپ کہلوانا بھی پسند نہیں کرتی''۔

''معلوم نہیں یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم''؟

وہ اس کی طرف مڑی۔ ''میں کہہ رہی ہوں کہ اس نے اپنی بہن کے شوہر کا قتل کیا ہے، سمجھے؟'' وہ ایک بار جھجکی، پھر بولی۔ ''اور اس نے مجھ سے جھوٹ بولا''۔

کتنی ہی دیر وہ چپ چاپ چلتے رہے۔ آخر اس خاموشی کو ہیگن نے توڑا۔ ''تمہارے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی وسیلہ نہیں ہے کہ یہ الزام سچ ہے لیکن تھوڑی دیر کے لیے فرض کر لیں کہ یہ سچ ہے۔۔۔۔۔۔''

''ٹام میں آج پہلی بار تمہارا وکیل والا روپ دیکھ رہی ہوں''۔ کے نے نفرت

سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن تمہارا یہ روپ اچھا نہیں ہے''۔

''ٹھیک ہے، لیکن میری بات سنو۔ اگر سونی کا قتل کارلو کی وجہ سے ہوا ہو تو؟ کارلو نے سازش کے تحت اس روز کونی کو پیٹا تھا تاکہ سونی غصے میں بے قابو ہو کر غیر محفوظ علاقے میں آ جائے۔ دشمنوں کو معلوم تھا کہ وہ ہمیشہ جونس بیچ کے راستے اپنی بہن کے گھر جاتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ سونی کے قتل میں تعاون دینے کے لیے کارلو کو رشوت دی گئی تھی۔۔۔ تو۔۔۔ تو''؟ ہیگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیگن نے آگے بتایا۔ ''ڈان ایک عظیم شخص تھا۔ جو کام اسے کرنا تھا اسے کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو تیار نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ کام تھا اپنی بیٹی کے شوہر کا قتل کر کے اپنے بیٹے کی موت کا انتقام لینا۔ جب یہ بات اس کی قوت سے تجاوز کرنے لگی تو اس نے مائیکل کو اپنا جانشین بنا دیا۔ اس لیے کہ اسے یقین تھا کہ مائیکل اس کے سر سے یہ بوجھ اتار دے گا۔ اور اس کا ہر الزام اپنے سر لے لے گا''۔

''وہ سب ختم ہو چکا تھا''۔ کے بولی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے''۔ سب لوگ خوش تھے۔ مائیکل کارلو کو معاف کیوں نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب بھلایا کیوں نہیں جا سکتا تھا''؟

ہیگن ایک بار رکا اور وہیں گھاس کے سبز فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک آہ بھری۔ ''تمہاری دنیا میں تم تو ایسا کر سکتی ہو لیکن اس کی دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے''۔

''اب وہ وہ آدمی نہیں ہے جس کے ساتھ میں نے شادی کی تھی''۔ کے نے کہا۔

''اگر وہ وہ آدمی ہوتا تو اب تک وہ مر چکا ہوتا۔ اب تک تم بیوہ ہو چکی ہوتیں۔ پھر کوئی مسئلہ ہی نہ ہوتا''۔ ہیگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہوا، بولو ٹام، زندگی میں ایک بار تو صاف صاف بات کرو۔ میں جانتی ہوں کہ مائیکل مجھ سے صاف بات نہیں کر سکتا لیکن تم سسلوی نہیں ہو۔ تم ایک عورت کے سامنے سچ بول سکتے ہو۔ اسے برابری کا درجہ دے سکتے ہو۔ اپنے جیسا ایک انسان سمجھ سکتے ہو''۔

ایک بار پھر ماحول میں خاموشی طاری ہو گئی۔ ہیگن نے اپنا سر ہلایا۔

''تم مائیک کو غلط سمجھ رہی ہو۔ تمھیں اس لیے غصہ آ رہا ہے کیونکہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے لیکن اس نے تمھیں پہلے ہی کہا تھا کہ خاندان کے کاروباری معاملات میں تم اس سے کبھی کوئی سوال مت کرنا۔ تم اس سے اس لیے ناراض ہو کیونکہ وہ کارلو کے بیٹے کا گاڈ فادر بنا تھا۔ لیکن تم نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اگر اسے کارلو کے خلاف کوئی کارروائی کرنی تھی تو یہ ایک مناسب چال تھی''۔ ہیگن کے چہرے پر سنجیدہ سی مسکراہٹ آئی۔ ''اب تو میں صاف صاف بات کر رہا ہوں نا''؟

''میں کچھ اور صاف صاف بات بتاتا ہوں تمھیں''۔ ہیگن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''ڈان کی موت کے بعد مائیکل کو قتل کر دینے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ جانتی ہو یہ کام کون کر رہا تھا؟ ٹے سیو۔ اس لیے ٹے سیو کا مارا جانا ضروری تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح کارلو کا مارا جانا ضروری تھا۔ غدار کو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ مائیکل اسے معاف کر سکتا تھا لیکن ایسے لوگ خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتے اور اس لیے ہمیشہ خطرہ بنے رہتے ہیں۔ مائیکل ٹے سیو کو بے حد پسند کرتا تھا۔ اسے اپنی بہن سے بے پناہ محبت ہے، لیکن تمھارے بچوں کے لیے، اپنے سارے خاندان کے لیے، میرے اور میرے خاندان کے لیے اپنی ذمہ داری سے احتراز ہوتا اگر وہ ٹے سیو اور کارلو کو زندہ چھوڑ دیتا۔ زندہ رہنے پر وہ ہم سب کی زندگی کے لیے خطرہ ہوتے''۔

کے سب سن رہی تھی اور اس کے گال آنسوؤں سے تر ہو رہے تھے۔ مائیکل نے تم کو میرے پاس یہی سمجھانے کے لیے بھیجا ہے''؟

ہیگن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ ''نہیں''۔ وہ بولا۔ ''اس نے مجھے تمھیں یہ کہنے کے لیے بھیجا تھا کہ تم جو چاہو کر سکتی ہو۔ بشرطیکہ تم بچوں کا خیال رکھو''۔ ہیگن مسکرایا۔ ''اس نے تمھیں یہ کہلوایا ہے کہ اس کی ڈان تم ہو''۔

کے نے ہیگن کی بانہہ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ ''باقی باتیں جو تم نے مجھے بتائی ہیں، انھیں بتانے کا حکم اس نے نہیں دیا تھا''؟

ہیگن ٹپٹا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اسے آخری سچائی بتائے یا نہیں۔ ''تم اب بھی نہیں سمجھ رہی ہو''۔ اس نے کہا۔ ''جو کچھ میں نے تمھیں آج بتایا ہے وہ سب اگر تم

نے مائیکل کو بتا دیا تو پھر میں نہیں بچوں گا''۔ وہ سانس لینے کے لیے رکا۔''اس دنیا میں تم اور تمھارے بچے ہی ہیں جنھیں وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا''۔

پانچ منٹ بعد وہ سبز فرش سے اٹھی اور گھر کی طرف چل پڑی۔ گھر کے پاس پہنچ کر کے ہیگن سے بولی۔''کھانے کے بعد کیا تم مجھے اور میرے بچوں کو لے کر نیویارک واپس نہ لے چل سکتے ہو''؟

''اسی لیے تو میں آیا ہوں'' ہیگن نے کہا۔

*** *** ***

مائیکل کے پاس لوٹنے کے ایک ہفتے بعد وہ برسوں بعد چرچ گئی تھی۔ چرچ کے اندر کہیں اعتراف گناہ کے لیے گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ جیسا اسے سکھایا گیا تھا، اس کے مطابق کے نے اپنی بند مٹھی سے دھیرے دھیرے اپنی چھاتی پیٹنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہی تھی۔ گھنٹی پھر بجی۔ لوگ پھر اٹھے اور آگے بڑھے۔ کے بھی ان کے ساتھ بڑھی۔ وہ آگے جا کر گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی۔ چرچ کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اپنی بند مٹھی سے اس نے اپنے سینے پر ضربیں لگانا جاری رکھا۔ پادری اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اپنا سر اٹھایا اور شیرینی کے لیے منہ کھولا۔ اس کی حالت بہت عجیب ہو رہی تھی۔ اس نے وہ کام کیا جسے کرنے وہ یہاں آئی تھی۔ اس نے پادری کے سامنے اعتراف گناہ کیا۔ اور اس طرح جب وہ گناہوں سے عاری ہوگئی تو اس نے پھر سر جھکا لیا۔ اس نے اپنے ذہن سے اپنی انا کو خارج کر دیا۔ اس لمحے وہ اپنے آپ کو، اپنے بچوں کو، اپنے سارے سوالوں کو، سارے شکوک کو سب کو بھول گئی۔ پھر اس نے پاک ذہن اور دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہوئی آواز کے ساتھ مائیکل کارلیون کو سکون بخشنے کے لیے دعا مانگی۔

تمام شد